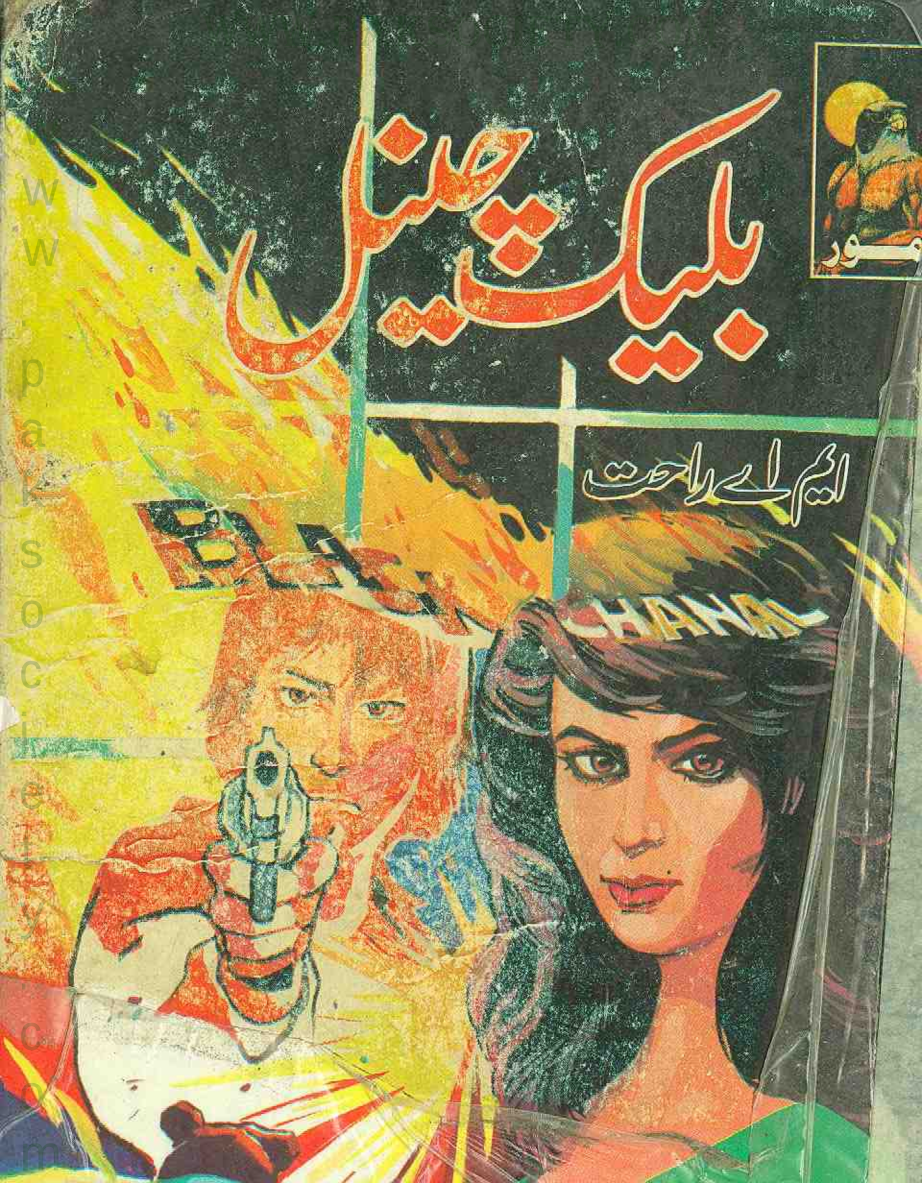

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دل کو سکون تھا کہ حالات میرے حق میں بہتر سے بہتر ہوتے جا رہے تھے حالانکہ یہ سب کچھ خود بخود ہوا تھا لیکن اب میں محسوس کر رہا تھا کہ وقت پورا پورا ساتھ دے رہا ہے۔ مجھے بینی ڈیل تک پہنچنے کا راستہ مل گیا ہے۔ سورا چلی گئی تھی اور اب اس کی واپسی کے امکانات نہیں تھے۔ ظاہر ہے اس کا باس آ رہا تھا اسے اس کے استقبال کی تیاریاں کرنی تھیں اور مجھے اس میٹنگ کی کارروائی کی تفصیل معلوم کرنے کی تیاریاں جو اسی مخصوص جگہ ہونے والی تھی جہاں سے میں ان تمام معاملات سے واقف ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی خفیہ تجوری سے وہ چیزیں نکالیں جو میری معاون تھیں اور انہیں ترتیب دینے لگا۔

تھوڑی دیر کے بعد میرے مائیکرو ایلی میٹس مجھے وہاں کی رپورٹ دینے لگے جہاں میں نے پہلے یہ ساری کارروائی دیکھی تھی۔ ہال سنسان پڑا ہوا تھا۔ سورا بھی وہاں موجود نہیں تھی۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ فلیٹ کے کسی اور حصے میں ہے۔ کہاں ہے دیکھنا بھی ضروری تھا اور میرے لیے مشکل بھی نہیں' میرے جاسوس پیارے چھوٹے سے فلیٹ میں گردش کرنے لگے۔ ایلا اپنے کمرے میں آرام کی نیند سو رہی تھی اور سورا کچن میں مصروف تھی۔ میں نے اسے ایک گھریلو عورت کی مانند مختلف اشیاء تیار کرتے ہوئے دیکھا اور یہ اندازہ لگانے کے بعد مطمئن ہو گیا کہ سورا کو کم از کم میری جانب سے کوئی تشویش نہیں ہے۔ وقت گزرتا رہا اور پھر دروازے پر ہلکی دستک ہوئی۔ جان بوجھ کر بیل نہیں بجائی گئی تھی۔ آنے والے آج بھی چار ہی افراد تھے لیکن چاروں کے چاروں اجنبی۔ ان میں ایک شخص نمایاں نظر آ رہا تھا۔ پھرتیلے بدن اور چوڑے چہرے والا آدمی ہی سورکس

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

معلوم ہوتا تھا کیونکہ باقی لوگ اس کے سامنے مودب تھے۔ سورا نے بھی مودبانہ انداز ہی میں دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد اس کا استقبال کیا تھا لیکن سورکس نے آگے بڑھ کر سورا کے دونوں رخسار اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں لحہ لحہ صورت حال سے واقف ہونے کے لیے اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ سورکس نے کہا۔ "ذاتی طور پر مس سورا" میں آپ کی اس کارروائی سے اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ تم لوگ میرے لیے میرے بچے میری اولاد کی مانند ہو اور تمہاری زندگی اور سلامتی کو میں اسی طرح عزیز رکھتا ہوں جس طرح کوئی اپنے بچوں کو' کارپ اور ایلس اس مشن میں زندگیاں نہ بچا سکے لیکن ان کی یادیں ہمارے دلوں سے کبھی مٹ نہیں سکیں گی۔ تم نے جس دلیری اور ذہانت سے لنک ہاؤس کو تباہ کیا ہے اس سے یوں سمجھ لو کہ ہمارا مشن پورا ہوگیا اور اب اس کے نتائج ہمیں اسی انداز میں حاصل ہوں گے جس طرح ہم چاہتے تھے۔" کانفرس ہال تک پہنچتے پہنچتے سورکس نے یہ باتیں کرڈالی تھیں پھر وہ کانفرنس ہال میں پہنچ گئے۔ سورا نے کہا۔

"سر' میں نے آپ کے لیے کچھ اشیاء تیار کی ہیں۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کی کچھ خاطر کرسکوں۔"

"میں اداس ہوں سورا' ہرچند کہ ہمارے مشن میں کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن اس کے لیے دو آدمیوں کی زندگی کا نذرانہ پیش کرنا پڑا ہے بہرحال میں تمہاری اس محبت کو رد نہیں کروں گا جیسا تم پسند کرو۔" سورا باہر چلی گئی اور اس نے کچھ دیر کے بعد اپنی تیار کی ہوئی اشیاء وہاں سرو کردیں۔

سورکس اس دوران اسی کے بارے میں بات کرتا رہا تھا اور دوسرے لوگ بھی اس گفتگو میں حصہ لیتے رہے تھے۔ تمام چیزوں کو دیکھ کر سورکس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تمہیں میری پسند کا علم ہے تمہارا شکریہ۔" پھر تھوڑی دیر تک وہاں صرف برتن کھنکتے رہے اور جب وہ فارغ ہوگئے تو سورا نے تمام برتن وہاں سے ہٹا دیے اور ان کے نزدیک بیٹھ گئی۔ سورکس نے کہا۔

"میں رپورٹ چاہتا ہوں سورا۔"

"سر میں کچھ ایسے انکشافات کروں گی جن پر مجھے آپ کی ناراضگی کا خطرہ بھی مول

لینا پڑے گا' لیکن آپ سے جھوٹ بولنے کا مطلب ہے کہ میں نے اپنے مشن سے منہ موڑ لیا۔ لنک ہاؤس پر جس قدر زبردست پہرہ تھا۔ آپ کے علم میں ہوگا اور ایسے عالم میں لنک ہاؤس میں کوئی کارروائی کرنا ایک ناممکن عمل تھا اور یہ ناممکن عمل میں نے ممکن نہیں کیا بلکہ اس سلسلے میں ایک ایسی ہستی میری معاون بنی ہے جس کا تعلق نہ باربا ڈوس سے ہے اور نہ ہی میھوڈسٹ مشن سے۔"

"کیا مطلب؟" سورکس نے حیرانی سے پوچھا اور سورا مجھ سے ملاقات کی کہانی سنانے لگی۔ یہاں تک کہ اس نے لنک ہاؤس کی تباہی تک میری کارروائی کے بارے میں سورکس کو بتا دیا۔ صرف سورکس ہی نہیں اس کے ساتھ موجود تمام لوگ حیران رہ گئے تھے۔ سورکس نے پوچھا۔

"وہ کہاں ہے؟"

"اس وقت بھی ایک کمرے میں موجود ہے سر' سر یہ سب کچھ غلط ہوا ہے یا صحیح میں نہیں جانتی لیکن اگر میری اب تک کی ایک بھی کارروائی آپ کے لیے اطمینان بخش رہی ہو تو میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ ڈینش میرے لیے ایک نہایت اطمینان بخش آدمی ہے۔ میں نہ تجربے کار ہوں سر' نہ اپنے آپ کو بہت زیادہ ذہین سمجھنے کا دعوی کرتی ہوں لیکن اگر میھوڈسٹ مشن سے میرے خلوص کو صحیح تصور کرلیا جاتا ہے تو آپ سمجھ لیجیے کہ میں ڈینش کی مکمل ذمے داری قبول کرنے کو تیار ہوں۔ وہ صرف ایک مفرور قاتل ہے اور جیسا کہ میں نے آپ کو اس کے بارے میں بتایا کہ وہ قتل اس نے نہیں کیا تھا لیکن اس کے بعد اس نے بے شمار قتل کیے اور فرار ہوگیا۔ سر میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتی۔" میں نے ان لوگوں کے چہروں پر تشویش کے آثار دیکھے تھے۔ سورکس گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا پھر اس نے کہا۔

"ایک خطرناک بات ہے سورا' اگر ہم ہینی ڈیل کو اس بارے میں بتائیں گے تو وہ ہمیں اس کے لیے معاف نہیں کرے گا۔ وہ مختلف مزاج کا انسان ہے۔ اپنے کسی کام کے لیے وہ ذرہ برابر خطرہ مول نہیں لیتا۔ اس کا اندازہ تم بخوبی کرچکی ہوگی۔"

"اور سر آپ کو بھی یہ علم ہوگا کہ اپنے اس مشن کے لیے کسی سے مدد لینے میں میری کوششوں کا دخل نہیں ہے۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ وہ ہمارے دشمن کا آدمی تو نہیں ہے اور آنے والے وقت میں ہمیں کوئی بڑا نقصان تو نہیں پہنچا دے گا۔"

"اس کے لیے میرے پاس کچھ دلائل ہیں سر' پہلی بات تو یہ کہ اس نے ہمارے مشن کی تکمیل کی ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ میرا تعلق میھوڈسٹ مشن سے ہے۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو سورا لیکن بعض اوقات کسی بڑے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی بہت سی قربانیاں دی جاتی ہیں اور ممکن ہے یہ شخص ہمارے مشن کو مکمل طور پر ناکام بنانے کے لیے مخصوص کیا گیا ہو ورنہ اس کی اتنی شاندار ٹریننگ کیسے ہوگی۔"

"سر وہ بذات خود ایک پھرتیلا اور ذہین آدمی ہے۔" سورا نے کسی قدر مضمحل لہجے میں کہا۔ چند لمحات سورکس اسے دیکھتا رہا پھر ایک دم مسکرا پڑا۔

"تم اس سے بہت زیادہ متاثر ہو۔"

"اتنی سر کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔"

"ہوں' اب تم اس کے لیے کیا ارادہ رکھتی ہو؟"

"سر میں چاہتی ہوں کہ اس کا جس طرح چاہیں امتحان لے لیں آپ اور اس کے بعد اسے ہم اپنے مشن میں شامل کیے لیتے ہیں۔ اس کی زندگی کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے اور وہ صرف ایک آوارہ گرد ہے۔ اگر ہم اسے اپنے ساتھ شامل نہیں کریں گے تو وہ کہیں اور چلا جائے گا۔"

"ہوں تو پھر ایک ہی تجویز میرے ذہن میں ہے' میں خود بھی ایسے آدمی کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور وہ پہلا آدمی ہوگا جس کا تعلق نہ تو بارباڈوس سے ہے اور نہ میھوڈسٹ مشن سے لیکن وہ ہمارا ساتھی ہوگا۔ سورا اس وقت ہم چار آدمی یہاں موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پانچویں تم شامل ہو لیکن چھٹے آدمی کو اس کی حقیقت کا علم نہیں ہونا چاہیے۔ میں جینی ڈیل کو بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا بلکہ ہم یوں کریں گے کہ اس کے چہرے پر میک اپ کرادیں گے اور اس کی شخصیت تبدیل کر دیں گے۔ وہ ہمارے لیے کام کرے گا اور اسے ہم وہ تمام تر سہولتیں دیں گے جس کی اسے ضرورت ہوگی۔"

"جی سر' اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھی بات ہے۔ ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔"

"بالکل سورا بالکل اچھا ٹھیک ہے تم یوں کرو کہ اسے جگا کر ہمارے پاس لے آؤ۔ میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔"

میں نے سورا کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے اور اس کے بعد فوراً ہی میں نے اپنا یہ تمام کارخانہ بند کیا۔ مائیکرو پلیٹ کو اس کی جگہ منجمد کر دیا اور ریسیور سے اس کا تعلق منقطع کر کے تمام چیزوں کو واپس ان کی جگہ پہنچا دیا۔ یہ کام میں نے نہایت برق رفتاری سے کیا تھا اور اس کے بعد میں مسہری پر لیٹ گیا۔ مجھے امید تھی کہ سورا آنے والی ہے اور چند ہی لمحات کے بعد میں نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ سورا اندر داخل ہوئی۔ مجھے دیکھتی رہی اور پھر میرے پاس پہنچ گئی اس نے مجھے زور زور سے جھنجوڑا اور میں نے گھبرائے ہوئے انداز میں آنکھیں کھول لیں اور کہنیوں کے بل اوپر اٹھ گیا۔

"خیریت سورا کیا بات ہے؟" میں نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں نہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر تم اتنے گھبرا جاؤ' بڑی گہری نیند سو گئے تھے۔" اس نے نرم اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اس انداز میں آنکھیں ملنے لگا جیسے نیند کی کھولت دور کر رہا ہوں وہ بولی۔

"سوری ڈیئر ڈینش اصولی طور پر مجھے تمہیں جگانا نہیں چاہیے تھا لیکن بہرحال ضرورت تھی اس وقت۔ اٹھو اور باتھ روم جا کر اپنا حلیہ سنوارو۔"

"بات کیا ہے کہیں چلنا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں' مجھ سے کوئی سوال نہ کرو۔ جو کچھ میں کہتی جا رہی ہوں وہ کرو۔" میں کاہلی کے انداز میں اٹھا۔ باتھ روم چلا گیا۔ منہ ہاتھ دھویا۔ بکھرے ہوئے بال سنوارے اور باہر نکل آیا۔ پھر میں نے پوچھا۔

"کیا لباس بھی تبدیل کرنا ہے؟"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"مگر تمہیں کچھ تو مجھے بتانا چاہیے اب اس طرح میں.........."

"ہاں' میں تمہیں بتائے بغیر نہیں لے جا رہی۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مسٹر سورکس یہاں آنے والے تھے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں کوئی خاص بات ہوگئی۔"

"نہیں بابا نہیں' وہ آگئے ہیں اور اب تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔"

"مجھ سے۔" میں نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں' میں نے انہیں تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔" وہ بولی اور میں کسی قدر ناراضگی کے انداز میں اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"سورا یہ تم نے........."

"نہیں ڈینئش پلیز جو کچھ میں نے کیا ہے' تمہیں اپنا سمجھ کر کیا ہے مجھے یہ احساس مت دلاؤ کہ تم سے میرا کوئی گہرا تعلق نہیں ہے۔ آؤ میں ان سے تمہاری ملاقات کراؤں۔" میں نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر اس کے ساتھ باہر نکل آیا لیکن ذہنی طور میں اپنے آپ کو ان لوگوں سے مناسب گفتگو کرنے کے لیے تیار کر رہا تھا۔

"پلیز ڈینئش۔ ہوسکتا ہے تمہیں میرا یہ عمل سخت ناگوار گزرا ہو لیکن نہ جانے کیوں میں تم پر ضرورت سے زیادہ حق سمجھ بیٹھی ہوں۔ میری عزت رکھ لینا۔"

"میں نہیں جانتا مجھے کیا کرنا ہے۔"

"تمہیں اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ سب کچھ میں خود سنبھالوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"تھینک یو ڈینئش۔" وہ بولی۔

ان لوگوں کے درمیان میں اس طرح پہنچا تھا جیسے دھوپ میں الو کو چھوڑ دیا ہو۔ وہ سب دلچسپی اور اچنبھے سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ سورا نے تعارف کرایا۔

"مسٹر سورکس' ہمارے باس' ہم انھیں ماسٹر کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ مسٹر برائنس' مسٹریس لوئیز اور یہ کل ٹراپ........." اس نے سب کا تعارف کرایا پھر ان لوگوں سے بولی۔ "یہ ڈینئش ہیں۔"

سورکس گہری نظروں سے میرا جائزہ لے رہا تھا پھر اس نے گردن ہلا کر کہا۔ "ہم لوگ شیک ہینڈ کریں گے مسٹر ڈینئش لیکن کچھ دیر کے بعد۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور بیٹھ گیا۔ سورکس نے پھر کہا۔ "سورا نے بتایا ہے کہ لنک ہاؤس کو تباہ کرنے میں آپ نے اس کی مدد کی ہے۔"

"مجھے اس سے شکایت ہے۔" میں نے کہا۔

"کیوں؟"

"اس لیے کہ اس نے مجھے بارباڈوس حکومت کا مجرم بنا دیا ہے۔"

"اگر آپ اسے جرم سمجھتے تھے تو پھر آپ نے یہ جرم کیوں کیا؟"

"یہ سوال آپ مجھے پولیس اسٹیشن لے جاکر کریں تو بہتر ہے۔ ورنہ میں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔"

"او ڈیئر ڈینئش۔ میں تمہیں مسٹر سورکس کے بارے میں بتا چکی ہوں۔" سورا جلدی سے بولی۔

"سور سورا۔ مسٹر سورکس اگر یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ تعارف ہونے پر وہ مجھ سے شیک ہینڈ کریں گے تو میں بھی یہ فیصلہ کرسکتا ہوں کہ ان کی کس بات کا جواب کب دوں گا؟"

"ڈینئش ڈیئر۔" سورا نے پریشان لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن سورکس نے اس کی بات کاٹ ڈالی اور بولا۔

"نہیں سورا۔ ہمیں بات کرنے دو۔ مسٹر ڈینئش میں نے آپ سے شیک ہینڈ اس لیے نہیں کیا کہ میں آپ سے گلے ملنا چاہتا تھا۔ آپ نے اجنبی ہونے کے باوجود ہمارے اوپر ایک بڑا احسان کیا ہے۔"

"نہیں' ماسٹر' یہ احسان میں نے صرف خود پر کیا ہے۔"

"کیسے؟" سورکس نے پوچھا اور میں گردن جھکا کر سوچنے لگا پھر میں نے کہا۔ "سورا نے مجھ سے اپنی ملاقات کے بارے میں آپ کو ضرور بتایا ہوگا۔ میں بھی اس لڑکی کے پاس عیاشی کی غرض سے نہیں آیا تھا بلکہ بارباڈوس میں مجھے ایک شناسا کی ضرورت تھی۔ اتفاق سے یہ بہت اچھی دوست نکلی۔ اسے کچھ کرنا تھا۔ مجھ سے اسے کوئی غرض نہیں تھی کہ یہ کیا کرنا چاہتی ہے لیکن پھر میں اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ موجود تھی۔ حالات مجھے معلوم ہوئے اور میں نے یہ اندازہ لگایا کہ سورا مجھے حکومت کا مخبر سمجھتی ہے اور اسے شبہ ہے کہ کسی طرح میں نے اس کا راز معلوم کرکے حکومت کو اطلاع دے دی ہے۔ اس احساس نے مجھے بددل کر دیا اور صرف اس کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے میں نے وہ کام

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کیا جس کی تکمیل میں سورا کو دقت پیش آ رہی تھی۔"

"ونڈر فل۔" سورکس نے متاثر لہجے میں کہا۔ پھر بولا۔ "لیکن مسٹر ڈینفش آپ نے یہ کیسے کرلیا؟"

"بہت آسانی سے۔ جس کام کے لیے اتنے افراد کو مصروف کیا جائے اور اس کی بھنک کسی اور کو مل جائے تو وہ پورے گروہ کے منتظر ہوتے ہیں۔ کسی ایک آدمی کا خیال ان کے دماغ میں نہیں آتا۔ مجھے تنہا یہ کام کرنے میں دقت نہیں ہوئی۔ ایک واش مین کی حیثیت سے میں نے گٹرلائن میں اتر کر ڈائنامیٹ اندر پہنچا دیا۔"

"معمولی کام نہیں تھا۔" دوسرے آدمی نے کہا۔

"انجام دینے والا بھی معمولی آدمی نہیں ہے۔ ہم آپ سے آپ کے بارے میں اور کوئی سوال نہیں کریں گے مسٹر ڈینفش۔ البتہ ایک سوال ضروری ہے۔"

"کیا؟" میں نے پوچھا۔

"اگر یہ دوستی ایک سے زیادہ افراد میں تقسیم ہو جائے۔" سورکس مسکرا کر بولا۔

"میں سمجھا نہیں۔"

"مسٹر ڈینفش۔ ہم آپ کو اپنے مستقل دوستوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ سورا کاریو بتا چکی ہے کہ آپ پر قتل کے الزامات ہیں اور آپ بارباڈوس میں مستقل قیام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی بے مثال کارکردگی نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ ہمیں آپ جیسے انسان کی ضرورت ہے۔ انکار نہ کریں مسٹر ڈینفش ہم زندگی موت کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس برے وقت میں اگر آپ نے ہماری مدد کی اور ہم نے اپنا مقصد حیات پالیا تو ہم آپ کو کبھی نہیں بھولیں گے۔"

"تمام باتوں سے پہلے صرف ایک بات مسٹر سورکس۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"جی فرمایئے۔"

"میں آپ لوگوں کے درمیان اجنبی ہوں۔ بہتر کام کروں گا تو آپ مجھ سے دوستی کے فیصلے پر رشک کریں گے۔ کوئی کام غلط ہوگیا تو مجھ پر شک کریں گے کہ میں کسی کا آلہ کار ہوں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔"

میرے ان الفاظ پر وہ خاموش ہوگئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد سورکس نے کہا۔ "ایسا

کبھی نہیں ہوگا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔"

"اس کے ان الفاظ پر سب نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ اس نے پھر کہا۔ "ہاں میں وعدہ کرتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر سورکس۔ میں تیار ہوں۔"

"بہت شکریہ۔ آپ کی طرف سے میں بالکل مطمئن ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو ایک نئی شکل اور نیا نام دیا جائے تاکہ آپ کی شخصیت ہی بدل جائے۔"

"سر اگر کل ٹراپ ان کے چہرے پر میک اپ کر دے تو۔" سورا نے کہا۔

"یہی کیا جائے گا۔ آپ کو تو اعتراض نہیں ہے۔"

"اب مجھے آپ کی کسی بات پر اعتراض نہیں ہوگا۔" میں نے جواب دیا۔

تمام قول و قرار ہوئے اس کے بعد وہ لوگ رخصت ہوگئے۔ سورا خوشی سے دیوانی ہوئی جارہی تھی۔ اس نے رات کو اپنے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں۔ میں نے بھی اس سے کچھ کام کے سوالات کیے۔ مثلاً میں نے پوچھا

"میھوڈسٹ مشن کی پوری کمان مسٹر سورکس کے ہاتھ میں ہے؟"

"ہاں مکمل۔"

"اور مسٹر سورکس ہینی ڈیل کو جواب دہ ہیں۔"

"نہیں جواب دہ نہ کہو۔ دونوں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ ہینی ڈیل ہمیں فنانس کرتے ہیں اور ہمیں ان کی پشت پناہی حاصل ہے۔ باقی کام سورکس کے سپرد ہیں۔"

سورکس شاید مجھ سے بہت متاثر تھا۔ دوسرے روز ہی اس نے میرے لیے کارروائی شروع کردی۔ آرکل ٹراپ جرمن نژاد تھا لیکن میک اپ کا زبردست ماہر۔ اس نے میرے چہرے کا تجزیہ کیا اور پھر ایک انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ خاص قسم کے لوشن سے میرے چہرے کے کچھ حصے متورم کیے گئے۔ پپوٹے بھاری کرکے مجھے ایک عادی شرابی کی حیثیت دی گئی۔ نچلا ہونٹ موٹا کردیا گیا۔ پیشانی باہر کو نکالی گئی۔ بالوں کا اسٹائل بدلا گیا اور میں اپنی صورت دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"لیکن میں اپنے چہرے کو اصل حالت میں کیسے لاسکوں گا مسٹر ٹراپ؟"

"بہت آسانی سے ایک خاص لوشن سے آپ چہرہ دھوئیں گے تو یہ نارمل ہو جائے گا۔"

"وہ خاص لوشن کیا ہے؟"

"کسی بھی پرفیوم میں کارن آئل ملا کر آپ اپنے چہرے کو دھو سکتے ہیں۔"

میں مطمئن ہو گیا۔ لنچ کے بعد مجھے یہاں سے ایک عمارت میں لے جایا گیا جہاں سورکس نے مجھے جم بیل کا نام دیا اور وہیں میرے قیام کا بندوبست کر دیا گیا تھا۔ یہ سب کچھ میری ضرورتوں کی تکمیل تھی اور میں اس قدرت کی امداد کا تہ دل سے شکر گزار تھا۔

ابھی تک میں اس مخمصے میں پھنسا ہوا تھا کہ اپنی اصل شکل میں میں کسی بھی وقت کسی کی نگاہ میں آسکتا ہوں۔ اپنے آپ کو تبدیل کرنا ضروری تھا لیکن ابھی تک اس کا موقع نہیں ملا تھا اور اب جو کچھ ہوا تھا وہ میری عین خواہشوں کے مطابق تھا۔ یعنی مجھے ان لوگوں کا ساتھ بھی مل گیا تھا۔ صورت بھی تبدیل ہو گئی تھی اور اس طرح میں محفوظ ہو گیا تھا۔ البتہ چونکہ میں ان کے احکامات کی تعمیل کر رہا تھا اس لیے مجھے کوئی موقع نہیں مل سکا تھا۔ میرا تمام ضروری سامان جسے میں اپنے مقاصد کے لیے صف اول کی حیثیت دیتا تھا۔ سورا کاریو کے فلیٹ میں ہی محفوظ تھا۔ سورا کاریو کے فلیٹ کی چابی میرے پاس موجود تھی۔ بس یہاں سے نکلنے کا موقع ملنا چاہیے تھا اور یہ موقع مجھے باآسانی مل گیا۔ باہر نکلنے پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ چہرہ تبدیل کرنے کے بعد ان لوگوں کا کام ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ جب میں وہاں سے باہر نکلا تو کسی نے مجھے نہیں ٹوکا تھا اور اس سے میں نے اندازہ لگالیا کہ مجھ پر باہر نکلنے کی پابندی نہیں ہے۔ عمارت کو اچھی طرح ذہن نشین کر کے میں سورا کاریو کے فلیٹ کی جانب چل پڑا۔ وہ اگر فلیٹ میں موجود مل بھی گئی تب بھی مجھے کوئی مشکل نہیں ہو گی لیکن فلیٹ لاک تھا۔ ایلا بھی باہر نکلی ہوئی تھی۔ میں نے اطمینان سے دروازہ کھولا اور فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ پھر میں نے تمام اشیاء اپنے قبضے میں کیں اور اس کے بعد وہاں سے باہر نکل آیا۔ کافی دیر تک شہر میں آوارہ گردی کرتا رہا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جو قابل ذکر ہوتی۔ سب کچھ اطمینان بخش تھا۔ پھر ایک ہوٹل میں کافی پیتے ہوئے میں حالات پر غور کرتا رہا۔ اب مجھے میھوڈسٹ مشن کے لیے کام کرنا تھا اور اس طرح اپنے لیے یہاں جگہ

بنانی تھی۔ بیشتر بار ایسا ہوا تھا کہ میں کسی مشن کی تکمیل کے لیے نکلا اور دوسرے ایسے مسائل میں الجھ گیا جن سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا لیکن یہ سب کچھ بھی ضروری تھا۔ ہر کام ہماری مرضی کے تابع نہیں ہوتا اور ہم اس کے لیے وقت کا تعین نہیں کر سکتے۔ اس طرح سوچنا' حماقت اور وقت کے زیاں کے علاوہ کچھ نہیں۔ اب یہی سلسلہ تھا جس میں میرے دل کو نجانے کیسے کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ رخسار کا تصور جب بھی دل میں آتا' دل پر ایک شدید دباؤ پڑتا تھا لیکن میں نے اپنے آپ کو صابر بنالیا تھا اور بڑے اعتماد کے ساتھ ان لوگوں کی کوششوں کو ناکام بنا رہا تھا۔ وہاں تو یہ تصور ہو گا کہ میں رخسار کے لیے پاگل ہو جاؤں گا اور ایسے اقدامات کروں گا جن کے تحت میں بڑی آسانی سے ان کی گرفت میں آجاؤں لیکن اب انہیں بھی مایوسی ہو گی اور ہو سکتا ہے اس اطلاع پر دردانہ شوق کو سزا دی جائے کہ میں رخسار کے لیے سب کچھ کرنے پر آمادہ ہو جاؤں گا بہرحال یہ سب میرے سوچنے کی باتیں تھیں۔ ان لوگوں کے ذہن میں کیا ہے اب اس بات کی پیش گوئی تو نہیں کی جاسکتی تھی۔ واپس آگیا اور ان لوگوں میں گھل مل کر رہنے لگا۔ تیسرے دن مجھے ایک ذمہ داری سونپی گئی۔ خاصا مشکل کام تھا۔ لیکن اپنے آپ کو منوانا ہی میری کامیابی کی ضمانت تھی۔ میں نے وہ کام اتنی عمدگی سے سرانجام دیا تھا کہ مسٹر سورکس نے بعد میں خود مجھے فون پر مبارکباد دی اور کہا۔

"بعض اوقات انسان جلد بازی میں بھی ایسے فیصلے کر لیتا ہے' جن پر بعد میں اسے یہ احساس رہتا ہے کہ اگر وہ یہ فیصلہ نہ کرتا تو کتنے بڑے نقصان سے دوچار رہتا۔ مائی ڈیئر ڈینش میں آپ کی اس خوب صورت کارکردگی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

"شکریہ جناب' میں اپنا ہر کام اس خوش اسلوبی سے انجام دوں گا۔"

"ایک سوال کرنا چاہتا ہوں حالانکہ بہت دیر میں کیا۔ لیکن کرنا ضروری ہے۔"

"جی فرمایئے۔"

"مسٹر ڈینش آپ کے اپنے ذہن میں اپنی ان کاوشوں کا کوئی صلہ ہے؟"

"نہیں سر کوئی صلہ نہیں ہے میرے ذہن میں۔ میں مطمئن ہوں اور اس قسم کا آدمی ہی ہوں میں۔ جب کسی کام کی ذمے داری قبول کر لیتا ہوں تو اپنے مفادات سے بے نیاز ہو جاتا ہوں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”یہ بہت بڑی بات ہے اور ایسا ہی نڈر اور دنیا سے بے پروا شخص ناقابل یقین کارنامے سرانجام دیتا ہے۔ میں بس آپ سے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو ہمارے لیے یہ سب کچھ کرکے افسوس نہیں ہوگا اور آپ یہ سوچیں گے کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہوا۔“

”میں ان تمام تصورات سے بے نیاز ہوں مسٹر سورکس۔“

”اوکے۔ تھینک یو اور اس کے بعد مسٹر سورکس نے مجھے پے در پے ایسے کئی کام سونپے جس میں زندگی کی بازی لگانی پڑتی تھی لیکن یہاں تو معاملہ ہی مختلف تھا۔ سچ مچ ان دنوں اپنے آپ سے بے گانہ ہوگیا اور اس طرح ہر کام کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دیتا تھا کہ بعد میں مجھے خود بھی حیرت ہوتی تھی لیکن یہ ایک اندر کا احساس بھی تھا۔ رخسار یاد آتی تو اپنی زندگی سے بے زار ہو جاتا اور اس بے زاری کے عالم میں جب زندگی کی پروا نہ رہے تو ایسے ہی ناقابل یقین کارنامے سرانجام دیے جاتے ہیں۔ وہ سب دل و جان سے میرے قائل ہوگئے تھے طرح طرح کے خطاب دیے جا رہے تھے۔ بعد میں مجھے جادوگر کے نام سے پکارا جانے لگا۔ چونکہ میرے کارنامے جادوئی ہی ہوا کرتے تھے۔ یوں تقریباً بیس بائیس دن گزر گئے۔ اور میری ان بائیس دنوں کی کارکردگی تنظیم میں موجود بے شمار افراد کی کارکردگی پر بھاری تھی۔ سورکس مجھ پر بے پناہ اعتبار کرنے لگا تھا۔ تین چار بار سورا سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کے انداز میں ایک عجیب سی کیفیت پائی جاتی تھی۔ ایک دن کہنے لگی۔“

”میں نے تمہیں جس انداز میں اپنے قریب آنے کی دعوت دی اس کے بعد کوئی شریف آدمی مجھے ایک شریف عورت نہیں سمجھ سکتا۔ چاہے میں اس کو کتنا ہی یقین دلانے کی کوشش کروں لیکن کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے ڈینش میں ایک شریف عورت ہوں۔ میں نے عزت کا سودا کبھی نہیں کیا۔ حالانکہ بے شمار سوداگروں کے ساتھ میرا وقت گزرا۔ میں اس فطرت کی انسان ہوں ہی نہیں ڈینش تم نے میری زندگی میں ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے‘ دیکھو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔“

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایسی احمقانہ باتوں کا کوئی جواب میرے پاس تھا ہی نہیں۔ کیا بتاتا اس بے وقوف لڑکی کو کہ وہ جو اپنی پاکیزگی کا رونا میرے سامنے رو رہی ہے

اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ میرے دل کا سودا تو نجانے کب کا ہو چکا ہے اور اس سودے میں کوئی تحریف ممکن نہیں ہے۔ بہرحال وقت گزرتا رہا اور پھر ایک شام ایک اہم میٹنگ میں مجھے طلب کیا گیا۔ بہت سے نئے چہرے سامنے آئے تھے۔ مجھ سے سب ہی کی ملاقات ہوئی تھی اور میں نے ان کے انداز میں اپنے لیے حیرت سی پائی تھی۔ انھوں نے میری تعریفوں کے پل باندھ دیے اور بعد میں اصل موضوع کا آغاز ہوگیا۔ سورکس نے بتایا کہ جو میٹنگ لنک ہاؤس کی تباہی کے بعد ملتوی ہوگئی تھی اسے نہایت خفیہ طریقے سے سرانجام دیا جا رہا ہے اور اس کے لیے مندوب آنے شروع ہوگئے ہیں۔ ہمیں ہر قیمت پر اس میٹنگ کو ناکام بنانا ہے اور یہ کوشش کرنی ہے کہ میٹنگ کی جگہ کا پتا چل جائے۔ یہ طے کیا گیا تھا کہ اگر اس میٹنگ کو عام طریقے سے ناکام بنانا ممکن نہ ہوسکے تو پھر اس ہال کو اڑا دیا جائے جہاں یہ میٹنگ ہونے والی ہے۔ اس سلسلے میں خوب بحث ہوئی۔ لوگوں نے اپنے اپنے نظریات پیش کیے اور اس پر خیال آرائیاں ہونے لگیں۔ میں نے بھی خاموشی اختیار کی تھی اور اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بعد میں یہ طے ہوا کہ اس سلسلے میں خفیہ طریقے سے یہ معلوم کیا جائے کہ یہ میٹنگ کہاں ہو رہی ہے اور کام کے لیے چند لوگوں کو مخصوص کر دیا گیا جن میں‘ میں نہیں تھا۔ البتہ اس رات مسٹر سورکس نے مجھے میری خواب گاہ میں ٹیلی فون کیا اور کہا کہ وہ آ رہے ہیں اور مجھے ایک اجنبی مہمان کا استقبال کرنا ہے۔ بس اس سے زیادہ مسٹر سورکس نے اور کچھ نہیں بتایا تھا۔ بہرحال میں انتظار کرتا رہا۔

مقررہ وقت پر مسٹر سورکس ایک ایسے شخص کے ساتھ میرے پاس آئے جو بہت ہی خوب صورت سوٹ میں ملبوس تھا۔ عمر رسیدہ آدمی تھا۔ اس کا چہرہ بے حد چوڑا اور جسم دبلا پتلا تھا۔ اگر وہ کسی میز کے پیچھے بیٹھا ہوتا اور صرف اس کا چہرہ دیکھا جاتا تو یہ احساس ہوتا کہ کوئی بہت ہی بھاری بھرکم آدمی نگاہوں کے سامنے ہے لیکن جب وہ کھڑا ہوتا تو حیرت کے آثار چہرے پر نمودار ہونا ایک فطری امر تھا۔ اس نے سر پر ایک پاسنگ شو اسٹائل کا ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ دونوں ہاتھ انگشتریوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میں اسے سمجھ نہیں پایا تھا۔ اس نے اس طرح میرا جائزہ لیا جیسے پتھر کے کسی مجسّمے کو دیکھ رہا ہو اور پھر سورکس کی طرف دیکھ کر گردن ہلائی۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جسم کی بناوٹ، چہرے کا انداز کھل کر کہتا ہے کہ کام کا آدمی ہے۔"

سورکس نے جلدی سے اس سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "ہمارے سربراہ مسٹر ہینی ڈیل ہیں۔" ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا تھا لیکن میں نے اس جھٹکے کو مودبانہ انداز میں تبدیل کرلیا اور گردن خم کر کے مستعد ہوگیا پھر میں لجاجت سے بولا۔

"سر میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ کسی وقت مجھے اس طرح آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یہ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔" ہینی ڈیل ہنسنے لگا پھر بولا۔

"اور تم اس فطرت کے انسان نہیں ہو کہ کسی کے سامنے اس طرح ادب کا مظاہرہ کرو۔ اس کے باوجود تم نے میری عزت افزائی کی ہے۔ تمہارا شکریہ۔"

"میں سمجھا نہیں مسٹر ڈیل۔" سورکس نے مسکرا کر کہا۔

"ایسے سرکش لوگ جو موت کو اپنی جیب میں لیے پھرتے ہیں کسی کا احترام مشکل ہی سے کرتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی بڑی شخصیت ہو۔ یہ اس قسم کا آدمی ہے۔"

"اصل میں سر آپ صرف ایک بڑے آدمی ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے لیے آپ جس طرح ایک عظیم رہنما بنے ہیں۔ یہ عزت اسی کا نتیجہ ہے۔"

"خیر۔ لفظوں کی قیمت ہوتی ہے اور ان سے زیادہ قیمتی چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔ کیوں مسٹر جم بیل تم جانتے ہو نا، زبان سے اربوں ڈالر کے سودے ہوتے ہیں۔ بعد میں وہ زیر قلم آتے ہیں۔ اہمیت کس چیز کو ملی۔ لفظ کو۔ زبان کو اچھا خیر ہم بہت خرچ کر چکے ہیں۔ اصل میں، میں نے اپنے ایک کام کا تذکرہ کیا تھا مسٹر سورکس سے اور یہ کام قطعی ذاتی نوعیت کا ہے۔ میں نے مسٹر سورکس سے کہا تھا کہ ایسا آتش زن چاہیے جو ہر کام کو یقینی انداز میں کرلیا کرتا ہے اور مسٹر سورکس نے انتہائی اہم مصروفیات کے باوجود مجھے اپنے گروپ کا ایک انتہائی قیمتی مہرہ دینے کا وعدہ کرلیا اور اس سلسلے میں، میں یہاں آیا ہوں۔ اس کا نام گیلی سناٹرا ہے اور کل دوپہر کو ایک بج کر تیس منٹ پر وہ یہاں پہنچ رہا ہے۔ وہ اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے آرہا ہے کانفرنس میں اس کا جو حال ہو میں نہیں جانتا۔ دوسرے لوگ جن کیفیات سے گزریں مجھے ان سے بھی دلچسپی نہیں ہے لیکن یہ شخص مجھے چاہیے۔ تمام پروگراموں سے ہٹ کر ہر شخص کی نگاہوں سے محفوظ رہ کر۔ صرف بار باڈوس کی حکومت کو ہی نہیں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں میھوڈسٹ مشن کے

کسی بھی فرد کو اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہونا چاہیے۔ صرف ہم تین آدمی ہیں جو اس بات سے واقف ہیں اور میں نے مسٹر سورکس سے اس سلسلے میں بات کرلی ہے کیا سمجھے۔ ایک بار پھر وضاحت کردوں۔ تمہیں اس شخص کو اغوا کر کے یہاں میرے پاس لانا ہے میرے جزیرے پر۔ اور اس کے لیے جو انتظامات تمہارے تصور میں آجائیں اور ان پر جو بھی اخراجات ہو جائیں اس کی تمہیں ذرا برابر پروا نہیں کرنی۔ کیا سمجھے مائی ڈیئر مسٹر جم بیل۔"

میں نے ایک بار پھر ادب سے گردن خم کی اور سوالیہ نگاہوں سے سورکس کو دیکھا تو سورکس نے جلدی سے کہا۔

"ہمیں ہر حالت میں مسٹر ہینی ڈیل کے احکامات کو مدنگاہ رکھنا ہے کیونکہ ان کا کوئی کام بھی ہمارے لیے اتنا ہی عظیم حیثیت کا حامل ہے جتنے ہمارے اپنے کام۔"

"میں سمجھتا ہوں سر۔" میں نے جواب دیا پھر میں نے پوچھا۔ "اس دوران مجھے اپنی کارروائیوں کی تکمیل کہاں سے کرنی ہے۔"

"یہیں اسی جگہ سے لیکن اس کے بعد تمہیں براہ راست جزیرے پر جانا ہوگا۔ جزیرہ کاربوس مسٹر ہینی ڈیل کی ملکیت ہے اور وہیں رہتے ہیں۔ کاربوس جانے کے لیے تمہیں ہاؤس آف کاربوس جانا ہوگا اور اس کے بارے میں تمہیں تفصیل بتا دی جائے گی۔"

"ٹھیک ہے سر، میں انتہائی کوشش کروں گا کہ کامیابی سے اس کام کو سرانجام دوں۔"

"لفظ کوشش سے مجھے الرجی ہے مسٹر جم بیل اسے میں ایک احمقانہ بات سمجھتا ہوں کوشش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کامیابی یا ناکامی دونوں کو مدنگاہ رکھا جائے۔ میں صرف کامیابی چاہتا ہوں اور اس کے لیے آپ کو ابھی آزادی حاصل ہے آپ کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر ہینی ڈیل شاید یہ کام میں نہ کرسکوں آپ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا ہر شخص اپنی گنجائش کے مطابق ہوتا ہے لیکن اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اس سلسلے میں سہولتیں درکار ہیں اور آپ اپنا کام کرلیں گے تو پھر بات سمجھ میں آنے والی ہوگی۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”سر آپ مطمئن رہیں میں گیلی سناٹرا کو آپ کے پاس پہنچا دوں گا۔“ ہینی ڈیل اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور سورکس کی طرف دیکھ کر بولا۔

”میں مطمئن ہوں۔“ اس کے بعد تھوڑی سی رسمی گفتگو ہوئی اور ہینی ڈیل وہاں سے چلا گیا۔ سورکس اسے چھوڑنے گیا تھا لیکن میرے ذہن میں شدید کلبلاہٹ ہو رہی تھی۔ گیلی سناٹرہ کا نام میرے لیے اجنبی نہیں تھا۔ ڈان سینٹر کی اہم ترین نمائندوں کی جو فہرست میں نے ذہن نشین کی تھی گیلی سناٹرہ کا نام اس میں موجود تھا اور میں نے یہ نام ازبر کر لیے تھے۔ بات بے حد الجھی ہوئی تھی۔ ہینی ڈیل خود ڈان سینٹر کا نمائندہ تھا اور اس کانفرنس میں شرکت کے لیے گیلی سناٹرا کی آمد ہی باعث حیرت تھی جبکہ ہینی ڈیل خود اس کانفرنس کی مخالفت کر رہا تھا اور پھر اپنے ہی آرگنائزیشن کے ایک اہم ممبر کو اس طرح اغوا کرا کے حاصل کرنا نہایت تعجب خیز بات تھی۔ آخر ایسا کیوں کیا جا رہا ہے؟ بات کسی بھی طرح میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی لیکن اب اس مسئلے میں ذہن کو اس شدت سے الجھانا بھی بے معنی سی بات تھی چنانچہ میں نے اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا کچھ دیر کے بعد سورکس واپس آگیا اس نے ایک گہری سانس لے کر صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

”بعض اوقات ساری پلاننگ اس طرح فیل ہو جاتی ہے‘ تمہارے سلسلے میں سب سے زیادہ اطمینان تھا مجھے کہ تم اس کام کو زیادہ خوبی سے سرانجام دو گے اور صحیح معنوں میں‘ میں نے تم پر ہی انحصار کیا تھا لیکن مسٹر ہینی ڈیل نے یہ نئی ذمے داری تمہارے سپرد کر دی۔ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔“

”لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی مسٹر سورکس کہ مسٹر ہینی ڈیل کانفرنس کے ایک نمائندے کو اس طرح کیوں اپنی تحویل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔“ سورکس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

”یہ وہ سوال ہے جو خود میں بھی مسٹر ہینی ڈیل سے نہیں کر سکتا۔ خیر اب ہمیں اس مسئلے میں نہیں الجھنا چاہیے تمہیں کچھ وقت انتظار کرنا ہوگا اور یہ وقت کم از کم چار گھنٹے کا ہوگا۔ اس دوران جو کارروائیاں ضروری ہو سکتی ہیں وہ کر لی جائیں گی اور تمہیں ایک اٹینڈنٹ دے دیا جائے گا جو بقیہ کارروائی کی تفصیل تمہیں بتا دے گا۔ میرے لیے اور کوئی سوال تو نہیں ہے۔“

”نہیں مسٹر سورکس۔“ میں نے جواب دیا اور سورکس چلا گیا۔ بعد کے چار گھنٹے بیزاری کی کیفیت میں ہی گزرے تھے۔ مجھے بہت سی چیزوں کا خیال آرہا تھا۔ پتا نہیں دانش منصور کی گمشدگی پر ان لوگوں پر کیا ردعمل ہوا اور اس بارے میں انھوں نے کیا فیصلے کیے۔ وہاں کے حالات کیا ہیں رشید ناگی وغیرہ کو اس بارے میں کوئی اطلاع ملی یا نہیں یہ ساری باتیں ذہن میں آتی تھیں لیکن انتہائی حماقت کی بات تھی کہ میں اپنے آپ کو ان میں الجھا لیتا پھر اچانک ہی سوراکاریو میرے پاس پہنچ گئی۔ چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔ سوارکاریو سے مل کر مجھے خوشی ہوئی تھی اس نے آنکھیں بند کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور میری دلی آرزو پوری ہوئی ہے۔“ میں نے صرف سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے پر اکتفا کی۔ یہ نہ معلوم کیا کہ اس کی کون سی دلی آرزو پوری ہوئی ہے تو سورا نے خود ہی کہا۔

”مجھے تمہاری اٹینڈنٹ کی حیثیت سے اپوائنٹ کیا گیا ہے۔“

”ویری گڈ۔“

”تمہارے ساتھ کام کر کے جس قدر مسرت ہوتی ہے میں بیان نہیں کر سکتی۔ اصل میں مسٹر سورکس کا کہنا تھا کہ ہمارے درمیان انڈر اسٹینڈنگ ہے۔ وہ بڑی کارآمد ہو سکتی ہے اور پھر مجھے مکمل بریفنگ کر دی گئی اور میں اس سلسلے کا پورا پلان لے کر تمہارے پاس ہوں۔ کیا تم چلنے کے لیے تیار ہو؟“

”کہیں جانا ہے؟“

”ہاں“

”تو مجھے لباس تبدیل کرنے کی اجازت دو۔“

”اوکے۔“ تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں ایک خوبصورت کار میں بیٹھے ہوئے جا رہے تھے۔ سوراکاریو نے کہا۔ ”مسٹر گیلی سناٹرا کل دوپہر کی فلائٹ سے یہاں پہنچیں گے اور اس کے بعد ان کا قیام سلیک ہاؤس میں ہوگا۔ سلیک ہاؤس ایک سرکاری عمارت ہے اور یہاں غالباً کانفرنس کے تمام مندوبین قیام کریں گے۔ اب یہ بتاؤ ڈیئر کہ مسٹر گیلی سناٹرا کو سلیک ہاؤس سے حاصل کرنے کے لیے کیا پروگرام بنے گا؟

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ابھی کوئی پروگرام میرے ذہن میں نہیں ہے۔ تم اس چکر میں نہ پڑو۔ معلومات حاصل کریں گے۔ یہ بتاؤ کہ ہمارے پاس اور کیا کیا ذرائع ہیں۔ مثلاً ہمیں مسٹر گیلی سناٹرا کو جزیرہ کاربوس لے جانے کے لیے جو کارروائیاں کرنی ہیں وہ کہاں کہاں سے ہوں گی؟"

"میں تمہیں وہ ساحل دکھائے دیتی ہوں جہاں کاربوس ہاؤس ہے' کاربوس ہاؤس سے ہمیں اسٹیمر ملے گا اور یہی اسٹیمر ہمیں کاربوس پہنچائے گا۔"

سورا کاریو کے ساتھ پہلے میں ائرپورٹ پہنچا اور پھر ائرپورٹ کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد ہم وہاں سے واپس پلٹے راستوں کا جائزہ لیا اور اس کے بعد سلیک ہاؤس تک گئے۔ سلیک ہاؤس کے اردگرد زبردست سرگرمیاں دیکھی جا رہی تھیں۔ کچھ مندوبین آچکے تھے کچھ آنے والے تھے۔ زبردست سکیورٹی کا انتظام تھا لنک ہاؤس اور دوسری عمارت کی تباہی کے بعد اس سلسلے میں زیادہ موثر اقدامات کیے گئے تھے جنھیں دیکھ کر سورا کاریو کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیل گئے۔ اس نے کہا۔

"افسوس صورت حال میں خاصی سنگینی پیدا ہوچکی ہے۔ کسی عمارت کو تباہ کرنا واقعی اتنا مشکل کام نہیں جتنا کسی غیر ملکی مندوب کو جس کی سکیورٹی کے لیے اتنے زبردست اقدامات کیے جارہے ہیں اغوا کرکے کہیں اور پہنچانا۔ آہ۔ کیا ہمیں کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ کیا ہم اپنی نیک نامی برقرار رکھ سکیں گے۔" میں نے سورا کاریو کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور کچھ دیر سلیک ہاؤس کا جائزہ لینے کے بعد ہم وہاں سے بھی واپس چل پڑے۔ اس کے بعد کاربوس ہاؤس دیکھا۔ کیا ہی شاندار عمارت تھی' ساحل پر بنی ہوئی تھی اور سمندر کو عمارت میں داخل کر دیا گیا تھا ایک ایسی کھاڑی بنائی گئی تھی جہاں سے سمندر کا راستہ براہ راست تھا بہرحال یہ جائزہ لینے کے بعد ہم کافی دیر تک ایک ہوٹل میں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ سورا کاریو نے کہا۔

"وقت ہمارے پاس بہت کم ہے اور ذمے داری کس قدر اہم۔ آخر کرو گے کیا؟"

"ڈیئر سورا اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکا ہوں میں۔ ابھی مجھے پلاننگ کرنی ہے۔" سورا نے اس کے بعد کچھ نہ کہا۔ لیکن اس کے چہرے کی تشویش بتاتی تھی کہ اسے اس مشن کی کامیابی کی امید نہیں ہے لیکن میرے ذہن میں ایک منصوبہ موجود تھا۔ ایک ہلکا سا منصوبہ جو صرف میری اپنی ذہانت کا کرشمہ تھا۔ کوئی عام آدمی اس بارے میں سوچ

بھی نہیں سکتا تھا۔ غرض یہ کہ رات کو سورا کاریو میرے پاس سے چلی گئی اس نے دوسرے دن گیارہ بجے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ رات کو قیام کے دوران میں اس منصوبے کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے لگا اور پھر اس سے مطمئن ہوگیا۔ رسک بے شک تھا لیکن میں ہر جوا کھیلنا پسند کرتا تھا اور مجھے اپنی کوششوں میں بہت کم ہی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

دوسرے دن معمول کے مطابق ہی جاگا۔ تمام کاموں کی تکمیل کی اور پھر سورا کاریو آگئی۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ میں اسے دیکھ کر ہنس پڑا۔ "معلوم ہوتا ہے جیسے تم ساری رات جاگتی رہی ہو؟"

"بات صرف اتنی سی ہے کہ ذمے داری مجھے نہیں سونپی گئی بلکہ تمہیں دی گئی ہے"

"تو پھر؟"

"اور تمہاری ناکامی میری موت ہے۔"

"تم سے جواب طلبی ہو جائے گی؟"

"ہرگز نہیں۔"

"پھر کیوں پریشان ہو؟"

"خدا کی قسم اگر میں کسی سلسلے میں ناکام رہتی تو مجھے اتنا دکھ نہیں ہوتا لیکن اگر تم کسی کام میں کامیابی نہ حاصل کرپاؤ تو شاید میں اس صدمے کو برداشت نہ کرسکوں۔"

سورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وقت مقررہ پر ہم لوگ باہر نکل آئے اور اس کے بعد ائرپورٹ چل پڑے۔

ائرپورٹ پر بھی سکیورٹی کے زبردست انتظامات تھے پھر میں نے گیلی سناٹرا کو دیکھا۔ ورزشی جسم اور لمبی جسامت کا آدمی تھا۔ عمر بے شک چالیس بیالیس سال کے قریب ہوگی لیکن اپنے انداز اور رکھ رکھاؤ سے بہت پھرتیلا معلوم ہوتا تھا۔ میں نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ سورا بھی سحرزدہ نگاہوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"بے حد چالاک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ ایک خطرناک مرحلہ نہیں ہے۔"

"میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بھی خاموش ہوگئی۔ ہم نے وہاں سے سلیک ہاؤس تک ان لوگوں کا تعاقب کیا۔ ڈرائیونگ میں کر رہا تھا اور چونکہ مجھے اب تمام

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اندازے ہو گئے تھے اس لیے میں نے طریقہ کار ایسا رکھا تھا کہ ہمارے تعاقب کا کسی کو شبہ نہ ہوسکے۔ سلیک ہاؤس میں گیلی سناٹرا کو داخل کرنے کے بعد دروازے بند ہوئے اور ہم وہاں سے واپس پلٹ پڑے۔ میں خاموش تھا اور سورا کاریو حیران۔ کچھ دیر کے بعد میں وہاں سے واپس پلٹ پڑا۔ پھر میں نے سورا کاریو سے کہا۔ "کوئی ایسی جگہ موجود ہے جہاں ہم اپنے پلان پر کام کرسکیں۔"

"میرا فلیٹ۔"

"نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی ایسا عمدہ ہوٹل جہاں کسی معیاری شخص کو خوش آمدید کہا جاسکے۔ اگر کوئی پرائیویٹ عمارت ہو تو زیادہ بہتر ہے۔"

"ہوٹل بھی حاصل کیا جاسکتا ہے اور پرائیویٹ عمارت بھی موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دکھادوں۔"

"ہاں۔ کیا وہ خالی ہوگی؟"

"نہیں ایک ایسی عمارت ہے جس میں کبھی کبھی ہم لوگ کچھ کام کرلیا کرتے ہیں۔ بظاہر وہ ایک نجی کمپنی کی ملکیت ہے لیکن ہمارے ہی استعمال میں رہتی ہے۔"

"وہیں چلو۔"

سورا نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس عمارت کا کیا کرنا ہے لیکن عمارت میری توقع سے کہیں زیادہ اچھی تھی۔ وہاں صرف ایک چوکیدار موجود تھا جس نے سورا کاریو کو سلام کیا تھا۔ عمارت کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد میں نے سورا کاریو سے پوچھا۔ "یہ عمارت کیا کہلاتی ہے؟ اور کیا یہ مشہور عمارت ہے؟"

"ہاں اسے ڈین ہاؤس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ڈین اینڈ سنز ایک بڑی فرم ہے اور یہ عمارت شہر کی ایک شناسا عمارت ہے۔"

"گڈ ... ہے سورا' ہمارے کام کے لیے یہ جگہ مناسب ہے' اب تم آرام کرو۔"

"یا مطلب؟"

"آرام کرو بلکہ بہتر ہوگا یہاں کچھ کھانے پینے کا انتظام ہو جائے۔"

"مجھے بھی شدید بھوک لگ رہی ہے۔ ایسا کرتے ہیں۔" یہاں سے ایک قریبی

ہوٹل کو ٹیلی فون کرکے کھانے کی اشیاء منگواتے ہیں۔ بعد کا وقت ہمارا اس طرح گزرا تھا جیسے ہم یہاں آرام کرنے آئے ہوں لیکن سورا مضطرب تھی۔ پھر میں ٹیلی فون ڈائریکٹری میں سلیک ہاؤس کے نمبر تلاش کرنے لگا جو مجھے بہ آسانی مل گئے۔ میں ایک ایسا سادہ طریقہ کار اختیار کرنا چاہتا تھا جس سے کوئی بڑی بات بھی نہ ہوسکے اور میرا کام بھی بن جائے۔ بہرحال یہ ایک کوشش تھی۔ بالکل منفرد' نہایت انوکھی اور مقررہ وقت کا تعین کرنے کے بعد میں نے سلیک ہاؤس کے نمبر ڈائل کیے۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے فون ریسیور کیا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"مجھے مسٹر گیلی سناٹرا سے بات کرنی ہے براہ کرم ان سے رابطہ کرا دیجئے گا۔"

"ہولڈ آن پلیز۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد مجھے ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو گیلی سناٹرا۔ کون صاحب بول رہے ہیں؟"

"مسٹر سناٹرا میں کوئی تفصیلی گفتگو نہیں کروں گا۔ آپ کے لیے ایک پیغام ہے۔"

"کس کا؟"

"افسوس یہ بھی نہیں بتا سکتا' پیغام یہ ہے کہ کانفرنس میں شریک ہونے سے پہلے آپ مقامی سربراہ سے ملاقات کرلیجئے گا۔" میں نے کہا اور دوسری طرف چند لمحات کے لیے خاموشی طاری ہوگئی پھر گیلی سناٹرا کی آواز سنائی دی۔

"کون مقامی سرابرہ؟"

"ڈان سینٹر کا نام لیا جاسکتا ہے اس کے حوالے سے مقامی سربراہ مسٹر ہینی ڈیل کے علاوہ اور کون ہوسکتے ہیں۔ آپ نے چونکہ ناواقفیت کا اظہار کیا ہے اس لیے میں یہ نام لے رہا ہوں۔"

"تم کون بول رہے ہو؟"

"سینٹر کا ایک معمولی کارکن۔ مجھے آپ تک صرف یہ پیغام پہنچانا تھا۔"

"لیکن مسٹر مجھے کچھ امداد تو ملنی چاہیے۔"

"وہ غیر مناسب ہوگی۔ سینٹر کسی خاص پیغام کے لیے آپ کو طلب کرتا ہے آپ کو اپنے طور پر ہی یہاں پہنچنا ہوگا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جگہ۔"

"ڈین ہاؤس ایک مشہور عمارت ہے۔ آپ ڈرائیور کو لے کر رات کو دس ساڑھے دس بجے تک یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ آپ کا انتظار کیا جائے گا۔" میں نے کہا اور اس کے بعد فون بند کر دیا۔

سورا اس وقت میرے پاس موجود نہیں تھی۔ یہ کام میں نے اس کی غیر موجودگی میں ہی کیا تھا۔ بڑا بے تکا اور احمقانہ عمل تھا۔ جبکہ میں ہنی ڈیل سے اس کام کی تکمیل کا وعدہ بھی کر چکا تھا۔ مجھے اس کی ذرہ برابر پروا نہیں تھی۔ نہیں ہوتا نہ ہو جہنم میں جائے۔ میرا کون سا مفاد مجروح ہوتا ہے۔ اس فون کال کے بعد میں پھر سورا کے پاس پہنچ گیا۔ سورا اب اعصابی تشنج کا شکار نظر آ رہی تھی۔ کہنے لگی۔ "تم جتنے اطمینان سے بیٹھے ہو' مجھے اس پر حیرت ہو رہی ہے۔ کیا۔ کیا تم واقعی اس مسئلے میں دلچسپی لے رہے ہو ڈینش؟

"اب تمہیں مجھے صرف جم بیل کے نام سے مخاطب کرنا چاہیے؟" ۔

"میں تمہیں کس نام سے مخاطب کرنا چاہتی ہوں۔ یہ تم نہیں جانتے۔ براہ کرم میری بات کا جواب دو۔"

"کیا مطلب؟"

"کچھ بھی تو نہیں کر رہے تم۔ آخر۔ آخر ہم کیا کریں گے۔ دوسرے لوگ بھی مضطرب ہوں گے۔ میں بھی پریشانی کا شکار ہوں۔"

"تمہیں میرے ساتھ وقت گزارتے ہوئے برا لگ رہا ہے سورا؟"

"نہیں پلیز ایسی باتیں مت کرو۔ تم نہیں جانتے میں کتنی شدید ہیجانی کیفیت کا شکار ہوں۔"

"میں جانتا ہوں لیکن افسوس اس ہیجانی کیفیت میں' میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ سوائے یہ کہنے کہ تم اپنے آپ کو ذہنی طور پر خالی کر لو۔ ہمیں آخر کار کام کرنا ہے۔" سورا ایک گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی تھی۔

بالکل احمقانہ عمل تھا۔ بس یادداشت کے بل بوتے پر یہ عمل کر ڈالا تھا جو اگر کارگر ہو جائے تو بے حد موثر ہے اور اگر گیلی سناٹرا عقل کو استعمال کرے تو قطعی بے مقصد۔ لیکن رات ساڑھے دس بجے ایک کار ڈین ہاؤس میں داخل ہوئی۔ عام کار تھی اور اس

کے ساتھ کوئی سکیورٹی نہیں تھی۔ میں نے عمارت کی ایک کھڑکی سے کار کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس سے پہلے میں چوکیدار کو کسی مہمان کی آمد کے بارے میں ہدایت کر چکا تھا جس کا سورا کو علم نہیں تھا۔ اس نے بھی کار کو دیکھا اور حیرت سے بولی۔

"یہ کون ہے؟"

"آؤ" میں نے کہا اور وہ حیران ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔ باہر نکلتے ہوئے اس نے کہا۔

"ممکن ہے ہمارا کوئی اپنا آدمی ہو۔" لیکن میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور باہر آ گئے۔

تب میں نے سرد لہجے میں کہا۔ "اپنے اعصاب پر قابو رکھنا سورا۔ وہ جو کوئی بھی ہے اسے دیکھ کر پاگل نہ ہو جانا۔" سورا نے مجھے دیکھا لیکن میں نے کوئی آواز نہیں نکالی۔ پھر ہم پورچ میں پہنچ گئے۔ میں نے آگے بڑھ کر ادب سے دروازہ کھولا اور گیلی سناٹرا نیچے اتر آیا۔ رات کا وقت تھا ورنہ سورا شاید سارا کھیل بگاڑ دیتی۔ گیلی سناٹرا مجھے کڑی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"آپ کا خادم سر۔ مسٹر ڈیل انتظار کر رہے ہیں براہ کرم تشریف لائیے۔"

"ڈرائیور کو واپس بھیج دوں؟" سناٹرا نے پوچھا۔

"نہیں آپ کو واپس جانا ہے۔" میں نے فوراً جواب دیا اور اس نے ڈرائیور کو ہدایت کی کہ وہ انتظار کرے۔ پھر میں اسے آگے چلنے کا اشارہ کر کے اس سے ایک قدم پیچھے چلنے لگا۔ میں نے سورا کو لڑکھڑاتے دیکھا۔ "آپ آرام کیجئے میڈم۔" میں نے اندر داخل ہو کر کہا اور پھر سناٹرا کو لیے ہوئے اس بڑے کمرے میں داخل ہو گیا جس کا انتخاب میں نے پہلے ہی کر لیا تھا۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس لیے میں نے ادب سے دروازہ کھولا اور سناٹرا کو اندر داخل ہونے کی پیشکش کی۔ سناٹرا نے قدم اندر رکھا تو میں نے پاؤں اس مہارت سے آگے بڑھایا کہ وہ میرے پاؤں میں الجھ گیا۔ میں نے سوری کہہ کر اسے سہارا دیا لیکن میری آستین کا بٹن اس کے چہرے کے بالکل سامنے آ گیا اور اس سے خارج ہونے والی سریع الاثر گیس بالکل قریب سے سناٹرا کے نتھنوں میں داخل ہو گئی۔ سناٹرا نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن آواز ایک ہچکی کی سی شکل میں اس کے منہ

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے نکلی اور وہ لڑکھڑا گیا لیکن میں نے اسے سنبھال لیا تھا۔ سناٹرا نے ہاتھ پاؤں مارے لیکن زیادہ دیر حواس قائم نہ رکھ سکا اور اٹا غفیل ہوگیا۔ میں نے اسے گھسیٹ کر ایک جگہ فرش پر لٹا دیا پھر واپس پلٹا۔ باہر قدم رکھا تھا کہ سورا سے ٹکرا گیا حالانکہ میں نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ آرام کرے لیکن میں جانتا تھا کہ وہ آرام نہیں کرے گی۔

"ہیلو سورا۔"

"وہ۔ وہ گیلی سناٹرا ہے۔" سورا ہیجانی لہجے میں بولی

"ہاں۔ آؤ۔ دیکھو وہ آرام سے زمین پر پڑا ہے۔"

"مائی گاڈ۔ مائی گاڈ۔ ناممکن ہے۔ وہ یہاں کیسے آگیا خود۔ اپنے قدموں سے چل کر۔"

"اپنے قدموں سے چل کر نہیں کار میں بیٹھ کر اور باہر کار اور ڈرائیور موجود ہے۔ تم یوں کرو اندر جاکر اس کی نگرانی کرو۔ میں ذرا ڈرائیور سے ملاقات کر آؤں' جاؤ۔" وہ اندر چلی گئی اور میں باہر نکل آیا۔ ڈرائیور کار میں موجود تھا۔ میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ ڈرائیور خاموش اندر بیٹھا ہوا تھا۔

"وہ لوگ بہت دیر کے بعد آئیں گے۔ کیا تم اس وقت تک کار میں بیٹھے رہو گے؟"

"تم سے مطلب؟" ڈرائیور تند لہجے میں بولا۔

"اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ تم بھی نوکر میں بھی نوکر۔ آؤ سگریٹ پئیں گے۔"

"نوکر۔" ڈرائیور۔ طنزیہ انداز میں ہنسا پھر بولا۔ "اب تم بکواس مت کرو اور اپنے کام سے کام رکھو۔ میں نوکر نہیں ایک بڑا افسر ہوں۔"

"افسر۔ تم۔ افسر اور صاحب کی گاڑی چلاتے ہو۔ جھوٹ بھی ایسا بولو جو سمجھ میں آجائے۔"

"سمجھنا چاہتے ہو۔" اس نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اترنے لگا لیکن اس کے کچھ سمجھانے سے پہلے میں نے اسے سمجھا دیا۔ میں نے اس کی گردن میں قینچی ڈال کر ایک جھٹکا دیا اور اس کی گردن کے منکے ٹوٹ گئے۔ پھر میں نے

اسے کندھے پر لاد کر زمین پر پٹخا اور اطمینان ہونے کے بعد اٹھا کر اس کی گاڑی میں پچھلی سیٹ پر ٹھونس دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر میں اندر واپس آگیا۔ سورا اب بھی پاگلوں کی طرح گیلی سناٹرا کے پاس اکڑوں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

"بے ہوش ہے۔" وہ جلدی سے بولی۔

"ہوش میں ہوتا تو اٹھ کر بھاگ چکا ہوتا لیکن تم ہوش میں ہو سورا؟"

"ہاں۔" اس نے کہا۔

"کار ڈرائیو کر سکتی ہو؟"

"ہاں۔"

"تو پھر چلو۔" میں نے کہا اور جھک کر گیلی سناٹرا کو کندھے پر اٹھالیا۔ کم بخت بہت وزنی تھا۔ باہر لا کر میں نے اسے سورا کی گاڑی میں ڈالا اور خود دوسری گاڑی سنبھال لی' جس میں ڈرائیور کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ دوسری گاڑی میں نے پیچھے لگا رکھی تھی۔ کافی فاصلے طے کرنے کے بعد میں نے سورا کا راستہ روک لیا۔ گاڑی' وہیں چھوڑی اور سورا کے ساتھ آبیٹھا۔

"اب چلو۔" اس نے کہا۔

"کہاں؟"

"جہاں سے ہم کاربوس روانہ ہوں گے۔"

"اور وہ دوسری گاڑی؟"

"سورا۔ خود کو سنبھالو کیا بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔" میں نے کہا۔

"اوہ۔ سوری۔ سوری۔" اس نے گاڑی تھوڑی سی ریورس کر کے آگے بڑھا دی۔ میں اس کی ذہنی کیفیت محسوس کر کے مسکرا دیا تھا۔

سورا اس قدر ذہنی بحران کا شکار تھی کہ اس سے صحیح طور پر کار بھی ڈرائیو نہیں کی جارہی تھی۔ میں نے اسے محسوس کیا اور کچھ دور چلنے کے بعد کہا۔

"گاڑی روکو سورا۔" اور سورا نے پوری قوت سے بریک لگا دیے۔ گاڑی تیز چرچراہٹ کے ساتھ جام ہوگئی۔ "ارے۔ ارے۔ ایسے بریک لگاتے ہیں۔" میں بوکھلا کر بولا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"لک کیا ہوگیا۔ کیا ہے۔" سورا گھٹے گھٹے لہجے میں بولی اور میں نے گہری سانس لے کر پیشانی پر ہاتھ مارا۔

"کیا ہوگیا ہے تمہیں سورا۔ اس قدر کیوں بوکھلائی ہوئی ہو۔ نیچے اترو' چلو گھوم کر اس طرف آجاؤ۔" میں نے کہا اور سورا مجھے دیکھنے لگی پھر اس نے اسٹیئرنگ چھوڑ دیا' میں کھسک کر اسٹیئرنگ پر آبیٹھا تھا' سورا دوسری طرف کا دروازہ کھول کر میرے برابر آبیٹھی اور میں نے گاڑی گیئر میں ڈال کر آگے بڑھا دی۔

"اب مجھے راستہ بتاتی جاؤ۔"

"کہاں کا راستہ۔" اس نے کہا۔

"سورا ہمیں کاربوس ہاؤس چلنا ہے' جہاں سے ہمیں گیلی سناٹرا کو لے کر جزیرہ کاربوس جانا ہے' کیا یہ پروگرام تمہارے علم میں نہیں ہے۔"

"ہے۔" وہ گہرا سانس لے کر بولی اور اپنے آپ کو معتدل کرنے کی کوشش کرنے لگی پھر اس نے کہا۔

"گاڑی واپس موڑ لو ڈیئش۔"

"کیا؟" میں حیرت سے بولا۔

"ہاں گاڑی واپس موڑ لو۔ ہمیں تقریباً دو کلو میٹر واپس پلٹنا ہے' پھر وہاں سے لیفٹ ہینڈ پر ایک سڑک آئے گی اس پر مڑنا ہے ہمیں۔"

"ارے تو پھر تم ادھر کیوں نکل آئیں۔"

"میں نکل آئی تھی۔ تم نے مجھے صورت حال بتائی کب تھی۔ میں تو بس چل رہی تھی' میرے ذہن میں یہ پروگرام تھوڑی تھا۔" اس نے کہا اور میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی پھر میں نے گاڑی کو اس کے کہنے کے مطابق واپس موڑی اور تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے کہا۔

"اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرو سورا۔ تم بہت زیادہ نروس نظر آرہی ہو مجھے۔"

"دیکھو ایمانداری سے بتادو' کیا میرا نروس ہونا غیر فطری ہے۔"

"آخر کیوں۔"

"ایک شخص جس کے اغوا کے لیے براہ راست مسٹر ہینی ڈیل فرمائش کرتے ہیں اور جو سخت سیکیورٹی کے ساتھ سلیک ہاؤس منتقل ہوا ہے وہ اغوا ہونے کے لیے تمہارے پاس آگیا اور تم نے اسے بڑے اطمینان سے اغوا کرلیا کیا یہ سب کچھ ناقابل یقین باتیں ہیں۔"

میں مسکرا دیا۔ پھر میں نے کہا۔ "لیکن ہیں تو سہی۔"

"کیسے ہیں۔ یہی تو سمجھ میں نہیں آرہا اور اسی لیے تو میری کیفیت خراب ہوگئی ہے۔"

"سورا پلاننگ بھی کوئی چیز ہوتی ہے سارے کام طاقت کے ذریعے تو نہیں ہوسکتے' فرض کرو میں پچاس آدمیوں کے ساتھ سلیک ہاؤس پر ریڈ کرتا تو کیا ہمیں کامیابی حاصل ہوسکتی تھی۔ حکومت ہار ہاؤس نے ان مندوبین کی آمد کو جس طرح خفیہ رکھا ہے اور جس طرح ان کی حفاظت کا بندوبست کیا ہے' کیا اس کے تحت اور کوئی ایسا طریقہ کار ہوسکتا تھا جس کے تحت ہم گیلی سناٹرا کو اتنی آسانی سے اغوا کرلیتے۔"

"نہیں ہوسکتا تھا اور میں یہی جاننا چاہتی ہوں کہ آخر یہ شخص اغوا ہونے کے لیے کیسے پہنچ گیا۔"

میں نے کہا۔ "پلاننگ۔ پلاننگ اور اب اگر میں تمہیں اس پلاننگ کی تفصیل بتانے بیٹھوں گا تو ایک بار پھر ہم واپس شہر پہنچ جائیں گے۔"

"لیفٹ ہینڈ۔ لیفٹ ہینڈ۔" اس نے کہا اور میں نے کار کی رفتار سست کر دی۔ لفٹ ہینڈ والی سڑک یہاں سے نظر نہیں آرہی تھی' وہ خوب صورت درختوں میں چھپی ہوئی تھی۔ بہرحال جب میں قریب پہنچا تو وہ مجھے نظر آگئی اور میں نے گاڑی اسی سائیڈ موڑ لی پھر سورا سے کہا۔ "ٹھیک ہے نا۔"

"ہاں۔" اس نے جواب دیا۔

"سورا ہر کام ایک طریقے سے ہوتا ہے بس یوں سمجھ لو' میں نے جو کوشش کی تھی اس میں مجھے کامیابی حاصل ہوگئی۔ مسٹر گیلی سناٹرا اغوا ہونے کے لیے نہیں آئے تھے' بلکہ انھیں ایسا چکر دیا گیا تھا کہ وہ بالآخر ہماری مطلوبہ جگہ تک پہنچ گئے اور اب وہ ہمارے قبضے میں ہیں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ڈ......... ڈ.......... ڈرائیور کا کیا ہوا؟"

"سوری' سورا۔ اب وہ کسی کو کچھ بتانے کے قابل نہیں رہا۔ یہ ضروری تھا۔"

"لیکن بارباڈوس میں تو قیامت مچ جائے گی۔"

"اب اس سلسلے میں تو میں کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرسکتا ظاہر ہے حکومت کا ایک مہمان غائب ہوگیا ہے اور ایک شخص قتل' بہرحال وہ اس سلسلے میں کارروائی کرے گی اور اب اس کارروائی سے بچنا دوسرے لوگوں کا کام ہے۔"

سورا نے گردن ہلائی اور بولی۔ "ہاں وہ تو خیر ہو ہی جائے گا۔ لیکن لیکن۔ کیا واقعی تم جادوگر ہو' کارنامے تو جادوئی ہی سرانجام دیتے ہو' مجھے تعجب ہے کہ تم اتنے عام انسان کیوں ہو' تمہیں تو نجانے کہاں سے کہاں ہونا چاہیے تھا۔"

"بس سورا اب تم مجھے جہاں پہنچانا چاہتی ہو پہنچا دو میں نے تو اپنے آپ کو تمہارے حوالے کردیا ہے۔"

"میرے حوالے کب کیا ہے؟"

"کیوں۔"

"تم تو بہت بلند ہوگئے ہو۔ مسٹر ہینی ڈیل جس طرح تم پر اعتبار کرنے لگے ہیں مجھے تو واقعی تم بہت بڑے جادوگر معلوم ہوتے ہو۔ یہ سارے جادوئی کارنامے ہی تو ہیں۔ ہم لوگ تو ابھی تک مسٹر ہینی ڈیل کی گرد کو بھی نہیں پاسکے تھے۔ تم نے ان کی اس قدر قربت حاصل کرلی لیکن یہ بات میں دعوے سے کہتی ہوں کہ تم اسی قابل ہو۔ اوہ مائی گاڈ اور تم کہتے ہو کہ تم نے اپنے آپ کو میرے حوالے کردیا ہے۔ آہ کاش زندگی میں تم صرف چند سالوں کے لیے مجھے مل جاؤ۔"

"کیا کروگی میرا؟" میں نے مسکرا کر سوال کیا اور سورا نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چند لمحات انتظار کرنے کے بعد میں نے سورا سے کہا۔ "تم نے بتایا نہیں سورا۔"

"میں کیا کرسکتی ہوں تمہارا۔ سوائے تمہاری غلامی کے درحقیقت تمہاری غلامی بھی ایک اتنا بڑا اعزاز ہے کہ اگر کسی کو حاصل ہوجائے تو وہ اپنی تقدیر پر رشک کرسکتا ہے۔"

"تم نے مجھے بہت بلندی پر پہنچا دیا ہے سورا' میں اتنا بلند انسان نہیں ہوں۔"

"تم ماسٹر برین ہو' تم اتنے بڑے آدمی ہو کہ میں تصور بھی نہیں کرسکتی تھی۔"

"یہ سڑک سیدھی کہاں جاتی ہے؟"

"ساحل سمندر پر۔ لیکن یہ عام ساحل نہیں ہے۔ بندرگاہ جہاں جہازوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ بالکل مختلف سمت میں ہے۔ تم اسے ایک تفریحی ساحل کہہ سکتے ہو۔ برج ٹاؤن کے بڑے بڑے لوگ یہاں اپنے لیے تفریح گاہیں بناتے ہیں اور مسٹر ہینی ڈیل نے بھی کاربوس ہاؤس کے نام سے اپنے لیے ایک بڑی عمارت بنالی ہے جزیرہ بارباڈوس تک جانے کے لیے وہیں انتظامات کیے گئے ہیں۔"

"گڈ۔ ویسے مسٹر ہینی ڈیل بہت بڑے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔"

"یہ بات تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔ پھر میں دیر تک اس سے ایسی باتیں کرتا رہا کہ اس کی ذہنی کیفیت درست ہوجائے اور وہ مجھ سے اس بارے میں اور سوالات نہ کرسکے۔ یہاں تک کہ دور سے ساحل کے آثار نظر آنے لگے' مدھم مدھم روشنیاں دور تک بکھری ہوئی تھیں' یہ ان دولت مندوں کی رہائش گاہوں کی روشنیاں تھیں جو یہاں تفریح طبع کے لیے آتے ہوں گے سورا اب سنبھل گئی تھی۔ وہ مجھے گائیڈ کرتی رہی اور کچھ دیر کے بعد ہم ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئے جہاں رکاوٹ لگی ہوئی تھی اور دو مسلح افراد مستعد کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر ہمیں رکنے کا اشارہ کیا۔ آگے آیا اور بولا۔ "ہاں؟"

"مسٹر ہینی ڈیل کے مہمان۔" سورا نے جواب دیا اور وہ شخص آگے آگیا اس نے کھڑکی سے جھانک کر ہم دونوں کو دیکھا اور اس کے بعد داہنا ہاتھ اٹھالیا۔ اس کے ساتھ ہی رکاوٹ بھی اوپر اٹھ گئی تھی۔ میں نے گاڑی آگے بڑھا دی اور ہنس کر بولا۔

"مسٹر ہینی ڈیل نے بڑے ناکارہ لوگوں کا انتخاب کیا ہے۔ اس نے ہم دونوں کی صورت دیکھی گاڑی کے پچھلے حصے پر نظر ہی نہیں ڈالی۔ وہاں کوئی بھی ہوسکتا تھا۔" سورا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

گاڑی اس ذیلی سڑک پر بھی بہت دور تک آگے بڑھتی رہی لیکن اب وہ عمارت صاف نظر آرہی تھی جس پر مدھم روشنی ہورہی تھی۔ کافی وسیع عمارت تھی اور اس کا ایک اپنا احاطہ الگ بنا ہوا تھا جس پر ایک چوڑا گیٹ لگا ہوا تھا۔ یہاں بھی ہارن دے کر

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گیٹ کھلوایا گیا اور ہم لوگ ایک خوب صورت پورچ میں پہنچ گئے۔ جہاں تین چار گاڑیاں اور کھڑی ہوئی تھیں۔ یہاں چند افراد نظر آرہے تھے' سورا نیچے اتر گئی اور اس نے ان میں سے ایک سے کہا۔

"کیا تم لوگوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ کوئی شخص یہاں آنے والا ہے اور ہمیں کچھ کام کرنے ہیں۔"

"ہاں میڈم ہمیں بالکل ہدایت کی گئی ہے' کیا کارروائی مکمل ہوگئی۔"

"ہاں۔ پچھلی نشست پر ایک شخص بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر اسٹیمر تک لے چلو۔" سورا نے جواب دیا اور وہ فوراً اس کے احکامات کی تعمیل کرنے میں مصروف ہوگئے مسٹر گیلی سناٹرا کو دو آدمیوں نے اٹھا کر اندر پہنچایا اور ایک کمرے میں بستر پر لٹا دیا۔ میں اور سورا بھی ساتھ ہی تھے۔ وہ لوگ متجسس نگاہوں سے گیلی سناٹرا کو دیکھ رہے تھے پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

"میڈم آپ کے لیے کافی یا چائے کا بندوبست کیا جائے۔ اسٹیمر ویسے تو تیار ہے بس ہم آپ سے چند منٹ لیں گے۔"

"نہیں کچھ نہیں چاہیے۔ کام جس قدر جلد ہوسکے بہتر ہے۔"

"بہتر......... پھر صرف دو تین منٹ ہمیں عنایت فرما دیجیے۔"

ہم لوگ انتظار کرتے رہے۔ پانچ منٹ کے بعد وہ لوگ ایک اسٹیریچر لے کر آگئے۔ گیلی سناٹرا کی بے ہوشی اچھی خاصی طویل تھی اور ابھی اس کے بہت دیر تک ہوش میں آجانے کا خطرہ نہیں تھا اس لیے کوئی اور ایسی حرکت نہیں کی گئی' جس سے اس کی گرفتاری کو یقینی بنایا جاسکے' میں نے بھی اس سلسلے میں کوئی خاص ہدایت نہیں دی تھی پھر ہمیں ایک چوڑی راہ داری سے گزار کر اسی جگہ لایا گیا جہاں سیڑھیاں پانی میں اتر رہی تھیں اور کنارے پر ایک خوبصورت اسٹیمر ہچکولے لے رہا تھا اوپری حصے سے اسٹیمر تک کے کنارے پر ایک ایسا برج لگا دیا گیا تھا جو عارضی نوعیت کا تھا اور اس پر سے گزر کر باآسانی اسٹیمر تک پہنچا جاسکتا تھا۔ وہ لوگ پہلے اسٹیریچر کو اسٹیمر تک لے گئے اور اس کے بعد ہم دونوں اسٹیمر تک پہنچ گئے' برج کو اسٹیمر سے ہٹا لیا گیا اور اسٹیمر اسٹارٹ ہوگیا پھر اس کے بعد وہ کنارے سے دور ہوگیا میں اور سورا گدے لگی ہوئی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔

ہمارے سامنے ہی گیلی سناٹرا ایک چوڑی برتھ پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ میں نے سورا سے سوال کیا۔

"کیا بارباڈوس کی بحری پولیس رات کو نگرانی نہیں کرتی؟"

"تم خود دیکھ سکتے ہو۔ وہ جو سمندر پر روشنیاں چلتی پھرتی نظر آرہی ہیں بحریہ ہی کی ہیں۔"

"تو کیا اسٹیمر کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر کسی بحری لانچ سے حملہ کیا تو؟"

"نہیں مسٹر ہینی ڈیل بارباڈوس میں ایک محترم مقام رکھتے ہیں۔ یہاں کے لوگ انھیں جانتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اسٹیمروں کو بھی پہچانا جاتا ہے اور چونکہ کاربوس تک ان اسٹیمروں کی آمد و رفت رہتی ہے اس لیے اس معزز آدمی کے اسٹیمر کو کبھی چیک نہیں کیا جاتا۔"

"اور اگر اتفاق سے ایسا ہو جائے تو........."

"اس کی ذمہ داری انھی لوگوں کو دی گئی ہوگی۔" سورا نے جواب دیا لیکن بہر طور میں مطمئن نہیں تھا۔ ذمے داری کسی کو بھی دی گئی ہو کسی کی غیر ذمہ داری سے میرے اپنے مشن کو نقصان پہنچ جائے یہ مجھے گوارا نہیں تھا اور میں فیصلہ کرچکا تھا کہ اگر ایسی کوئی صورتحال پیش آئی تو مجھے کیا کرنا ہوگا بہر طور ہر قیمت پر مجھے گیلی سناٹرا کو کاربوس پہنچانا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد ہی میری کامیابی کے مزید راستے کھلیں گے لیکن شکر ہے کہ راستے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی جو میرے تصور میں تھی' ایک دو بار بحریہ کی لانچ ہمارے اسٹیمر کے قریب سے گزری لیکن ان لوگوں نے سرچ لائٹ اسٹیمر پر ماری اور اس کے بعد رخ تبدیل کرلیا ان کی اس حرکت سے مجھے اطمینان ہوگیا تھا پھر تقریباً پونے دو گھنٹے کا تیز رفتار سفر کیا گیا اسٹیمر خاص قسم کا تھا اور بارباڈوس کی حدود سے نکلنے کے بعد اس نے جس طوفانی رفتار کا مظاہرہ کیا اس کے تحت ہم لوگوں کو بھی سنبھل کر بیٹھنا پڑا اور کسی قدر خوف کا احساس بھی ہوا' میں نے سورا سے پوچھا۔

"کیا تم اس سے پہلے بھی کاربوس جا چکی ہو؟"

"نہیں۔" اس نے گھٹی گھٹی آواز میں جواب دیا۔

"تب تو تمھیں اسٹیمر کی تیز رفتاری سے خوف محسوس ہو رہا ہوگا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں۔" وہ سرسراتی ہوئی آواز میں بولی۔ بہرحال سفر ختم ہوا۔ ہم نے دور سے ہی جزیرہ کاربوس کی روشنی دیکھ لی تھی اس جزیرے کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں تھا' صحیح طور پر یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ مکمل طور سے ہینی ڈیل کی ملکیت ہے یا بارباڈوس کے تحت آتا ہے لیکن بہرحال یہ سب ایسے سوالات تھے جن کا جواب ابھی کہیں سے بھی نہیں مل سکتا تھا اسٹیمر کے لیے شاندار ڈیک بنایا گیا تھا اور تھوڑی دیر کے بعد ہمارا اسٹیمر ایک ایسے پلیٹ فارم سے جالگا جس پر جانا نہایت آسان تھا' میں نے پسندیدگی کی نگاہ سے پلیٹ فارم کو دیکھا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا' لیکن پھر میری نگاہ وہاں موجود چھ افراد پر پڑی جو مستعد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ جدید ترین رائفلوں سے مسلح تھے اور خاص قسم کی وردیاں پہنے ہوئے تھے جو بالکل فوجی وردیاں محسوس ہوتی تھیں لیکن ان کے ہتھیار صرف ان کے جسموں پر سجے ہوئے تھے اور وہ خالی ہاتھ تھے لیکن ان کے ساتھ عجیب الخلقت ہینی ڈیل کو میں نے فوراً پہچان لیا تھا۔ وہ خود بھی وہاں موجود تھا۔ پہلے میں اتر کر سیڑھیاں طے کرتا ہوا ہینی ڈیل کے پاس پہنچا۔ ہینی ڈیل نے میری جانب توجہ نہیں دی تھی۔ وہ اسٹیمر میں جھانک رہا تھا۔ پھر اسٹیمر کے دو خلاصی بے ہوش گیلی سناٹرا کو اسٹیمر سے لے کر نیچے اترے تو ہینی ڈیل گردن اٹھا اٹھا کر اسے دیکھنے لگا اس کے ساتھ ساتھ ہی سورا بھی پلیٹ فارم کی سیڑھیاں طے کرتی ہوئی اوپر آئی تھی۔ ہینی ڈیل پرشوق نگاہوں سے گیلی سناٹرا کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے گردن گھما کر سورا کو دیکھا اور میری جانب دیکھ کر بولا۔

"یہ کون ہے؟"

"میری اٹینڈنٹ سر۔ مسٹر سورکس نے اسے........"

"ٹھیک ہے بے بی سورکس نے تمہیں ہدایات دے دی ہوں گی کہ تمہیں کیا کرنا ہے اب تم واپس جاسکتی ہو۔"

سورا ایک لمحے کے لیے ٹھٹکی پھر واپس گھومی اور پلیٹ فارم کی سیڑھیاں طے کر کے اسٹیمر پر جا پہنچی۔ ہینی ڈیل نے میری طرف دیکھا اور کہا۔

"آؤ۔"

میں خاموشی سے گردن جھکا کر ہینی ڈیل کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے اسٹیمر کے واپس مڑنے کی آواز سنی تھی اور ایک لمحے کے لیے میرا دل سورا کے لیے دکھا تھا لیکن

بہرحال میں کیا کر سکتا تھا' یہ ہینی ڈیل کا حکم تھا کہ اس نے ایک لمحہ بھی انتظار نہیں کیا تھا لیکن میرا کام میری مرضی کے مطابق بن رہا تھا۔ ہینی ڈیل نے مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی مجھے جزیرہ کاربوس پر ہی رہنا ہے۔ یہاں بھی اسٹریچر کا انتظام تھا اور چند قدم چلنے کے بعد دو آدمی دوڑے ہوئے آئے تھے اور انھوں نے گیلی سناٹرا کو اسٹریچر پر لٹا لیا تھا۔ یہ اسٹریچر ایک ایمبولینس نما بس میں پہنچا اور آٹومیٹک طریقے سے اسے بس میں منتقل کر دیا گیا۔ ہینی ڈیل نے اشارے سے مجھے بیٹھنے کے لیے کہا اور خود بس کے اگلے حصے میں ڈرائیور کے ساتھ جا بیٹھا۔ آن کی آن میں بس اسٹارٹ ہو کر چل پڑی۔

میں کھڑکیوں سے باہر کا منظر دیکھ سکتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے خوب صورت مکانات کا سلسلہ ساحل سے کچھ دور چلنے کے بعد ہی شروع ہوگیا تھا۔ گو وہ اس وقت تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے لیکن پھر بھی ان کے خاکے نظر آرہے تھے۔ جزیرہ بہت ہرا بھرا تھا۔ درخت لگے ہوئے تھے اور ان کے کنارے کنارے پھولوں کے کنج بکھرے ہوئے تھے۔ میں اس دلچسپ صورت حال سے لطف اندوز ہوتا ہوا آگے بڑھتا رہا اور پھر بس ہینی ڈیل کی کسی ایسی رہائش گاہ پر رکی جہاں گیلی سناٹرا کو لے جایا جاتا تھا۔ دروازہ کھلا تو ہینی ڈیل بھی سامنے ہی کھڑا ہوا تھا۔ گیلی سناٹرا کو یہاں بھی اسی اسٹریچر پر لٹا کر اندر لے جایا گیا۔ میں ہینی ڈیل کے ساتھ ہی اس خوبصورت عمارت میں داخل ہوا تھا جس کی راہداریوں میں موٹے قالین بچھے ہوئے تھے۔ کئی راہداریاں عبور کرنے کے بعد ہم ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں انتہائی اعلیٰ درجے کا فرنیچر سجا ہوا تھا اور چھت میں اس طرح کی لائٹس لگی ہوئی تھیں جیسے عموماً آپریشن تھیٹرز میں ہوا کرتی ہیں۔ یہاں اسٹریچر رکھ دیا گیا اور گیلی سناٹرا کو لانے والے کچھ کہے بغیر واپس چلے گئے۔ اب اس ہال نما کمرے میں صرف میں اور ہینی ڈیل تھے یا پھر اسٹریچر پر پڑا ہوا گیلی سناٹرا۔ ہینی ڈیل نے میری جانب توجہ نہیں کی بلکہ اسٹریچر پر پڑے ہوئے گیلی سناٹرا کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔ چند لمحات وہ اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ گردن کے قریب کچھ ٹٹولتا رہا۔ اس کے بعد وہاں سے آگے بڑھا اور ایک خاص قسم کی کرسی پر جا بیٹھا۔ غالباً اس نے کرسی پر لگے ہوئے ہتھے کے نیچے ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبا دیا تھا۔ چند لمحات کے بعد دو آدمی اندر داخل ہوگئے۔ ہینی ڈیل نے آہستہ سے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس کے چہرے پر میک اپ تلاش کرو۔" وہ دونوں تیزی سے واپس مڑے۔ پھر ان میں سے ایک رک گیا اور دوسرا باہر نکل گیا۔ چند لمحات کے بعد وہ کچھ سامان لے کر اندر آگیا۔ سب سے پہلے گیلی سناٹرا کے چہرے پر ایک محلول اسپرے کیا گیا اور پھر ایک شعاع اس کے چہرے پر گھمائی گئی جو بیٹری نما ایک آلے سے خارج ہو رہی تھی۔ ہینی ڈیل خاموشی سے ان لوگوں کی یہ کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک مجھے مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ پھر چند لمحات کے بعد دوسرے آدمی نے ایک موٹے تولئے سے گیلی سناٹرا کا چہرہ صاف کر دیا اور بغور اسے دیکھنے لگا۔ پھر دو قدم پیچھے ہٹ کر ادب سے بولا۔

"نہیں سر۔ میک اپ نہیں ہے۔"

"جاؤ۔" ہینی ڈیل نے کہا اور دونوں واپس مڑ گئے۔ تب ہینی ڈیل ایک بار پھر گیلی سناٹرا کے پاس آکھڑا ہوا پھر اس نے میری جانب دیکھا اور مسکرا کر بولا۔ "آؤ بیٹھو تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔"

"تھینک یو سر۔" میں نے جواب دیا اور ہینی ڈیل اس بار پھر اسی کرسی پر جا بیٹھا اس نے مجھے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ میں مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا تو ہینی ڈیل مجھے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "تم سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔"

"یس سر۔"

"کیا تم میھوڈسٹ مشن کے لیے اپنی زندگی وقف کر چکے ہو؟"

"جی سر۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہم اس مشن کو کامیاب بنائیں۔"

"اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں کس طرح تمہاری مدد کر رہا ہوں؟"

"جی سر' آپ ہمارے اس مشن کے سربراہ ہیں۔"

"حالانکہ تمہیں علم ہے کہ میں نہ تو میھوڈسٹ ہوں اور نہ ہی بار بارڈوس کا باشندہ اس کے باوجود میں میھوڈسٹ مشن کی مکمل طور پر سربراہی کر رہا ہوں۔ کیا یہ بات جانتے ہو کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں؟"

"نہیں سر' ہمیں ایسے موضوعات پر سوچنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"اپنے دل میں تو خیال ابھرتا ہوگا؟"

"نہیں سر۔"

"کیوں' حالانکہ یہ بات انسانی فطرت سے مطابقت رکھتی ہے۔"

"سر ہماری تربیت اس نوعیت کی ہے۔ ہم ایسی غیر ضروری باتیں نہیں سوچتے جن کا ہمارے کام سے تعلق نہ ہو۔ آنکھیں بند کر کے اپنے مشن کے لیے کام کرنا ہماری فطرت ہے۔"

"بہت اچھے انسان معلوم ہوتے ہو اور تعجب ہے کہ اتنے اچھے انسان کے اندر اتنی شاندار صلاحیتیں کیسے پیدا ہوگئیں۔ میرا خیال ہے تمہارا نام جم بیل ہے؟"

"جی سر۔"

"میں تمہیں جم کہوں یا بیل؟" اس نے کسی قدر پر مزاح انداز میں کہا۔

"سر محبت سے جو نام لے لیا جائے وہ قابل قبول ہوتا ہے۔"

"گڈ۔ اصل میں جم' تم مجھے پہلی نگاہ میں ہی پسند آگئے تھے اور میں نے سورکس سے کہا تھا کہ یہ شخص اپنی فطرت کے خلاف میری تعظیم کر رہا ہے حالانکہ اس کے چہرے کی بناوٹ بتاتی ہے کہ یہ سرکش فطرت کا مالک ہے اور ایسے لوگ کسی کی برتری قبول نہیں کرتے۔"

"اگر آپ مجھے اجازت دیں سر تو میں بھی اس سلسلے میں کچھ کہوں۔"

"ہاں تمہیں اجازت ہے۔"

"سر زندگی میں اگر کوئی مشن ہو تو انسان اس مشن کے لیے جینے لگتا ہے بشرطیکہ وہ اس سے مخلص ہو اور پھر اس سے متعلق جو لوگ جس اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ان کی عزت فطرتی طور پر دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ میری فطرت میں سرکشی ہے اور میں کبھی کسی ایسے شخص کو ذہنی طور پر قبول نہیں کرتا جسے میری فطرت قبول نہ کرے لیکن آپ سر آپ' آپ کے بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ آپ نے جس طرح ہمارے مشن کو سہارا دیا ہے اس سے صرف میں ہی نہیں بلکہ ہر میھوڈسٹ کے دل میں آپ کے لیے بہت بڑا مقام ہے اور یہ مقام قدرتی طور پر آپ کے لیے دل میں محبت پیدا کرتا ہے۔ میرے ہر لفظ میں آپ کی محبت ہے اور یہی اس کا جواب ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"گڈ‘ جم اصل میں بات صرف یہی نہیں ہے کہ تم برج ٹاؤن میں اپنی خدمات سر انجام دو۔ بعض اوقات بعض ایسے مراحل آجاتے ہیں جن میں مجھے ایک ایسے آتشی وجود کی ضرورت پیش آتی ہے جو میری پسند کے مطابق کام کر دے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسا کوئی شخص مجھے اب تک نہیں مل سکا لیکن تمہارے بارے میں‘ میں نے جو کچھ سنا ہے اور جس طرح اس وقت تم نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا ہے اس بات سے یہ خواہش میرے دل میں زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے کہ میھوڈسٹ مشن کے لیے ہی سہی اور کبھی کبھی کسی ذاتی کام کے لیے ہی سہی میں تمہیں اپنی تحویل میں رکھنا چاہتا ہوں۔"

"سر اگر آپ ایسا چاہیں گے تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟"

"اور اگر تمہارے دل میں سورکس کا خیال ہے اور سمجھ لو کہ سورکس خوشی سے تمہیں میرے حوالے کر دے گا۔ وہ بہت اچھا انسان ہے۔"

"سر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"تو پھر تم یہ سمجھو کہ آج سے تم یہاں جزیرہ کاربوس میں میرے دست راست ہو لیکن میں تمہیں گائیڈ کروں گا کہ ہمیں آگے کس طرح کام کرنا ہے۔ اصل میں ہزار دوست اور ہزار دشمن مجھ پر بھی لوگ کڑی نگاہیں رکھتے ہیں وہ مجھ میں ہی شامل ہیں اور میرے ہی جزیرے پر رہتے ہیں ایک طرح جیسے یہ سمجھ لو کہ یہ جزیرہ میری ملکیت ہے لیکن ایک ایسی مملکت جس پر کچھ دوسرے لوگ بھی قابض ہیں جیسے بارباڈوس کے حکمران بہر طور جزیرہ بارباڈوس ہی کی ملکیت ہے لیکن اس کا ایک بہت بڑا پورشن میرے لیے وقف ہے خیر یہ باتیں تو بعد میں تمہاری سمجھ میں آجائیں گی اپنا دست راست بناتے ہوئے اگر میں تمہیں خود سے تھوڑا بہت دور رکھنے کی کوشش کروں تو اس سلسلے میں محسوس نہ کرنا۔ درپردہ تم میرے ہی آدمی ہو گے اور اس وقت بہت کم لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے تمہیں اس طرح حاصل کیا ہے۔"

"سر آپ کی ہر ہدایت کو میں خلوص دل سے قبول کروں گا۔" میں نے دل ہی دل میں مسرور ہوتے ہوئے کہا۔ درحقیقت اس میں میری کاوشوں کا دخل نہیں تھا۔ وہی امداد غیبی جو مجھے ہر طرح سے حاصل ہو جاتی تھی۔ ہینی ڈیل کے قریب رہ کر میں بہت سے کام سرانجام دے سکتا تھا اور جس مقصد کے لیے مجھے میرے وطن سے ایک مقصد سے بھیجا

تھا اس مقصد میں مجھے ہینی ڈیل کے قریب رہ کر بہت کامیابی حاصل ہو سکتی تھی۔ میرے سامنے فی الوقت ڈان سینٹر کے اس نمائندے کا مسئلہ تھا جو حیرت انگیز طور پر ہینی ڈیل کی تحویل میں آچکا تھا اور اب جبکہ ہینی ڈیل نے یہ پیشکش کر دی تھی تو میرے دل میں اب بھی یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ ہینی ڈیل مجھ سے یہ سوال ضرور کرے گا کہ میں نے کس طرح گیلی سناٹرا کو حاصل کیا اور اس کے لیے میرے برق رفتار دماغ نے فوراً ہی ایک کہانی تیار کر لی تھی اور میرا اندازہ بالکل درست نکلا۔ ہینی ڈیل نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ کر کہا۔ "اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ اتنی برق رفتاری سے یہ اہم شخصیت تمہارے ہاتھ کیسے لگی؟"

"جی سر۔ مجھے ہدایت کی گئی تھی کہ اس شخص کو اغوا کر کے مجھے جزیرہ کاربوس پہنچانا ہے۔ میں نے اپنے طور پر تمام کارروائیاں کیں۔ درحقیقت سر‘ میں جب کام شروع کرتا ہوں تو زندگی اور موت کو بھول جاتا ہوں۔ مجھے یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ یہ شخص سلیک ہاؤس میں قیام کرے گا۔"

"ہاں یہ بات میرے علم میں بھی آچکی تھی۔"

"سر میں نے اسے نظر انداز کر کے سلیک ہاؤس میں داخل ہونے کی کوششیں شروع کر دیں اور اپنی ان کوششوں میں کامیاب ہو گیا۔ پچھلی بار بھی ایک مشن کے سلسلے میں مجھے زیر زمین گٹر لائن استعمال کرنی پڑی تھی اور پھر اس کے ذریعے میں نے کامیابی حاصل کی۔"

"یہ بات میرے علم میں آچکی ہے۔"

"اس وقت بھی میں نے ایسا ہی کیا اور سلیک ہاؤس میں داخل ہو گیا۔ سلیک ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد سر میں نے اپنے طور پر کارروائی شروع کر دی اور تقدیر نے میری یاوری کی۔ مجھے ایسے کچھ افراد مل گئے جو ایک میٹنگ کر رہے تھے۔ یہ بارباڈوس کی سکیورٹی کا بڑا افسر اعلیٰ ان لوگوں کو ہدایات دے رہا تھا کہ انہیں کس کس طرح اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دینی ہیں۔ بس انہی میں سے میں نے اس شخص کو تاڑ لیا جو مسٹر گیلی سناٹرا کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ یہ ایک افسر تھا اور اس کی ذمے داری مسٹر گیلی سناٹرا پر لگائی گئی تھی۔ چنانچہ جب یہ میٹنگ ختم ہو گئی اور وہ افسر اعلیٰ آگے کی جانب بڑھا تو میں اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے عقب میں تھا اور پھر میں نے اسے حاصل کرلیا۔ بحالت مجبوری اسے قتل کرنا پڑا تھا۔"

"گڈ۔" ھینی ڈیل کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ "سر اسے قتل کرنے کے بعد اس کی کار کی ڈکی میں بند کر دیا۔ یہ کار مسز گیلی سناٹرا کے لیے مخصوص کی گئی تھی۔ پھر یہ ہوا سر کہ میں اس کے روپ میں وہاں چھپا رہا اور جب گیلی سناٹرا نے پہلی بار اپنے اٹینڈینٹ کو پکارا تو میں اس کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں اصل آدمی نہیں ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک اہم مقصد کے لیے اس کے ساتھ خفیہ طور پر کچھ دیر کے لیے چلنا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ میں تو اس کی خدمت کے لیے مخصوص ہی ہوں۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے چنانچہ سر کچھ دیر کے بعد وہ میرے ساتھ باہر نکل آیا اس کے انداز میں بھی کچھ ایسی ہی کیفیت پائی جاتی تھی جیسے وہ اپنے اس مشن کو جس کے لیے وہ جارہا تھا دوسروں سے خفیہ رکھنا چاہتا ہے لیکن میرے لیے یہ گولڈن چانس تھا۔ میں نے فوراً ہی اس پر عمل شروع کر دیا اور اپنی اٹینڈینٹ کو میرا مطلب ہے وہ لڑکی جس کے سپرد مجھے کیا گیا تھا کہ وہ میری معاونت کرے گی اطلاع دے دی کہ وہ مخصوص جگہ پہنچ جائے اور اس مخصوص جگہ پہنچنے کے بعد سر میں نے اس شخص کو بے ہوش کر دیا اور آخر کار کامیابی کے بعد یہاں تک پہنچ گیا۔ ھینی ڈیل خوشگوار حیرت کے ساتھ میری یہ کہانی سن رہا تھا۔ میرے خاموش ہونے کے بعد کچھ دیر تک وہ خاموش رہا پھر گردن ہلا کر بولا۔

"اور میں ہرگز یہ بات نہیں مانتا کہ بعض کام اتنی آسانی سے ہو جاتے ہیں کہ انسان خود بھی اس کی توقع نہیں رکھتا۔ میں اسے اتفاق نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اگر کسی کام کے سلسلے میں بندش مضبوط ہو تو پھر اس کام کی کامیابی کے امکانات سو فیصد ہوتے ہیں۔ مثلاً تم نے ابتدا ہی سے جو کچھ کیا اگر وہ نہ کر پاتے تو تمہیں اس کا موقع کسی قیمت پر نہیں مل سکتا تھا۔ میرا مطلب ہے کہ تمہیں اس شخصیت کو اغوا کر کے کاربوس تک پہنچانے کی ذمے داری سپرد کی گئی تھی۔ تم اس کے اغوا کے لیے مختلف منصوبے بناتے اور سکیورٹی تمہارے ان منصوبوں کو ناکام بنا دیتی تو بھلا کیا ہو سکتا تھا۔ تم نے ایک بہتر طریقہ کار اختیار کیا یعنی ملیک ہاؤس تک پہنچنا اور یہ آسان کام نہیں تھا لیکن تم پہنچے اور اس

کے بعد ایک عمل کرنے کے بعد تمہاری راہ میں دوسری آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں اسے سو فیصد تمہاری کامیابی قرار دیتا ہوں تمہاری تمام تر محنتوں کا ثمر۔ تم نے اسے بے ہوش کس طرح سے کیا ہے؟"

"ایک مخصوص رگ دبا کر جناب جس کے بعد آدمی کبھی کبھی کئی گھنٹوں تک بے ہوش رہتا ہے۔"

"گویا تم ہر فن کے ماہر ہو۔ اب ذرا یوں کرو اسے اٹھاؤ اور میرے ساتھ آجاؤ۔"

"یس سر۔" اچھے خاصے تن و توش کا آدمی تھا اسے اٹھا کر ھینی ڈیل کے پیچھے پیچھے چلنا میرے لیے خاصا مشکل کام ثابت ہوا لیکن بہر طور کئی راہداریوں سے گزرنے کے بعد ایک کمرے کے دروازے سے اندر داخل ہو کر میں نے اسے ھینی ڈیل کے اشارے پر ایک بیڈ پر لٹا دیا۔ ھینی ڈیل مطمئن انداز میں گردن ہلانے لگا اور مسکرا کر بولا۔ "کافی وزنی آدمی ہے۔" ھینی ڈیل نے انگلی سے مجھے اشارہ کر کے کہا۔ "اور تھوڑی دیر میں تمہیں آرام کرنے کی ہدایت کردوں گا۔ رکو تمہارے سامنے ہی میں سورکس سے تمہارے سلسلے میں بات کیے لیتا ہوں۔"

"جی سر۔" میں نے جواب دیا۔ یہ کمرہ بھی کافی وسیع تھا اور ایک چھوٹی سی الماری سے ھینی ڈیل نے ایک ٹرانسمیٹر مشین نکال لی پھر اسے میرے قریب ہی میز پر رکھ کر آن کرنے لگا اور چند لمحات کے بعد مشین سے ہلکی پھلکی بھنبھناہٹ ابھرنے لگی پھر ایک آواز سنائی دی۔ "آپریشن روم۔ ہیلو۔ آپریشن روم۔"

"سورکس سے رابطہ کراؤ۔ ھینی ڈیل بول رہا ہوں۔"

"یس سر۔" جواب ملا اور تقریباً ایک منٹ انتظار کرنا پڑا پھر سورکس کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ ہیلو مسٹر ھینی ڈیل سورکس بول رہا ہوں۔"

"سو گئے تھے۔"

"نہیں سر نیچے کی منزل میں تھا اوپر دوڑ کر آنا پڑا اس لیے سانس پھول رہا ہے۔"

"سورکس کیا تم وہ خوش خبری سن چکے ہو؟"

"نہیں سر۔ بلکہ بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا ہوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مجھے اندازہ تھا لیکن یہ خوشخبری میں تمہیں اپنی زبان سے سنا رہا ہوں۔ تمہارے متعین کردہ آدمی نے آخر کار میرے مطلوبہ شخص کو میرے پاس پہنچا دیا ہے۔"

"اوہ سر میں بے انتہا خوش ہوں۔"

"اور میں بھی تم سے بہت خوش ہوں سورکس تم نے ایک ایسا شخص مجھ تک پہنچا دیا ہے جسے میں نہ جانے کب سے تلاش کر رہا تھا یہ ایسی نمایاں خوبیوں کا حامل ہے کہ اگر میں اس کی تعریف کرنا چاہوں تو شاید صحیح الفاظ میں نہ کر سکوں۔ اتنی برق رفتاری سے کام کرنے والا آدمی مائی ڈیئر سورکس تمہارے پاس نہیں' میرے پاس ہونا چاہیے۔ مجھے معاف کرنا میری اس پر نیت خراب ہو گئی ہے اور میں اس وقت تم سے اس کے سلسلے میں ہی اجازت چاہتا ہوں۔"

"میں سمجھا نہیں سر۔"

"مجھے اس کی ضرورت ہے یہ آدمی مجھے دے دو۔" سورکس ایک لمحے خاموش رہا پھر بولا۔ "سر ہم میں سے ہر شخص آپ کی کسی بھی خدمت کو سرانجام دینے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ ہم تو آپ کے اپنے لوگ ہیں سر بھلا ہماری کیا مجال کہ ہم آپ کے کسی حکم سے انحراف کریں۔ اگر آپ پسند کرتے ہیں سر تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ مسٹر جم بیل سے کہہ دیجئے گا کہ آپ نے مجھ سے بھی بات کر لی ہے اور ویسے بھی سر وہ آپ کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ آپ سے کبھی انکار نہیں کرے گا۔"

"اس نے انکار نہیں کیا وہ بہت اچھا انسان ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ چیتے کی سی پھرتی سے کام کرتا ہے اور شیر کی طرح اپنے شکار کو دبوچ لیتا ہے اس میں وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جن کے بارے میں پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک بلند پایہ مقام کا حامل ہو گا۔"

"تھینک یو سر مجھے خوشی ہو رہی ہے' ویسے بھی اس نے اس دوران جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے تحت ہم اسے جادوگر کہتے ہیں۔ اس کے کام میں جادوگری ہی ہوتی ہے سر موقع کی نزاکت کو سمجھ کر بروقت حملہ کرنے والا اور کامیابی حاصل کرنے والا۔"

"تو سورکس تمہاری طرف سے اجازت ہے؟"

"سر آپ یہ الفاظ کہہ کر مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔ بھلا میں آپ کو کسی کام کی اجازت دے سکتا ہوں۔ آپ مطلق العنان ہیں۔"

"تھینک یو سورکس تو فی الحال میں اسے تمہارے پاس نہیں بھیج رہا بلکہ وہ میرے پاس جزیرے پر ہی رہے گا۔ بہت سے ایسے اہم کام پڑے ہوئے ہیں جو میں کسی کے سپرد کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے پسند کا آدمی نہیں ملا تھا اس لیے میں نے انھیں پس پشت ڈال رکھا تھا۔"

"جی سر۔"

"او کے سورکس اب آرام کرو میرا کام تقریباً ختم ہو گیا ہے۔"

"او کے سر۔ تھینک یو ویری مچ۔" میں دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔ مسٹر ہینی ڈیل آپ نے جس مصیبت کو اپنی قربت میں جگہ دی ہے وہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد آپ کو یہ احساس دلا دے گا کہ آپ نے کتنا بڑا عذاب مول لیا ہے۔ ہینی ڈیل نے میری طرف دیکھا اور بولا۔

"اس کے اور میرے درمیان ابھی طویل مذاکرات ہوں گے۔ اس لیے تم آرام کرو۔ آؤ میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں۔ یہاں بالکل پرسکون رہو اور فی الحال دوسروں کی نگاہوں سے محفوظ بھی کیونکہ میں تمہیں منظر عام پر نہیں لانا چاہتا بلکہ ایک ایسا طریقہ کار اختیار کرنا چاہتا ہوں کہ جس سے مجھے میری پسند کے مطابق فائدہ حاصل ہو سکے۔"

میں گردن جھکانے کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ ہینی ڈیل بڑی مہربانی سے پیش آ رہا تھا بہترین فرنیچر سے آراستہ ایک خوب صورت خواب گاہ' ہینی ڈیل مجھے یہاں چھوڑنے کے بعد واپس چلا گیا اور میں نے فوراً ہی اپنی کاوشوں کا آغاز کر دیا۔ دشمن کو ایک لمحے کے لیے نگاہوں سے اوجھل رکھنا دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہوتی ہے اس کی آغوش میں آ بیٹھا تھا اور اب اگر اس کی طرف سے غفلت اختیار کرتا تو اس سے زیادہ احمقانہ بات اور کوئی نہ ہوتی چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو پکار لیا اور میرے ساتھی محبت کرنے والی کوئن میکیوویا کے فراہم کردہ وہ مائیکرو ایلی منٹس جنھوں نے اب تک میرا جاندار انسانوں سے زیادہ ساتھ دیا تھا اور سچی بات یہ ہے کہ ان سے جو فائدے میں نے حاصل کیے تھے خود کوئن میکیوویا کے ذہن میں ان کا یہ استعمال نہیں ہو گا اور پھر اپنے آپ سے دور رکھنا کیا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

معنی رکھتا تھا۔ سب سے پہلے ان کے تحفظ کا بندوبست میرا فرض اولین تھا چنانچہ میں نے مائیکرو پلیٹ کو نکال کر سامنے رکھا اور پھر اس کے کنٹرول سسٹم کو آف کر کے اسے ہینی ڈیل کے تعاقب میں روانہ کر دیا بھلا ہینی ڈیل ان سے زیادہ تیز رفتار کہاں ہو سکتا تھا چنانچہ جب وہ دروازہ کھول کر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس نے اپنے شکار کو رکھا تھا تو مائیکرو پلیٹ بھی اس کمرے میں جاکر اس کی رونمائی کرنے لگی میں نے کنٹرول سسٹم پر اسے اتنا بلند کر دیا کہ اس محدود جگہ ہینی ڈیل کسی اجنبی سے شے کو محسوس نہ کر سکے اور میں پورے کمرے کا احاطہ کر سکوں۔ میرے سامنے کمرے کا منظر نمایاں ہو گیا ہینی ڈیل نے دروازہ اندر سے بند کیا پھر ایک بٹن دبایا تو دروازے پر ساؤنڈ لیس شیلڈ آپڑی گویا اس نے اسے اب ساؤنڈ پروف کر دیا تھا لیکن اس کی ایک ایک آواز میرے کانوں کو موصول ہو رہی تھی اور میں مسرور انداز میں اپنی کاوشوں کو دیکھ رہا تھا پھر میں نے اپنے لیے جگہ تلاش کی اور آرام سے آرام دہ کرسی پر دراز ہو گیا جو میرے بستر کے نزدیک پڑی ہوئی تھی کوئی اہم ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی ہلکی ہلکی بھوک کا احساس تھا کیونکہ رات کو زیادہ دیر جاگنے کی وجہ سے کبھی بھوک لگ آتی ہے لیکن اب اس وقت اس بھوک کو رفع کرنے کا کوئی انتظام نہیں تھا چنانچہ اسے ذہن سے دور کر دینا ہی مناسب تھا۔ ہینی ڈیل بھی شاید اس رات نہ سونے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ اس نے بھی ایک کرسی گھسیٹی اور گیلی سناٹرا سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا میں نے پر اطمینان انداز میں مائیکرو پلیٹ کو تھوڑا سا نیچے کیا اور گیلی سناٹرا کا جائزہ لینے لگا تھوڑی دیر تک تو ہینی ڈیل اسی طرح بیٹھا رہا اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھا پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکال کر گیلی سناٹرا کے چہرے پر رکھا اور اس کی ناک کے نتھنے اور منہ بند کر دیا یہ کسی بے ہوش انسان کو ہوش میں لانے کا ایک پرانا طریقہ کار تھا لیکن اس کے کارآمد ہونے میں کوئی شک نہیں تھا گیلی سناٹرا کے ہاتھ پاؤں میں ہلکی ہلکی جنبش نظر آنے لگی وہ مشکل سے سانس لے پا رہا تھا اور سانس کی گھٹن نے اسے وقت سے کافی پہلے ہوش دلا دیا ہینی ڈیل نے فوراً ہی اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا لیا اور اس کے عقب میں ہو گیا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ گیلی سناٹرا ہوش میں آ رہا ہے' میں بھی ویژن اسکرین پر گیلی سناٹرا کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ پلکیں جھپک رہا تھا اور اس کی نگاہیں چھت کو دیکھ رہی تھیں۔ ابھی اس کی ذہنی قوتیں واپس نہیں آئی

تھیں اور وہ صورت حال کو سمجھ نہیں پایا تھا لیکن پھر اچانک اس کے جسم میں برقی رو دوڑ گئی اور پھرتی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے متوحش نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا اور ہینی ڈیل کو دیکھنا اس کے لیے کوئی مشکل کام ثابت نہ ہوا کیونکہ وہ زیادہ فاصلے پر نہیں تھا ہینی ڈیل پر سکون انداز میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا گیلی سناٹرا کے ہونٹ ایک لمحے کے لیے کھلے اور پھر بند ہو گئے پھر اس نے مسہری پر پاؤں لٹکا لیے اور بیٹھ کر ہینی ڈیل کو دیکھنے لگا اب اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ غصے کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور ہونٹ بھینچ گئے تھے میں جانتا تھا کہ اس کے اندر یہ غصہ ضرور پیدا ہوگا پھر اس کی بھرائی ہوئی آواز ابھری۔

”یہ ملاقات کا کوئی نیا طریقہ دریافت کیا ہے تم نے مسٹر ہینی ڈیل۔“ ہینی ڈیل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو گیلی سناٹرا نے کسی قدر غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”اس بد تمیزی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔“ ہینی ڈیل نے ایک قہقہہ لگایا اور بولا۔

”گڈ۔ گویا آہستہ آہستہ تمہارے اندر غیرت بیدار ہوتی جا رہی ہے۔“

”کیا بکواس ہے میں کہتا ہوں یہ کیا جہالت ہے تم نے۔ تم نے مجھے۔ تم نے مجھے اغوا کیوں کرایا۔ میں تو خود تمہارے پاس آ رہا تھا۔“

”ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ میں ہمیشہ سے تمہاری ذہانت کا قائل رہا ہوں گیلی سناٹرا' قائل ہی نہیں رہا بلکہ تمہاری ذہانت سے خوفزدہ بھی رہا ہوں۔“

”تمہاری بکواس میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی' میں کہتا ہوں اس بد تمیزی کی ضرورت تمہیں کیوں پیش آئی؟“

”اور تم جو بد تمیزی مسلسل کیے جا رہے ہو کیا تمہیں اس کے نتائج کا اندازہ ہے۔“

”تم مجھے دھمکیاں دینا چاہتے ہو۔“

”نہیں میں نے تمہیں پیار کرنے کے لیے یہاں بلایا ہے مائی ڈیئر گیلی سناٹرا' ویسے کیسی رہی مانتے ہو کہ میں ذہنی طور پر تم سے برتر ہوں یا اب بھی اپنی اکڑ دکھاؤ گے۔“

”میرے خیال میں تو تم بوڑھے اور پاگل ہو گئے ہو میں کہتا ہوں کیا تمہیں اس بد تمیزی کے نتائج کا اندازہ ہے کیا ہم لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیش آنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

چاہیے' کیا جزیرہ کاربوس کو تم اپنی ذاتی ملکیت سمجھتے ہو اور اس بنیاد پر میرے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو جبکہ میں نے تم سے شدید اختلاف رکھنے کے باوجود تمہاری دعوت پر اتنا بڑا خطرہ مول لے کر تم سے ملنے کے لیے چل پڑا تھا میں کہتا ہوں تمہیں مجھے اغوا کرانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔"

"تمہارا ذہن کہانیاں گھڑنے کا ماہر ہے گیلی سانٹرا لیکن تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے کہ ہینی ڈیل بھی اپنے قوت بازو پر ہی یہ قوت حاصل کر سکا ہے اور اس کی ذہنی برتری بھی ادارے نے تسلیم کی ہے۔"

"افوہ۔ میں کہتا ہوں مجھے غصے میں نالاؤ ورنہ غصے میں آنے کے بعد میں پاگل ہو جاتا ہوں اور پھر تمہاری طرف سے زیادتی ہو چکی ہے اب مجھ پر بھی اخلاقی پابندیاں عائد نہیں ہوتیں۔"

"گڈ۔ گڈ گڈ' اچھا چلو ہم لوگ مفاہمت آمیز گفتگو کرتے ہیں اس وقت تم میرے مہمان ہو۔"

"مہمان اس طرح بنایا جاتا ہے کہ تم نے مجھے بے ہوش کرا کے اغوا کرا لیا اور وہ کتا.......... وہ کتا کہاں ہے اس نے میرے ساتھ سو فیصد دھوکے بازی کی ہے کم از کم میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"نہیں میری جان پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ کتا تمہارے سامنے نہیں آئے گا دوسری بات یہ کہ اگر وہ آ بھی جائے تو تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے۔ چلو خیر ہم کن باتوں میں الجھ گئے میں جانتا ہوں کہ تمہیں ڈان سینٹر کی جانب سے یہاں کس مقصد کے لیے بھیجا گیا تھا۔"

"کیا تم اس مقصد سے اختلاف رکھتے ہو؟"

"نہیں میری جان بالکل نہیں ظاہر ہے ادارے کا مفاد ہمیں زندگی سے زیادہ عزیز ہوتا ہے میرے خیال میں تمہیں اس کانفرنس میں ایک ملک کے مندوب کی حیثیت سے بھیجا گیا ہے تاکہ تم اس میں ہونے والی تمام تفصیلات ڈان سینٹر کو فراہم کرو اور ڈان سینٹر ان لوگوں کی کاوشوں سے آگاہ ہو جائے۔ پہلا سوال مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اصلی مندوب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔"

"میں تمہیں یہ تمام جوابات دینے کا پابند نہیں ہوں۔"

"ادارے کے مفاد میں۔ ادارے کے مفاد میں۔" ہینی ڈیل ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"مسٹر ہینی ڈیل ادارے کے مفاد میں کیا ہے اور کیا نہیں ہے جتنا تم جانتے ہو اتنا میں بھی جانتا ہوں بہرحال میں تم سے صرف یہ سوال کرتا ہوں کہ تمہیں اس حرکت کی ضرورت کیوں پیش آئی۔"

"بالکل صاف اور عام سی بات ہے مجھے یہ اطلاع مل چکی تھی کہ جس طرح اس میٹنگ میں مختلف ملکوں کے مندوب شامل ہوئے ہیں اسی طرح ڈان سینٹر نے بھی اپنا ایک نمائندہ ایک اسکیم بنا کر اس کانفرنس میں شامل کیا ہے اور یہ نمائندہ ڈان سینٹر کے حوالے سے نہیں بلکہ ایک ایسے ملک کے حوالے سے یہاں پہنچا ہے جو ان لوگوں کا ممبر ہے اور بار باڈوس کی صنعتی پالیسی میں انٹرنیشنل بنیاد پر اپنے ملک کی نمائندگی بھی کر رہا ہے لیکن اصل میں وہ ڈان سینٹر کا نمائندہ ہے اور ڈان سینٹر اس کے ذریعے یہ جاننا چاہتا ہے کہ میٹنگ میں کیا فیصلے ہوئے تاکہ ان کی مخالفت میں آسانی سے کام کیا جا سکے لیکن میری جان جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس مندوب کی حیثیت سے تم یہاں آ رہے ہو تو میں نے سوچا کہ بار باڈوس میں تمہارا شایان شان استقبال کیا جائے یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہارے بارے میں ڈان سینٹر میں جو معاملات طے کیے گئے ہیں وہ سراسر میرے مفاد کے خلاف ہیں اور مستقبل قریب میں تم اس ادارے میں میری جگہ حاصل کرنے والے ہو۔ تم جانتے ہو میرا تعلق کون سی نسل اور کون سے ملک سے ہے' ہم لوگ کاروباری خسارہ کسی بھی بنیاد پر پسند نہیں کرتے چاہے وہ ڈان سینٹر کے مفادات کا مسئلہ ہو' میں نے تمہیں اغوا کرانے کا منصوبہ بنا لیا اور آخر کار میں اس میں کامیاب ہو گیا۔"

"گویا وہ سب فراڈ تھا' تم نے دھوکے سے مجھ یہاں بلایا۔"

"تم مسلسل یہ بات کہے جا رہے ہو کہ میں نے تمہیں دھوکے سے یہاں بلایا میں نے تمہیں بلایا نہیں ہے بلکہ حاصل کیا ہے۔"

"مجھے ایک پیغام ملا تھا کہ تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو اور میں ایک آفیسر کو لے کر تمہارے میسج کے مطابق اس عمارت میں پہنچ گیا جہاں مجھے تم سے ملاقات کرنی تھی اور پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا' میں کہتا ہوں جب میں تمہارے پاس آ ہی رہا تھا تو اس الٹ پھیر

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

کی کیا ضرورت تھی۔" ہینی ڈیل نے پھر ایک قہقہہ لگایا تھا اور میں نے آنکھیں بند کرکے اطمینان کی گہری سانس لی تھی۔ ہینی ڈیل اس کی کہانی کو غلط سمجھ رہا تھا اور یہی ہوا وہ مسکرا کر بولا۔

"اب تم کتنی ہی کہانیاں گھڑ لو لیکن میرے چنگل میں آپھنسے ہو اور مائی ڈیئر گیلی سناٹرا ڈان سینٹر کے فرشتوں کو بھی یہ معلوم نہیں ہوسکے گا کہ بارباڈوس پہنچنے کے بعد ان کا جعلی مندوب کہاں غائب ہوگیا وہ لوگ یہی سوچیں گے کہ کسی طرح بارباڈوس کی حکومت کو اس مندوب کے جعلی ہونے کا علم ہوگیا اور اسے خاموشی کے ساتھ ٹھکانے لگا دیا گیا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"مطلب یہ ہے کہ تم اپنی زندگی کے آخری سانس پورے کر رہے ہو اور اس کے بعد تمہیں اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے تاکہ مستقبل میں میرے لیے وہ خدشات ختم ہو جائیں جو میرے ذہن میں ہیں۔" ہینی ڈیل کی اس بات پر گیلی سناٹرا چند لمحات کے لیے حیرت سے گنگ ہوگیا اور یہ لمحات میرے لیے کارآمد ثابت ہونے میں صورتحال کو اب پوری طرح سمجھ گیا تھا۔ یہودی النسل ہینی ڈیل نے ایک زبردست اسکیم بنائی تھی باقی صورتحال بھی میری سمجھ میں آگئی تھی یہ شخص یعنی گیلی سناٹرا ڈان سینٹر کے جعلی مندوب کی حیثیت سے یہاں پہنچا تھا تاکہ کانفرنس کے بارے میں تمام تفصیلات ڈان سینٹر کے لیے حاصل کرلے بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی۔ ڈان سینٹر کا ایک آدمی اس طرح موت کا شکار ہو رہا تھا میرے لیے یہ بات باعث دلکشی تھی لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میرے لیے غیر متوقع تھا اچانک ہی گیلی سناٹرا نے ہینی ڈیل پر چھلانگ لگادی تھی اور ہینی ڈیل چونکہ اس کے لیے تیار نہیں تھا اس لئے مار کھا گیا وہ کرسی سمیت نیچے آرہا اور گیلی سناٹرا اس پر چھا گیا ہو سکتا ہے ہینی ڈیل کو عمر کے بہت سے تجربات ہوں لیکن انسانی جسم کی بناوٹ اور اس کی طاقت کا اندازہ شاید وہ صحیح طور پر نہیں لگا سکا تھا ورنہ گیلی سناٹرا کو پہلے پوری طرح قابو میں کرتا اور اس کے بعد اسے اس کی قسمت کا فیصلہ سناتا لیکن اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گیلی سناٹرا خود ہی ہینی ڈیل کی قسمت کا فیصلہ کردے گا وہ ایک پہلوان ٹائپ کا آدمی تھا اور میں اس کے ورزشی جسم سے ہی اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ لڑائی

بھڑائی کا ماہر بھی ہے چنانچہ اس نے ہینی ڈیل کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اس کی گردن پر پنجے جما دیے' یہ ایک بہترین داؤ تھا اور اگر وہ گردن پر پوری قوت صرف کر دیتا تو ہینی ڈیل کی گردن کی ہڈیاں ٹوٹ بھی سکتی تھیں لیکن ہینی ڈیل نے بھی حیرت انگیز پھرتی کے ساتھ ایک کارنامہ سرانجام دے ہی ڈالا وہ دھپ سے اوندھا زمین پر گر گیا تھا اور گیلی سناٹرا اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکا تھا چنانچہ اس کا سر زمین سے ٹکرایا اور اس کے بازو ہینی ڈیل کی بغل سے نکل گئے' ہینی ڈیل نے فوراً ہی لوٹ لگائی اور برق رفتاری سے دروازے کی جانب بھاگا اس نے دروازے کے بٹن پر انگلی رکھی اور دروازے سے جست کی شیلڈ ہٹ گئی ہینی ڈیل ایک لمحے میں دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگیا لیکن گیلی سناٹرا نے اس پر ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ایک بار پھر اسے بالوں سے پکڑ کر پیچھے گھسیٹ لیا پھر اس نے ہینی ڈیل کے پیٹ پر ایک گھٹنا رسید کیا اور ہینی ڈیل کے حلق سے ایک آواز نکل گئی۔ گیلی سناٹرا کی آنکھوں میں خون ہی خون نظر آرہا تھا۔ جبکہ ہینی ڈیل اس صورتحال سے کافی نروس ہوچکا تھا گیلی سناٹرا نے پوری قوت سے اسے زمین سے اونچا اٹھا کے نیچے دے مارا۔ ہینی ڈیل کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی اور اب مجھے فیصلہ کرنا تھا کہ مجھے کچھ کرنا چاہیے' چونکہ ہینی ڈیل گیلی سناٹرا کو یہ بتا چکا تھا کہ اس نے سازش کرکے اسے صرف اس لیے بلایا ہے کہ اسے خاموشی سے ختم کردے اور اپنا وہ راستہ صاف کرلے' جس کے لیے اسے ڈان سینٹر کی جانب سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا اس لیے گیلی سناٹرا بھی اب اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتے گا اور ممکن ہے ہینی ڈیل گیلی سناٹرا کے ہاتھوں قتل ہی ہو جائے پتا نہیں ہینی ڈیل نے اس مسئلے کو اتنا آسان کیوں سمجھا تھا ورنہ گیلی سناٹرا کے ہوش میں آنے سے پہلے وہ اپنے تحفظ کا بندوبست کرلیتا۔"

پھر گیلی سناٹرا نے ریسلنگ کے ایک مخصوص داؤ کے تحت ہینی ڈیل کے دونوں پاؤں موڑے اور انھیں اپنے پیروں میں پھنسا کر کوبرا لاک لگالیا۔ ہینی ڈیل کے حلق سے نکلنے والی کراہیں مجھے صاف سنائی دے رہی تھیں' گیلی سناٹرا نے کہا۔

"اور تم نے یہ سوچا تھا مرِیل چوہے کہ دنیا میں صرف تم ہی ذہین انسان ہو' دوسرے بے مقصد ہی ڈان سینٹر کا یہ عہدہ نہ حاصل کرسکے ہوں گے۔ چنانچہ اب جس خاموشی سے تم نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے' اسی خاموشی سے میں بھی اپنا یہ کارنامہ سر

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

انجام دے کر آخر کار یہاں سے نکل جاؤں گا اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا یہاں سے نکلنا ممکن نہیں ہوگا تو میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ میرا نام گیلی سناٹرا ہے' کیا سمجھے پھر اس کے بعد جب تمہاری موت کی خبر عام ہو جائے گی تو ڈان سینٹر میں تمہارے تعزیتی اجلاس میں' میں بھی شریک ہو جاؤں گا' کوئی سوچ بھی نہیں سکے گا کہ یہ کام کس طرح سر انجام پاگیا اور اس سے مجھے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ جو عہدہ مجھے دیا جارہا ہے اس میں تم سے معذرت کا مشکل مرحلہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔"

میں نے ویژن اسکرین ریسیور کو ایک جگہ چھپایا اور اس کے بعد دوڑ لگادی۔ انتظار خطرناک ہو سکتا تھا۔ گیلی سناٹرا سے تو مجھے کچھ نہیں لینا تھا بلکہ اس کی موت ڈان سینٹر کے نمائندوں میں سے ایک کی کمی کے طور پر میرے لیے باعث دلچسپی تھی لیکن ہینی ڈیل سے ابھی مجھے بہت سے مفادات حاصل کرنے تھے۔ ہینی ڈیل کو زندہ رکھنا بے حد ضروری تھا۔ چنانچہ میں راہداریوں کو عبور کرتا ہوا اس دروازے تک پہنچ گیا اور یہ بھی ایک اچھی بات تھی کہ ہینی ڈیل نے فرار ہونے کی کوشش میں دروازہ کھول دیا تھا۔ ورنہ جو شیلڈ دروازے پر آپڑی تھی اور جس کے تحت وہ ساؤنڈ پروف ہوگیا تھا۔ اگر وہ پڑی رہتی تو میرے فرشتے بھی ہینی ڈیل کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے ایک لمبی چھلانگ لگائی۔ گیلی سناٹرا بدستور کوبرا لاک لگائے ہوئے تھے اور ہینی ڈیل کے چہرے پر مردنی چھاتی جارہی تھی۔ غالباً اس کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا جس کے تحت وہ کسی کو اپنی مدد کے لیے پکار سکے۔

میں آندھی اور طوفان کی طرح اندر داخل ہوا اور میں نے عقب سے گیلی سناٹرا کے بال پکڑ کر اس قوت سے اسے پیچھے سے کھینچا کہ اس کی ٹانگوں سے کوبرا لاک خود بخود نکل گیا۔ میں نے اسے کھینچنے کے باوجود اس کے بال نہیں چھوڑے تھے۔ اس کی جسمانی قوت کا اندازہ ہینی ڈیل تو نہیں لگا سکا تھا لیکن مجھے اچھی طرح احساس ہوگیا تھا اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے اس قابل ہی نہیں چھوڑنا کہ وہ کھڑے ہو کر مقابلہ کر سکے' ورنہ شاید میرے لیے وہ کافی ٹیڑھی کھیر ثابت ہو۔

ہینی ڈیل پر سے اسے کھینچنے کے بعد بھی میں نے اس کے بال نہیں چھوڑے اور اسے اس طرح گھسیٹ کر موڑا۔ گیلی سناٹرا نے جلدی سے دونوں ہاتھ اور پاؤں زمین پر

ٹکائے اور اپنے آپ کو بیلنس کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے ذہانت کے ساتھ اپنا دوسرا حربہ منتخب کرلیا تھا۔ میں نے اسے بالوں ہی سے پکڑ کر پوری قوت سے گھسیٹا اور ایک دیوار کے قریب لاکر اس کا سر دیوار میں دے مارا۔ گیلی سناٹرا کے دونوں ہاتھ پھیل گئے اور اس نے سر کی چوٹ سے چکراتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی' لیکن میں نے اس کی ٹانگوں کے جوڑ پر ایک زوردار لات رسید کی اور وہ دھڑام سے زمین پر گر پڑا لیکن میں نے اس پر بس نہیں کیا تھا بلکہ میں نے پوری قوت سے اس کے جسم پر ٹھوکریں برسانا شروع کر دیں وہ جیسے ہی ہاتھ ٹکا کر اٹھنے کی کوشش کرتا' میں اس کی کہنی پر ٹھوکر سے ضرب لگاتا اور وہ نیچے گر پڑتا ہینی ڈیل کی یہ کیفیت تھی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ کوبرا لاک لگانے کے بعد پنڈلیوں میں دیر تک اتنی قوت نہیں رہتی کہ آدمی سیدھا کھڑا ہو سکے۔ وہ دہشت زدہ نگاہوں سے میری اور گیلی سناٹرا کی جدوجہد کو بھی دیکھتا جارہا تھا اور خود بھی اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ ادھر میں نے گیلی سناٹرا پر جو طریقہ کار آزمایا تھا وہ نہایت کارآمد ثابت ہو رہا تھا۔ میرے پیروں کی ضربوں نے اسے ایک لمحے کے لیے بھی کھڑا ہونے نہیں دیا۔ نہایت مہارت سے میں ہر اس جگہ ضرب لگا رہا تھا جس کے ذریعے وہ کھڑا ہونے میں کامیاب ہو جائے اور پھر وہ چت لیٹ گیا۔ میں نے اس کی گردن پکڑی اسے موڑا اور پھر اس کے بعد اسے اپنی کلائی میں پھنسا کر زوردار جھٹکے دیے۔ گیلی سناٹرا کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں اب مجھے اندازہ ہوا تھا کہ میں نے اسے دیوار سے ٹکرایا تھا تو اس کی پیشانی پھٹ گئی تھی وہ درحقیقت اب میرا شکار ہوگیا تھا' چنانچہ میں نے آخری داؤ اس کی گردن پر لگایا اور گیلی سناٹرا کی زبان باہر نکل آئی۔

میں نے یہ اندازہ لگانے کے بعد کہ اب زندگی اور موت کے درمیان صرف چند لمحات کا فاصلہ ہے اسے چھوڑ دیا اور سیدھا کھڑا ہوگیا۔ ہینی ڈیل اب بھی متوحش نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ وہ کھسک کھسک کر دیوار کے نزدیک پہنچ گیا تھا اور دیوار کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے بڑے محبت بھرے انداز میں آگے بڑھ کر اسے اپنے بازو کا سہارا دیا اور ہینی ڈیل کراہتی ہوئی آواز میں بولا۔

"بستر۔ مجھے بستر پر پہنچادو۔ پلیز مجھے بستر پر پہنچادو۔" اور اس وقت میں نے اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے پورے بدن کا بوجھ اپنے بازو پر سنبھالا اور اسے اٹھا کر بستر پر بٹھا دیا پھر میں اس کی ٹانگوں کو سیدھا کر کے انھیں مسلنے لگا۔ ہینی ڈیل کو غالباً میرے اس عمل سے کافی سکون محسوس ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید ممنونیت کے آثار نظر آ رہے تھے۔ بہت دیر تک انتہائی خاموشی کے ساتھ میں اس کی پنڈلیوں کی مالش کرتا رہا اور اس کی تکلیف کافی حد تک کم ہوگئی وہ بار بار خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا پھر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”وہ ختم ہوگیا۔“

”ہاں مسٹر ہینی ڈیل، مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کی اجازت کے بغیر ایک ایسا قدم اٹھا ڈالا لیکن وہ بدبخت آپ کو قتل کر دینا چاہتا تھا۔“

”ہاں بچ گیا، میں بال بال بچ گیا اور۔ اور“

”مگر ہوا کیا تھا مسٹر ہینی ڈیل۔“

”بس یوں سمجھ لو کہ زندگی میں انسان سے کبھی کبھی ایسی حماقتیں ہو جاتی ہیں، جو بعض اوقات اس کی زندگی بھی ختم کرنے کا باعث بن جاتی ہیں۔ مجھ سے بھی اس وقت ایک ایسی ہی حماقت ہوئی تھی۔ اگر تم نہ ہوتے تو اس حماقت کا جو صلہ مجھے دینا پڑتا۔ وہ موت کے بعد بھی مجھے افسردہ رکھتا۔“

میں نے گیلی سناٹرا کو دیکھا اس کی گردن مڑ گئی تھی اور اب وہ ساکت ہوگیا تھا پھر میں اس کے قریب پہنچا اور اسے ٹٹول کر دیکھا اور اس کے بعد ہینی ڈیل سے کہا۔ ”یہ ختم ہوگیا ہے مسٹر ہینی ڈیل۔“

”کاش میں اسے دس بار اور ختم کر سکتا۔“ ہینی ڈیل نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کی پنڈلیوں کا کیا حال ہے؟“

”بہت شدید تکلیف ہے، لیکن اب کچھ کم ہوگئی ہے، میں شاید اب بھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔“

”میں اور مالش کرتا ہوں آپ کی پنڈلیوں کی۔“

”نہیں شکریہ۔ تم نے مجھے جتنا شرمندہ کیا ہے وہی کافی ہے۔“ ہینی ڈیل نے کہا اور میں اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ میں نے پھر اس کی پنڈلیوں پر ہاتھ رکھا اور انھیں ہلکے ہلکے

دبانے لگا۔

”مجھے شرمندہ مت کرو دوست، تم۔ تم اب۔ اب شاید میں جو الفاظ ادا کروں وہ میرے جذبات کے اظہار کے لیے کافی نہ ہوں۔ تم نے میری زندگی بچائی ہے اور جو حیثیت تم میری نگاہوں میں اختیار کر چکے ہو اس کے لیے میرے پاس کچھ الفاظ نہیں ہیں۔“

”بس نجانے کیوں مجھے یہ محسوس ہوا تھا مسٹر ہینی ڈیل کہ آپ کسی تکلیف کا شکار ہیں۔ میرے کانوں میں کچھ ایسی ہی آوازیں ابھری تھیں۔“

ہینی ڈیل نے پھر مجھے متشکرانہ نگاہوں سے دیکھا اور اس کے بعد آنکھیں بند کر لیں۔ غالباً وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا میں بھی خاموش بیٹھا ہینی ڈیل کو دیکھتا رہا تھا۔ میری فہرست میں جو نام تھے۔ ان میں سے ایک نام اور کم ہوگیا تھا، ڈان سینٹر کا ایک سر گرم کارکن جو ڈان سینٹر کے لیے ایک کارنامہ سرانجام دینے کے لئے بارباڈوس آیا تھا۔ یہاں جزیرہ کاربوس پر خاموشی سے موت کی نیند سو گیا تھا اور اب بار باڈوس کی حکومت کو اس کے سلسلے میں اس ملک کو جواب دہی کرنی ہوگی جس کے مندوب کی حیثیت سے وہ بار باڈوس آیا تھا چند لمحات کے بعد ہینی ڈیل نے کہا۔

”تم آرام کرو۔ رات بہت ہو چکی ہے، وہ جگہ تمہارے لیے نہایت موزوں ہے جہاں تم آرام کر رہے ہو، جاؤ پلیز بس اب آرام کرو۔“ اس نے کہا اور میں اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

”اگر میری ضرورت ہو مسٹر ہینی ڈیل تو؟“

”نہیں پلیز۔ بس اب تم جاؤ۔“ اس نے کہا اور میں وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آیا۔

میں نہیں جانتا تھا کہ ہینی ڈیل اس لاش کے سلسلے میں کیا کرے گا۔ بہرطور اپنے کمرے میں آنے کے بعد میں نے دروازہ بند کر لیا پھر بھلا مجھے ہینی ڈیل کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے سے کون روک سکتا تھا۔ میں نے ویژن اسکرین کو اپنے سامنے کر لیا اور بستر پر لیٹ کر ہینی ڈیل کے کمرے کے حالات سے لطف اندوز ہونے لگا۔ وہ بدستور مسہری پر پڑا ہوا تھا پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں سے اپنی ٹانگیں دبانے لگا۔ کئی بار اپنی ٹانگوں کو جھٹکا اور اس کے بعد نیچے اتر آیا۔ اس نے حقارت بھری نگاہوں سے گیلی سناٹرا کی لاش کو دیکھا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور پھر کئی ٹھوکریں اس کی لاش کو لگانے کے بعد آہستہ آہستہ دروازے سے نکل کر ایک سمت چل پڑا میں اس کا پیچھا کر رہا تھا اور مائیکرو پلیٹ اپنی جگہ سے متحرک ہو کر اس کی موجودہ تصاویر ریسیور کو پیش کر رہی تھی۔ وہ ایک کمرے میں آیا۔ یہ وہی بڑا کمرہ تھا' جہاں وہ مخصوص کرسی پڑی ہوئی تھی' جس پر بیٹھ کر وہ شاید اپنے لوگوں سے رابطے کر سکتا تھا کرسی پر بیٹھنے کے بعد غالباً اس نے کوئی بٹن دبایا تھا پھر وہ بھاری لہجے میں بولا۔

"جیک۔ ریم اور مائیکل میری خواب گاہ میں آجاؤ۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔" یہ جملے ادا کرنے کے بعد وہ کرسی سے اٹھا اور واپس اپنی خواب گاہ میں آگیا۔ کچھ دیر کے بعد تین افراد خواب گاہ میں داخل ہوگئے اور گیلی سناٹرا کی لاش کو دیکھ کر چونک پڑے لیکن ان میں سے کسی نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ "ہینی ڈیل نے کہا۔" اسے لے جاؤ اور بھٹی میں ڈال کر خاکستر کردو۔ خبردار اس کا نام و نشان نہیں ملنا چاہیے۔"

"یس سر۔" ان میں سے ایک نے کہا اور پھر باقی دو کو اشارہ کیا۔ انھوں نے گیلی سناٹرا کی وزنی لاش کو اٹھالیا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔ اب میرے لیے یہ فیصلہ کرنا ذرا مشکل تھا کہ میں ان لوگوں کا تعاقب کروں یا ہینی ڈیل کو دیکھوں لیکن ہینی ڈیل کا کوئی اہم مسئلہ نہیں تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ آرام کرے گا۔ چنانچہ مائیکرو پلیٹ ان لوگوں کا تعاقب کرنے لگی۔ میں نے انھیں راہداری میں آگے بڑھتے ہوئے دیکھا پھر وہ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد اس عمارت کے ایک گوشے میں پہنچ گئے یہاں ایک کمرہ تھا اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ کمرے کی دیوار کے پاس پہنچے ایک بٹن دبایا۔ لاش بدستور دو آدمیوں کے کاندھوں پر لدی ہوئی تھی۔ بٹن دبانے سے کمرے کی دیوار میں دروازہ کھل گیا اور وہ اندر داخل ہوگئے۔

میں کامیابی سے ان کا تعاقب کر رہا تھا اور اس وقت مجھے خاصا متحرک ہونا پڑا تھا۔ کیونکہ معاملہ اندرونی تھا اور چھتوں کے نیچے کا تھا۔ کسی بھی جگہ مائیکرو پلیٹ قید ہو سکتی تھی اور پھر میرے لیے کافی مشکلات پیدا ہو جاتیں چنانچہ میں پوری مستعدی سے اپنا یہ کام کر رہا تھا اور ان لوگوں کے ساتھ ساتھ ہی میرا یہ عمل جاری تھا۔

یہ کمرہ ایک لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگا لیکن زیادہ نیچے نہیں گیا تھا۔ جب وہ نیچے پہنچے تو میں نے وہاں ایک بڑا سا ہال دیکھا جس میں بڑی عجیب و غریب مشینیں لگی ہوئی

تھیں ایک بڑی سی مشین کے پاس پہنچ کر ان میں سے ایک نے کچھ کارروائیاں کیں جن کا مجھے صحیح طور سے اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ مشین میں ایک چوڑی سی پلیٹ باہر نکل آئی اور انھوں نے گیلی سناٹرا کی لاش کو اس پلیٹ پر لٹا دیا پھر دوبارہ عمل کرنے سے وہ پلیٹ واپس اندر داخل ہونے لگی۔ راستہ اتنا تھا کہ لاش اندر جاسکے اور اس کے بعد مشین سے کچھ آوازیں ابھریں۔ چند لمحے اور پھر خاموشی' وہ تینوں پورے اطمینان کے ساتھ واپس پلٹ پڑے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ انہی راستوں سے گزر کر باہر آگئے۔

ہینی ڈیل کے کمرے کا دروازہ چونکہ بند ہو چکا تھا اس لیے مائیکرو پلیٹ کو اب میں وہاں داخل نہیں کر سکتا تھا۔ یہ تینوں افراد بھی منتشر ہوگئے اور میں نے مائیکرو پلیٹ واپس اپنی جگہ بلالی اور اس کے بعد میں نے سوچا کہ تھوڑی دیر مجھے بھی آرام کرنا چاہیے۔ گیلی سناٹرا کا کھیل اس طرح ختم ہو گیا تھا۔

دوسری صبح کوئی آٹھ بجے جاگا۔ باتھ روم میں جا کر منہ ہاتھ وغیرہ دھویا۔ شیو بڑھا ہوا تھا اور میک اپ اس بڑھے ہوئے شیو پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ اس قسم کا میک اپ کیا گیا تھا میرے چہرے پر' لیکن شیو بنانے کا سامان موجود نہیں تھا۔ بال وغیرہ سنوار کر باہر نکلا ہی تھا کہ ایک شخص دروازے پر دستک دے کر اندر آگیا۔

"مسٹر جم' مسٹر ہینی ڈیل نے آپ کو طلب کیا ہے۔ اگر غسل سے فارغ ہوگئے ہوں تو براہ کرم میرے ساتھ چلیے۔" میں اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔ ایک شاندار کمرے میں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہینی ڈیل نے اپنی جگہ سے تھوڑا سا اٹھ کر اور گردن خم کر کے میرا استقبال کیا تھا پھر اس شخص سے اس نے ناشتا لگانے کے لیے کہا جو مجھے ساتھ لے کر یہاں آیا تھا اور اپنے سامنے ہی مجھے بٹھالیا پھر وہ محبت بھرے انداز میں مجھ سے بولا۔

"شیو نہیں بنائی تم نے؟"

"جی مسٹر ڈیل۔ وہاں پر شیو کا سامان موجود نہیں تھا۔"

"اصل میں وہ کمرہ تمہارے لیے ہے ہی نہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد تمام انتظامات ہو جائیں گے۔ چلو ناشتے سے فراغت حاصل کرلو۔" کچھ دیر کے بعد اس شخص نے ناشتا لگانا شروع کر دیا اور میں اپنے حساب کے مطابق ناشتا کرنے لگا۔ بہرحال ایمان کی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سلامتی بھی ضروری تھی۔ جینی ڈیل کے ساتھ اس انداز میں رہ کر بھی مجھے یہ خیال رکھنا تھا کہ میں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھ پر کچھ ذمے داریاں عائد کر دی گئی ہیں۔ شکر ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جو مجھے اس سلسلے میں الجھن میں ڈال دیتی۔ ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جینی ڈیل نے کافی کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں' میں نے اپنے بہت سے فیصلے بدل دیے ہیں۔

"جی مسٹر جینی ڈیل۔"

"پہلے میں نے یہ سوچا تھا کہ تمہیں خود سے دور رکھ کر بلکہ ایک طرح سے تمہیں اپنے مخالف کا درجہ دے کر استعمال کروں اور تمہارے ذریعے اپنے مخالفوں کو منظر عام پر لاؤں۔ درحقیقت ابتدا ہی سے میرے ذہن میں یہ تصور تھا اور تمہاری شخصیت کو میں نے اس کام کے لیے زیادہ پسند کیا تھا لیکن اب میں نے اپنا یہ فیصلہ بدل دیا ہے۔ میں کسی بھی قیمت پر تمہیں اپنے آپ سے دور نہیں رکھ سکتا۔ مجھے تم جیسے ذہین آدمی کی اشد ضرورت ہے۔ تم نے بہت مختصر وقت میں جو مقام میرے دل و دماغ پر بنالیا ہے میرا خیال ہے لوگ طویل عرصے میں وہ جگہ نہیں حاصل کرپاتے۔"

"میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں مسٹر جینی ڈیل۔ میرا کوئی ذاتی تصور نہیں ہے۔"

"وہ تو میں جانتا ہوں۔ یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اپنے خاص سیکریٹری کی حیثیت سے لوگوں سے روشناس کراؤں۔ کار ڈرائیو کر لیتے ہو؟"

"جی مسٹر جینی ڈیل۔"

"حالانکہ یہ ایک احمقانہ سوال ہے۔ جو شخص پورے ماحول کو اپنے قبضے میں کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو بھلا کار ڈرائیونگ اس کے لیے کیا مشکل ہے۔ تو مائی ڈیئر جم اب میں تمہیں اپنے سیکریٹری کا درجہ دے رہا ہوں بلکہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد لوگ تمہیں صرف میرا سیکریٹری نہیں بلکہ بہت کچھ محسوس کرنے لگیں گے۔ لوگ جائیں جہنم میں مجھے ان کی پروا نہیں ہے۔ میرے اپنے دل میں کسی کے لیے جو مقام پیدا ہو گیا ہے میں اس سے گریز نہیں کر سکتا۔" جینی ڈیل نے اس پر عمل بھی شروع کر دیا اور سب سے

پہلے میرے لیے ایک نئی جگہ منتخب ہوئی۔ عمارت یہی تھی لیکن شاید یہ کمرہ خاص طور سے میرے لیے آراستہ کرایا گیا تھا اور یہاں وہ سارے انتظامات موجود تھے۔ جینی ڈیل نے آج کا دن مجھ سے کوئی کام نہ لینے کا فیصلہ کیا اور میرے ہی سلسلے میں تیاریاں کرتا رہا۔ کئی آدمی میرے لیے مصروف تھے اور میں دل ہی دل میں ہنستے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ مسٹر جینی ڈیل اگر تمہاری شخصیت وہ نہ ہوتی جو ہے تو میں تمہیں صحیح معنوں میں وہ مقام دیتا جو میرے ساتھ ایسا سلوک کرنے والے کو حاصل ہو سکتا ہے مگر کیا کیا جائے تم میرے وطن دشمنوں میں سے ہو۔ نہ صرف وطن بلکہ میری قوم کے دشمن ہو تم' تمہاری نسل نے مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے ہیں میں صرف ان کا تصور کر کے ہی دنیا کے ہر احسان کو فراموش کر سکتا ہوں بہرحال تم اپنے جال میں پھنس رہے ہو۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔

رات کو ڈنر پر مسٹر جینی ڈیل نے مجھے ایک شاندار سوٹ میں ملبوس دیکھ کر مطمئن انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری شخصیت درحقیقت اس قابل ہے کہ تمہیں بہترین سے بہترین مقام دیا جانا چاہیے۔" اور جینی ڈیل نے یہ معمول بنالیا۔ صبح سے شام میں اس کے ساتھ ہی رہتا تھا اور اس کی تمام کارروائیوں سے مکمل طور پر واقفیت حاصل کرتا جا رہا تھا۔ اس نے اپنے ہر پوشیدہ راز کو مجھ پر ظاہر کر دیا تھا اور مجھے ایسی ایسی جگہیں دکھائی تھیں جہاں اگر میں سالہا سال کوشش کرتا رہتا تو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ سب سے اہم جگہ اس کا وہ خفیہ ریکارڈ روم تھا جس میں اس قیام کے تقریباً ایک ہفتے کے بعد وہ مجھے لے گیا۔ اس ریکارڈ روم میں اسے مجھ سے کچھ کام تھا اس نے کہا۔ "اور بہت عرصے سے میں یہ چاہتا تھا کہ اس ریکارڈ روم میں کچھ کام ہو جائے لیکن تنہا یہ سب کچھ کرتے ہوئے مجھے کوفت ہوتی تھی حالانکہ یہ میری ذمے داری ہے اور اس ذمے داری میں' میں کسی عام آدمی کو شریک بھی نہیں کر سکتا۔ اب میں تمہارے ذریعے اس سلسلے میں کام کر سکتا ہوں۔"

"جی مسٹر جینی ڈیل' کیا ذمے داری آپ میرے سپرد کر رہے ہیں؟"

"دیکھو یہ ڈان سینٹر کا ایک ریکارڈ ہے۔ اصل میں' میں تمہیں ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے بارے میں کچھ تفصیلات بتاؤں' دیکھو یہ ہمارے ممبروں کی فہرست ہے۔ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کسی خاص ادارے یا ملک کے تحت کام نہیں کرتے بلکہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

یوں سمجھ لو کہ یہ دنیا بھر کے سرمایہ کاروں کی دو انجمنیں ہیں۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں حکمراں تبدیل ہوتے رہتے ہیں تجارتی پالیسیاں بدلتی رہی ہیں۔ اونچ نیچ آتی رہتی ہے لیکن سرمایہ داروں کی یہ انجمن ہمیشہ اور ہر ملک میں حکمراں رہتی ہے اور اگر کہیں کوئی ایسی غلط پارٹی برسراقتدار آجائے جو ان اداروں کے مفاد کے خلاف ہو یا دل میں احمقانہ جذبے لے کر ملک کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالے تو پھر ہماری یہ انجمن متحرک ہو جاتی ہے اور ہم اپنے مفادات کے لیے حکومتوں کی تبدیلی کے انتظامات کرتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں جو خفیہ ادارے کام کر رہے ہیں بظاہر وہ اپنے ملک کے یا اپنی حکومتوں کے وفادار ہوتے ہیں لیکن درپردہ کچھ اور ہی بات ہے اصل میں وہ ہمارے وفادار ہوتے ہیں اور وقت پڑنے پر ہمارے مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کا تیاپانچہ کر کے رکھ دیتے ہیں اور ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ میں تمہیں اب یہ بات بھی بتانے سے گریز نہیں کرتا کہ ہمیں اپنے مذہب کی بنیاد پر دنیا کے ان تمام اداروں کے تعاون کے علاوہ سب سے پہلے اپنے وطن کا مفاد عزیز ہے کیونکہ اسرائیل ایک نوزائیدہ حکومت ہے۔ ابھی تک ہم اسے نوزائیدہ ہی سمجھتے ہیں اس لیے کہ اس کی زندگی کا بہت بڑا حصہ دوسروں پر انحصار کرتے ہوئے گزرا ہے لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اسرائیل کے مفادات کے لیے ہر اس شخص کی شخصیت کو ٹھکرا دیں جس کا کام اسرائیل کے مفادات کے خلاف ہو' چاہے وہ امریکہ ہو' فرانس ہو' برطانیہ ہو کچھ بھی ہو' ہم اپنے طور پر اپنے وطن کو سب سے پہلے ترجیح دیتے ہیں اور اس سلسلے میں یوں سمجھ لو کہ ہر یہودی بنیادی طور پر اسرائیل پرست ہے اور بعد میں امریکن' فرانسیسی' برطانوی اور کہیں کا بھی باشندہ' ہمارا کوئی خاص ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ ہم دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ذاتی بنیاد پر بھی کام کرتے ہیں اور بات اگر اسرائیل کے مفاد کے خلاف نہ ہو تو پھر دنیا کے ہر اس ملک کے لیے کام کرتے ہیں جو ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے مفادات کے لیے کام کر رہا ہو۔ یہ سارا ریکارڈ اسی سلسلے میں ہے اور میں اس میں سے وہ بنیادی چیزیں چاہتا ہوں جن سے اسرائیلی مفادات الگ ہو جائیں اور بعد میں دنیا کے ان تمام ملکوں کے ممبروں کے مفادات الگ ہمارا یہ خفیہ سیل ہے جس کے لیے ہم الگ سے کام کرتے ہیں اور اس کے لیے بھی چند افراد خفیہ طور پر مصروف ہیں۔ میں انہی خفیہ افراد کے ٹولے کا ایک ممبر ہوں۔ وہ

شخص گیلی سناٹرا کچھ ایسے کاموں میں مصروف تھا جن کی بنا پر اسے بار باڈوس میں میری جگہ اختیار حاصل ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ میرا اپنا مقام مجھ سے چھن جاتا میرے لیے کوئی اور علاقہ منتخب کر دیا جاتا۔ سرمایہ داروں کی انجمن کی جانب سے لیکن اصل معاملہ اسرائیل کے خفیہ سیل کا تھا کچھ ایسے مفادات ہمارے سامنے ہیں جن کے تحت ابھی ہمیں بار باڈوس میں رہنا اور اپنی علیحدگی کی کارروائیاں مکمل کرنا ہیں۔ چنانچہ گیلی سناٹرا کا راستے سے ہٹنا بہت ضروری تھا۔ اب تم اس بات سے اندازہ لگالو کہ تمہارے ذریعے کتنا بڑا کام ہوا ہے۔ دیکھو میرے دوست تم میھوڈسٹ ہو اور میں ہر قیمت پر میھوڈسٹ مشن کی کامیابی چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں نے کھل کر کام کیا ہے مجھے بڑا تعاون بھی حاصل ہے اور تم مطمئن رہو۔ میں اس وقت تک میھوڈسٹ مشن کے لیے کام کرتا رہوں گا جب تک وہ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو جائے لیکن اگر اتنے بڑے مشن میں سے ایک فرد کو میں اپنے لیے منتخب کر لیتا ہوں تو میرے اپنے بہت سے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم خلوص دل کے ساتھ یہ سوچے بغیر کہ تم اپنے مقصد سے ہٹ گئے ہو میرے لیے کام کر رہے ہو اس سلسلے میں میھوڈسٹ مشن کو میری طرف سے اور زیادہ تعاون ملے گا اور اس کی کامیابیوں کے امکانات روشن سے روشن تر ہوتے چلے جائیں گے۔" میں نے اس موقع پر کچھ کہنا ضروری سمجھا اور جذباتی لہجے میں بولا۔

"میں نے کوشش کی ہے مسٹر ہینی ڈیل کہ تمام تر مفادات سے بے نیاز ہو کر آپ کے احکامات کی تعمیل کروں اگر میں اپنی اس کوشش میں ناکام رہا ہوں تو مجھے اس کا دکھ ہے اور جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے۔ آپ یقین کیجیے میں بالکل انفرادی طور پر آپ کے لیے مصروف عمل ہوں اور آئندہ بھی رہنا چاہتا ہوں۔" ہینی ڈیل نے محبت سے میرا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"مجھے اندازہ ہے اور میں اپنے دل میں تمہیں ایک بہت بڑا مقام دے چکا ہوں بہرحال اب میں چاہتا ہوں کہ تم اس ریکارڈ کی تکمیل کر لو۔ اس میں کچھ وقت بے شک لگ جائے گا لیکن اس کے بعد ہم اپنے آئندہ کے لیے راستے منتخب کر سکیں گے۔ یہ کام بہت دن سے نامکمل پڑا ہوا تھا۔ پہلی بار مجھے اس کی تکمیل کا موقع ملا ہے تم جیسے کسی شخص کے مل جانے کے بعد۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ بالکل اطمینان رکھیں۔" میں نے جواب دیا اور اس نے میرا شانہ تھپتھپا کر اس ریکارڈ روم کی چابیاں میرے حوالے کر دیں اور مطمئن لہجے میں بولا۔

"جب بھی میری ضرورت ہو مجھ سے رجوع کر سکتے ہو ویسے اب یہ بھی نہیں کہ میں تم سے بالکل ہی کٹ جاؤں گا لیکن تم دل جمعی سے کام کرو اور جب بھی مناسب سمجھو مجھ اس کے بارے میں رپورٹ دو میرا پورا موقف تم سمجھ گئے ہو۔" میں نے گردن ہلا دی اور ہینی ڈیل اس ذمے داری کو میرے سپرد کرنے کے بعد یہاں سے چلا گیا۔ ڈان سینٹر اور اسرائیلی مفادات کا ایک بہت بڑا نگران میرے شکنجے میں پھنس گیا تھا اور میرے پاس معلومات کا یہ عظیم خزانہ تھا جس سے مجھے نجانے کیا کیا معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔

میری اپنی خوشیاں بام عروج پر تھیں۔ میں نے طنزیہ نگاہوں سے اپنی اطراف پھیلے ہوئے کاغذات کے اس ذخیرے کو دیکھا اور پھر اس وقت اس سے مصروف ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

یہ میری لگن تھی۔ تائید غیبی تھی۔ خوش بختی تھی۔ یا مستقبل کے لیے پیش گوئی۔ میں نہیں جانتا۔ نو دن تک میں نے گردن نہیں اٹھائی۔ ڈان سینٹر، روز آرگنائزیشن اور دوسرے ایسے خفیہ ادارے جو دنیا بھر میں سرمایہ داروں نے قائم کر رکھے۔ ان کا ایک دوسرے سے تعلق ان کی کارکردگی سے متعلق ایسے ایسے انکشافات ہوئے تھے کہ عقل چکرا کر رہ گئی تھی۔ یقین نہیں آتا تھا کہ ایک ایسے شخص نے جس کی نسل کا وتیرہ ہے کہ اپنے سائے پر بھی بھروسہ نہیں کرو۔ مجھ پر اتنا بھروسا کر لیا۔ غور کرتا تو بڑے عجیب و غریب احساسات ہوتے تھے۔

کراچی کے پوش علاقے کا ایک لاوارث لڑکا۔ جسے زمانے کی ٹھوکروں نے فولاد بنایا اور پھر اسے ایک مقام دیا گیا اس کے سینے میں ایک خلا قائم کیا گیا۔ اس کے وجود میں آگ روشن کر دی گئی پھر اس آگ میں راستے بنائے گئے۔ اگر مجھے میرے ماں باپ کا پتا چل جاتا تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر زندگی گزار رہا ہوتا۔ مایوسی ہوئی تو رخسار سے محبت ہو گئی۔ ایک روز تازیانہ پڑا کہ رخسار غائب ہو گئی۔ تحریک۔ مسلسل تحریک۔ اور اب یہ انکشافات۔ اس میں اس پلانٹ کی تفصیل بھی موجود تھی جس کے بارے میں وقار صمدانی نے مجھ سے فرمائش کی تھی۔ اس جگہ کی نشاندہی تھی جہاں اسے رکھا گیا تھا۔ گویا اب وہ میری دسترس میں تھا لیکن اسے حاصل کر کے اپنے وطن بھجوانا صرف ایک خواب تھا۔

اس خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے لیے مجھے انتھک محنت کرنی تھی اور یہی میں کر رہا تھا۔ اس دوران کئی بار ہینی ڈیل سے ملاقات ہوئی تھی۔ میرا کام مکمل ہوا تو میں نے اسے اطلاع دی اور وہ آ گیا۔ نہایت سنجیدگی سے میرا کیا ہوا کام دیکھتا رہا پھر بولا۔

"بہت عمدگی سے تم نے وہ کام نمٹالیا ہے جس کے بارے میں کئی سال سے سوچ رہا تھا۔ تمہارے اندر ایک ارب پتی بننے کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں۔ اب کچھ وقت آرام کرو۔ میں تمہارے لیے دوسری مصروفیات تلاش کر رہا ہوں۔ ہاں ایک بات بتاؤ۔ تم نے اس دوران ایک بار بھی اپنے ساتھیوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟"

"کیا میرا جواب ضروری ہے۔" میں نے کہا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"آپ میرے مشن کے نگراں ہیں اور مجھے آپ پر اعتماد ہے مسٹر ڈیل۔"

"اوہ تھینک یو۔ ویسے گیلی سنارٹا کی گمشدگی حکومت بارباڈوس کے لیے عذاب بن گئی ہے۔ نہ جانے کیا کیا کرنا پڑ رہا ہے اسے۔ خیر چلو لباس تبدیل کرو۔ میرے ساتھ چلو۔"

"جی۔" میں نے کہا اور لباس تبدیل کرنے چل پڑا۔ نہ جانے کیوں ہینی ڈیل بھی میرے پیچھے آ گیا۔ "جی سر؟" میں نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"سوری تمہارے لیے لباس کا انتخاب میں کروں گا۔"

"اوہ۔" میں نے ہنس کر کہا۔ ہینی ڈیل نے ہلکے کلر کا ایک خوبصورت سوٹ نکال کر مجھے دیا اور بولا۔ "اسے پہن لو۔"

سوٹ واقعی بہت خوبصورت تھا اور جچ رہا تھا۔ اس کی ہدایت کے مطابق میں وہ سوٹ پہن کر اس کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے تنقیدی نگاہوں سے میرا جائزہ لیا اور مطمئن انداز میں گردن ہلا کر بولا۔ "آؤ۔"

کار میں اس کے ساتھ جاتے ہوئے میں نے پوچھا۔ "ہم کسی خاص جگہ جا رہے ہیں۔"

"ہاں۔"

"کہاں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”کلب‘ وہاں میں تمہیں ایک اہم شخصیت سے ملاؤں گا۔“

”گڈ۔ کون ہے؟“

”بعد میں بتاؤں گا۔“ اس نے کہا اور میں خاموش ہوگیا۔ گاڑی خوشنما راستوں سے گزرتی ہوئی کلب کی طرف رواں دواں تھی اور میں آنے والے لمحات کے لئے خود کو تیار کر رہا تھا۔

═══☆☆☆☆═══

ہم لوگ خوشنما سڑکوں سے گزر کر ایک حسین عمارت کے سامنے پہنچ گئے جس کے لان پر حسن بکھرا ہوا تھا۔ رنگین کرسیاں میزیں اور ان پر رنگین لباسوں میں بیٹھے ہوئی مرد اور عورتیں‘ ٹرالیاں گردش کرتی ہوئیں حالانکہ عمارت بھی کافی وسیع تھی لیکن مہمانوں کے لیے لان پر بھی بندوبست کیا گیا تھا اور شاید زیادہ تر لوگ لان پر ہی بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ گاڑی سے اترنے کے بعد ہم لوگ چہل قدمی کے انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ میں آنکھیں بند کرکے جینی ڈیل کی ہر ہدایت پر عمل کر رہا تھا اور میں نے اس کے کسی بھی اقدام کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا۔ ویسے تو اس سے پہلے بھی مجھے کئی بار اس قسم کے مواقع ملے تھے کہ میں ڈان سینٹر کے اہم ارکان کے ساتھ اس طرح شامل ہوا تھا کہ مجھے اس بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوگئی تھیں۔ لیکن جینی ڈیل کے ریکارڈ روم سے مجھے جو تفصیلات معلوم ہوئی تھیں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا اور مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ اب میں ڈان سینٹر‘ روز آرگنائزیشن ہی نہیں بلکہ دنیا کے بڑے بڑے ممالک کی تجارتی پالیسی سے اس طرح واقف ہوچکا ہوں کہ شاید کسی ملک کے وزیراعظم کو بھی اس کے بارے میں اتنی معلومات حاصل نہ ہوں۔ وہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں اور ان کا انداز فکر کیا ہے یہ ایک اتنا بڑا پروجیکٹ تھا کہ اگر میں اس سلسلے میں تفصیل سے کام کرنے بیٹھتا تو مجھے بہت بڑے اسٹاف کی ضرورت ہوتی۔ اپنے دماغ میں جو کچھ محفوظ کر سکتا تھا وہ کرلیا تھا اور ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ میں فیصلے کرسکوں۔ کئی مقاصد میں مجھے اپنے ملک کے مفادات مدنگاہ رکھنے تھے کون کون سے اقدامات کرنے چاہئیں ویسے صرف

میرا ملک ہی نہیں بلکہ مسلمانان عالم جس طرح صیہونیت اور دنیا کے بڑے بڑے پالیسی باز ملکوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کے تحت مجھے اتنا کام کرنا تھا کہ میری زندگی دس بار بھی ناکافی ہوتی مجھے تو ایک بین الاقوامی اسلامی بلاک بنا کر ان اداروں کے خلاف کام کرنا چاہیے تھا لیکن غور کرتا تو اپنی بساط بہت کم محسوس ہوتی تھی اور دل مسوس کر رہ جانا پڑتا تھا۔ میری آواز کون سنے گا۔ عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے لوگ‘ دشمن کے بھیانک منصوبوں سے ناواقف‘ وقت کے غلام بنے ہوئے تھے اور عیش و عشرت کی زندگیاں گزارتے ہوئے اس بات کو بھلا بیٹھے تھے کہ ان کی نسلیں کس طرح غیر محفوظ ہیں اور ان کے خلاف کس بنیاد پر کام ہو رہا ہے۔ بہرحال کلب کی رنگین فضا میں ان احساسات کو خود پر مسلط نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جینی ڈیل نے کہا۔

”آؤ ذرا تمہیں کلب کی پوری عمارت دکھا دی جائے۔“ میں جینی ڈیل کے کہنے پر فوراً ہی اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہوگیا۔ یہ کلب کاربوس کے خوب صورت ترین کلبوں میں شامل ہوتا ہے اور یہاں زیادہ تر وہ لوگ آتے ہیں جو بار باڈوس ہی نہیں بلکہ آس پاس کے لاتعداد ملکوں کے سیاح ہوتے ہیں اور کاربوس میں مختلف کاموں سے آتے ہیں۔ ہم نے کلب کی عمارت کو اندر سے دیکھا۔ ایک جدید کلب میں جو کچھ ہوسکتا ہے وہ یہاں موجود تھا اور درحقیقت بڑے اعلیٰ درجے کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ پھر ہم دوبارہ لان پر آگئے اور جینی ڈیل نے ایک میز کے گرد پڑی ہوئی کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا۔

”کھلی فضا میں بیٹھنے کا لطف ہی کچھ اور ہے حالانکہ لوگ اندر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہاں ایک فرحت بخش ٹھنڈک ہے اس لیے میں دیکھتا ہوں کہ زیادہ تر لوگ یہیں سیرو سیاحت میں مصروف ہیں اور کلب کے کارکنوں کو اس بات کا پوری طرح اندازہ ہے انھوں نے یہاں ریفریجریشن ہال بھی بنا رکھا ہے اور دیکھو کچھ ایسی میزیں بچھائی گئی ہیں جن پر لوگ اپنی پسند کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ جیٹھو زندگی صرف کاروبار ہی نہیں ہے‘ رزم کے ساتھ بزم بھی ہے اور انسان کو کبھی کبھی مشینی ماحول سے نکلنا بھی چاہیے۔ میں تو زندگی کا ایک مقام کھو چکا ہوں۔ درحقیقت انسان کو یہ تسلیم کرنے میں بڑی وقت پیش آتی ہے کہ وہ عمر کی کسی ایسی منزل میں پہنچ گیا ہے جہاں اسے محتاط ہو جانا چاہیے۔ ویسے مائی ڈیئر میں نے تمہیں جس طرح اپنائیت دی اور جو مقام دیا ہے تم نے کبھی اس کے حقوق استعمال

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں کیے۔"

میں نے چونک کر بینی ڈیل کو دیکھا اور آہستہ سے کہا۔ "میں سمجھا نہیں۔"

"کیا تم نے اس دوران یہ بات کبھی بھی محسوس نہیں کی کہ بے شک میں نے تمہیں اپنے کام کے لیے حاصل کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے تمہیں ایک دوستانہ ماحول بھی دیا۔ ایک ایسا ماحول جس سے انسان اپنائیت محسوس کرتا ہے اور اس کا حجاب کھلتا ہے۔"

"سر' اصل میں آپ میری فطرت کا اندازہ نہیں لگا سکے۔ میں آنکھیں بند کر کے محبت کرنے کا قائل ہوں۔ کسی بات کے بارے میں سوال کرنے کا مقصد ہے کہ انسان اپنی ذات کے لیے بھی کچھ سوچ رہا ہے۔ میری فطرت میں ایک خاص بات شامل ہے۔ وہ یہ کہ جب میں نے آپ کی برتری قبول کر لی تو پھر میرے ذہن میں آپ کے لیے ہر سوال ختم ہو گیا اور صرف وہ جذبے جاگزیں رہے جو آپ کے لیے کچھ کرنے کے جذبے ہوتے ہیں۔ آپ اگر میرا موقف سمجھ رہے ہیں تو آخر الفاظ یہ کہوں گا کہ میں صرف آپ کی ہدایات کا غلام ہوں۔ کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا آپ سے۔"

"تم ایک عظیم انسان ہو۔ مجھے تعجب ہے کہ برج ٹاؤن میں تم کسی گمنام حیثیت سے کیوں پڑے رہے۔ سو رکس نے مجھے اور جو کچھ دیا ہو یا نہ دیا ہو لیکن ایک ایسا دوست ضرور دیا ہے جسے میں اپنا عکس سمجھتا ہوں اور اگر کسی انسان کو ایک اتنا بڑا سہارا مل جائے تو اس سے زیادہ خوش نصیب اور کوئی نہیں ہوتا۔ بہرحال میری ایک نجی زندگی بھی ہے اور اس نجی زندگی میں بہت سے ایسے عوامل بھی ہیں جو یاد آتے ہیں تو دل دکھنے لگتا ہے لیکن وقت تسلیم کرا دیتا ہے کہ انسان ہر وقت اور ہر لمحہ ایک کیفیت میں نہیں رہ سکتا۔ میں نے اپنی زندگی کا ایک رنگین دور گزارا ہے اور رنگینیاں مجھے پسند ہیں اور اب.........."

بینی ڈیل اچانک مسکرا دیا۔ "اور اب جبکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی کو میں اپنا عکس اور اپنی شخصیت دے رہا ہوں تو میرے دل میں اپنے ہر دور کی یاد تازہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ رزم سے بزم میں آتے ہوئے حسین ساتھی ضرور ہوتے ہیں تو کیا تم یہاں جھجک کا مظاہرہ کرو گے؟"

میں نے مسکراتی نگاہوں سے بینی ڈیل کو دیکھا اور کہا۔ "سر آپ کا کہنا میرے لیے

حرف اول اور حرف آخر ہوتا ہے۔"

"افوہ بھئی اگر تم کسی سے عشق کرو گے تو کیا میری اجازت کے ساتھ؟"

"اگر آپ کا حکم ہوا کہ کسی سے عشق کیا جائے تو بہرحال یہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔"

"ذاتی زندگی کیا ہے تمہاری؟"

"نارمل۔"

"گویا کوئی شخصیت اس زندگی میں شامل نہیں ہے۔"

"اگر آپ کی مراد کسی حسین چہرے سے ہے تو نہیں۔"

"وری گڈ۔ اچھا تو پھر سنو۔ اس لڑکی کو دیکھ رہے ہو جو نارنجی اور بلیک کلر کے لباس میں ہے۔ وہ سنہرے بالوں والی لڑکی' جس کی آنکھیں سونے کی رنگت کی ہیں۔ تم نے اس رنگ کی آنکھیں بھی نہیں دیکھی ہوں گی۔ ذرا غور سے دیکھو۔"

میں نے اس کی طرف دیکھا اور چونک اٹھا۔

چند لمحے تک میں اس کی طرف دیکھتا رہا لیکن یوں محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ کسی سے مشابہت رکھتا ہے مگر کس سے؟ یہ ذہن میں نہ آ سکا۔ کم بخت کا معیار حسن واقعی زبردست تھا اور میں نے اب تک اس حسین چہرے پر نظر نہیں دوڑائی تھی اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اور میں تمہاری نگاہوں میں پسندیدگی کے آثار دیکھ رہا ہوں۔"

"بہت خوب صورت لڑکی ہے سر۔"

"تو پھر تمہارا ایک اور امتحان سہی۔"

"جی' میں سمجھا نہیں؟"

"اب ہر بات کو لفظ بہ لفظ سمجھنے کی کوشش مت کیا کرو' اس لڑکی کی قربت حاصل کرو' دیکھوں اس سلسلے میں تم کیسی مہارت رکھتے ہو۔"

میں نے ایک گہری سانس لی۔ یہ بوڑھا یہودی کسی خاص مقصد کے تحت یہ بات کہہ رہا ہے یا پھر اس سلسلے میں میری پذیرائی ہے۔ بہرطور میری ذاتیات کے بارے میں اسے کیا معلوم وہ بدبخت یہ بات کیا جانے کہ میں نے تو دل کا وہ سودا کیا ہے جس کے بعد

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دل کے کسی کاروبار کی گنجائش ہی نہیں رہتی لیکن بہرطور اس کے مقاصد کے لیے آنکھیں
بند کرکے کام کر رہا تھا یہ بھی سہی میں نے سوچا اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔
لڑکی ایک میز کے گرد بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر غرور اور نخوت کے آثار
تھے۔ نہ جانے کون ہے کس فطرت کی مالک ہے۔ ویسے میں نے ایک بات محسوس کی
تھی۔ بہت سی نگاہیں اس کی جانب اٹھ رہی تھیں لیکن کوئی اس کے قریب پہنچ نہیں رہا
تھا اور پھر میں اس کی میز کے نزدیک پہنچ گیا۔

"بیٹھ سکتا ہوں؟" میں نے کہا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر
ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ لگتا تھا جیسے اس نے زبردستی خوش اخلاق بننے کی کوشش
کی ہو پھر اس نے نگاہیں اٹھا کر چاروں طرف دیکھا اور بہت دیر تک دیکھتی رہی۔ میں اس
کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے جلدی سے کہا۔

"ارے' ارے بیٹھیے' سوری۔ میں نے آپ کو جواب نہیں دیا تھا۔"

"کوئی حرج نہیں۔ ایک محاورہ ہے دیر آید درست آید۔"

وہ مہین سی مسکراہٹ کے ساتھ مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔ "میں محاوروں کے بارے
میں زیادہ نہیں جانتی۔"

"بہرحال آپ اس وقت اس اجتماع کی سب سے حسین خاتون ہیں اور مجھے حیرت
ہے کہ مجھ سے پہلے آپ کے قریب پہنچنے کی جرات کسی نے نہیں کی؟"

"جو بڑھ کے جام اٹھالے' مینا اسی کا ہے۔" اس نے جواب دیا اور میں پھڑک اٹھا۔

"واہ' اور آپ کہتی ہیں کہ آپ محاوروں کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔"

"میں نے کسی غیر ملکی شاعر کا یہ مصرع انگریزی زبان میں پڑھا تھا اس لیے آپ کے
سامنے دہرا دیا۔"

"بڑی عجیب بات ہے اس ساغر کی جانب اب تک کسی نے ہاتھ نہ بڑھایا۔"

"لوگ جانتے ہیں کہ میں ہاتھ توڑ دیا کرتی ہوں۔"

"کیا مجھے اپنے دونوں ہاتھ پشت کے پیچھے چھپا لینے چاہئیں؟" میں نے کہا اور اس
بار وہ ہنس پڑی۔ درحقیقت اس کے دانت سچے موتیوں کی مانند تھے اور اگر کوئی دل
پھینک سچ مچ اس کی قربت کا خواہشمند ہو تو اس کی ایک' ایک ادا اس کے لیے مشکل بن

جاتی۔ وہ بولی۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔"

"میرا نام جم بیل ہے۔"

"میں ایبلا ہوں۔"

"افسوس اس لفظ کے معنی میں نہیں جانتا لیکن ایک عجیب نام ہے۔ آپ کی شخصیت کی مانند۔" وہ مسکرا دی پھر بولی۔

"کیا آپ رقص کرتے ہیں۔"

"اگر آپ کی آنکھوں کی جنبش ہو تو میں سمجھتا ہوں یہ در و دیوار ناچنے لگیں۔ میں کیا اور میری اوقات کیا۔"

اس نے ہونٹ سکوڑ کر مجھے دیکھا بغور دیکھتی رہی دیکھنے کا یہ انداز کچھ عجیب سا تھا پھر اس نے آنکھیں بند کرکے گردن جھٹکی اور بولی۔

"کیا کہوں آپ کے بارے میں مسٹر جم۔"

"کچھ نہ کہیں۔ آپ نے مجھے اپنی قربت بخش کر مجھے بہت بلندی عطا کی ہے۔"

"آیئے موسیقی شروع ہو چکی ہے۔ رقص کریں۔" اس نے کہا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ میں نے احترام سے اس کا ہاتھ سنبھالا۔ یہ تو کوئی مشکل کام ہی نہ رہا۔ اس نے جس طرح میری پذیرائی کی تھی مجھے ایک لمحہ بھی اس کا اندازہ نہیں تھا۔ لوگوں کے اس نزدیک نہ پہنچنے کا مقصد میں یہی سمجھا تھا کہ وہ کسی کو گھاس ڈالنے کی عادی معلوم نہیں ہوتی تھی اور ہو سکتا ہے یہاں کی مستقل ممبر کی حیثیت سے لوگ اس کی اس فطرت سے واقف ہوں۔ ویسے ایسی کوئی بات تھی ضرور کیونکہ میں نے بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں حیرت دیکھی تھی اور کچھ کی آنکھوں میں رشک و حسد کے جذبات بھی بہرحال ہم چوبی فرش پر ہچکولے لیتے رہے۔ اس نے دوران رقص مجھ سے کوئی بات نہیں کی تھی پھر رقص کا راؤنڈ ختم ہوگیا اور وہ ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئی لیکن اپنی میز کی جانب جانے کی بجائے میں نے اسے ہینی ڈیل کی میز کی جانب جاتے ہوئے دیکھا اور ایک لمحے کے لیے میرے اعصاب میں ایک کھنچاؤ سا پیدا ہوگیا۔ ہینی ڈیل اپنے سامنے شراب کے برتن سجائے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن پھر ہمیں اپنے قریب آتے ہوئے دیکھ کر ایک لمحے کے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیے اس کے چہرے پر بھی جھجک اور ہچکچاہٹ کے آثار پیدا ہوئے لیکن دوسرے لمحے وہ خوشدلی سے مسکرانے لگا تھا۔ البتہ' میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ وہ سیدھی ہینی ڈیل کی جانب کیوں آئی ہے۔ بہرحال وہ قریب پہنچ گئی تو ہینی ڈیل نے تھوڑا سا اٹھ کر ہم لوگوں کو تعظیم دی۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر ہینی ڈیل سے کچھ کہنا چاہا لیکن مجھ سے پہلے ہی لڑکی بول اٹھی۔

"بہت دن سے سن رہی تھی' مسٹر جم کے بارے میں ڈیڈی لیکن یہ تو واقعی بہت نفیس انسان ہیں' بہت اچھے انسان۔"

میری کھوپڑی بھک سے اڑ گئی۔ "لڑکی نے ہینی ڈیل کو ڈیڈی کہہ کر پکارا تھا۔ کوئی ایک بات جو سمجھ میں آرہی ہو۔ ہینی ڈیل نے فوراً ہی خود کو سنبھال کر کہا۔

"اوہو گڈ۔ تو تمہارا تعارف ہوگیا؟ آؤ بیٹھو میرے ساتھ شیئر کرو۔"

"تھینک یو ڈیڈی۔ ویسے مسٹر جم کیا مجھے نہیں جانتے تھے؟"

"مجھے نہیں معلوم اور تم انھیں کیسے جانتی ہو یہ بھی نہیں معلوم۔"

"نہیں ڈیڈی پچھلے کئی دنوں سے سن رہی تھی کہ ایک صاحب ڈیڈی کی ناک کا بال بنے ہوئے ہیں۔ اب لوگوں میں چہ میگوئیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ میں چونکہ ایسی باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ اس لیے میں نے لوگوں کی بات پر کبھی غور نہیں کیا لیکن آج مسٹر جم سے ملاقات ہوگئی۔ بہت اچھی شخصیت کے مالک ہیں' مجھے پسند آئے۔"

"کیا تم نے ان سے اپنا تعارف کرادیا ہے' ابیلا؟"

"اگر یہ مجھے نہیں جانتے تو مزید تعارف کرائے دیتی ہوں۔ میرا نام تو یہ جان چکے ہیں۔ مسٹر جم میرا پورا نام ابیلا ڈیل ہے اور مسٹر ہینی ڈیل میری ڈیڈی ہیں۔ میں اس کلب کی مستقل ممبر ہوں لیکن ڈیڈی یہاں کبھی کبھی آتے ہیں۔ آپ کے نام سے مجھے کئی دن سے واقفیت حاصل ہوچکی تھی لوگ تذکرے کرتے ہی ہیں۔ مجھ سے بھی تذکرہ کیا گیا تھا کہ ایک شخص مسٹر ہینی ڈیل کے اس قدر قریب آگیا ہے کہ اب مسٹر ہینی ڈیل ہمیشہ اس کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں۔"

مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ ہینی ڈیل نے مجھے خود اس لڑکی کی جانب متوجہ کیا تھا اور یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کون ہے۔ ہینی ڈیل نے یہ لیکن کیوں کیا' کیا ہینی ڈیل

اس سلسلے میں بھی مجھ سے کچھ چاہتا ہے لیکن کیا؟ بہرحال مجھے احساس ہوگیا تھا کہ میں کھو گیا ہوں اور ایسا کوئی عمل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہینی ڈیل نے ہم لوگوں کے لیے ایک مشروب منگوایا۔ بیٹی کو وہ اپنے ساتھ شراب کی دعوت تو دے چکا تھا جسے اس نے رد کردیا تھا۔ ہم لوگ مشروب کے سپ لینے لگے۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھال کر ابیلا ڈیل سے کہا۔

"مس ڈیل اتفاق سے مجھے آپ کے بارے میں تفصیلات نہیں معلوم تھیں اور اب مجھے حیرت کے ساتھ شرمندگی بھی ہے کہ میں اپنے مالک کی بیٹی کے ساتھ اتنا بے تکلف ہوا۔"

"دقیانوسیت کی میرے ہاں قطعی گنجائش نہیں ہے۔ میں انسانی شخصیات پر کسی بھی شکل میں پابندی لگانے کا عادی نہیں ہوں۔ ہر شخص کو اپنی پسند کے مطابق زندہ رہنے کا حق حاصل ہے اگر تم لوگوں کو ایک دوسرے کی قربت پسند آئی ہے تو بھلا اس سلسلے میں میرے کسی اعتراض کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ویسے ڈیئر ابیلا اگر تمہیں میرا سیکریٹری پسند آیا ہے تو میں تم دونوں کو اجازت دیتا ہوں کہ تم جب چاہو ایک دوسرے سے مل سکتے ہو۔"

"تھینک یو ڈیڈی۔ ان کی شخصیت واقعی اس قابل ہے کہ ان سے ملا جاسکے۔"

پھر رقص کے دوسرے راؤنڈ میں بھی ابیلا میرے ساتھ ناچی اور اس نے مجھ سے کہا۔ "تم ایک دلکش شخصیت کے حامل ہو مسٹر جم اور میری آرزو ہے کہ تم اکثر مجھ سے ملاقات کرتے رہو۔ یہ بتاؤ کہ کیا کل تم سے کسی وقت ملاقات ہوسکتی ہے؟"

"چونکہ مسٹر ڈیل نے ہمارے اوپر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے اور پھر آپ کے حکم کی تعمیل بھی میرا فرض ہے مس ابیلا اس لیے میں بھلا انکار کیسے کرسکتا ہوں۔"

"پھر کل میں تمہیں ایک بہت اچھے ریستوران میں لنچ کراؤں گی۔ ٹھیک ایک بجے مجھے اس نمبر پر رنگ کردینا اور جہاں بھی ہو اپنے بارے میں بتا دینا۔ میں وہاں سے پک کرلوں گی۔"

پھر رقص کے تیسرے راؤنڈ کے بعد میں اور ہینی ڈیل وہاں سے رخصت ہوگئے۔ ابیلا اپنے چند اور دوستوں میں گھر گئی تھی۔ ہینی ڈیل نے میرے ساتھ کار میں بیٹھتے ہوئے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کس قدر حیران ہو گے لیکن حیرانی کی ضرورت نہیں۔ ویسے میں تمہاری ساحرانہ قوتوں کو دل سے مانتا ہوں۔ بلاشبہ سورکس اور اس کے ساتھیوں نے تمہیں جادوگر کا نام غلط نہیں دیا۔ تمہاری شخصیت میں ایک ایسی جادوئی مقناطیسیت ہے جو انسان کو مسحور کر لیتی ہے۔ ورنہ ایلا اچھے اچھے نوجوانوں کو لفٹ نہیں دیتی لیکن میرا خیال ہے تمہیں اس میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔"

میں نے ان تمام باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش رہا۔ تو ہینی ڈیل نے خود ہی کہا۔

"باقی گفتگو میں تم سے گھر چل کر کروں گا۔" اور کچھ دیر کے بعد ہم واپس اپنی رہائش گاہ میں پہنچ گئے۔ ایک کمرے میں داخل ہو کر ہینی ڈیل نے کہا۔

"دیکھو انسان کی زندگی میں چند ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ جنھیں بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ باقی سب وہ پھیلاؤ ہے۔ جو ان بنیادی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے پھیلانا پڑتا ہے۔ میری زندگی بھی صرف چند کرداروں سے وابستہ ہے لیکن اس وابستگی کی تکمیل کے لیے میرا تعلق جتنا پھیلا ہوا ہے اس کا اندازہ اب ساری دنیا میں تم سے زیادہ کسی کو نہیں ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو جم بیل۔ میں نے تمہیں اپنی زندگی کے جن رازوں سے واقف کر دیا ہے صرف میرا سینہ ان رازوں کا امین ہے اور کوئی بھی نہیں لیکن اب تم میرے وجود کا دوسرا حصہ ہو۔ میں نے اپنے آپ کو آدھا کر لیا ہے اور باقی آدھا تمہیں سونپ دیا ہے۔ کسی ایسی شخصیت کو یہ مقام نہیں دیا جا سکتا جس سے ثانوی سا تعلق ہو اور پھر ویسے بھی تم احمق نہیں ہو۔ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میرا تعلق تم سے ثانوی نہیں ہے۔ میں تمہیں اپنی ذات میں بہت دور تک لے جانا چاہتا ہوں۔ کیا سمجھے۔ میں نے تمہیں سب سے پہلے اپنے سارے راز بتائے' اس کے بعد میں تمہیں اس دنیا میں جینے کے سارے گر سکھاؤں گا اور پھر تم میرے جانشین ہو گے سمجھے تم۔ میری اس ساری کائنات کے مالک ہو گے جس میں میری بیٹی ایلا ڈیل بھی شامل ہے اور میں تمہیں بتا دوں کہ پرانے زمانے کے جادوگر اپنی جان کسی اور کو منتقل کر دیا کرتے تھے تاکہ وہ محفوظ رہ سکے۔ میری زندگی ایلا ڈیل میں ہے۔ دنیا کی ساری الجھنوں سے نمٹنے کے بعد جب مجھے سکون اور پناہ درکار

ہوتی ہے تو میں ایلا کے وجود میں وہ پناہ تلاش کرتا ہوں۔ میری بیوی زندہ نہیں ہے۔ ایلا میری ذات کا محور ہے اور میں اسی کے سہارے جیتا ہوں۔ بس یوں سمجھ لو۔ میرے وجود کا ہر راستہ ایلا کی سمت جاتا ہے اور دنیا میں کوئی کسی کو اس طرح اپنا سرمایہ حیات منتقل نہیں کرتا جس طرح چند روز کی رفاقت میں' میں نے تمہیں اپنی زندگی منتقل کر دی ہے۔ میں یہی چاہتا تھا جم بیل کہ تم ایلا کو اپنی جانب راغب کر لو تو میں اپنی زندگی کے اس فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ فیصلہ بہت بڑا ہے لیکن فیصلہ کتنا ہی بڑا ہو' اسے کرنا پڑتا ہے اور انسان اگر وسوسوں میں پھنسا رہے تو صحیح فیصلہ کبھی نہیں کر پاتا۔ سوائے اس کے کہ الجھنوں میں رہ کر اپنی زندگی کے دن کم کر لے۔ میں نے بہت مختصر وقت میں تمہیں اپنے ہر مقصد سے آگاہ کر دیا ہے۔ تمہارے پاس ابھی سوچنے کا وقت ہے لیکن جم' جو کچھ میں تمہیں دینا چاہتا ہوں اس کے بعد اس کائنات میں تمہارے لیے اور کسی شے کی طلب باقی نہیں رہے گی۔ اب مجھے اجازت دو اگر سوچنا چاہو تو اس موضوع پر اور بھی سوچ لینا لیکن جس طرح میں تمہارے بارے میں اب تک ہر فیصلہ کرتا چلا آیا ہوں اسی اعتماد کے ساتھ میں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے اور تمہیں اس فیصلہ پر کوئی پشیمانی نہیں ہو گی۔ اوکے مائی ڈیئر اب کل ملاقات ہو گی تم سے۔" ہینی ڈیل اٹھ گیا لیکن وہ مجھے ششدر چھوڑ گیا تھا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ نسلاً یہودی تھا اور یہودیوں کے بارے میں جو کچھ سنا تھا وہ اس سے مختلف نظر آتا تھا۔ اتنی بڑی شخصیت اس طرح آسانی سے جال میں پھنس جائے نہ صرف پھنس جائے بلکہ اپنا سب کچھ کسی کو سونپ دے بڑی عجیب بات تھی لیکن ایسا ہو چکا تھا اور اس کے ثبوت جگہ جگہ سے ملتے تھے۔ بہرحال سب کچھ میری کوششوں کا حصہ تھا۔ کیا واقعی میں نے اس پر اپنا اثر جما لیا ہے۔ مجھے خود بھی یقین نہیں آتا تھا لیکن اب وہی بات سامنے آ جاتی تھی کہ کیا انھیں سوچوں میں وقت گنوا دوں۔ یہ معاملات بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے اور مجھے کامیابی حاصل کرنی تھی یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے وقت خود بخود اپنی لگام میرے ہاتھ میں دے رہا ہو۔ کمال ہے بھئی۔ دوسرے دن میں نے پروگرام کے مطابق ایلا کو فون کیا۔ صبح سے مجھ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا گیا تھا۔ ایلا جیسے ٹیلی فون پر میرا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے فوراً ہی فون اٹھا لیا۔

"ایلا ڈیل۔" اس کی آواز ابھری۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں جم بول رہا ہوں۔"

"تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ فرصت ہے؟"

"آپ کے حکم کی تعمیل میں فرصت کا کیا دخل ہے۔"

"دیکھو۔ میں نے کوئی حکم نہیں دیا ہے تمہیں، تمہاری مرضی کی بات ہے اگر تمہیں میرا ساتھ ناگوار نہ گزرے تو میں تمہیں تکلیف دوں گی۔"

"میرے کسی جملے سے آپ ناراض ہو گئی ہیں۔ مس ایبلا؟"

"نہیں۔ بس یوں سمجھ لو کہ حد سے زیادہ صاف گو ہوں اور حقیقتوں میں رہنا چاہتی ہوں۔"

"نہ جانے بات کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی۔ آپ میرے مالک کی بیٹی ہیں۔ آپ سے ادب سے گفتگو کرنا میرا فرض ہے۔"

"جب میرے ساتھ باہر نکلو، تو یہ بات بھول جانا کہ میں کون ہوں۔ ورنہ کیا خاک لطف آئے گا۔"

"اوکے، اوکے مس ایبلا۔ میں آپ کی قربت کا خواہشمند ہوں۔" میں نے کہا۔

"تو میں آرہی ہوں۔ بس دس منٹ میں پہنچ جاؤں گی۔" ٹھیک دس منٹ کے بعد وہ ایک سفید سوٹ میں وہاں پہنچ گئی۔ میں نے باہر ہی اس کا استقبال کیا تھا۔ مجھے یہ اندازہ تو ہو چکا تھا کہ ہینی ڈیل مجھے اس کی نگاہوں میں مقبول کرنا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے اس نے کل میرے لیے لباس کا انتخاب خود کیا تھا۔ وہ یہ چاہتا تھا کہ ایبلا میری طرف راغب ہو جائے۔ چنانچہ آج بھی میں نے وقت کی مناسبت سے ایک خوبصورت لباس پہنا تھا اور ایبلا کی نگاہوں میں پسندیدگی کے تاثرات پائے تھے اس نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"آجاؤ۔" میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ سفید اور سنہری رنگ کا امتزاج بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ ایبلا خاموشی سے کار ڈرائیو کرتی رہی۔ زیادہ فاصلہ طے نہیں کیا گیا۔ جس ریستوران میں مجھے وہ لے کر گئی، بلاشبہ نفاست کا اعلیٰ نمونہ تھا اور یہاں اس کی پذیرائی ایک عجیب انداز میں کی گئی۔ ایک کیبن میں ہم لوگ جا بیٹھے اور ایبلا نے میز پر رکھے ہوئے مینو کارڈ اٹھا لیے۔ ان میں سے ایک میری جانب بڑھایا اور دوسرا خود کھول کر بیٹھ گئی۔ ویٹر اندر نہیں آیا تھا پھر وہ بولی۔

"اپنی پسند کی اشیاء منتخب کرو۔" میں نے فوراً ہی احتیاط کے پیش نگاہ یہ کام کر ڈالا۔ اس کا کیا ہے غیر مذہب کی عورت ہے۔ نہ جانے کیا، کیا منگوا لے۔ بہرحال ویٹر کو بلا کر آرڈر لکھوا دیا۔ ایبلا کہنے لگی۔

"یہ ریستوران میری ملکیت ہے اور میں نے اسے خاص انداز میں ترتیب دیا ہے۔"

"اوہو گڈ۔" میں نے گہری سانس لی اب اندازہ ہوا کہ یہاں کا عملہ ایبلا کو دیکھ کر مستعد کیوں ہو گیا ہے پھر ایبلا نے کہا۔

"ہاں اب تم اپنے بارے میں بتاؤ۔ ڈیڈی جیسے شخص کو شیشے میں اتار لینا آسان کام نہیں ہے اور پچھلے کچھ دنوں سے ہر شخص ایک ہی بات کہہ رہا ہے وہ یہ کہ مسٹر جم بیل ڈیڈی کی ناک کا بال بن گئے ہیں۔ حالانکہ ڈیڈی کے دوست بہت خشک ہوتے ہیں اور ڈیڈی خود بھی کبھی کسی کو اتنا قریب نہیں رکھتے۔"

"جو لوگ مسٹر ہینی ڈیل کو سمجھ لیتے ہیں میرا خیال ہے وہ ہر حالت میں ان کی قربت پسند کرتے ہیں۔" ایبلا نے نگاہیں اٹھا کر عجیب سے انداز میں مجھے دیکھا اور خاموش ہو گئی۔ میں ان نگاہوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کچھ نہیں سمجھ پایا۔ بہرحال کھانا کھایا گیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔

"کیا میں روزانہ ملاقات کی درخواست کر سکتی ہوں۔"

"بات وہی آجاتی ہے۔ مس ایبلا اگر مسٹر ہینی ڈیل کی اجازت ہوئی تو میرے لیے اس سے خوبصورت لمحات اور کون سے ہوں گے کہ مجھے آپ کا ساتھ حاصل ہو۔"

"یہ اجازت میں حاصل کر لوں گی۔ تم اس کے لیے بے فکر رہو۔" بہت دیر تک ہم لوگ ساتھ رہے۔ اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ گئی۔ کچھ عجیب سی شخصیت لگتی تھی اور مجھے اس کے بارے میں غور کرنا ضروری تھا کہیں ہینی ڈیل اتنا سب کچھ کرنے کے بعد میرا کوئی امتحان تو نہیں لینا چاہتا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کے لیے اس نے اپنی بیٹی کو منتخب کیا ہو۔ غرض یہ کہ احتیاط ہر حالت میں لازمی تھی میں ایک طرح سے معطل ہو گیا تھا۔ حالانکہ جو معلومات میرے سینے میں اتر چکی تھیں، ان کے تحت تو مجھ پر اتنا کام آچکا تھا کہ مجھے برق رفتاری سے یہ سب کچھ کرنا تھا لیکن بس اب یہی فرض مجھ پر عائد ہو گیا تھا کہ ایک

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کاروباری عشق کروں بھلا ایبلا کو میں اپنے ذہن میں کہاں جگہ دے سکتا تھا۔ میرے دل و دماغ پر تو رخسار کا بسیرا تھا۔ رخسار جو میرے لیے عظیم قربانی دے رہی تھی۔ بھلا اس قربانی کی مثال کہیں مل سکتی تھی۔ بہرحال ہینی ڈیل نے مجھ سے کہا۔

"کہو دوست ایبلا ڈیل کیسی لگی تمہیں؟"

"سر وہ آپ کی صاحبزادی ہیں ان میں جو بھی خوبیاں نہ ہوں وہ کم ہیں۔"

"کہہ رہا ہوں بہرحال تمہیں اس سے ہم آہنگی پیدا کرنی ہے۔ اصل میں میرا سارا کام ایک سسٹم کے تحت ہو رہا ہے اور اب یوں سمجھ لو کہ یہ تمہارے کام کے لیے دوسرا شعبہ ہے۔" میں خاموش ہوگیا۔ کیا ہی دلچسپ بات ہے ایک باپ نے اپنی بیٹی سے عشق کرنے کی ذمے داری مجھ پر لگائی ہے اور مجھے اب اس سلسلے میں اپنے فرائض سرانجام دینے ہیں۔ بہرحال سب کچھ ہی کرنا تھا۔ کام تو کرنا ہی تھا۔ چنانچہ ایبلا ڈیل کے ساتھ روزانہ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ اس نے مجھے جزیرہ کاربوس کا ایک ایک گوشہ دکھایا۔ ساحل پر اس کے اسٹیمر موجود ہوتے تھے اور ہم اسٹیمر لے کر بہت دور دور تک نکل جاتے تھے۔ وہ مجھ سے بے حد مانوس ہوگئی تھی اور ادھر ہینی ڈیل اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا پھر ایک رات اس نے مجھ سے سوال کیا۔

"کیا خیال ہے اگر میں تم دونوں کی نسبت کا اعلان باقاعدگی سے کردوں تو تمہیں اعتراض تو نہیں ہوگا؟" میں نے گردن خم کردی تو وہ مسکرا کر بولا۔

"نہیں میرے نوجوان دوست، تم نے یہ مقام اپنی محنت سے حاصل کیا ہے۔ میرا خیال ہے میں ایبلا ڈیل کے لیے تمہاری نسبت کی ایک تقریب کیے دیتا ہوں۔" میں نے اس سلسلے میں بھی اعتراض نہیں کیا۔ ظاہر ہے اس نسبت کی کیا اہمیت ہوسکتی تھی البتہ اس طرح اگر میرے قدم اور مضبوطی سے جم جاتے تو زیادہ بہتر تھا۔ مجھے اپنا کام کرنے میں آسانی ہو جاتی۔

اتنے بڑے آدمی کے لیے ایک شاندار تقریب کا بندوبست کر دینا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ سارے انتظامات اس نے خود کیے تھے۔ اعلیٰ درجے کی ایک تقریب میں میری نسبت ایبلا ڈیل سے کی گئی۔ بہت مختصر مہمان تھے لیکن ان کی شخصیتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ اعلیٰ حیثیت کے مالک ہیں۔ یہ بھی ایک دلچسپ تجربہ تھا میری زندگی کے لیے۔ کسی

بھی مہم کی انجام دہی میں بہت سے خطرناک مراحل سے گزرنا ہوتا تھا لیکن ایسا مرحلہ کبھی درپیش نہیں آیا تھا کہ مجھے کسی مہم سے گزرنے کے لیے باقاعدہ منگنی کرنی پڑی ہو۔ قیمتی انگوٹھیوں کا تبادلہ ہوگیا۔ شاندار ڈنر میں شرکت کر کے میں نئے لوگوں سے مبارک بادیں وصول کیں۔ ایبلا ڈیل بھی خوش نظر آرہی تھی اور باقی افراد بھی۔ جن میں ہینی ڈیل خود بھی شامل تھا۔ غرض یہ کہ ہم اس مرحلے سے گزر گئے۔ ایبلا ڈیل واپس اپنے گھر چلی گئی تھی۔ اس رات رخسار مجھے بہت یاد آئی۔ اصولی طور پر تو یہ تقریب اس کے ساتھ ہونی چاہیے تھی۔ میں کافی حد تک تیار بھی ہوگیا تھا رشید ناگی مٹھل شاہ صاحب کے کہنے پر لیکن بدقسمتی نے وہ موقع ہی نہ دیا اور بہتر بھی تھا۔ یہ آگ اور شدت اختیار کر جاتی جو اب بھی مدھم مدھم میرے سینے میں سلگ رہی تھی۔

بہرحال دوسرے دن بھی ایبلا سے اسی طرح ملاقات ہوئی اور اس نے مجھ سے کہا۔

"جم، آج رات ہم ساتھ ہی ساتھ گزاریں گے۔ کاربوس کے مشرقی حصے میں ایک بہت خوبصورت عمارت ہے جو مجھے بے حد پسند ہے۔ بس وہاں چلیں گے ہم۔ تم ڈنر بھی میرے ساتھ ہی کرو گے۔ ڈیڈی کی طرف سے اور کوئی مصروفیت تو نہیں ہے؟"

"نہیں ایبلا۔"

"تم بہت دلکش نوجوان ہو۔ مجھے تمہارا یہ تعاون بے حد پسند آیا ہے۔"

"شکریہ ایبلا۔" ساڑھے بارہ بجے کے قریب ہینی ڈیل نے مجھ سے میری رہائش گاہ پر ملاقات کی اور مسکراتا ہوا بولا۔

"تم مطمئن ہو نا؟"

"جی لیکن ان دنوں میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر رہا۔"

"او مائی ڈیئر اس بارے میں بالکل نہ سوچو تم سے مجھے جو ضرورتیں درپیش ہوتی ہیں میں ان کے بارے میں بے تکلفی سے تمہیں کہہ دیتا ہوں۔ ایک پھانس کافی عرصے سے میرے دل و دماغ میں چبھی ہوئی ہے اور میری تمام تر کاوشیں اس سلسلے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ میں یہ تفصیل تمہارے گوش گزار کیے دیتا ہوں۔ ممکن ہے تم اس سلسلے میں مجھے کوئی بہتر رائے دے سکو۔"

"جی مسٹر ہینی ڈیل میں حاضر ہوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"تم جانتے ہو کہ ڈان سینٹر کی طرف سے مجھے بیشتر ذمے داریاں سونپی جاتی ہیں۔ تھوڑے عرصے قبل ایک ایسے شخص کی یہاں آمد ہوئی تھی جسے ڈان سینٹر کے حوالے سے میرے پاس بھیجا گیا تھا۔ یہ ایک مشرقی ملک کا باشندہ ہے اور اس کا نام دانش منصور ہے ڈان سینٹر سے اس کی پرانی چپقلش ہے اور نہ صرف ڈان سینٹر بلکہ روز آرگنائزیشن کو بھی وہ اتنے شدید نقصانات پہنچا چکا ہے کہ یہ دونوں ادارے اس کی جان کے دشمن ہوگئے ہیں۔ یہ چپقلش مختلف شکلوں میں چلتی رہتی ہے۔ پچھلے دنوں ڈان سینٹر نے اس شخص کی ایک محبوب شخصیت کو اغوا کیا تھا اور اس طرح مجبور کیا گیا تھا کہ وہ ڈان سینٹر کے مفادات کے لیے کام کرے۔ اسے بارباڈوس بلایا گیا اور میرے سپرد یہ ذمے داری کی گئی تھی کہ تقریباً ایک ماہ اسے آبزرویشن میں رکھ کر جمیکا بھیج دوں جہاں ڈان سینٹر کا دوسرا گروپ اسے اپنے کام کے قابل بنائے۔ یہ شخص بارباڈوس پہنچا اور سارے پروگراموں کی تکمیل اس نے اسی انداز میں کی جس طرح اسے ہدایت کی گئی تھی لیکن ہوٹل آرکیولا کے جس کمرے میں اس کا قیام تھا' وہاں نہ جانے کیا ہوا۔ اچانک ہی آرکیولا کا وہ کمرہ دھماکے سے تباہ ہوگیا اور وہ شخص گم ہوگیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہاں نہ تو اسے اس کی لاش ملی اور نہ ہی کوئی ایسا ثبوت جس سے یہ اندازہ ہوتا کہ وہ وہاں ہلاک ہوگیا ہے۔ میں نے اپنے تمام ذرائع سے اسے تلاش کیا لیکن اس تلاش میں مجھے مکمل ناکامی ہوئی اور میں معلوم نہیں کرسکا۔ یہاں تک کہ میں نے مسٹر سورکس سے بھی کہا تھا لیکن مسٹر سورکس بھی اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ وہ شخص ابھی تک لاپتا ہے میں ڈان سینٹر کو اس کی اطلاع دے چکا ہوں کہ کچھ ناقابل یقین صورت حال ہوگئی ہے جس کا صحیح تجزیہ میں بھی نہیں کرپایا۔ حالانکہ میتھوڈسٹ' برج ٹاؤن میں خطرناک کارروائیاں کرتے رہتے ہیں لیکن بھلا سورکس سے بہتر اور کون یہ بات جانتا ہے کہ ہوٹل آرکیولا میں میتھوڈسٹ نے کوئی ایسی کارروائی کی تھی۔ سورکس کے علم میں کچھ بھی نہیں ہے پھر وہ کون لوگ تھے جنہوں نے اسے اس طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ابھی تک میں اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم کرسکا اور ڈان سینٹر کے دوسرے اسٹیشنوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس کے بارے میں انھیں کوئی خبر نہیں مل سکی۔"

میرے پورے وجود میں اینٹھن ہو رہی تھی لیکن یہی لمحات تو خود کو سنبھالنے کے لیے سب سے ضروری تھے۔ میں نے پر خیال لہجے میں کہا۔

"اس بات کے امکانات بھی تو ہیں سر کہ وہ شخص خود یہ دھماکے کرکے وہاں سے غائب ہوا ہو۔"

"نہیں ہیں یہ امکانات میں ان کا جائزہ لے چکا ہوں اگر وہ خود وہاں سے غائب ہوتا تو اپنا پاسپورٹ' اپنے لباس اور دیگر سازو سامان اس طرح وہاں نہ چھوڑتا ایسے تو وہ بے دست و پا ہوگیا ہے اور اس کے لیے اپنے مقام کا حصول بھی مشکل ہے۔ کوئی غیر ملکی پاسپورٹ یا اپنے دیگر کاغذات کے بغیر کہیں کیسے رہ سکتا ہے۔ یہی بات مجھے یہ احساس دلا رہی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ ان کا اس حادثے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"تب پھر سر ایک ہی بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ کارنامہ روز آرگنائزیشن کا ہے کیونکہ جیسا آپ نے مجھے بتایا ہے کہ روز آرگنائزیشن بھی اس میں دلچسپی لیتی رہی ہے۔"

"نہ صرف دلچسپی لیتی رہی ہے بلکہ یوں سمجھو کہ اس شخص کے سلسلے میں کئی جگہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کا تصادم ہوچکا ہے۔ ویسے میں نے بھی ہیڈ کوارٹر کو یہی اطلاع دی تھی کہ تمام تر معلومات کے نتائج یہ نکلتے ہیں کہ دانش منصور کے اغوا میں یا اس کی ہلاکت میں روز آرگنائزیشن کے سوا اور کسی کا ہاتھ نہیں ہوسکتا۔ ساری پچویشن معلوم کرنے کے بعد ڈان سینٹر کے سربراہوں نے بھی یہ بات تسلیم کی ہے کہ ممکن ہے ایسا ہی ہو لیکن ابھی چند روز قبل وہاں سے مجھے ہدایات ملی ہیں کہ روز آرگنائزیشن بہت دعوے سے کہہ رہی ہے کہ دانش منصور کے اغوا میں اس کا ہاتھ نہیں ہے۔"

"یہ بات سر آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔"

"خیر میں نے تمہیں اس سے آگاہ کردیا ہے۔ اب ادھر سے کوئی پلان آتا ہے تو پھر دیکھیں گے یا اگر اس سلسلے میں کوئی اور آئیڈیا تمہارے ذہن میں آجائے تو تم مجھے بتانا۔"

"بات چونکہ سر میرے لیے بالکل ہی اجنبی ہے تاہم میں ضرور کوشش کروں گا۔"

میں نے یہ جائزہ لینے کی کوشش کی تھی کہ مجھ سے یہ تذکرہ کرنے میں کہیں اس خطرناک یہودی کا کوئی اور شبہ یا منصوبہ تو نہیں ہے لیکن حقائق یہ بتاتے تھے کہ ایسی کوئی بات ہے نہیں ہے۔ بہرحال یہ سارا مسئلہ میرے لیے بڑا سنسنی خیز تھا اور اس رات جب میں اپنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈیل کے ساتھ اس کی اس شاندار رہائش گاہ کی جانب جا رہا تھا تب بھی میرا ذہن اسی سلسلے میں الجھا ہوا تھا۔ البتہ ایبلا ڈیل بہت مسرور نظر آ رہی تھی اور جس عمارت کا اس نے تذکرہ کیا تھا۔ بلاشبہ اتنی رومانی ماحول کی حامل تھی کہ وہاں پہنچ کر کسی حسین ساتھی کے ساتھ دل و دماغ پر قابو رکھنا کسی طور ممکن ہی نہ رہے۔ دو سنگ مرمر کے خوبصورت مجسمے استادہ تھے جنہیں ایک دوسرے کے اس قدر قریب دکھایا گیا تھا کہ دیکھ کر دماغ پر وحشت طاری ہو۔ ایبلا بھی ایک حسین لباس میں اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ موجود تھی۔ اس کا لگاوٹ بھرا انداز یہ بتاتا تھا کہ آج اس کا ذہن باغیانہ خیالات کا حامل ہے۔ حالانکہ اس پراسرار لڑکی کے انداز میں' میں نے اس سے پہلے کوئی ایسی کیفیت نہیں پائی تھی جس سے یہ احساس ہو کہ اپنی نسل اور اپنے ماحول کے مطابق وہ آزاد خیال ہے اور کسی نوجوان کی قربت کو باآسانی قبول کر سکتی ہے لیکن آج وہ مجھے اسی کیفیت میں نظر آ رہی تھی۔ رات کے کھانے کا خوبصورت انتظام کیا تھا اس نے یہاں چند ملازم بھی تھے۔ کافی وقت تک ہم سیر و سیاحت کرتے رہے اور اس کے بعد ایبلا مجھے اس خواب گاہ میں لے گئی جہاں ایک ہی بستر تھا۔ اس نے کہا۔

"تمہارے ساتھ منسوب ہو جانے کے بعد نہ جانے کیوں مجھے تنہائیاں بری لگنے لگی ہیں۔ کیا تم بھی اس کیفیت کے شکار ہو۔ بیٹھو تمہارا یہ تکلف میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اب تو تم میری زندگی بھر کے ساتھی ہو۔" اس نے میرے شانوں پر دباؤ ڈال کر مجھے بستر پر بٹھا دیا اور میرے اندر ایک خوف سا بیدار ہونے لگا۔ سارے مسائل سے نمٹا جا سکتا ہے لیکن عورت اگر اس کیفیت میں آجائے تو لمحات انسان کے قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔ تاہم رخسار کے تصور نے مجھے سہارا دیا۔ ایبلا میرے قریب بیٹھ گئی تھی۔ میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایبلا! نہ تو میں بیوقوف ہوں اور نہ ہی اتنا ناسمجھ کہ انسانی جذبات کو نہ سمجھ سکوں۔ تم نوخیز لڑکی ہو میں دقیانوسی فطرت کا مالک نہیں لیکن جس شخص کے ساتھ زندگی پوری ایمانداری کے ساتھ گزارنی ہو اس سے کوئی لمحاتی فائدہ اٹھانے کا تصور معاف کرنا بے ایمانی کے مترادف ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان اعتماد کا رشتہ ہے ایبلا' میں یہ رشتہ کسی قیمت پر نہیں توڑ سکتا۔"

"کیا مطلب' کیا کہنا چاہتے ہو؟" وہ سرد لہجے میں بولی۔

"تم میری ملکیت ہو اب۔ زندگی بھر تمہیں میرا ساتھ دینا ہے اور اس وقت تم جس ذہنی کیفیت میں نظر آ رہی ہو ایبلا وہ مجھے یہ احساس دلا رہی ہے کہ تم بھٹک رہی ہو۔ ہم یہ لمحات اس وقت کے لیے محفوظ کرتے ہیں جب ہماری قربت مکمل ہو جائے۔"

"کیا تم میری توہین نہیں کر رہے؟"

"نہیں' میں تمہارا احترام کر رہا ہوں ایبلا۔"

"تم کیسے انسان ہو۔ میں تمہیں خود اپنی قربت کی دعوت دے رہی ہوں اور تم اس سے بھاگ رہے ہو؟"

"ہاں ایبلا' میں ایسی فطرت کا آدمی ہوں جسے دوست کی حیثیت سے قبول کر لیتا ہوں اسے کبھی دغا نہیں دیتا۔"

"بہت بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو۔ ثابت قدم رہ سکو گے۔"

"میں ثابت قدم ہوں ایبلا اور تمہیں نہایت محبت کے ساتھ اس جذباتی کیفیت سے نکالنا چاہتا ہوں۔" میں نے بدستور نرم لہجے میں کہا اور وہ سلگتی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"میں جانتی ہوں۔ تم بہت بڑا گیم کھیل رہے ہو۔"

"گیم؟"

"ہاں۔" وہ پھنکارتی ہوئی بولی۔ "سو فیصد گیم۔ تم ہم پر اپنی شرافت اور پارسائی کا سکہ جما رہے ہو تاکہ تمہارے بارے میں ڈیڈی کی رائے کبھی خراب نہ ہو سکے۔"

"اور اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے مس ایبلا؟"

"دولت' صرف دولت۔" اس نے کہا اور میں نے گردن جھکا لی پھر افسردگی سے بولا۔

"تم نے زندگی میں کسی اور کے ساتھ بھی انسانیت کا ثبوت دیا ہے بولو۔ کبھی کسی لالچ کے بغیر بھی کچھ کیا ہے؟"

"کیا کہہ سکتا ہوں۔" میں نے بدستور افسردگی سے کہا۔ ابھی تک میں یہی سمجھ رہا تاکہ وہ اپنی نسوانیت کی توہین کے احساس میں مبتلا ہے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں کہو۔ مجھے جواب دو۔"

"میرے جواب کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔"

"سنو۔ میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ دیکھو۔ اوپر دیکھو وہ اوپر اس روشندان میں۔ ادھر' ادھر اور اس طرف۔ میں نے تین اطراف مووی کیمرے لگا رکھے ہیں۔ آٹو میٹک کیمرے جو آواز سے کنٹرول ہوتے ہیں۔ میری مخصوص چیخیں ان کیمروں کو آن کر سکتی ہیں۔ یہ میں نے تمہارے لیے لگائے تھے۔"

میں نے اس کے اشارے پر ان کیمروں کو دیکھا اور میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔ میں نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ک.......... کیوں.......... کیا مطلب.......... میں سمجھا نہیں؟"

"میں تمہیں خود سے کھیلنے کی دعوت دے رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ تم اس دعوت کو فوراً قبول کرلو گے اور پھر میں اچانک چیخ مار کر کیمرے آن کردوں گی اور پھر میرے ایکشن یہ ظاہر کرتے کہ تم مجھ سے زبردستی کر رہے ہو۔ مجھے بے آبرو کرنا چاہتے ہو پھر میں یہ فلمیں ڈیڈی کو پیش کر دیتی۔"

"آخر کیوں؟" میں نے درحقیقت خوفزدہ ہو کر کہا۔

"تمہیں ڈیڈی کی نگاہوں میں گرانے کے لیے۔ تمہارا کھیل ختم کرنے کے لیے۔"

میں سچ مچ بری طرح چکرا گیا تھا اور پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ "تمہارا خیال ہے کہ تم بہت خوبصورت ہو اور میں تمہیں دیکھتے ہی تم پر فریفتہ ہوگئی تھی اگر تمہارا یہ خیال ہے تو اس خوش فہمی کو دل سے نکال دو۔"

"نکال دی مس ایبلا' پھر آپ کے التفات کی وجہ کیا تھی؟"

"تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔"

"اس کی بھی کوئی وجہ ہوگی؟" میں نے خود کو سنبھال کر کہا۔

"ہاں۔ ان دنوں ڈیڈی سے تمہاری قربت کے افسانے بہت سننے کو مل رہے تھے۔ میں جاننا چاہتی تھی کہ تم کیا ہو۔"

"جان لیا؟" میں نے مسکرا کر پوچھا۔

"مت مسکراؤ۔ تمہاری مسکراہٹ زہر لگتی ہے۔"

"سوری۔ یہی سوال میں سنجیدگی سے کر رہا ہوں۔"

"ہاں جان لیا۔ تم ڈیڈی کی ایک اور حماقت ہو۔ ان کا خیال تھا کہ میں عسکری کو بھول جاؤں گی لیکن میری زندگی میں یہ نہیں ہوسکتا۔" اس نے کہا اور میں سر کھجانے لگا۔ یہ عسکری میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کچھ انتظار کرنے کے بعد میں نے پوچھ لیا۔

"عسکری کون ہے؟" اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر گردن جھکائے سوچتی رہی پھر کسی قدر نرم لہجے میں بولی۔

"مجھے یقین دلادو۔ کیا واقعی تم اتنے ہی اچھے انسان ہو جتنا خود کو ظاہر کرتے ہو۔"

اب مجھے سوچنا پڑا۔ ہینی ڈیل میرے قبضے میں آچکا تھا۔ مجھے یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو زندگی سے زیادہ چاہتا ہے لیکن یہ لڑکی ایک مشکل کھائی ہے اگر کیمروں والی کہانی پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی تو واقعی میرا سارا کھیل بگڑ جاتا۔ چنانچہ اب اس پر قابو پانا ضروری ہے۔ میں نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایبلا۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیسا آدمی ہوں لیکن اتنا سچ ضرور ہے کہ مجھے نہ تو تم سے کوئی لالچ ہے نہ مسٹر ڈیل سے۔ شاید اس دنیا میں مجھے کسی سے کوئی لالچ نہیں ہے۔ میں کچھ بھی نہیں چاہتا۔ مسٹر ڈیل میرے بارے میں جو کچھ سوچ رہے ہیں اگر وہ اپنا فیصلہ بدل دیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ایبلا میں تمہارے لیے کسی طور ضرر رساں نہیں ہوں۔ تم مجھے کسی بھی حیثیت سے قبول نہ کرو مجھے شکایت نہیں ہوگی اگر میں کسی طرح تمہارے کام آسکا تب بھی مجھے خوشی ہوگی۔"

"تم فرشتے ہو؟"

"نہیں۔ بس میں کچھ بھی نہیں ہوں اور اس سے زیادہ کچھ کہنا بھی نہیں چاہتا۔"

وہ مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"مسٹر ہینی ڈیل میرے ڈیڈی ہیں لیکن شاید مجھے اس کائنات میں ان سے زیادہ نفرت کسی سے نہیں ہے۔ ہاں وہ بے حد قابل نفرت شخصیت ہیں۔ انھوں نے' انھوں نے میرے سامنے' میری آنکھوں کے سامنے میری ماں کو قتل کیا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے' میں عینی گواہ ہوں اپنی ماں کے قاتل کی سمجھے تم۔ اپنی ماں کی موت کو میں کبھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں بھول سکوں گی۔"

"اوہ۔" میں نے حیرت سے کہا۔

"اور' اور انھوں نے عسکری کو' انھوں نے عسکری کو اپنی قید میں رکھا ہے۔ عسکری ان کی قید میں ہے۔ میں دعوے سے کہتی ہوں اس کے بارے میں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ نہایت جھوٹے انسان ہیں۔ قطعی جھوٹے۔" اس کی آواز لرزنے لگی۔

"عسکری کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

"میری زندگی' میری روح' میرا سکون' جس کے بغیر میں زندگی کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ جس کے لیے میں' میں.........." وہ ہانپنے لگی۔

"لیکن وہ؟"

"فلسطینی ہے۔ احمد عسکری ہے اس کا پورا نام۔" اس نے کہا اور ایک بار پھر جھنجھنا کر رہ گیا۔ میں اسے دیکھتا رہ گیا۔ وہ بولی۔ "تل ابیب میں رہتے تھے ہم دونوں۔ بہت چاہتے تھے ایک دوسرے کو۔ میں نے اس سے وعدہ کرلیا تھا کہ وہ جس دن مجھ سے کہے گا میں کلمہ پڑھ لوں گی' مسلمان ہو جاؤں گی۔ میرے لیے تو وہی سب کچھ ہے۔"

"پھر کیا ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"ہم بارباڈوس آگئے۔ ڈیڈی یہاں آباد ہوگئے پھر وہ یہاں آگیا اور........ ڈیڈی نے اس کے خلاف سازش کی۔"

"کیا؟"

"اسے مقامی پولیس کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا تھا لیکن میں اس کے لیے قتل عام کرنے پر تل گئی۔ میں نے جرائم پیشہ لوگوں کو دولت دے کر اس بات پر تیار کرلیا کہ وہ اسے پولیس کے چنگل سے چھڑالیں۔ پولیس ہیڈ کوارٹر پر بموں سے حملہ کیا گیا اور وہ اسے نکال لائے۔ تب ڈیڈی کی آنکھیں کھلیں انھیں میں نے خود سب کچھ بتا دیا۔ ان کی اپنی حیثیت خطرے میں پڑ گئی اور پولیس تحقیقات میں انھوں نے یہ کہہ کر جان بچائی کہ ایک فلسطینی گروہ نے یہ کارروائی کی ہے۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اگر اسے کچھ ہوا تو میں خود پولیس کو حقیقت بتادوں گی۔ وہ مجبور ہوگئے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ وہ بارباڈوس کے ایک جزیرے پر ہے لیکن وہ ان کا قیدی ہے۔"

"تم کیسے کہہ سکتی ہو۔ ممکن ہے مسٹر ڈیل نے اسے قتل کردیا ہو۔"

"وہ ایسا نہیں کرسکتے۔"

"کیوں؟"

"میرے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے۔"

"وہ کیا؟"

"انھوں نے مجھے بہت سے واسطے دے کر کہا ہے کہ میں اپنے نظریات تبدیل کروں۔ وہ ایک فلسطینی سے مجھے منسوب کرکے اپنا دین' دنیا خراب نہیں کرسکتے۔ میں نے ان سے اس شرط پر وعدہ کرلیا کہ وہ عسکری کی حفاظت کریں گے۔"

"پھر؟"

"یہ معاہدہ چل رہا ہے۔"

"اور عسکری زندہ ہے؟"

"ہاں وہ زندہ ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"میں ہر چند دن کے بعد اس سے بات کرتی ہوں۔"

"اوہ۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "وہ کیا کہتا ہے؟"

"کہتا ہے کہ وہ سلامت ہے۔"

"اس میں کوئی چال تو نہیں ہے؟"

"میں ڈیڈی سے زیادہ چالاک ہوں۔ میں انھیں بے وقوف بنا رہی ہوں۔" اس نے کہا

"کیسے؟"

"بس ایک بار' ایک بار مجھے پتا چل جائے کہ انھوں نے اسے کہاں رکھا ہے پھر سب کچھ دیکھ لوں گی۔ وہ کئی بار مجھے جال میں پھنسانے کی کوشش کرچکے ہیں۔ اپنے منتخب نوجوانوں کو بہت نزدیک لاچکے ہیں۔ میں نے کسی کو گھاس نہیں ڈالی لیکن تمہیں میں نے فوراً خوش آمدید کہا۔ اس لیے کہ تمہاری شہرت سنی تھی۔"

"وضاحت کرتی رہو ایبلا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"تمہارے بارے میں مجھے علم ہو چکا تھا کہ تم ڈیڈی سے بہت قریب ہو۔"

"ہوں۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہو سکتا تھا؟" میں نے سوال کیا۔

"میں ہر پہلو سے کام کر رہی تھی۔ اس وقت تمہیں رجھا کر اپنی مٹھی میں جکڑنا چاہتی تھی تاکہ تمہیں بلیک میل کیا جا سکتا لیکن.........."

"مجھے بلیک میل کر کے تم کیا حاصل کرنا چاہتی تھیں؟" میں نے سوال کیا اور وہ دوسری طرف دیکھنے لگی پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"چونکہ تم ڈیڈی سے بہت قریب ہو۔ تم ضرور عسکری کے بارے میں معلوم کر سکتے ہو۔" اس کے رخسار تر ہونے لگے۔

میں صورت حال پر غور کر رہا تھا پھر میں نے کچھ فیصلے کر لیے اور بولا۔ "کیا وہ مجھے عسکری کے بارے میں بتا دیں گے؟"

"اگر تم میری مدد پر آمادہ ہو جاؤ تو ہم اس کے لیے منصوبہ بنا سکتے ہیں۔"

"منصوبہ کیا ہو گا؟"

"ایسے نہیں۔ تم مجھے یہ بتاؤ میری مدد کرو گے۔ یہ برداشت کر سکو گے کہ میں تمہارے بجائے کسی اور کی چاہت کروں؟"

"برداشت کر لوں تو؟" میں نے مسکرا کر کہا۔

"اپنا سب کچھ تمہیں دے دوں گی۔ اگر چاہو گے تو اپنا جسم بھی تمہیں دے دوں گی۔ عسکری میری روح میں بسا ہوا ہے۔"

"نہیں ایبلا میں اتنا برا انسان نہیں ہوں۔ بس مسٹر ڈیل کے بارے میں سوچتا ہوں۔ میں نے ان سے کبھی غداری نہیں کی۔"

"یہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔"

"عسکری فلسطینی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے؟"

"ہاں۔"

"تنظیم کی طرف سے اس کے لیے کوشش نہیں کی گئی؟"

"نہیں۔ انھیں علم نہیں ہے۔"

"تم نے بھی کوشش نہیں کی؟"

"اس نے منع کر دیا تھا۔"

"منصوبہ کیا ہے؟" میں نے سوال کیا اور وہ خاموش ہو گئی' پھر اس نے کہا۔

"تم۔ مجھے اغوا کر لو۔"

"کیا؟" میں حیرت سے اچھل پڑا۔

"یقیناً تمہیں یہ الفاظ عجیب لگے ہوں گے لیکن میں سمجھتی ہوں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔ مجھے دوسرا کوئی ایسا آدمی نہیں مل سکتا تھا جس سے یہ کام کرا سکتی۔ تم ذہین انسان ہو اگر میری مدد پر آمادہ ہو جاؤ تو شاید میں اپنی منزل پا لوں۔"

"لیکن ایبلا..........؟"

"ہاں میں سمجھتی ہوں۔ یہ سب کچھ تمہیں بہت عجیب لگے گا لیکن مسٹر ہینی ڈیل کو قابو میں کرنے کا ذریعہ میں ہی ہوں۔ وہ میری ماں کے قاتل ہیں لیکن مجھ پر زندگی نچھاور کر سکتے ہیں۔ شاید اور کوئی بات انھیں اس کے لیے مجبور نہ کر سکے کہ وہ عسکری کا پتا بتا دیں اگر میرے نام پر کوئی انھیں بلیک میل کرے تو پھر وہ بے بس ہو جائیں گے۔"

"لیکن ایبلا' جزیرہ کاربوس میں میرے وسائل تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ میں اگر ایسا عمل کر بھی ڈالوں تو تمہیں ان کی نگاہوں سے پوشیدہ کیسے رکھ سکوں گا؟"

"یہ ذمے داری تم میرے سپرد کر دو۔"

"وہ کیسے؟"

"میرے پاس ایسی کئی جگہیں ہیں جن کا ڈیڈی کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہے تم مجھے وہاں رکھ سکتے ہو۔"

"کون سی جگہ ہے وہ؟"

"اگر تم میرے کام کے لیے آمادہ ہو جاؤ' تو میں تمہیں ان کے بارے میں تفصیل بتا سکتی ہوں۔"

میں نے چند لمحات خاموشی اختیار کی' پھر آہستہ سے کہا۔

"دیکھو ایبلا ایک بات پہلی اور آخری بار کہہ رہا ہوں اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو معاف کرنا میں تمہارے لیے ذرہ برابر کوئی کام نہیں کر سکوں گا۔ تمہیں مجھ پر بھروسا کرنا ہو گا۔ کوئی ایسی ویسی بات ہو جائے تو یہ نہیں سوچو گی کہ میں نے تم سے غداری کی ہے۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تم نے مجھے میرے بہترین دوست سے غداری کرنے پر مجبور کر دیا ہے اگر میرے کسی اقدام سے خود تم نے بھی یہ محسوس کیا کہ میں تمہاری ضرورت کے مطابق کام نہیں کر رہا تو پھر روئے زمین پر مجھ سے بڑا احمق اور کوئی نہیں ہوگا۔ میرا مطلب سمجھ رہی ہونا؟"

"میں تم سے وعدہ کرتی ہوں۔ میری گردن بھی کاٹ دو گے تو تم پر شک نہیں کروں گی۔"

"تمہارا آخری فیصلہ ہے؟"

"ہاں۔"

"تو پھر مجھے چند روز کی مہلت دو۔ میں اپنے اور مسٹر ہینی ڈیل کے تعلقات کی بنا پر چالاکی سے مسٹر عسکری کا پتا معلوم کرنے کی کوشش کروں گا اگر ایسا نہ ہوسکا تو پھر میں تمہاری ہدایات پر عمل کروں گا اس دوران تم اپنی ان خفیہ جگہوں میں سے کوئی ایسی موثر اور مناسب جگہ منتخب کرلینا جہاں تم پوشیدہ رہ سکو۔"

"اس کے لیے تم بالکل بے فکر رہو اور جہاں تک مہلت کا سوال ہے تو اس کے لیے بھی میں خوشی سے تیار ہوں۔"

"اوکے۔"

پھر ہمارے درمیان یہ بات طے ہوگئی بعد میں ایبلا ڈیل اپنی خوابگاہ میں جاسوئی اور اس نے مجھے ایک دوسرا کمرہ بتا دیا۔ بڑی سنسنی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ ایک اور کامیابی کا راستہ تھا۔ ایبلا ڈیل خود سے اغوا ہونا چاہتی تھی اور اتنا اندازہ میں نے بھی لگا لیا تھا کہ مسٹر ہینی ڈیل کو ایبلا ڈیل کے علاوہ دنیا میں شاید کسی سے دلچسپی نہیں ہے۔ بہرحال میرے راستے آسان ہوتے جارہے تھے۔ ایک نئی روشنی نظر آئی تھی، نئی راہ سوجھی تھی۔ یہاں رہ کر جو کچھ میں نے معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ بے مثال تھیں اور اب اپنے اس منصوبے پر عمل کرنے کے لیے میرے پاس ایک بہترین راستہ نکل آیا تھا اور میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ مسٹر ہینی ڈیل نے ہم دونوں کو مکمل آزادی دے رکھی تھی اور ہم پر کوئی خاص نگاہ نہیں رکھی جاتی تھی۔

دوسرے دن جب ایبلا اپنے ٹھکانے پر چلی گئی تو میں اپنی جگہ آگیا۔ یہاں میری ملاقات مسٹر ہینی ڈیل سے اکثر ہو جایا کرتی تھی۔ دن کو بارہ بجے میری ان سے ملاقات ہوئی

اور انھوں نے حسب عادت مسکراتے ہوئے مجھ سے گفتگو کی۔

"نوجوان دوست، ٹھیک ٹھاک جارہے ہو۔ کوئی مشکل تو نہیں؟"

"آپ نے میرے لیے کسی مشکل کی گنجائش ہی کہاں چھوڑی ہے۔ مسٹر ہینی ڈیل۔"

"ہمیں میتھوڈسٹ مشن کے لیے خاطر خواہ کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ شاید یہ خبر تمہاری نگاہ سے نہ گزری ہو بلکہ ابھی اخبارات کو یہ خبر جاری نہیں کی گئی کہ امریکن حکومت میتھوڈسٹ مشن سے مذاکرات پر آمادہ ہوگئی ہے اور اس نے پیشکش کی ہے کہ کچھ لو اور کچھ دو کے تحت کام کیا جائے۔"

میں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "کیا واقعی مسٹر ڈیل؟"

"یہ میتھوڈسٹ کی زبردست کامیابی ہے کیونکہ اس سے پہلے تو امریکی حکومت میتھوڈسٹ کی کوئی حیثیت ہی تسلیم نہیں کرتی تھی اور اسے قلیت قرار دے کر خاموشی سے وقت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا لیکن بالآخر میتھوڈسٹ کی مسلسل محنت رنگ لائی اور اب امریکی حکومت نے انھیں پیشکش کی ہے کہ اپنا ایک وفد مقرر کرکے حکومت سے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا جائے۔"

"لیکن مسٹر ہینی ڈیل کہیں ایسا نہ ہو کہ وفد کے لیے جن لوگوں کا انتخاب کیا جائے بعد میں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر ڈالی جائے۔"

ہینی ڈیل نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور کہا۔ "اس سلسلے میں، میں نے بھی منصوبہ بندی کی ہے کیونکہ بہرحال میرا بھی میتھوڈسٹ مشن سے براہ راست تعلق ہے میں خود تو کسی حیثیت سے حکومت کے سامنے مذاکرات کی میز پر نہیں جاؤں گا لیکن میں نے چند ایسے لوگوں کا انتخاب کرلیا ہے جو حکومت سے مذاکرات کریں گے اور ان میں کم از کم سورکس بالکل نہیں ہوگا۔ میں نے ایسے غیر متعلق لوگوں کا انتخاب کیا ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ میتھوڈسٹ ہیں اور حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ وہ براہ راست میتھوڈسٹ مشن سے متعلق نہیں ہیں بلکہ صرف ان سے ہمدردی رکھتے ہیں مسٹر سورکس اپنے مطالبات کی فہرست انھیں دیں گے اور وہ حکومت سے مذاکرات کریں گے۔"

"یہ نہایت مناسب بات ہے۔" میں نے جواب دیا اور پھر ہم دوسری باتیں کرنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگے۔ مسٹر ہینی ڈیل نے لنچ میرے ساتھ ہی کیا تھا اور لنچ کی میز پر میں نے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔ میں نے کہا۔

"ایک بات آپ سے کرنا چاہتا ہوں مسٹر ہینی ڈیل؟"

"ہاں ضرور۔ بھلا اس میں تامل کی کیا ضرورت ہے۔"

"مس ابیلا کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔"

ہینی ڈیل نے چونک کر مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولا۔ "کوئی خاص بات ہے؟"

"بہت خاص تو نہیں لیکن ان سے تھوڑی سی واقفیت حاصل کرنے کے لیے میں کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور پوچھو۔" اس نے مکمل دلچسپی سے کہا۔ اس کے چہرے پر تجسّس کے آثار تھے۔ میں نے کہا۔

"کیا مس ابیلا کے ساتھ کوئی ایسا غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے جو انھیں ذہنی طور پر کبھی کبھی معطل کر دے" ہینی ڈیل کے چہرے پر صحیح معنوں میں ایک بدحواسی کی سی کیفیت پھیل گئی۔ اس نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"اس نے کچھ کہا ہے تم سے؟"

"یہی تو افسوس کی بات ہے کہ وہ میری جانب ملتفت ہونے کے باوجود ابھی تک مجھے اپنے بارے میں کچھ بتاتی نہیں ہیں۔"

"کیا محسوس کیا ہے تم نے؟"

"مجھ سے گفتگو کرتے کرتے کبھی کبھی وہ کھو جاتی ہیں۔ ان کے منہ سے ایک بے معنی سا نام نکل جاتا ہے جو میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا۔"

ہینی ڈیل نے چور نگاہوں سے مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولا۔ "کیا نام ہوتا ہے وہ؟"

"کچھ سمجھ میں نہیں آیا مجھے۔ کچھ عسکری، عسکری جیسا۔ وہ مجھے نہ جانے کیوں عسکری کہنے لگتی ہے۔"

ہینی ڈیل نے رخ بدل لیا تھا۔ کچھ دیر وہ سوچتا رہا۔ میں معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"اصل میں اس کے ذہن پر ایک عجیب سی کیفیت طاری رہتی ہے اس نے اپنی ماں کو ہمیشہ یاد کیا ہے اور ماں کی موت کے بعد اس پر یہ کیفیت طاری ہوئی ہے۔ کبھی کبھی بے معنی باتیں کرنے لگتی ہے لیکن ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں نے ڈاکٹر سے مشورہ بھی کرلیا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ زندگی میں کوئی ایسا خوشگوار لمحہ آجائے گا جو اسے بہت پسند ہو تو وہ بالکل نارمل ہو جائے گی اور ہر بات کو بھول جائے گی۔"

بوڑھا یہودی چالاکی سے اصل مسئلہ چھپا گیا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کے ذہن میں صرف یہ بات ہو کہ کسی ایسے واقعہ کے بارے میں سن کر میرا ذہن ابیلا کی جانب سے ہٹ جائے جس میں ابیلا کے کسی محبوب کا تذکرہ ہو، یا پھر عسکری کے بارے میں وہ مکمل طور سے ہی کچھ چھپانا چاہتا ہو۔ بہرحال اس سے زیادہ کرید میں نے نہیں کی تھی لیکن اس سے یہ بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ہینی ڈیل مجھ سے جس قدر محبتوں کا اظہار کرتا ہے ان میں ساری ہی باتیں اس نے مجھے نہیں بتا ڈالیں۔ بلکہ کچھ ذاتی معاملات چھپا کر بھی رکھے ہیں اگر وہ مجھ سے اتنا ہی مخلص ہوتا۔ جتنے خلوص کا وہ اظہار کر چکا ہے تو پھر اسے عسکری کا معاملہ بھی مجھ سے نہیں چھپانا چاہیے تھا۔ اس کے بعد ابیلا ڈیل کے منصوبے پر عمل کرنے میں مجھے تاخیر نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن ابیلا ڈیل کے منصوبے کے علاوہ میرے اپنے ذہن میں بھی منصوبہ تھا اور میں اس کے مطابق کام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ ابیلا ڈیل سے میں نے اس جگہ کے بارے میں پوچھا۔ جس کے بارے میں اس نے کہا تھا کہ ہینی ڈیل کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے اور حقیقتاً جو جگہ اس نے مجھے دکھائی۔ وہ ایسی ہی تھی اس نے کہا۔

"ویسے تو میرے پاس کاربوس میں ایسی کئی عمارتیں ہیں جن کا ڈیڈی کو پتا نہیں ہے لیکن یہ جگہ اس لیے زیادہ موزوں ہے کہ ڈیڈی کی توجہ اس جانب نہیں جا سکتی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔"

یہ بوسیدہ سے علاقے میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا مکان تھا جس کے اوپری حصے میں ایک معمولی سا مقامی خاندان رہتا تھا اور یہ لوگ ابیلا کے وفادار تھے۔ ابیلا غالباً اس خاندان کی کفالت کرتی تھی جس کی بناء پر یہ اس کے ممنون تھے۔ اس ٹوٹے پھوٹے مکان کے نیچے ابیلا نے ایک انڈر گراؤنڈ کمرہ بنا رکھا تھا جو ضروریات زندگی سے آراستہ تھا۔ اس کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بارے میں اس نے بتایا۔

"میں نے اپنے ذہن میں لاتعداد منصوبے بنائے ہیں۔ یہ جگہ میں نے اس لیے بنائی تھی کہ اگر کبھی عسکری میرے ہاتھ لگ جائے اور میں اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو یہاں پوشیدہ کردوں گی۔ یہ دونوں میاں بیوی جو ضعیف ہیں اور لاوارث ہیں میرے اس قدر ممنون ہیں اگر میں دس بیس قتل کرکے یہاں مقتولوں کی لاشیں بھی چھپانے کی کوشش کروں تو یہ جان دے دیں گے مگر ان کے بارے میں کبھی نہیں بتائیں گے۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر عسکری میرے ہاتھ لگ گیا تو ڈیڈی سے اسے بچانے کے لیے کئی ماہ تک یہاں رکھوں گی اور اس موقع کی تاک میں رہوں گی کہ ہم لوگ یہاں سے نکل جائیں، لیکن یہ جگہ اب میرے ہی کام آرہی ہے۔"

"اس کے علاوہ ایبلا ہمیں ایک دوسرے سے رابطہ رکھنے کے لیے.........."

"بالکل بالکل۔" اس نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ ہم دونوں ٹرانسمیٹر پر ایک دوسرے سے رابطہ کرلیں گے۔ تم جب بھی چاہو مجھ سے گفتگو کرسکتے ہو۔"

"ہوں تو پھر تم کب اغوا ہو رہی ہو؟" میں نے کسی قدر پر مزاح انداز میں کہا اور وہ ہنس پڑی۔

"جب تم مجھے اغوا کرنے پر تیار ہو جاؤ۔" اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میرے خیال ہے نیک کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

"بالکل بالکل کہو تو ابھی اسی جگہ رک جاؤں۔ میرا مطلب ہے اغوا ہو جاؤں۔"

"نہیں اب اتنی بھی جلد بازی مناسب نہیں۔ تمہارے ضروریات کے کپڑے اور ایسی دوسری اشیاء جو وہاں سے لانا ضروری ہوں وہ تو کم از کم لے لو۔"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ تو پھر ایسا کرتی ہوں کہ آج رات کو اغوا ہو جاتی ہوں۔" اس نے کہا اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بالکل ٹھیک ہے اپنے اغوا ہونے کی اطلاع مجھے ٹرانسمیٹر پر دے دینا کیونکہ یہ رات میں مسٹر ہینی ڈیل کے ساتھ ہی گزارنا چاہتا ہوں۔" اس نے میری بات کو سمجھا اور مجھ سے اتفاق کرلیا۔

پھر اس رات مسٹر ہینی ڈیل کے ساتھ ریکارڈ روم میں تقریباً تمام ہی رات گزار دی تھی میں نے اور صبح ساڑھے پانچ بجے کے قریب میں اور مسٹر ہینی ڈیل ریکارڈ روم سے باہر نکلے تھے۔ مسٹر ہینی ڈیل نے کہا۔

"آؤ اب ناشتا کرنے کے بعد ہی آرام کریں گے، رات کی تھکن تو دور کرنا ہی ہے۔"

"بالکل مسٹر ہینی ڈیل بالکل۔" میں نے جواب دیا پھر ہم ناشتے کے کمرے میں پہنچے تھے کہ ادھر سے ایبلا ڈیل کے اغوا کی اطلاع موصول ہوئی۔ ایبلا ڈیل کی رہائش گاہ پر موجود ملازموں نے مسٹر ہینی ڈیل کو مخاطب کرکے یہ اطلاع دی تھی اور مسٹر ہینی ڈیل کے ہاتھ ناشتے کی میز پر لرز گئے تھے۔ فون اٹھا کر انھوں نے کہا۔

"ہاں ہینی ڈیل۔" پھر وہ ایک دم ساکت رہ گئے تھے۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے دوسری طرف کی آواز سننے لگے پھر اس کے چہرے پر ہیجانی کیفیت بیدار ہوگئی۔ میں خاموشی سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

"کیا بکواس کرتا ہے کتے کے پلے؟" ہینی ڈیل نے دہاڑتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف کی آواز سننے لگا پھر بولا۔

"ہوسکتا ہے وہ اپنی مرضی سے کہیں چلی گئی ہو۔" دوسری طرف کے جواب کے بعد اس نے کہا۔ "اچھا۔" "میں آرہا ہوں۔" پھر اس نے فون رکھ دیا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"خیریت مسٹر ڈیل؟" میں نے سوال کیا۔ اس نے کچھ کہتے کہتے منہ بند کرلیا پھر بولا۔

"میں ذرا جارہا ہوں۔ بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ کیا ہوا ہے۔ براہ کرم تم ناشتا کرو۔"

اس کے بعد میں نے کوئی سوال نہیں کیا اور وہ چلا گیا۔ میں نے اطمینان سے ناشتا کیا اور پھر اپنے کمرے میں جاکر ٹرانسمیٹر پر ایبلا سے رابطہ قائم کیا۔ "ہاں، میں بول رہی ہوں۔"

"کام ہوگیا ایبلا۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں۔" وہ ہنس پڑی۔ "مسٹر ڈیل کس حال میں ہیں؟

"ابھی اطلاع ملی ہے فون پر لیکن انھوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا ہے۔"

"میرے باپ ہیں آخر۔ میری ریپوٹیشن خراب نہیں کرنا چاہتے۔" وہ بدستور ہنستی ہوئی بولی' پھر کہنے لگی۔ "تم اب کیا کر رہے ہو؟"

"آرام۔" میں نے جواب دیا۔ "جب تک مسٹر ڈیل مجھے کچھ نہیں بتاتے میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔" کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔

میرے ذہن میں اب پورا منصوبہ بن چکا تھا لیکن مسٹر ہینی ڈیل نہ جانے کن کن چکروں میں پڑے ہوئے تھے۔ پورے دن اور دوسرے دن بھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں انتظار کرتا رہا پھر تیسرے دن شام کو وہ برے حال میرے پاس پہنچے۔ چہرہ زرد تھا' آنکھوں میں گڑھے پڑے ہوئے تھے' بہت حالت خراب نظر آ رہی تھی۔

"خیریت مسٹر ڈیل؟ آپکا پتا ہی نہیں چل سکا۔ نہ ہی مس ابیلا سے ملاقات ہوئی۔"

میرے اس سوال پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا اور میں بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرنے لگا۔ میں نے حیرت سے اس سے بہت سے سوالات کر ڈالے تب اس نے بمشکل کہا۔

"ابیلا کو اغوا کر لیا گیا ہے۔" میں ان جملوں کو سننے کے بعد اپنی اداکاری کا تعین کر چکا تھا۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد میں نے کہا۔

"کون ہو سکتا ہے؟"

"کوئی اندازہ نہیں ہو رہا۔"

"کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب ناشتے پر اطلاع ملی تھی۔"

"ہاں۔"

"آپ نے اسی وقت مجھے کیوں نہیں بتایا؟"

"میں نروس ہو گیا تھا۔"

"اس کے بعد بھی آپ نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ جبکہ آج دو دن ہو گئے ہیں۔"

"میں اپنے طور پر اسے تلاش کر رہا تھا۔ تمہیں نہیں الجھانا چاہتا تھا۔"

"یہ میری بھی زندگی کا سوال ہے مسٹر ڈیل۔"

"میں جانتا ہوں لیکن میرا خیال تھا کہ خود ابیلا نے یہ شرارت کی ہے۔ وہ کبھی کبھی جنونی ہو جاتی ہے اور انتہا پسندی پر اتر آتی ہے۔"

"میرا خیال ہے ان دنوں تو وہ خوش تھیں؟"

"آہ۔ نہ جانے کون ہے' کیا چاہتا ہے۔ ابھی تک مجھ سے کوئی رابطہ بھی نہیں قائم کیا۔ مجھے کچھ پتا تو چلے لیکن ابیلا کو کچھ ہو گیا تو میں بے موت مر جاؤں گا۔ میرا جینا ناممکن ہو جائے گا کوئی فائدہ نہ ہو گا جینے سے۔" وہ پھر رونے لگا۔

"حوصلے سے کام لیں مسٹر ڈیل۔ بتایئے میں کیا کروں۔"

"میری عقل ساتھ چھوڑ چکی ہے۔"

بہت دیر تک وہ میرے ساتھ رہا پھر مجھ سے معذرت کر کے چلا گیا اور پھر میں نے اسی رات ایک پبلک کال بوتھ سے اسے فون کیا۔ وہ اس وقت اپنی رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ اس نے فون اٹھالیا اور میں نے آواز بدل کر کہا۔

"مسٹر ہینی ڈیل؟"

"کون ہو' کیا ہے؟" وہ بولا۔

"کیسے مزاج ہیں آپ کے' کیسی گزر رہی ہے بیٹی کے بغیر؟"

"ک ک کیا مطلب' تم کون ہو؟ کیا تم.........."

"آپ کا دوست ہوں' آپ کا خیر خواہ ہوں مسٹر ڈیل۔ یقیناً آپ مجھے بھولے نہیں ہوں گے۔ میرا نام دانش منصور ہے۔" میں نے کہا۔ ریسیور گرنے کی آواز سنائی دی پھر جلدی سے اسے اٹھالیا گیا لیکن کوئی آواز نہ ابھری تو میں نے پھر کہا۔ "بڑی مشکل سے آپ کی اس مملکت تک پہنچنا نصیب ہوا ہے۔ نئی جگہ انسان کو سمجھنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو۔" ہینی ڈیل دہاڑا۔

"تمیز سے بات کرو بے غیرت کتے۔ ورنہ دل میں وہ سوراخ کروں گا کہ زندگی بھر نہ بھرے گا۔" میں نے اس سے زیادہ خوفناک آواز میں کہا۔ "ڈان سینٹر کو اس سے پہلے بھی کئی بار دانش منصور سے واسطہ پڑ چکا ہے تمہارے پاس میری رپورٹ نہیں ہے۔"

"تم' تم آخر.........." وہ ہانپتے ہوئے لہجے میں بولا۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ایسی کوئی موثر کارروائی کرنے کے لیے گراؤنڈ بنا رہا تھا جس سے تمہیں چت کیا جاسکے۔ خون کا بدلہ خون میرے مذہب کی ریت ہے۔ ڈان سینٹر نے مجھے ایک لڑکی کے اغوا کے ذریعہ بلیک میل کرکے یہاں تک بھیجا ہے۔ میں نے جوابی کارروائی کی ہے۔"

"لل......... لیکن اس میں میرا قصور نہیں ہے۔"

"تمہارا نام بھی ڈیل ہے نا۔"

"ہاں۔"

"ڈان سینٹر نے مجھے تمہارا ہی قیدی بنا کر بھیجا تھا۔ آزاد قیدی اور اپنی ساتھی لڑکی کے بارے میں مجھے تم سے ہی مذاکرات کرنے تھے مسٹر ڈیل۔"

"وہ دیگر بات ہے لیکن نہ تو میں نے اس لڑکی کو اغوا کیا اور نہ.........."

"بکواس بند مسٹر ڈیل اگر کام کی بات کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں اپنے کام کا آغاز کرتا ہوں۔"

"میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ اطلاع مجھے دے دی گئی تھی کہ تمہاری ایک دوست لڑکی کو اغوا کیا گیا ہے اور وہ تمہاری دکھتی رگ ہے۔ تم سے کاروباری مذاکرات کیے جائیں۔ اس کے لیے مجھے ہدایات دی گئی تھیں اور میں صرف انہی ہدایات کی روشنی میں کام کرتا۔"

"مسٹر ڈیل۔ لڑکی کہاں ہے؟" میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں قسم کھاتا ہوں مجھے اس کے بارے میں ذرہ برابر نہیں معلوم۔" ڈیل نے مظلوم لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں فون بند کردوں۔"

"سنو، سنو۔ تمہیں خدا کا واسطہ۔ سنو، میری بیٹی، میری بیٹی کو نقصان نہ پہنچانا۔ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ میں تم سے ڈان سینٹر کے حوالے سے نہیں ذاتی طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دوسرے مفادات بھی ہیں۔ سنو میں وعدہ کرتا ہوں۔ سنو ہیلو؟"

"ہاں۔ میں بول رہا ہوں۔"

"ایک بار مجھ سے ملاقات ضرور کرلو۔ پلیز اس سے قبل کوئی قدم نہیں اٹھانا۔"

"میں احمق نہیں ہوں مسٹر ڈیل۔ تمہاری بیٹی کو میں قتل نہیں کروں گا۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ اس کا ایک ایک اعضا تمہیں بھیجتا رہوں۔ تاکہ تم ہوش میں رہو۔"

"نہیں۔ سنو۔ ایسا کبھی نہ کرنا، سنو مسٹر دانش منصور، میں تمہارے بہت کام آسکتا ہوں، گنجائش رکھنا۔"

"ٹھیک ہے۔ میرے دوسرے فون کا انتظار کرنا۔" میں نے کہا اور فون بند کردیا۔

میں اس گفتگو سے مطمئن تھا اور میرے دل میں امیدوں کے چراغ روشن ہوگئے تھے۔ بہت محنت کی تھی، بڑا صبر کیا تھا۔ اصل مقصد سے بہت دور ہٹ کر نہ جانے کیا کیا کھیل کھیلے تھے لیکن یہ سب کچھ مذاق نہیں ہوتا۔ میری پشت پر حکومت طاقتیں یا سیکرٹ ایجنسیاں نہیں ہوتیں، سفارت خانوں کی پناہ نہیں ہوتی۔ میں تو تن تنہا حکومتوں کے خطرناک گروہوں کا مقابلہ کرتا ہوں۔ ان کے سینوں میں سوراخ کرکے اپنا گھونسلا بناتا ہوں اور پھر کامیابی کی صورت دیکھتا ہوں۔ اس کے لیے سرکاری پیمانے پر میری کوئی تربیت نہیں ہوئی تھی، مجھے سراغرسانی کی تربیت نہیں دی گئی تھی۔ میرے اس تمام عمل میں تو کچھ وقت اور حالات کا ہاتھ تھا اور باقی وہ جذبے تھے جو تقدیر سے ملتے ہیں۔ مجھے اپنے وطن کے عشق کے جذبوں کی دولت ملی تھی اور اس سے بڑی دولت روئے زمین پر دوسری کوئی نہیں ہوتی۔ عام زندگی میں انسان ایک گھر کا ذمے دار ہوتا ہے اس کے مکینوں کا کفیل اور نگہبان ہوتا ہے پھر قدرت کچھ کو دوسری ذمے داریاں سونپتی ہے وہ شہروں اور سرحدوں کے لیے سینہ سپر ہوتے ہیں۔ وطن کے لیے جانیں قربان کرتے ہیں یہ بڑا اعزاز ہے۔ کروڑوں انسانوں کی بقا کے لیے زندگی اور موت کا کھیل عظیم ہوتا ہے۔

میں بھی اپنے وطن کا ایک ادنیٰ خادم تھا اور اپنی بساط کے مطابق کاوشیں کر رہا تھا۔

باقی میری اپنی ذات کا مسئلہ تھا۔ اس کا حل قدرت کے ہاتھ میں تھا اور میں قدرت کے عمل میں کیسے دخل اندازی کرسکتا تھا۔ یہی وہ جذبہ تھا جس نے مجھے سکون بخشا تھا اور میں رخسار کی تلاش میں دیوانہ نہیں ہوا تھا جبکہ میرے دشمن اسی کے متوقع تھے۔ مجھے علم تھا کہ جو لوگ مجھ میں ضم ہوتے ہیں وہ بھی امتحان کی منزل میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جیسے مثل شاہ اور اب رخسار۔ اس کے لیے دعاؤں پر انحصار کرلیا تھا اور بس۔ اب میری منزل قریب آرہی تھی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

وقار صمدانی نے ایک منصب مجھے سونپا تھا اور کاوشوں نے نشان منزل دکھایا تھا۔
میں نے اژدہے کے پھن کو مٹھی میں دبالیا تھا اور امید تھی کہ اب اسے پوری طرح قابو
میں کرلوں گا۔ مقابلہ ایک ایسی نسل کے فرد سے تھا جو چالاکی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔
اس لیے مجھے بھی اس کے ہم پلہ کام کرنا تھا۔

کاربوس اب میرے لیے اجنبی نہیں تھا۔ برج ٹاؤن کے تمام ساتھی چھوٹ گئے
تھے۔ مجھے ان سے دلچسپی بھی نہیں تھی۔ میں نے دو دن تک اپنی اداکاری کے جوہر
دکھائے۔ شیو بڑھالی، حلیہ خراب کرلیا، سڑکوں پر مارا مارا پھرتا رہا، بکھرے بال اجڑے
احوال، ہینی ڈیل نے مجھے ایک سڑک پر پکڑا تھا۔ اس کی حالت بھی مجھ سے مختلف نہیں
تھی۔ چہرہ خشک ہو رہا تھا، آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنی کار میں ڈرائیور کے
ساتھ تھا۔

"جم۔ کہاں جارہے ہو۔ کار سائڈ سے لگاؤ۔" اس نے اپنی کار سے چیخ کر کہا اور
میں نے کار سائڈ کرکے روک لی۔ وہ اپنی کار سے اتر کر میرے پاس آبیٹھا۔ اس کا ڈرائیور
اس کی کار لے کر آگے چلا گیا تھا۔ "تم عجیب انسان ہو۔" وہ بولا۔

"کیوں مسٹر ڈیل؟"

"ایسے وقت میں جب مجھے تمہاری اشد ضرورت ہے تم نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں
کیا۔"

"سوری مسٹر ڈیل۔" میں نے اداس اور گھمبیر لہجے میں کہا۔

"چلو گھر چلو۔"

"گھر۔" میں نے بدستور اداسی سے کہا۔

"ہاں۔"

"میرا گھر جانے کو دل نہیں چاہتا مسٹر ڈیل۔"

"چلو پلیز۔ مجھ تم سے اہم گفتگو کرنی ہے۔" وہ گلوگیر لہجے میں بولا اور میں نے کار
آگے بڑھادی۔ "پاگلوں کی طرح تمہاری تلاش کررہا ہوں، تمہارا پتا ہی نہیں لگتا تھا۔"
"میں معافی چاہتا ہوں۔ مسٹر ڈیل۔ زندگی میں پہلی بار ایک انوکھی مشکل میں پھنسا
ہوں۔"

"انوکھی مشکل؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

"ہاں مسٹر ڈیل جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ آتش و آہن کی
زندگی میں عشق کی رومان پر وارداتوں کی جانب کبھی قدم ہی آگے نہ بڑھ سکے، زندگی میں
بہت سے ایسے کردار آئے جو صنف مخالف سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان میں جس کردار
کی جو نوعیت ہوئی اسی کے مطابق اسے ڈیل کیا اور بات ختم ہوگئی لیکن انسانی فطرت کے
کچھ لچک دار پہلو بھی ہوتے ہیں جن پر کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔ معافی چاہتا ہوں مسٹر ڈیل
تصور میں بھی نہیں آیا تھا کبھی کہ مس ایبلا ڈیل کو ایسی کسی نگاہ سے دیکھوں۔ آپ نے
اس جانب راغب کیا اور دل کے وہ لچک دار گوشے مجروح ہوگئے اور پھر مس ایبلا ڈیل کی
شخصیت نے کچھ اس طرح دل و دماغ کو گرفت میں لیا کہ عام انسانوں کی مانند سوچنے لگا۔
محبت کے پودے نمودار ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے تناور درخت بن گئے۔ راستے ہموار
تھے، سوچا تھا کہ بقیہ زندگی کو محتاط طریقے سے ان کے لیے وقف کردوں گا اور صرف ان
کی بہتری اور بقا کے لیے زندہ رہوں گا لیکن وہ قدم بھی آگے نہیں بڑھنے پایا تھا کہ یہ
طوفان بلاخیز آگیا۔" میں نے کچھ ایسے لہجے میں یہ سب کچھ کہا کہ مسٹر ہینی ڈیل کی آنکھوں
میں آنسو آگئے۔ چند لمحات خاموش رہے پھر میرے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

"خود کو سنبھالو مائی ڈیئر جم بیل، خود کو سنبھالو اور ایسا ہو جاتا ہے۔ انسان بہرطور
انسانی فطرت کو نظرانداز تو نہیں کرسکتا۔ ہم اصل میں کچھ گدھے قسم کے دانشوروں کا
شکار ہوگئے ہیں۔"

"میں سمجھ نہیں مسٹر ہینی ڈیل؟"

"یہی سمجھانے کے لیے تو میں نے تم سے درجنوں رابطے کیے لیکن جہاں سے بھی
تمہارے بارے میں پوچھا۔ پتا چلا کہ تم موجود نہیں ہو۔"

"میں اس آرزو کو لیے کاربوس کی سڑکوں پر پھر رہا تھا مسٹر ڈیل کہ ہوسکتا ہے کہیں
سے مس ایبلا کی شکل نظر آجائے۔"

"اسے اغوا کرنے والا اتنا احمق نہیں ہے۔" ہینی ڈیل نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر
کے بعد ہم ہینی ڈیل کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ پوری رہائش گاہ سوگ میں ڈوبی ہوئی تھی۔
ہر شخص خاموش، بے جان مجسموں کی مانند بہرحال ایک اعلیٰ قسم کا ڈرامہ چل رہا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا اور میں اس ڈرامے کا ایکٹر ہی نہیں، ڈائریکٹر بھی تھا۔ ہینی ڈیل مجھے لیے ہوئے اپنی خوابگاہ میں آگیا اور بولا۔

"تو میں تم سے کہہ رہا تھا کہ انتہائی گدھے قسم کے دانشوروں کا شکار ہوا ہوں۔ کبھی کبھی زندگی میں کچھ ایسے غلط فیصلے ہو جاتے ہیں جو پھر زندگی کی آخری سانس تک ساتھ نہیں چھوڑتے بلاشبہ میں اپنے وطن سے بھی محبت کرتا ہوں، وطن والوں سے بھی، ان کے مفادات بھی مجھے عزیز ہیں اور اپنے مفادات بھی مجھے عزیز ہیں۔ ایسے ہی مشترکہ ردعمل کے تحت میں نے ڈان سینٹر کی رکنیت اختیار کی تھی اور اس میں ایک مقام حاصل کرلیا تھا لیکن بعض اوقات انتہاپسندی کے فیصلے ہوتے ہیں اور ان فیصلوں کا شکار کوئی بھی ہو جاتا ہے جیسے میں۔"

"میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا مسٹر ہینی ڈیل۔" میں نے کہا۔

ہینی ڈیل سوچ میں ڈوبا رہا پھر بولا۔ "دانش منصور کے بارے میں، میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ انتہائی خوفناک شخص ہے اتنا خوفناک کہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ڈان سینٹر والے اس کی اس خوفناک حقیقت سے مکمل طور پر واقفیت نہیں رکھتے۔ انھوں نے اسے ایک عام آدمی سمجھا ہے حالانکہ جتنی رپورٹیں اس کے بارے میں میرے پاس موجود ہیں ان کے تحت یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نہ صرف ڈان سینٹر بلکہ روز آرگنائزیشن کو بھی اس شخص نے انگلیوں پر نچا کر رکھ دیا ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی مملکت کا باشندہ ہے لیکن اس نے آدھی دنیا کو اپنے اشاروں پر نچا رکھا ہے اور یہ گدھے اس کے ساتھ بچوں کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس کی اصلیت، اس کی حقیقت، اس کی شخصیت سے مکمل طور پر ناواقف ہیں یہ، میں دعوے سے کہتا ہوں۔"

"میں آپ کا مطلب ابھی تک بالکل نہیں سمجھ سکا مسٹر ہینی ڈیل۔" میں نے اپنی تعریف سے دل میں مسرور ہوتے ہوئے کہا۔ یہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک ایسے ادارے کے اعلیٰ رکن کے الفاظ تھے جو دنیا پر اپنا ہولڈ رکھتا ہے اور یہ الفاظ میرے بارے میں تھے اور ایک بہت بڑا آدمی میری تعریفیں کر رہا تھا۔ بہرحال یہ بھی قدرت کا ایک عطیہ تھا میرے لیے اور میں اس کے لیے شکر گزار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ ہینی ڈیل نے کہا۔

"دانشوروں نے بڑے دھکے کھانے کے بعد ایک اور قدم اٹھایا اس کے خلاف۔

اس کی محبوبہ کو اغوا کرلیا گیا اور اسے کسی نامعلوم مقام پر لے جایا گیا تاکہ اسے مجبور کیا جاسکے کہ وہ ڈان سینٹر کے مفادات کے لیے کام کرے۔ بہت بڑا تیر مارا تھا انھوں نے، اسے بارباڈوس میرے پاس اس لیے بلایا گیا تھا کہ یہاں سے اسے جمیکا بھجوا دیا جائے۔ میرے سپرد صرف یہی ذمے داری تھی کہ یہاں میں اس سے کچھ مذاکرات کروں اور اس کے بعد اسے جمیکا بھجوادوں۔ جمیکا میں اس کا ٹریٹ منٹ مارشل لیوٹن ڈلاز کے سپرد تھا۔ مارشل لیوٹن ڈلاز جو جمیکا کا بے تاج بادشاہ ہے اور اس نے ایک طرح سے وہاں ایک متوازن حکومت قائم کر رکھی ہے۔ میں یہ ساری باتیں مانتا ہوں لیکن وہی مسئلہ آیا کہ وہ لوگ اس کی شخصیت کی گہرائیوں کو نہیں سمجھ سکے۔ وہ یہاں پہنچا۔ بارباڈوس میں اس نے ادارے کی طرف سے ملنے والی ہدایات کے تحت ہوٹل آرکیولا میں قیام کیا اور پھر آرکیولا میں ایک حادثہ پیش آیا۔ بم کا حادثہ جس میں وہاں موجود بہت سی چیزیں تباہ ہوگئیں۔ اس کے کاغذات، پاسپورٹ اور دوسری چیزیں وہیں رہ گئیں۔ مجھے جب اس سلسلے میں معلوم ہوا تو میں نے تحقیقات کرائیں اور پتا یہ چلا کہ کوئی حادثہ ہوا ہے اور اس حادثے میں اس شخص کا کوئی پتا نہیں چل سکا اس کے کاغذات پاسپورٹ وغیرہ کمرے ہی میں رہ جانے کا یہ مطلب تھا کہ حادثہ اس کے لیے بھی غیر متوقع تھا اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کوئی قدم اٹھاتا تو لازمی بات تھی کہ کم ازکم اپنے تحفظ کا بندوبست تو کرلیتا اور پاسپورٹ اور کاغذات لے کر وہاں سے نکل جاتا لیکن پاسپورٹ اور کاغذات مل جانے کی وجہ سے ہم لوگوں نے یہی سمجھا کہ کوئی حادثہ ہوا ہے اس کے ساتھ اور اس سلسلے میں روز آرگنائزیشن پر شبہ کیا جانے لگا لیکن جانتے ہو اصل میں کیا ہوا ہے؟"

"نہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"یہ سب اس کی چال تھی اس نے اپنے کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ یہاں اسی لیے چھوڑے تھے کہ ہم اس کے بارے میں ایک رائے قائم کریں اور وہ اپنی اس کاوش میں مکمل طور سے کامیاب رہا۔ ہم یہی سوچتے رہے کہ وہ حادثے کا شکار ہوکر کہیں پھنس گیا ہے لیکن وہ آزاد تھا اور یہاں اپنے لیے راہیں تلاش کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ کم بخت کاربوس پہنچ گیا اور کاربوس پہنچنے کے بعد اس نے میرے سینے میں خنجر بھونک دیا۔"

"کیا مطلب؟" میں بری طرح اچھل پڑا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں میرے دوست۔ ابیلا کو اسی نے اغوا کیا ہے۔" میں شدت جوش سے کھڑا ہوگیا۔ یہی اداکاری مجھے کامیابی کے راستے دکھا سکتی تھی۔ میرا چہرہ سرخ ہوگیا تھا اور بدن میں لرزشیں پیدا ہوگئی تھیں پھر میں نے بمشکل تمام خود پر قابو پاکر کہا۔

"آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا مسٹر ہینی ڈیل؟"

"آہ اس بدبخت نے مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا۔"

"اوہ۔" میں نے دانت بھینچ کر کہا۔

"بیٹھو۔ جذباتی ہونے سے کوئی کام نہیں چلے گا۔ ہم بہت بڑی مشکل کا شکار ہوگئے ہیں۔ ان لوگوں نے یہ پلاننگ اس لیے کی تھی کہ وہ پاگل ہوکر دوڑ پڑے گا' ہاتھ جوڑے گا ڈان سینٹر کے سامنے' روئے گا گڑگڑائے گا اور اپنی محبت کی بھیک مانگے گا اور اس وقت ڈان سینٹر اس کی محبوبہ کو اس کے حوالے کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کاٹ دے گا اور اسے اپنے مفادات کے لیے مجبور کر دے گا۔ یہی منصوبہ تھا ڈان سینٹر کا لیکن وہ چالاک شخص اپنے منصوبے پر عمل کر رہا تھا۔ وہ جانتا ہے کہ ڈان سینٹر والے کبھی اس کی محبوبہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے کیونکہ اس کے نتیجے میں انھیں انتہائی نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس تصور کے تحت اس نے اپنے عمل کا آغاز کیا۔ وہ کہتا ہے کہ خون کا بدلہ خون ہوتا ہے اس کے مذہب میں۔ یعنی اگر اس کی محبوبہ کو اغوا کرلیا گیا ہے تو اس کے عوض وہ ایک باپ کی بیٹی کو اغوا کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے تاکہ مجھ سے سودے بازی کرسکے۔"

"آپ مجھے یہ بتائیے مسٹر ہینی ڈیل کہ اس نے آپ سے کیا گفتگو کی ہے؟"

جواب میں مسٹر ہینی ڈیل نے وہ تمام گفتگو مجھے سنادی جو میں نے اس سے کی تھی۔ میں اپنی اداکاری کو بدستور برقرار رکھے ہوئے تھا۔ میں نے کہا۔

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی مسٹر ہینی ڈیل۔ عمل کسی کا ہے اور نقصان کسی کو پہنچا۔"

"ہاں میں جانتا ہوں اور اسی لیے میں ڈان سینٹر کے اس منصوبے سے اختلاف کرتا ہوں۔"

"تو اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ اب ہمارا آیندہ قدم کیا ہونا چاہیے۔ کیا وہ چالاک

آدمی ہمارے ہاتھ آسکے گا؟"

"ناممکن' دعوے سے کہتا ہوں ناممکن۔ وہ اتنا شاطر ہے کہ ہم اس کی گرد کو بھی نہیں پاسکیں گے۔"

"اور اگر اس نے مس ابیلا کو نقصان پہنچا دیا تو؟"

"آہ اس کے امکانات ہیں۔ اس کے امکانات ہیں تم تصور نہیں کرسکتے کہ اس سے گفتگو کرنے کے بعد میرے دل و دماغ کی کیا کیفیت ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کے قدموں میں گر جاؤں' رو رو کر اس سے گڑگڑا کر کہوں کہ میری بیٹی مجھے واپس کردے۔ اس کی محبوبہ کو اغوا کرنے کا مجرم میں نہیں ہوں۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے مسٹر ہینی ڈیل۔ ظاہر ہے اسے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے اور وہ یہی سمجھتا ہوگا کہ آپ اس سلسلے میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔"

"ہاں لیکن اتنا میں جانتا ہوں کہ اگر میں ڈان سینٹر سے اپنی بیٹی کے حوالے سے یہ درخواست کروں کہ اس کی محبوبہ اسے واپس کردی جائے تو میری یہ درخواست کبھی قبول نہیں ہوگی۔"

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ اتنے بڑے نقصانات کا ذمے دار کون ہوگا۔ ایسے کسی شدت پسند ادارے سے تو تعلق بھی میرے خیال میں غیر موزوں ہے۔"

"اب میں یہی سوچ رہا ہوں۔"

"اور اگر اس نے یہی مطالبہ کیا کہ اس کی محبوبہ کو واپس کرکے ابیلا کو واپس لے لیا جائے تو آپ کیا کریں گے؟"

"آہ میں کچھ نہیں کرسکوں گا۔ میں واقعی کچھ بھی نہیں کرسکوں گا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ ڈان سینٹر مجھے ادارے کی رکنیت سے نکال دے گا اور مجھ سے قطع تعلق کرلے گا لیکن اس کے بعد میں جانتا ہوں کہ مالی طور پر مجھے بالکل تباہ کردیا جائے گا یہی ڈان سینٹر کا طریقہ کار ہے۔ میں مالی طور پر تباہ ہونے کے لیے بھی تیار ہوں اگر مجھے میری بیٹی واپس مل جائے لیکن وہ شدت پسند لوگ اپنے اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں کریں گے اور مجھ سے اس بارے میں معذرت کرلیں گے۔"

میں نے آنکھیں بند کرلیں اور خاموشی سے بیٹھا اپنے جسم کو جنبش دیتا رہا۔ ہینی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈیل بھی سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"اب ان حالات میں......... مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں؟"

"اس نے آپ سے دوبارہ کوئی رابطہ قائم نہیں کیا؟"

"ابھی تک نہیں اور اس کی وجہ بھی میں جانتا ہوں۔" ہینی ڈیل بولا اور میں اس کی صورت دیکھتا رہا پھر اس نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"وہ ہر قسم کی جنگ کا ماہر معلوم ہوتا ہے اور دو دن کی یہ خاموشی اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ وہ مجھ سے ذہنی جنگ کر رہا ہے۔ وہ مجھے اتنا نروس کر دینا چاہتا ہے کہ میں ایک لمحے میں اس کے سامنے ہتھیار ڈال دوں۔"

"تو کیا آپ۔ ان حالات میں بھی آپ اس کے سامنے ہتھیار اٹھائے کھڑے رہیں گے مسٹر ہینی ڈیل؟"

"میں کیا ہتھیار اٹھاؤں گا۔ میری زندگی جس شخصیت کے لیے وقف ہے' اب وہی میری وجہ سے خطرے میں پڑ چکی ہے۔ آہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا کوئی مرحلہ بھی پیش آجائے گا۔ ورنہ میں اپنی بیٹی کو ساری کائنات کی نگاہوں سے چھپا کر رکھتا۔ اصل میں مجھے یہ کرنا چاہیے تھا جم نیل' مجھے یہ کرنا چاہیے تھا۔ آخر کار میں نے ایک ایسے ادارے سے رابطہ قائم کیا ہے جس کے دنیا میں لاکھوں دشمن ہو سکتے ہیں لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ دشمنی میری بیٹی تک منتقل ہو سکتی ہے اور میں اس کا شکار ہو گیا۔"

"تو پھر؟"

"وہ کم بخت مجھ سے کوئی مطالبہ بھی تو کرے۔ وہ مجھے بتائے تو سہی کہ وہ کیا چاہتا ہے۔"

"مسٹر ہینی ڈیل اگر آپ کے کہنے کے مطابق اس نے آپ سے یہی مطالبہ کر دیا تو؟"

"بس یہیں سے تو میں ختم ہو جاتا ہوں اگر اس نے مجھ سے یہ مطالبہ کر دیا تو ظاہر سی بات ہے کہ میں اس کا یہ مطالبہ پورا نہیں کر سکوں گا۔"

"اور اس کے علاوہ؟"

"میرا خیال ہے اس کے علاوہ وہ جو کچھ بھی طلب کرے گا میں اسے دے دوں

گا۔"

"اور اگر ڈان سینٹر کو اس بات پر اعتراض ہوا تو؟"

"جہنم میں جائے ڈان سینٹر' اس نے مجھے زندگی اور موت کے دوراہے پر لا کر لٹکا دیا ہے۔ بھلا تم خود بتاؤ انسان کے لیے جینے کا ایک ہی تو سہارا ہوتا ہے اور وہ سہارا ہے اس کی محبت' اس کا گھر اس کے ایسے جو اسے دل و جان سے پیارے ہوں اس کے علاوہ اور کیا کرنا ہوتا ہے اسے' میری بچی میری زندگی کا محور ہے۔ وہ......... وہ......... میں......... میں........." ہینی ڈیل نہ جانے کیا کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور آہستہ سے کہا۔

"بہرحال مسٹر ہینی ڈیل' میں کیا کہہ سکتا ہوں اس سلسلے میں۔ معاملہ میری ذہنی پہنچ سے بہت اونچا ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں اگر مجھے ایک اشارہ کر دیں تو میں اس سے جنگ کر کے مس ایلا کو حاصل کر سکتا ہوں لیکن اس کا کوئی پتا نشان تو ہو۔"

"آہ اگر اس کا کوئی پتا نشان مجھے مل جائے تو میں کاربوس کو الٹ کر رکھ دوں' سمندر چڑھا دوں کاربوس پر چاہے نتیجہ کچھ بھی نکلے لیکن ظاہر ہے وہ احمق نہیں ہے اس نے اپنے لیے کوئی ایسی ہی جگہ منتخب کی ہوگی جہاں اسے تلاش نہ کیا جا سکے۔ اب ہم اس کی ذہنی قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔"

میں نے خاموشی ہی اختیار کیے رکھی۔ ہینی ڈیل نے کہا۔

"دیکھو جم میرے نزدیک ہی رہو' مجھ سے زیادہ فاصلہ نہ اختیار کرو' مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ تم جس عذاب سے گزر رہے ہو۔ میں جانتا ہوں لیکن........." وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا پھر اس نے چند لمحات کے بعد کہا۔

"آرام کرو' ہمیں ساتھ ساتھ رہنا چاہیے تاکہ اس کی طرف سے اگر کوئی رابطہ ہو اور کوئی ایسی صورت حال پیش آجائے تو کم از کم میں تم سے مشورہ تو کر سکوں۔" میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی اور پھر مزید کچھ دیر رسمی گفتگو کرنے کے بعد اس نے مجھے میری خوابگاہ تک پہنچا دیا جو اس نے فوری طور پر منتخب کی تھی۔ خوابگاہ کا دروازہ بند کر کے میں بستر پر جا کر لیٹ گیا دل میں لاکھوں قہقہے مچل رہے تھے۔ بہرحال اس نے آج مجھے اپنے الفاظ میں کچھ اعزازات دیے تھے اور وہ چراغ جو پہلے بہت مدھم تھا اب اتنا روشن

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو گیا تھا کہ اس کی روشنی میرے چاروں طرف پھیل گئی تھی۔ یہاں آکر مجھے بے شمار فائدے حاصل ہوئے تھے اب یہ مارشل لیوٹن ڈلاز میرا ٹارگٹ تھا۔ پہلے بھی مجھے اس کے بارے میں نادرہ کی فراہم کی ہوئی فہرست سے تھوڑی بہت اطلاعات ملی تھیں لیکن وہ بس اطلاعات ہی کی حد تک بات تھی اس سے آگے میں نے اس کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا لیکن اب یہ سوچنا پڑ رہا تھا کہ اگر یہاں سے مجھے صورت حال معلوم کرنے کے بعد جمیکا بھیجا جانا تھا تو اس کا مقصد ہے لیوٹن ڈلاز کو اس بارے میں دوسری ہدایات دی گئی تھیں اور اسے میرے سلسلے میں کام کرنا تھا لیکن اب وقت ایسا آگیا تھا کہ مجھے خود ہی لیوٹن ڈلاز تک پہنچنا ہوگا۔ بہرحال یہ ساری صورت حال میرے لیے بڑی اطمینان بخش تھی اور میں اس تصور سے بے پناہ خوش تھا کہ کم از کم وقار صمدانی صاحب کا کام اب بالکل نزدیک ہے۔ دو دن ہو گئے تھے اس شخص کو ذہنی ٹارچر دیتے ہوئے اور اس دوران میرا تعلق ایبلا ڈیل سے بھی رہا تھا۔ وہ بالکل مطمئن تھی اور بلاشبہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ فلسطینی نوجوان احمد عسکری سے پاگلوں کی طرح محبت کرتی ہے اور اس پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لیے تیار ہے۔ بہرحال پھر موقع پاکر میں نے ہینی ڈیل کو ٹیلی فون پر مخاطب کیا۔ دن میں وہ کسی کام سے نکلا تھا اور اس نے مجھے بتا دیا تھا کہ وہ لنچ تک واپس آجائے گا میں کہیں نہ جاؤں' میں نے اس کے موبائل فون پر اسے مخاطب کیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ہینی ڈیل اس وقت کہاں ہے لیکن جب مجھے اس کی آواز سنائی دی تو مجھے احساس ہوا کہ اس کے آس پاس کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں کیونکہ ان کی آوازیں بھی ابھر رہی تھیں۔ جب میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بدحواس ہو گیا اور اس نے کسی قدر وحشت زدہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ' ایک منٹ مسٹر دانش منصور براہ کرم چند لمحے توقف کرو۔ میں اس وقت چند لوگوں کے درمیان ہوں۔"

"میں آپ کو دوبارہ فون کیے لیتا ہوں مسٹر ہینی ڈیل۔"

"نہیں پلیز نہیں رابطہ منقطع نہ کرنا میں بڑی بے چینی سے تمہارے فون کا انتظار کر رہا تھا۔"

"پھر آپ کوئی ایسی جگہ حاصل کیجیے مسٹر ہینی ڈیل جہاں میں آپ سے تفصیلی بات

چیت کرسکوں۔"

"بس ایک منٹ میں اپنی جگہ سے اٹھ چکا ہوں یہاں میرے پاس ایسی جگہ موجود ہے جہاں میں تم سے پر اطمینان انداز میں گفتگو کر سکتا ہوں۔ بس ٹھیک ہے۔ ہاں اب کہو۔ یہ بتاؤ سب سے پہلے ایبلا کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا تم نے؟"

"نہیں۔ یہ تو میں آپ سے کہہ چکا تھا مسٹر ہینی ڈیل کہ جب تک میرے اور آپ کے درمیان تفصیلی گفتگو نہیں ہو جاتی مس ایبلا کو پورے صبر و سکون کے ساتھ رکھا جائے گا۔"

"کیا تم مجھے اس کی آواز سنوا سکتے ہو۔"

"جلد بازی نہ کریں۔ یہ ابھی ممکن نہیں ہے۔"

"تو پھر بتاؤ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے میرے بارے میں؟"

"مسٹر ہینی ڈیل فیصلہ تو آپ کو کرنا ہے۔ آپ کو یہ طے کرنا ہے کہ آپ کس حد تک مجھ سے مخلص ہو سکتے ہیں جبکہ میں جانتا ہوں کہ آپ میرے بد ترین دشمنوں میں سے ایک ہیں۔"

"دیکھو مسٹر دانش منصور بات سنو' میں اس کائنات میں سب سے زیادہ مخلص اپنے آپ سے اور اپنی بیٹی سے ہوں کیونکہ اس کے علاوہ میرا اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔ بیشک میرے سامنے ایک مشن ہے' ایک مقصد ہے لیکن ہر مشن اور ہر مقصد کا تعلق سب سے پہلے اپنی زندگی سے ہوتا ہے اور ایبلا میری زندگی ہے یہ سمجھ لو کہ میں اپنی شہ رگ تمہارے انگوٹھے کے نیچے دبا رہا ہوں تمہارے ہاتھ کی ایک ہلکی سی جنبش میری زندگی ختم کر سکتی ہے ایبلا میری زندگی ہی ہے اس کی زندگی کی قیمت میں تمہیں دنیا کی ہر اس شے کی شکل میں دے سکتا ہوں جو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔"

"یہ بہت اچھی بات ہے مسٹر ہینی ڈیل آپ کو یہ جاننے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوگی کہ میرا تعلق کون سے ملک سے ہے؟"

"میں سمجھا نہیں۔"

"جس طرح آپ اپنے وطن کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں میں بھی اسی طرح اپنے وطن سے محبت رکھتا ہوں اور اس کے لیے اپنی زندگی ہزاروں بار قربان کرنے کے لیے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تیار ہوں۔ مسٹر ہینی ڈیل آپ نے اور آپ کی آرگنائزیشن نے جو کچھ کیا ہے وہ ایک بالکل ہی الگ کیس ہے جس کا تعلق میری اپنی ذات سے ہے میں نے اسی راستے سے آپ کو ٹریپ کیا ہے میں تو اپنی محبت کو خدا حافظ کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر کہ اگر میرے وطن کو اس کی قربانی درکار ہے تو میں یہ قربانی دے سکتا ہوں یا نہیں لیکن آپ اپنی بیٹی ابیلا کے سلسلے میں جس طرح مضطرب ہیں اس سے پہلا فائدہ میں آپ سے یہ حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پلانٹ جو میرے ملک بھیجا جا رہا تھا اور جسے آپ نے غاصبانہ طور پر روک کر اپنی تحویل میں لے لیا تھا سب سے پہلی کوشش آپ کی یہ ہو کہ وہ پلانٹ میرے ملک پہنچ جائے۔ آپ کے سپرد یہ پہلی ذمے داری ہے مسٹر ہینی ڈیل اس کے علاوہ میں آپ سے صرف ایک اور کام لوں گا اور جب میرے یہ دونوں کام مکمل ہو جائیں گے تو سمجھ لیجئے کہ ابیلا ڈیل آپ کے حوالے کر دی جائے گی۔"

"آہ.......... میں.......... میں.......... میں تیار ہوں۔ میں سچے دل سے تیار ہوں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ میرا یہ عمل مجھے ڈبونے کے لیے بہت کافی ہے اس پلانٹ کا مسئلہ اب میرا ذاتی مسئلہ نہیں رہ گیا ہے بلکہ حکومت اسرائیل یہ کوشش کر رہی ہے کہ وہ پلانٹ میں اس کے حوالے کر دوں۔ بس کچھ تنازعات ہیں جن کی بنا پر یہ مسئلہ فائنل نہیں ہو سکا لیکن میں ڈوب جانا پسند کروں گا میرا جو بھی حشر ہوگا میں اس سے نمٹ لوں گا میں کوئی بھی ترکیب کر لوں گا' کوئی بہانہ کر دوں گا میں' یہ سب کچھ تم مجھ پر چھوڑ دو میں تمہاری اس خواہش کی تکمیل کیے دیتا ہوں لیکن میرے دوست اس میں وقت تو لگے گا حالانکہ میں ابھی اسی وقت سے اپنی تمام بہترین کاوشوں کے ساتھ اس پلانٹ کو تمہارے وطن بھجوانے کی تیاری شروع کر دیتا ہوں لیکن اتنے عرصے میں اپنی ابیلا سے دور نہیں رہ سکتا۔"

"تم جس قدر اپنی بیٹی کے لیے جذباتی ہو مسٹر ہینی ڈیل میں اپنی محبوبہ کے لیے بھی اتنا ہی جذباتی ہوں جب میں اس کے لیے ایک طویل عرصہ صبر کر سکتا ہوں تو تمہیں بھی صبر کرنا ہوگا۔"

"دیکھو اپنے اور تمہارے درمیان کا فرق میں تمہیں بتا چکا ہوں' مجھے اس امتحان میں نہ ڈالو اگر میں تم سے کیے ہوئے وعدے سے منحرف ہو جاؤں تو تم میرے ساتھ جو

سلوک چاہو کر سکتے ہو مجھے سزا دے لینا لیکن.......... لیکن.........."

"مسٹر ہینی ڈیل کام اب سب کچھ میری مرضی سے ہی ہوگا میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کتنی برق رفتاری سے اپنا یہ عمل مکمل کر لیتے ہو۔ جب مجھے اس بات کی اطلاع مل جائے گی کہ یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے تب میں تم سے اپنے دوسرے کام کے بارے میں کہوں گا اور وہ دوسرا کام صرف چند گھنٹوں کا کام ہوگا اس کا میں تمہیں اعتبار دلاتا ہوں۔"

"لیکن بات تو سنو۔"

"او کے۔ خدا حافظ۔" میں نے کہا اور فون بند کر دیا اس کے بعد مجھے برق رفتاری سے اپنی رہائش گاہ پر پہنچنا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ ہینی ڈیل دوڑا دوڑا میرے پاس ہی آئے گا اس نے وعدہ کر لیا تھا اور میری مسرتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا میرا اندازہ بالکل غلط نہیں نکلا۔ ہینی ڈیل تھوڑی ہی دیر کے بعد جم جیل.......... جم جیل پکارتا ہوا میرے کمرے میں گھس آیا تھا میں ایک آرام کرسی پر نیم دراز کیفیت میں تھا اور میرے چہرے پر وہی غم آلود انداز نظر آ رہا تھا اسے دیکھ کر میں سنبھل کر بیٹھ گیا اور پھر میں نے اچانک ہی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے مسٹر ڈیل! کیا مس ابیلا کا پتا چل گیا؟"

"بیٹھو' بیٹھو میرا اس سے رابطہ ہوا ہے اس نے مجھ سے اپنی پہلی فرمائش بیان کر دی ہے بیٹھو پلیز' بیٹھ جاؤ تم اس وقت میرے لیے بہت بڑا سہارا ہو میں دنیا کی ہر بات پر تم سے مشورہ کر سکتا ہوں۔ مجھے تم پر ہر طرح سے اعتماد ہے بلکہ اب تو میں سمجھتا ہوں کہ میری اور تمہاری ذات یکساں ہی ہے۔" میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تب اس نے وہ تمام گفتگو سنا دی جو دانش منصور کی حیثیت سے میرے اور اس کے درمیان ہوئی تھی۔ میں سرد اور سپاٹ چہرہ لیے ہوئے اس کی باتیں سنتا رہا تھا پھر میں نے ایک تھکی تھکی سانس لے کر کہا۔

"مسٹر ہینی ڈیل میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے ابیلا کو اس کے شکنجے سے نکا لیے جو شخص اتنا شاطر اور خطرناک ہے وہ اسے کوئی ذہنی اور جسمانی نقصان بھی پہنچا سکتا ہے آپ نہیں جانتے وہ کس قدر حساس لڑکی ہے۔ سوری مسٹر

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہینی ڈیل میں جو الفاظ کہہ رہا ہوں براہ کرم ان کی نوعیت پر غور کیجیے گا میں شدید ذہنی انتشار کا شکار ہوں۔"

"تم بالکل ٹھیک کہتے ہو جم مجھے خود بھی اس کا احساس ہے بہرحال پانسہ پلٹ گیا ہے وہ خطرناک آدمی یقینی طور پر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیے بغیر باز نہیں آئے گا میں اپنی بچی کے لیے کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا حالانکہ میں نے بڑے عزم اور بڑے زبردست پلان کے تحت وہ پلانٹ اس ملک جانے سے روکا تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اب مجھے دوبارہ اسے وہاں بھیجنے کے لیے کتنی شدید جدوجہد کرنا پڑے گی اور اس کے بعد نہ جانے کیسے کیسے حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔"

"کیا آپ باآسانی اسے وہاں روانہ کرسکتے ہیں۔"

"آسانی کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لیکن میری کاوشیں بہرحال اس کام کو کرسکتی ہیں میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ کس طرح کرنا ہے۔"

"میں آپ کا ہر طرح معاون رہوں گا مسٹر ہینی ڈیل لیکن اس بدبخت نے اپنا دوسرا پروگرام نہیں بتایا۔"

"آہ کاش وہ بتا دیتا لیکن ہم اس طرح اس کے شکنجے میں پھنس چکے ہیں کہ کچھ نہیں کرسکتے۔ کچھ بھی نہیں کرسکتے تم میرے دوست ایک کام کرو میں، میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا حلیہ درست کرو اور مستعد ہو جاؤ۔ یہ سوگ میری زندگی کو گھن لگا رہا ہے میں جب اپنی بیٹی کے بارے میں تصور کرتا ہوں تو یقین کرو میرا سانس رکنے لگتا ہے تمہیں دیکھ کر مزید یہ احساس ہوتا ہے کہ صورت حال بہت سنگین ہوگئی ہے کیونکہ تم جیسا شخص آسانی سے مضمحل نہیں ہوسکتا۔ مجھے تم پر بے حد اعتماد ہوگیا ہے۔" میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ مسٹر ہینی ڈیل جو کچھ میں کر رہا ہوں اس پر پچھتانے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے آپ ایسی ہی شخصیت کے مالک ہیں کہ آپ پر رحم نہیں کھایا جاسکتا بہرحال میں نے ہینی ڈیل سے وعدہ کرلیا کہ میں اپنے آپ کو سنبھالوں گا۔ ہینی ڈیل نے اس پلانٹ کو بھیجنے کے لیے ایک منصوبہ میرے سامنے پیش کیا اور بلاشبہ یہ نہایت کارآمد تھا۔ کوئی ایسی اہم بات نہیں تھی اس میں، بس اتنا سا کام تھا کہ ہینی ڈیل اپنے وسائل اور تعلقات سے کام لے کر بالکل نئے نام اور نئے طریقے سے اس پلانٹ کو ایک بڑی کمپنی کے جہاز پر منتقل کرتا اور

اس کے بعد اسے میرے وطن بھجوا دیتا۔ یہی طریقہ کار اس نے منتخب کیا تھا۔ اصل پلانٹ کا کسی کو اندازہ نہیں ہوسکتا تھا۔ بہرحال میں نے مکمل طور پر اس سے تعاون کیا اور ایک بار پھر میں نے اپنا حلیہ تبدیل کرلیا۔ میں ہینی ڈیل کے شانہ بشانہ پلانٹ کو اپنے وطن بھجوانے کی کارروائیوں میں مصروف ہوگیا تھا۔ بھلا اس سے زیادہ دلچسپ کام میرے لیے اور کیا ہوسکتا تھا۔ اس دوران دو دفعہ ابیلا ڈیل سے بھی ملاقات ہوئی۔ بڑی ہوشیاری اور چاروں طرف سے محتاط ہونے کے بعد میں اس تک پہنچا تھا۔ وہ بھی جلد بازی کا شکار تھی۔ میں نے اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

"اصل میں ابیلا، مسٹر ہینی ڈیل کی شخصیت میرے لیے کچھ اس طرح محترم ہے کہ انھیں دھوکہ دیتے ہوئے بھی دل بری طرح دکھتا ہے۔ لیکن میں آپ کے موقف سے بہت زیادہ متاثر ہوگیا ہوں۔ آپ کا اپنا مسئلہ بھی اتنا ہی سنگین ہے کہ اسے بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔"

"دیکھو، میں نے بہت سی ناکامیوں کے بعد اور بڑے دکھ اٹھانے کے بعد امید کے یہ چراغ روشن دیکھے ہیں۔ کہیں کسی جگہ اپنے احساس کا شکار مت ہو جانا ورنہ میں بے موت ماری جاؤں گی۔ اب تک میں نے نہایت ہمت سے اپنے آپ کو برقرار رکھا ہے لیکن اب اگر میں ناکام ہوئی تو خودکشی کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔"

"نہیں مس ابیلا۔ میں قول کا دھنی ہوں۔ ایک دفعہ جب میں نے آپ سے وعدہ کرلیا تو کسی بھی طور اس وعدے سے منحرف نہیں ہوسکتا۔ آپ مکمل اطمینان رکھیے۔"

"تمہیں عسکری کی زندگی کے بارے میں تو علم ہوگیا ہے۔"

"ہاں عسکری زندہ ہے اور مسٹر ہینی ڈیل نے اسے آرام سے رکھا ہوا ہے۔"

"یہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے۔"

"ویسے مس ابیلا ایک بات بتائیے مجھے۔ آپ نے آئندہ کے لیے کیا پروگرام بنایا ہے؟"

"میں تم سے یہی بات کرنا چاہتی تھی۔ اصل میں میرے اپنے ذہن میں جو فوری پروگرام ہے وہ یہ ہے کہ مسٹر ہینی ڈیل کو مجبور کرو کہ احمد عسکری کو البانیہ بھجوا دے۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

البانیہ میں میری ایک بہت گہری دوست شیریا رہتی ہے۔ حالانکہ شیریا اینگ لیکن ہے اور کسی زمانے میں اینگ لیکن کے لیے بہت سے کام کر چکی ہے لیکن وہ میتھوڈسٹ مشن سے کوئی ایسی نفرت نہیں کرتی جو یہ کہا جاسکے کہ وہ ڈیڈی کے خلاف ہوگی اور اگر ہوگی بھی وہ ڈیڈی کے خلاف تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ میری بہت گہری دوست ہے اور میرے لیے سب کچھ کرنے پر تیار رہتی ہے۔ مجھے اس پر بہت زیادہ بھروسا ہے۔ البانیہ میں وہ مجھے ہر طرح کی مدد دے گی۔"

"ٹھیک، تو پھر آپ یہاں سے البانیہ جانا چاہتی ہیں۔ کیا احمد عسکری کے ساتھ؟"

"نہیں، ڈیڈی کو اگر شبہہ بھی ہوگیا کہ میں کسی طرح سے اس پروگرام میں ملوث ہوں تو یوں سمجھ لیجیے مسٹر جم بیل کہ وہ جنونی آدمی ہیں پھر وہ ہر خطرہ مول لینے پر مجبور ہو جائیں گے اور شاید اپنے اس پروگرام کو وہ فوری طور پر ملتوی کر دیں۔"

"آپ مطمئن رہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔"

"لیکن ہوگا کیا؟"

"احمد عسکری کو ساری تفصیلات کے ساتھ البانیہ بھجوا دیا جائے۔ میں کاربوس سے برج ٹاؤن جاؤں گی اور پھر وہاں سے البانیہ چلی جاؤں گی۔"

"آپ اس کے انتظامات کر سکتی ہیں؟"

"تم بالکل فکر مت کرو، یہ کھیل بھی میں ڈیڈی کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر ہی کھیلوں گی۔"

"کیا مطلب؟"

"برج ٹاؤن میں ڈیڈی کے بڑے شاندار تعلقات ہیں اور میرے لیے یہ بندوبست ان کے توسط سے ہو جانا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔"

"گڈ، لیکن احمد عسکری کی رہائی کے بعد جب تمہیں ان کے سامنے پیش ہونا ہوگا تو وہ تمہیں مکمل طور پر نگاہ میں رکھیں گے اور تمہارے لیے یہ کام مشکل ہو جائے گا۔" وہ گہری سوچ میں ڈوب گئی پھر اس نے کہا۔

"ہاں یہ تم نے صحیح نشاندہی کی۔ واقعی اس میں کوئی شک نہیں ایسا ہو سکتا ہے۔"

"پھر بھی تم فکر مت کرو۔ میں اس سلسلے میں تمہاری مدد کروں گا۔" اس نے مجھے

شکر گزار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی نے اگر تمہیں اپنے دل میں یہ مقام دیا ہے تو یقین کرو غلط نہیں دیا ہے تم اس قدر اچھے ہو کہ........"

"خیر بہرحال، اب جو کچھ بھی ہے لیکن تھوڑا سا وقت لگے گا اس میں، مسٹر ہینی ڈیل کو آمادہ کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ میں ذرا حالات کا انتظار کر رہا ہوں۔ موقع ملتے ہی اس سلسلے میں کام شروع کر دوں گا۔"

"مجھے زیادہ فکر نہیں ہے۔ کیونکہ اب مجھے تم پر مکمل اعتبار ہو چکا ہے۔" میں دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

بہرطور میں نے وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے لیا۔ مسٹر ہینی ڈیل سازشی ذہن کے مالک تھے لیکن اس بار خود ایک بدترین سازش کا شکار ہوگئے تھے اور خود ہی اپنی ذہانتوں سے کام لے کر اپنے دشمنوں کے لیے کام کر رہے تھے۔ انھوں نے ایک ایسا طریقہ کار اختیار کیا تھا کہ کسی کو یہ اندازہ نہ ہوسکے کہ ان جہازوں سے جو اعلیٰ درجے کی مشینری جارہی ہے اس کا اصل کام کیا ہے۔ جہاں، جہاں سے ان جہازوں کو گزرنا تھا۔ وہاں کے لیے مسٹر ہینی ڈیل نے اپنے وسیع تر تعلقات سے کام لے کر کلیرنس لے لیا تھا اور ایک ایسے نئے نام سے یہ سب کام کرایا تھا جو کسی کے لیے باعث تردد نہیں تھا۔ جب تک کہ یہ میرے وطن نہ پہنچ جائے اور اصل صورت حال کسی خاص ذریعے سے میرے وطن کے دشمنوں کے کانوں تک نہ پہنچے۔ میں اس ساری کارروائی سے مطمئن تھا اور جانتا تھا کہ مسٹر وقار صمدانی اصل صورت حال کو سمجھ لیں گے جب انھیں اس سلسلے میں ساری تفصیلات معلوم ہوں گی۔ ظاہر ہے میرے علاوہ ان کا ذہن کسی اور طرف نہیں جائے گا۔ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی صلہ درکار نہیں تھا کہ ان لوگوں کے دلوں میں میری عزت اور میرا مقام برقرار رہے پھر دو جہاز وہ عظیم الشان پلانٹ لے کر روانہ ہوگئے۔

مسٹر ہینی ڈیل سے اس رات بہت دیر تک میری گفتگو ہوئی ہینی ڈیل مسلسل غم کا شکار تھا۔ اس نے کہا۔

"پتا نہیں اس کمبخت کو اس صورت حال کا علم ہوگا یا نہیں۔ میرا لاکھوں روپیہ خرچ ہوگیا اور، یہ پلانٹ یقین کرو میری گردن بری طرح پھنس سکتی ہے اگر صورت حال

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

حکومت اسرائیل کے علم میں آجائے۔"

"کیا کیا جاسکتا ہے مسٹر ہینی ڈیل۔ میں تو اس سلسلے میں قطعی ناواقف آدمی ہوں؟"

ہینی ڈیل ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا۔ بہت دیر تک سوچتا رہا پھر بولا۔

"اور اب اس کے بعد وہ بد نصیب شخص نہ جانے کون سا نیا مطالبہ کرے گا۔ او میرے خدا اگر ایسا ہی کوئی اور کام اس نے میرے سپرد کر دیا۔ لعنت ہو ڈان سینٹر پر جس نے یہ کھیل کھیلتے ہوئے مجھے عذاب میں گرفتار کر دیا۔"

"ویسے مجھے تعجب ہے مسٹر ہینی ڈیل' ڈان سینٹر کی طرف سے آپ سے اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں کی گئیں؟"

"جواب دے دے کر تنگ آگیا ہوں اس طرف سے مسلسل مجھ پر دباؤ ہے کہ مجھے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ یہ میری ذمے داری ہے لیکن میں کیا کروں بتاؤ۔ وہ لوگ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ معاملہ جس شخص کا ہے۔ وہ کس حیثیت کا انسان ہے۔" مسٹر ہینی ڈیل نے جواب دیا۔

بہر حال کم از کم چوبیس گھنٹے کا آرام مسٹر ہینی ڈیل کو دینا ضروری تھا اور اس کے بعد انھیں اپنے نئے مطالبے سے آگاہ کرنا تھا جو بہر طور ان کے لیے اتنا زیادہ مشکل نہیں ثابت ہوگا۔

چنانچہ میں صورت حال کا جائزہ لیتا رہا اور پھر جب مسٹر ہینی ڈیل اس عظیم صدمے سے کسی حد تک بحال ہوئے تو میں نے موقع پاکر انھیں ٹیلی فون کیا۔ اس وقت میرے اور ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ مسٹر ہینی ڈیل نے فون ریسیو کیا تو میں نے نہایت ادب سے انھیں مخاطب کیا اور مسٹر ہینی ڈیل میری آواز سن کر بے اختیار ہوگئے۔

"میں نے تمہارا مطالبہ پورا کر دیا ہے اگر تم نے صورت حال کا جائزہ لیا ہو تو تمہیں علم ہوگیا ہوگا کہ میں نے اپنی زندگی کو ایک مستقل روگ لگالیا ہے اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اس سلسلے میں معاف کر دیا جائے گا تو اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو۔ تم نے میری زندگی تباہ کر ڈالی ہے۔"

"آپ نے بھی بہت سی زندگی تباہ کی ہوں گی مسٹر ہینی ڈیل۔ ہوتا ہے یوں بھی ہوتا ہے' ہر شخص کو اونچ نیچ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

"اچھا فضول باتوں سے گریز کرو۔ مجھے بتاؤ میری بیٹی کو کب رہا کر رہے ہو؟"

"میرا خیال ہے آپ کی یادداشت پر کچھ اثر پڑا ہے مسٹر ہینی ڈیل آپ کچھ بھول رہے ہیں۔"

"مجھے یاد ہے۔ کاش میں تمہیں گالیاں دے سکتا۔"

"ارے توبہ توبہ مسٹر ہینی ڈیل آپ جیسی عظیم شخصیت صرف گالیوں پر گزارا کر سکتی ہے آپ کو تو میرے بدن کی چندیاں اڑا دینی چاہئیں اپنے تمام وسائل اس کام پر صرف کر دینے چاہئیں کہ مجھے ہلاک کر دیا جائے لیکن مسٹر ہینی ڈیل۔ ڈان سینٹر یا روز آرگنائزیشن ابھی تک اس شخص کو پیدا نہیں کر سکی ہے جو مجھے نقصان پہنچا دے۔ آپ لوگوں کی غلط "کیلکولیشن" آپ کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ جواب میں ہینی ڈیل کی آواز نہیں سنائی دی تھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ وہ شدت غم سے قوت گویائی کھو بیٹھا ہے۔ چند لمحات کے بعد میں نے کہا۔

"بہر حال مسٹر ہینی ڈیل آپ نے نیک نیتی سے ایک کام سرانجام دے دیا ہے اور میں اس کی جانب سے مطمئن ہوں دوسرا مطالبہ جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا اتنا بڑا نہیں ہے۔ بہت معمولی سی بات ہے۔"

"بتاؤ۔ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتاؤ۔ آہ تم ایک ایسا عذاب بنے ہو میرے لیے جس کا میں کبھی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا۔"

"اب دیکھیے نا یہ تو آپ کی کوتاہی ہے۔ کم از کم آپ کو مناسب خواب ضرور دیکھنے چاہئیں۔ بہر حال اب میں آپ کی توجہ ایک ایسے مظلوم شخص کی جانب کرانا چاہتا ہوں جسے آپ نے حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ میں احمد عسکری کی بات کر رہا ہوں۔"

ہینی ڈیل پر چند لمحات کے لیے سکتہ طاری ہوگیا وہ دیر تک خاموش رہا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"ایک سوال کا جواب دو گے؟"

"ضرور ہم اچھے کاروباریوں کی طرح گفتگو کر رہے ہیں۔"

"کیا اس کے بارے میں تمہیں میری بیٹی نے بتایا ہے؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مس ڈیل نے؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں۔"

"کیا مس ڈیل کو اس بات کا علم ہے کہ آپ نے تنظیم آزادی فلسطین کے رکن کو اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے؟"

"تم مجھے صرف میرے سوال کا جواب دو۔ کیا اس کی نشاندہی میری بیٹی نے کی ہے؟"

"اوہو سوری مسٹر ہینی ڈیل' میں بھول گیا وہ بہر حال آپ کی بیٹی ہے اور ظاہر ہے آپ کی تمام حرکتوں سے بخوبی واقف ہوگی لیکن احمد عسکری کا تعلق تنظیم آزادی فلسطین سے ہے۔"

"مگر تمہیں اس شخص سے کیا دلچسپی ہے؟" ہینی ڈیل نے سوال کیا۔

"نہایت احمق ہیں آپ مسٹر ڈیل۔ پہلی بات تو آپ یہ بھول گئے کہ میرا تعلق کون سے ملک سے ہے' دوسری بات آپ نے یہ نظر انداز کر دی کہ وہ میرا ہم مذہب ہے۔ تنظیم آزادی فلسطین کو احمد عسکری کی ضرورت ہے اور میری معلومات کے مطابق احمد عسکری آپ کے قبضے میں ہے۔"

"اگر میں اس سے انکار کروں تو؟"

"آپ بے شک انکار کر سکتے ہیں' لیکن آپ نے ابھی ابھی خود ہی ہمیں ایک پوائنٹ دے دیا ہے جو ہمارے لیے نہایت کار آمد ہے۔"

"پوائنٹ؟"

"جی ہاں۔"

"وہ کیا؟"

"ابھی آپ نے کہا کہ کیا احمد عسکری کے بارے میں ہمیں آپ کی صاحبزادی نے بتایا ہے ایسا ہوا تو نہیں ہے لیکن مسٹر ہینی ڈیل اس سوال کا کوئی پس منظر تو ہوگا۔"

"نہیں' نہیں میں نے بس.......... بس یونہی.......... یونہی.........." ہینی ڈیل گھبرا گیا۔

"نہیں مسٹر ہینی ڈیل آپ ذہنی طور پر اتنے کمزور انسان نہیں ہیں کہ کوئی بے

مقصد بات کہہ ڈالیں۔ آپ نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا اگر آپ احمد عسکری کو اپنے قبضے میں رکھنے سے انکار کریں گے تو میرا خیال ہے مس ہینی ڈیل پر تھوڑا سا تشدد اس بات کی وضاحت کر دے گا ویسے بھی وہ بہت کمزور خاتون ہیں اور میرا خیال ہے ہمارا تھوڑا سا تشدد اس بات کی وضاحت کر دے گا ویسے بھی وہ بہت کمزور خاتون ہیں اور میرا خیال ہے ہمارے تھوڑے سے تشدد کی تاب نہیں لا سکیں گی۔ ٹھیک ہے اگر آپ احمد عسکری کی اپنی تحویل میں موجودگی سے انکار کرتے ہیں تو مس ڈیل اس بارے میں ہمارے شبہات کی تصدیق کر دیں گی۔"

"سنو۔ بکواس مت کرو۔ کیا تنظیم آزادی فلسطین نے احمد عسکری کو تم سے مانگا ہے؟"

"ایسی ہی بات ہے اور میں اس کا وعدہ کر چکا ہوں۔"

"ٹھیک ہے تو کیا چاہتے ہو احمد عسکری کے بارے میں؟"

"اسے رہا کر دیجئے گا۔"

"کیا میں اسے تمہارے حوالے کر دوں؟"

"خوب کیا بوڑھا ذہن ہے آپ کا۔ میرے حوالے کرنے سے آپ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ میں اسے اپنی تحویل میں لینے کے لیے بہر طور آپ سے رجوع کروں گا اور آپ میرے خلاف اپنی آخری کاوشیں کریں گے۔"

"تم شیطان ہو۔ مکمل شیطان ہو تم۔"

"آپ کوئی مناسب گالی بھی نہیں دے سکتے مجھے مسٹر ہینی ڈیل۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میرے بارے میں کوئی غلط لفظ استعمال کرنے کا مطلب کیا ہوگا۔"

"پھر مجھے بتاؤ میں کیا کروں احمد عسکری کے لیے۔ تم نے میری شہ رگ کاٹ دی ہے۔ زیادہ وقت مت ضائع کرو۔"

"بہت معمولی سا کام کرنا ہوگا۔ احمد عسکری کو بس بار باڈوس سے نکال دیجئے گا۔ جہاں آپ مناسب سمجھیں بھیج دیجئے گا۔ تنظیم اسے اپنی تحویل میں خود لے لے گی۔ یہ اس کی اپنی ذمے داری ہوگی۔ آپ یوں کریں کہ اسے برج ٹاؤن سے البانیہ بھجوانے کے انتظامات کر دیں۔ البانیہ ایئرپورٹ سے فوری طور پر تنظیم آزادی فلسطین اسے اپنی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تحویل میں لے لے گی۔ آپ کو اس سلسلے میں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔"

ہینی ڈیل چند لمحات خاموش رہا اور پھر اس نے کہا۔ "ٹھیک ہے میں اس کے لیے بھی تیار ہوں لیکن کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اور کوئی شرط ہوگی؟"

"بالکل نہیں مسٹر ہینی ڈیل۔"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ احمد عسکری رہا ہونے کے بعد میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا؟"

"آپ بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں مسٹر ہینی ڈیل اب ایسے معمولی معمولی لوگوں کے بارے میں آپ اس انداز سے سوچنے لگے۔"

"اگر اسے تمہارا تعاون حاصل رہا تو وہ میرے لیے خطرناک بن سکتا ہے۔ میرا اور اس کا معاملہ ایک یہودی اور مسلمان کا معاملہ نہیں ہے بلکہ میرے اور اس کے درمیان کچھ اور اختلافات بھی ہیں۔"

"مجھے ان اختلافات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں نے احمد عسکری کی رہائی کی ذمے داری قبول کی ہے اس کے بعد تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے اسے لے کر کہیں بھی چلے جائیں گے بات ختم ہو جاتی ہے۔"

"اگر بات اس طرح ختم ہو جاتی ہے تو میں بخوشی اس سلسلے میں تیار ہوں اور تمہاری ہدایت کے مطابق جیسے بھی تم کہو میں اسے رہائی دیے دیتا ہوں۔"

"تو پھر اسے عزت اور احترام کے ساتھ ایک مناسب رقم کی ادائیگی کردیں اور برج ٹاؤن بھجوا دیں وہاں سے اسے البانیہ کے لیے روانہ کرنا مکمل طور سے آپ کی ذمے داری ہوگی۔"

"ٹھیک ہے میں یہ کام کردوں گا لیکن اس کے بعد میری بیٹی مجھے کب واپس مل جائے گی؟"

"جونہی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ مس ڈیل خود بخود آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر۔"

"اوکے' اوکے' لیکن میں جس قدر جلد یہ کام کروں گا تمہیں بھی اتنی ہی جلدی میری بیٹی کو میرے حوالے کرنا ہوگی۔"

"مسٹر ہینی ڈیل میں جس قسم کا انسان ہوں' آپ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ مردوں کی طرح جنگ کرنے کا عادی ہوں اور مردوں والی زبان رکھتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے دیکھ لیتا ہوں۔" ہینی ڈیل نے جواب دیا اور میں نے فون بند کر دیا۔

اپنی اس کامیابی پر بے انتہا مسرور تھا اور اب وہ لمحات آگئے تھے جب مجھے یہاں کا کام ختم کرلینا تھا۔ اس امداد غیبی پر تہہ دل سے اللہ کے حضور شکر گزار تھا۔ مجھے بہت زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑی تھی اور اس سلسلے میں کوئی خاص ہنگامہ آرائی بھی نہیں ہوئی تھی۔ صرف دماغی جنگ لڑنا پڑی تھی اور مجھے اس دماغی جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مسٹر ہینی ڈیل سے فوراً ملاقات کرنے سے پہلے میں نے اس وقت ابیلا ڈیل کے پاس جانا مناسب سمجھا۔ احتیاط میں ہر قیمت پر کیا کرتا تھا اور مکمل احتیاط کے ساتھ میں ابیلا ڈیل کے پاس پہنچ گیا۔ وہ مطمئن تھی اور صبرو سکون سے آنے والے واقعات کے انتظار میں تھی۔ مجھ سے بڑے مخلصانہ انداز میں ملتی تھی اور اس نے میری شخصیت کا اعتراف کیا تھا اس وقت بھی اس نے اسی طرح میرا استقبال کیا۔ اور کہنے لگی۔

"کہئے مسٹر جم بیل' کیسی کارروائی جارہی ہے آپ کی؟"

"نہایت مناسب مس ابیلا ڈیل' مجھے مسرت ہے کہ میں آپ کی خدمت کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں میرا خیال ہے اب صرف چند گھنٹوں کے اندر اندر مسٹر احمد عسکری رہائی پا جائیں گے۔ البانیہ میں ان کے لیے کوئی خاص ہدایت ہے آپ کی طرف سے۔"

ابیلا ڈیل کے چہرے پر مسرتوں کے پھول کھل اٹھے تھے۔ اس نے کہا۔

"کیا مسٹر ہینی ڈیل نے احمد عسکری کو اپنی تحویل میں قبول کرلیا ہے؟"

"نہ صرف قبول کرلیا ہے بلکہ اب سے چند گھنٹوں کے اندر اندر احمد عسکری کی روانگی کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔" میں نے ابیلا ڈیل کو اس بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں لیکن ایک مخصوص حد تک یعنی اسے صرف یہ پتا چل گیا کہ مسٹر ہینی ڈیل تمام تر مراعات کے ساتھ احمد عسکری کو البانیہ بھجوانے کے لیے تیار ہوگئے ہیں۔

"میری اس سے ملاقات تو ممکن نہیں ہوسکے گی؟" ابیلا ڈیل نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ کوئی خطرہ مول لینا میرے خیال میں کسی طور مناسب نہیں ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں سمجھتی ہوں۔ مسٹر ہینی ڈیل بھی بہت چالاک آدمی ہیں۔ بہرحال سچی بات یہ ہے کہ کبھی کبھی میں اپنے آپ کو مجرم محسوس کرتی ہوں۔ انھوں نے بے شک مجھے بہت بڑا مقام دیا ہے لیکن میں ان واقعات کو نہیں بھول سکتی جن میں میری ماں کی موت ہوئی اور جس میں مسٹر ہینی ڈیل نے میری محبت پر ضرب لگائی۔ میری تو ساری زندگی ایک زخم بنادی تھی انھوں نے بہرحال قدرت نے میری مدد کی اور مجھے آپ جیسے ایک آدمی کا سہارا حاصل ہوگیا۔"

"میرا خیال ہے اب مسٹر ہینی ڈیل کو میری تلاش ہوگی۔ میں خود بھی ذہنی طور پر بڑا افسردہ ہوں مس ڈیل کیونکہ بہرحال وہ میرے باس ہیں۔"

"آئی ایم سوری جم بیل لیکن جو کام تم کر رہے ہو اس میں بہت سے دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ ہم مجبوروں کی دعائیں۔"

"آپ بتا سکتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کا منصوبہ کیا ہے؟"

"آپ صرف اتنا کیجیے کہ احمد عسکری کو یہاں سے روانہ کریں اور اس سے کہیں کہ وہ البانیہ میں سائنو پول ہوٹل میں قیام کرے۔ البانیہ کے دارالحکومت میں سائنو پول ہوٹل تیسرے درجے کے ہوٹلوں میں شمار ہوتا ہے لیکن ایسے ہی کسی ہوٹل میں قیام کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ میں وہاں اس کے پاس پہنچ جاؤں گی آپ اس سے کہہ دیجیے کہ وہ وہیں خاموشی سے میرا انتظار کرے اور پرسکون رہے پھر وہاں سے ہم یونان نکل جائیں گے اور اس کے بعد اپنی نئی دنیا کی تلاش میں سرگرداں ہو جائیں گے۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہاں میری دوست "شیریا" میری معاون ہوگی۔ وہ بہت اچھی لڑکی ہے اور اس کی زندگی میں بہت سے الجھے ہوئے ہیں۔ اب وہ تنہا وہاں زندگی گزار رہی ہے اور بڑی غمزدہ رہتی ہے۔ بہرحال وہ میری مدد کرے گی۔ شیرنی ہے وہ اور اس نے اپنے آپ کو اس طرح کی شخصیت میں ڈھال لیا ہے کہ آپ اسے دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔"

"تو شیریا وہاں آپ کے لیے کیا کر سکتی ہے۔"

"بس میں اس سے یہی کام لوں گی کہ یونان نکل جاؤں۔"

"ٹھیک ہے آپ کی یہ ہدایات میں احمد عسکری کو پہنچا دوں گا۔" کچھ دیر کے بعد میں ہینی ڈیل کی بیٹی کے پاس سے چلا آیا اور میرا اندازہ بالکل درست نکلا۔ ہینی ڈیل میری

رہائش گاہ پر مضطربانہ انداز میں چہل قدمی کرتے ہوئے میرا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے شکایتی انداز میں کہا۔

"چلے جاتے ہو مجھے بتا کر بھی نہیں جاتے۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ اب تم میری زندگی کا ایک ایسا حصہ بن چکے ہو جس کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ آؤ میرے ساتھ آؤ' آؤ جلدی مجھے تم سے بہت اہم گفتگو کرنی ہے۔"

میں مسٹر ہینی ڈیل کے ساتھ اندر چلا گیا۔ ہینی ڈیل نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کمینے کا' اس ذلیل کا فون ملا ہے مجھے۔ وہ' وہ شیطان صفت آدمی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ میری زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہے۔"

"کیا اس نے اپنے دوسرے مطالبے کا اعلان کیا؟"

"ہاں اور وہ مطالبہ بھی اتنا ہی سخت ہے لیکن' لیکن میں اس کا مطالبہ پورا کرنے کے لیے تیار ہوں احمد عسکری نامی ایک شخص ہے جو میری تحویل میں ہے کچھ ایسے واقعات پیش آگئے تھے کہ مجھے احمد عسکری کو اپنی تحویل میں رکھنا پڑا۔ وہ فلسطینی ہے میرا دشمن بھی ہے۔ دانش منصور نے احمد عسکری کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ۔ بہت ہی خوفناک آدمی معلوم ہوتا ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ڈان سینٹر نے اپنے لیے ایک زہریلا سانپ پالا ہوا ہے وہ ڈستا رہے گا۔ ڈان سینٹر اس کا سر نہیں کچل سکتا۔ یہ میری پیش گوئی ہے۔"

"آپ نے احمد عسکری کی رہائی کے بارے میں کیا سوچا؟"

"اسے رہا کرنا پڑے گا۔ اسے البانیہ بھجوانا ہے اور یہ ساری ذمے داری میں تمہارے سپرد کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے معاف کرنا میرے دوست تم بھی سوچتے ہو گے کہ میں نے کس طرح تمہیں اپنے ذاتی مسائل میں الجھا لیا ہے۔"

"نہیں مسٹر ہینی ڈیل کیا آپ نے اتنے عرصے میں یہی اندازہ لگایا ہے کہ میں آپ سے اتنا فاصلہ رکھتا ہوں آپ نے میرے بارے میں جو کچھ سوچا وہ آپ کا اپنا عمل تھا مسٹر ہینی ڈیل لیکن میں ذہنی طور پر آپ سے اتنا متاثر ہوں کہ آپ کے اشارے پر سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔"

"آہ تم مجھے' تم مجھے قدرت کے ایک انعام کے طور پر ملے ہو۔ سنو میرے دوست

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب تمہیں یہ کرنا ہے کہ احمد عسکری کو میں تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں تم اسے لے کر یہاں سے برج ٹاؤن چلے جاؤ میں سورکس سے بات کرتا ہوں۔ سورکس اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے احمد عسکری کو یہاں سے البانیہ روانہ کردے گا۔"

"کیا البانیہ میں احمد عسکری کے لیے کوئی انتظام کیا جائے۔"

"کیا انتظام؟"

"مطلب یہ کہ آپ اس سے جان چھڑانا پسند کریں گے یا کسی اور ذریعے سے اسے دوبارہ اپنے قابو میں کرنا چاہیں گے۔"

"لعنت بھیجو اس پر' لعنت بھیجو۔ وہ یہاں سے نکل جائے تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے اسے اپنی تحویل میں لے کر اس علاقے سے ہی نکل جائیں تو مجھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں درکار ہوگا۔"

"ٹھیک ہے تو پھر آپ انتظام کر دیجیے۔ میں اس کے ساتھ چلا جاؤں گا۔"

"ہوشیار رہنا' ہوسکتا ہے وہ تم سے کچھ فضول باتیں کرے لیکن ان باتوں پر توجہ مت دینا۔ میں بعد میں تمہیں اس سلسلے میں بھی پوری تفصیل بتادوں گا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ہینی ڈیل' میں صرف آپ کے احکامات کا پابند ہوں۔ وہ مجھے کہاں ملے گا؟"

"تھوڑی دیر کے اندر اندر وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ بس تم اسے جس طرح بھی ممکن ہوسکے اپنے قابو میں رکھنا۔ میں اس کا سامنا نہیں کروں گا۔ اس کے لیے یہ کچھ چیزیں میں لے آیا ہوں۔ یہ کچھ لباس ہیں اور یہ رقم' یہ ڈالر اسے دے دینا تاکہ البانیہ سے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ یہ کام احتیاط کے ساتھ کرنا۔ اپنی نگرانی میں جہاز پر سوار کرا دینا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ہینی ڈیل۔" میں نے کہا اور مسٹر ہینی ڈیل سے وہ سامان حاصل کرلیا جو احمد عسکری کے لیے تھا پھر کچھ دیر کے بعد سیاہ رنگ کی ایک بند گاڑی اس رہائش گاہ پر پہنچی تو ہینی ڈیل نے اوپر کی منزل سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ آگیا ہے اور اب میں اسے تمہاری تحویل میں دیتا ہوں۔ یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے تو تمہیں اسے روکنا ہے اور تم ہی اسے جس طرح مناسب سمجھو' سمجھا

بجھا لینا۔ میں چلتا ہوں۔" ہینی ڈیل اس عمارت کے عقبی دروازے سے باہر نکل گئے تھے اور میرا دل چاہا تھا کہ لاکھوں قہقہے لگاؤں لیکن بہرطور اپنے آپ کو سنبھال کر میں نے اب احمد عسکری کو اپنے قابو میں کرنے کے منصوبے بنانا شروع کر دیے۔ کچھ ہی دیر کے بعد چار آدمی احمد عسکری کو لے کر میرے کمرے میں داخل ہوگئے۔ احمد عسکری بلند قامت اور حسین نقوش کا نیلی آنکھوں والا نوجوان تھا۔ کافی مضمحل اور نڈھال نظر آرہا تھا لیکن اس کیفیت میں بھی ہم اسے ایک حسین ترین نوجوان کہہ سکتے ہیں۔ میں نے ان چاروں افراد کو واپسی کا اشارہ کیا جو احمد عسکری کو یہاں لے کر آئے تھے اور وہ چاروں خاموشی سے گردن جھکا کر باہر نکل گئے۔ تب میں نے دروازہ اندر سے بند کیا اور احمد عسکری کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ آہستہ قدموں سے چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ میں نے چاروں طرف کا جائزہ لیا اور پھر مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ کر کہا۔

"میرے لیے اپنا نام بتانا ضروری نہیں ہے مسٹر احمد عسکری اور نہ ہی میرا نام آپ کے لیے باعث دلچسپی ہوگا۔ کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ مسٹر ہینی ڈیل نے جس طرح آپ کو اپنی قید میں رکھا تھا اب اس کے بعد آپ کے خیال میں آپ کو یہاں لانے کا مقصد کیا ہے؟" احمد عسکری نے متین نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولا۔

"میں اس بات کو تسلیم کر چکا تھا کہ ہینی ڈیل کی تحویل سے نکلنا میرے لیے ممکن نہیں ہے اور جب میں اپنی جدوجہد میں ناکام ہوگیا تو میں نے اپنے آپ کو قیدی تسلیم کرلیا۔ مسٹر آپ جو کوئی بھی ہیں مجھے آپ کا نام پوچھنے سے دلچسپی بھی نہیں ہے میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ ایک قیدی کو سوالات کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔"

"ٹھیک۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی نے آپ کو کچھ بتایا نہیں ہے۔"

"پہلے تو میں نے کسی سے پوچھا ہی نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے قید کرنے والا وہ کرے گا جو اس کی اپنی خواہش ہے اس خواہش کو پوچھنا میرے لیے بے معنی تھا۔ اس لیے میں نے اس بارے میں کوئی سوال ہی نہیں کیا۔"

"گڈ' مسٹر احمد عسکری۔ میں آپ کو کچھ تفصیلات بتانا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار رہیں گے اور شاید آپ کو اس وقت تک یقین کرنے میں مشکل پیش آئے جب تک کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی عملی شکل

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

آپ کے سامنے نہ آسکے لیکن اس کے باوجود مجھے آپ سے کچھ کہنا از حد ضروری ہے۔"

"جی فرمائیے۔" احمد عسکری نے بدستور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلی خوشخبری یہ دیتا ہوں کہ آپ رہا ہو گئے ہیں۔"

"خوب۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"اور اس رہائی کا پس منظر یہ ہے کہ مس ابیلا ڈیل نے ایک موثر چال چلی ہے آپ کے لیے اور اس چال نے مسٹر ہینی ڈیل کو مجبور کر دیا کہ وہ آپ کو رہائی دے دیں۔" پہلی بار احمد عسکری کو چونکتے ہوئے دیکھا اس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہ کہا اور سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔

"مس ابیلا ڈیل کا مجھ سے رابطہ قائم ہو گیا تھا۔ میں ہینی ڈیل کے خاص آدمیوں میں سے ہوں اور وہ مجھ پر پورا پورا بھروسا رکھتے ہیں لیکن جب مس ابیلا ڈیل نے مجھے اپنے اور آپ کے درمیان رابطہ کے بارے میں بتایا تو انسانی نکتہ نگاہ سے میں ان کے موقف کا قائل ہو گیا کہ زندگی میں محبت کو بہت بڑا دخل حاصل ہے اور اگر ایک ناکام محبت کی کامیابی کے لیے کاوشیں کر لی جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انسانی فرائض میں سے کچھ کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔ مس ابیلا ڈیل کے اس موقف سے اتفاق کرنے کے بعد ہم لوگوں نے پلاننگ کی میرا مطلب ہے مس ابیلا ڈیل نے اور میں نے کہ آپ کو رہائی دلوانے کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ چنانچہ مس ابیلا ڈیل میرے تعاون سے اپنے باپ کی نگاہوں سے روپوش ہو گئیں اور ہم نے ایک ایسی شخصیت تراشی جس نے مسٹر ہینی ڈیل کو بلیک میل کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسٹر ہینی ڈیل نے احمد عسکری کو رہا نہ کیا تو ان کی بیٹی کو قتل کر دیا جائے گا۔ شاید یہ بات آپ کے علم میں نہ ہو کہ مسٹر ہینی ڈیل اپنی بیٹی کو بے پناہ چاہتے ہیں۔ ہم نے چالاکی سے کام لے کر آخر کار انھیں آپ کی رہائی کے لیے مجبور کر دیا اور ان پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندوں کا ہے۔ میرے اور مس ڈیل کے درمیان تکمیل پانے والے منصوبے کے تحت آپ کو میں یہاں سے برج ٹاؤن لے جاؤں گا اور برج ٹاؤن سے آپ کو البانیہ روانہ کرنے کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ البانیہ میں آپ کو سائنو پول نامی ہوٹل میں قیام کرنا ہو گا اور وہیں مس ڈیل آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔ ان کو وہاں تک پہنچانے کی ذمے

داری بھی میں نے ہی قبول کی ہے۔ چنانچہ میں آپ سے اس بات کا خواہش مند ہوں مسٹر احمد عسکری کہ آپ رہا ہونے کے بعد اپنی طرف سے کوئی جدوجہد کرنے کی بجائے مکمل طور سے میرے ساتھ تعاون کریں۔ اس کے کچھ دلائل میں آپ کو یوں دینا چاہتا ہوں کہ آخر کار آپ ہینی ڈیل کے قبضے میں تھے اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچانا مقصود ہوتا تو مسٹر ہینی ڈیل اس قید میں ہی آپ کو قتل کر دیتے۔ انھوں نے آپ کو زندہ صرف اس لیے رکھا کہ وہ ابیلا ڈیل کی جانب سے خوفزدہ تھے کہ کہیں وہ شدت پسندی سے کوئی کام نہ لیں اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لیں۔ مسٹر ہینی ڈیل چاہتے تھے کہ آہستہ آہستہ جب وہ یہ محسوس کر لیں کہ آپ ابیلا ڈیل کے ذہن سے محو ہو چکے ہیں تو پھر آپ کی زندگی ختم کر دیں۔ بہرحال آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ جو کچھ میں نے آپ کو بتایا ہے آپ اس کے تحت مجھ سے تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں؟" احمد عسکری مجھے بے یقینی کے انداز میں دیکھتا رہا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"دیکھو دوست، میری ایک بات سنو، انسان جب اپنی کاوشوں میں ناکام ہو جاتا ہے تو زندگی اس کے لیے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ میں بھی اسی منزل میں داخل ہو گیا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ میری کاوشیں مجھے ابیلا ڈیل کے قریب نہیں لا سکتیں۔ میں تنظیم کا باغی بھی بن چکا ہوں کیونکہ میں نے اپنی محبت کی خاطر اپنے مشن سے منہ موڑا ہے۔ چنانچہ اب میں دھوبی کا کتا ہوں جو نہ گھر کا رہتا ہے' نہ گھاٹ کا' ایک ایسے شخص کو زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی۔ اگر کہیں اور میرا مقتل بنایا جا رہا ہے تو مجھے کہیں بھی جا کر قتل ہونے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مسٹر ہینی ڈیل نے یہ نئی کہانی تیار کر کے اگر اپنے طور پر کوئی بہت ہی اہم فیصلہ کیا ہے تو یہ ان کی حماقت ہے۔ وہ مجھے کہیں بھی قتل کر دیں اور اپنی بیٹی کو کوئی بھی کہانی سنا دیں بھلا ان سے جواب طلب کرنے والا کون ہے۔ چنانچہ اگر آپ مجھے برج ٹاؤن لے جانا چاہتے ہیں یا البانیہ پہنچانا چاہتے ہیں تو مجھے آپ کے کسی عمل پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر اس کہانی میں کہیں واقعی سچائی نکل آئی تو پھر میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنی محبت کی تکمیل کے لیے جو دعائیں مانگی ہیں وہ پوری ہو گئیں۔ انسان جب اپنی جدوجہد سے تھک جاتا ہے تو پھر اس کے پاس آخری سہارا دعاؤں کا ہی رہ جاتا ہے اور میں نے اپنی اس قید میں مکمل تجزیہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ میں مس ابیلا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈیل کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ دعائیں مانگتا رہا ہوں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں مکمل سچائی ہے۔ کیونکہ ایک بے بس آدمی مکمل طور پر بے بسی کا شکار ہونے کے بعد صرف سچ بولتا ہے۔" میں نے مسکرا کر احمد عسکری کو دیکھا اور کہا۔

"میں آپ کی باتوں سے بالکل اتفاق کرتا ہوں مسٹر احمد عسکری لیکن زندگی میں کچھ خطرے بھی مول لینا پڑتے ہیں۔ آپ نے اگر ان دعاؤں پر بھروسا کرلیا ہے تو پھر انھیں آخری حد تک آزمایئے۔"

"ہاں' ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں آپ سے' میں انھیں آزماؤں گا۔ امید کی اگر ایک کرن نظر آئی ہے تو اسے صرف دھوکہ سمجھ کر نظر انداز کر دینا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔ ایک یہ کوشش بھی سہی۔"

"شکریہ مسٹر عسکری' تو آپ سے پہلی اور بنیادی بات یہ کہنی ہے کہ آپ اس وقت تک جب تک کہ آپ کے سامنے کوئی خطرناک صورت حال نہ پیش آجائے مجھ سے تعاون کیجئے اور جس طرح میں کہوں کرتے رہیے۔ کچھ وقت کے بعد اگر آپ یہ محسوس کریں کہ یہ سب کچھ دھوکہ تھا تو جدوجہد تو کسی بھی وقت شروع کی جاسکتی ہے۔" وہ مسکرا کر خاموش ہوگیا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا۔

"مجھے ہدایت دیجئے کہ میں کیا کروں؟"

"فی الحال تھوڑا سا وقت آپ کو یہاں قیام کرنا ہوگا کچھ لوگ آپ کی خدمت پر مامور رہیں گے۔ مکمل طور پر ان سے تعاون کیجئے گا۔ اسی کمرے میں محدود رہیں۔ میرا خیال ہے اس میں آپ کو زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ بس میں یہی چاہتا ہوں کہ آپ کوئی ایسی جدوجہد نہ کریں جس سے ہمارا تمام منصوبہ فیل ہو جائے۔"

"وعدوں پر اعتبار کرتے ہیں آپ؟"

"ہاں۔"

"تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے اس سے انحراف نہیں کروں گا۔" احمد عسکری کے لہجے پر مجھے پورا پورا اطمینان ہوگیا اور اس کے بعد میں نے مسٹر ہینی ڈیل سے آخری ملاقات کی۔ میں نے کہا۔

"مسٹر ہینی ڈیل۔ میرا خیال ہے آپ کو بھی اب اس سلسلے میں زیادہ وقت صرف نہیں کرنا چاہیے اور اس مرحلے کو آخری حد تک پہنچا دینا چاہیے۔"

"میں وقت نہیں صرف کر رہا۔ ایک اسٹیمر ساحل پر تم لوگوں کا منتظر ہے اور اس کے لیے میں نے تمہیں جو کچھ دیا ہے وہ لے جاؤ۔ ابھی تھوڑی دیر قبل میں نے سورکس سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے اور اس سے کہا ہے کہ فی الحال وہ میرا یہ کام کر دے اور وہ خوشی سے تیار ہوگیا ہے۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تم احمد عسکری نامی ایک شخص کو لے کر آرہے ہو اور اسے اس کے سلسلے میں کیا کرنا ہے۔ یہ تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ سورکس بہت بااختیار آدمی ہے اور وہ احمد عسکری کو تمام کاغذات وغیرہ کے ساتھ بارباڈوس سے نکال دے گا۔ چنانچہ اب تم پر منحصر ہے روانگی کے وقت کا تعین کرلو۔"

"پھر دیر کس بات کی ہے مسٹر ہینی ڈیل آپ مجھے اجازت دیجئے۔" ہینی ڈیل نے پر خلوص دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کر دیا تھا۔ میں واپس احمد عسکری کے پاس آگیا اور میں نے اسے تیار ہونے کے لیے کہا۔ ایک گاڑی ہمیں لے کر ساحل تک پہنچ گئی یہ وہی پرائیویٹ ساحل تھا جہاں ہینی ڈیل کے اسٹیمر لنگر انداز ہوا کرتے تھے۔ اسٹیمر کے کیپٹن نے ہمارا استقبال کیا اور احترام سے ہمیں ایک کیبن تک پہنچا دیا اور کچھ دیر کے بعد اسٹیمر بحیرہ کریبین کی لہروں سے کھیلتا ہوا تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا احمد عسکری میرے سامنے موجود تھا اور اس کے چہرے کے منجمد تاثرات سے میں نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر اسے ذرہ برابر اعتماد نہیں ہے لیکن وہ اپنے آپ کو مکمل تعاون کے لیے آمادہ کر چکا ہے۔ سفر ختم ہوا ساحل پر ہی ہمارا استقبال نہ صرف سورکس بلکہ ایلا اور سورا نے کیا تھا میری حیثیت اب ان لوگوں کی نگاہوں میں کچھ اور ہی ہوگئی تھی۔ سورکس جیسی بڑی شخصیت نے آگے بڑھ کر مجھ سے معانقہ کیا تھا۔ سورا مجھے بڑی اپنائیت سے دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر ایک شکایت چسپاں تھی لیکن ایسی لاکھوں شکایتیں میرے حساب کے رجسٹر میں درج تھیں اور میرے رجسٹر کا پہلا صفحہ صرف ایک ہی نام سے مرصع تھا میرے حساب سے یہی صفحہ میری زندگی کے اس رجسٹر میں پہلا اور آخری صفحہ تھا۔ چنانچہ کسی اور کا نام اس پر کبھی درج نہیں ہو سکتا تھا مسٹر سورکس نے کہا۔

"اصل میں سورا کا کہنا ہے کہ تم اس کی دریافت ہو مائی ڈیئر ڈینش اور وہ تم پر اپنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

حق رکھتی ہے اسی بنا پر جب ہمیں معلوم ہوا کہ تم آ رہے ہو تو میں نے سورا اور ایلا کو اپنے ساتھ رکھ لیا۔" میں ہنس کر خاموش ہو گیا مسٹر سورکس مجھے ایک بالکل نئی اور اجنبی عمارت میں لے گئے تھے۔ احمد عسکری ہمارے ساتھ ایک روبوٹ کی مانند تھا جو نہ کچھ بولتا' نہ کچھ کہتا تھا' نہ اس کے انداز سے کسی تاثر کا اظہار ہوتا تھا بعد میں اسے ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا اور مسٹر سورکس نے دوسرے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"میں اس کے سلسلے میں تمام انتظامات کیے دیتا ہوں لیکن پھر بھی تھوڑا بہت وقت تو لگ ہی جائے گا کچھ سرکاری کارروائیاں ضروری ہوتی ہیں اس کی تصاویر بھی درکار ہوں گی۔"

"میں جانتا ہوں مسٹر سورکس بہرحال چونکہ یہ مسٹر ہینی ڈیل کا کام ہے اس لیے ذاتی طور پر میں اس کے بارے میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گا۔" سورکس نے میرے لیے کھانے پینے کا اہتمام کیا اور ایلا اور سورا کو بھی اس میں شریک رکھا پھر وہ بولا۔

"ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہمارے ساتھ آپ کی شمولیت ایک نیک فال ثابت ہوئی ہے بیشک آپ اسی اہمیت کے حامل تھے کہ مسٹر ہینی ڈیل آپ کو اپنے دست راست کی حیثیت دے دیں لیکن آپ یقین کریں میتھوڈسٹ مشن سے آپ کا نکل جانا اس وقت ہمیں اتنا شاق گزرا تھا کہ ہم سب افسردہ ہو گئے تھے لیکن بہرحال آپ نے مختصر وقت میں ہمارے لیے جو کاوشیں سرانجام دی تھیں انھوں نے ہمیں ایک بڑی کامیابی سے ہمکنار کرایا ہے آپ کو یقینی طور پر مسٹر ہینی ڈیل سے میتھوڈسٹ مشن کی پچھتر فیصد کامیابی کا علم ہو چکا ہو گا۔"

"ہاں مسٹر سورکس لیکن مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ہینی ڈیل نے مجھے اس طرح مختلف کاموں میں الجھا لیا کہ میں آپ کو مبارکباد دینے کے لیے براہ راست یہاں نہ پہنچ سکا۔"

"آپ ہمارے لیے بہت بڑی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور بارباڈوس کی تاریخ میں جب میتھوڈسٹ انسانی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں گے تو آپ کا نام ہمیشہ اسی عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔"

"بے حد شکریہ مسٹر سورکس۔ تھوڑا سا ذاتی کام بھی ہے آپ سے۔"

"جی' جی۔"

"اس کے بارے میں بعد میں عرض کروں گا لیکن یوں سمجھ لیجیے کہ بہت اہم اور خفیہ ہے اور اس کے دور رس نتائج ہیں۔"

"ہاں' ہاں آپ مجھے بتا دیجیے گا بھلا میں آپ سے تعاون نہ کروں گا تو پھر کس سے کروں گا۔"

"تو پھر آپ ابتداء میں اس کام کا آغاز کر دیجیے گا۔" بعد میں مجھ سورا اور ایلا کے سپرد کر دیا گیا۔ مسٹر سورکس چلے گئے اور انھوں نے احمد عسکری کے سلسلے میں کارروائی کا آغاز کر دیا تھا۔ آج سورا کے ساتھ ایلا بھی چہک رہی تھی۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ مجھے بھی ایک رات آپ کی قربت حاصل ہوئی تھی مسٹر ڈینش اور میں خوفزدہ تھی کہ کہیں درحقیقت مجھے کسی جسمانی نقصان سے نہ گزرنا پڑے۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ یہ مشکل تو سورا کو بھی نہیں پیش آئی تھی۔"

میں اس بے باک لڑکی کی باتوں پر ہنسنے لگا۔ کچھ وقت ذرا دلچسپی سے گزر گیا اور ایلا اور سورا مسلسل میری خدمت پر مامور رہیں۔ انھیں سورکس کی خصوصی اجازت پر میرے ساتھ رہنے دیا گیا تھا۔ احمد عسکری کی وہی کیفیت تھی سپاٹ' سپاٹ آنے والے حادثات کا منتظر لیکن میں اس کے دل میں گھس کر اسے اس بات کا یقین نہیں دلا سکتا تھا کہ جو کچھ اس سے کہا گیا کہ وہی سچ ہے۔ شاید اس بات کا یقین تھوڑا بہت اسے اس وقت ہو گیا جب ہم نے اسے تمام تر تیاریوں کے بعد البانیہ کے لیے روانہ کر دیا اور اس کا جہاز فضا میں پرواز کر گیا۔ اس کے بعد میری فوری واپسی کاربوس کے لیے بے حد ضروری تھی لیکن ابھی سورکس سے مجھے اپنے اس مقصد کا اظہار کرنا تھا جو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ کاربوس روانہ ہونے سے پہلے میں نے سورکس کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور کہا۔

"اگر انتہائی رازداری کے ساتھ آپ میرا ایک کام کر سکیں مسٹر سورکس تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔"

"کیسی باتیں کرتے ہیں آپ مسٹر ڈینش' میں نے آپ کو جو ایک مقام دیا ہے اپنے دل میں شاید آپ نے اسے ابھی تک قبول نہیں کیا۔ آپ کہہ کر تو دیکھیے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"رازداری شرط ہے۔"

"ٹھیک ہے۔"

"تو پھر میں اور مس ایبلا ڈیل ایک ہفتے کے لیے الباشیہ جانا چاہتے ہیں۔ ایبلا ڈیل کو اپنی ایک دوست سے ملاقات کرنی ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ میں اس سلسلے میں ان کا ساتھ دوں۔ آپ کو ہم دونوں کی روانگی کا بھی بندوبست کرنا ہے۔"

"تو یہ کوئی اتنا مشکل کام تو نہیں ہے۔ ظاہر ہے میں اسے بآسانی کرسکتا ہوں۔"

"تب پھر آپ یہ زحمت کیجیے گا۔"

"لیکن مس ایبلا ڈیل کی تصاویر وغیرہ کا مسئلہ کیا ہوگا؟"

"اس کی تیاریاں میں کرکے آیا ہوں۔" میں نے کہا اور اپنی اور ایبلا ڈیل کی تصاویر تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ سورکس کے حوالے کردیں اس نے وعدہ کرلیا کہ وہ خاموشی سے یہ کام سرانجام دے گا۔ میں نے اسے کچھ اور بھی تفصیلات بتائیں اس سلسلے میں جو طے شدہ کہانی کے مطابق تھیں اور پھر میں نے اس سے اجازت طلب کرلی۔ اسٹیمر مجھے لے کر ایک بار پھر کاربوس جارہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ ایبلا ڈیل میری طرف سے ملنے والے اشارے سے پہلے مسٹر ہینی ڈیل کے پاس نہیں جائے گی۔ جب میں مسٹر ہینی ڈیل کے پاس پہنچا تو وہ نیم غشی کی سی کیفیت کا شکار تھے۔ ایک بستر پر پڑے ہوئے تھے اور شدید بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے ان کی مزاج پرسی کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنی کیا کیفیت بنالی مسٹر ہینی ڈیل؟"

"آہ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے ساتھ دھوکہ ہوگیا اس دوران اس بدبخت نے نہ تو مجھ سے کوئی رابطہ قائم کیا اور نہ ہی ایبلا ڈیل میرے پاس واپس پہنچی اگر اس نے دھوکہ کرڈالا جم ہیل تو ہم اس کا کیا بگاڑ لیں گے۔ ان واقعات نے مجھے جس طرح زچ کردیا ہے شاید زندگی میں' میں کبھی اتنا زچ نہ ہوا ہوں گا۔"

"ہم نے اس کے کہنے کے مطابق دونوں عمل کرڈالے ہیں پھر بھلا اسے اپنا وعدہ پورا کرنے میں کیا دقت پیش آسکتی ہے؟"

"دشمن کے بارے میں یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ وہ کسی پروقار حیثیت کا مالک ہے اور زبان کی پابندی بھی کرے گا۔ میں تو بس اس بات سے دہشت زدہ ہوں کہ اگر وہ

منحرف ہوگیا تو میں اس کا کیا بگاڑ لوں گا۔"

"آپ کو ہمت سے کام لینا ہوگا مسٹر ہینی ڈیل۔" میں نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔

"آہ جم ہیل یقین کرو میری ہمت پست ہوتی جارہی ہے اور اب میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ یہ اتنا لمبا چکر جو میں نے چلا ڈالا ہے اسے کیسے جاری رکھ سکوں گا؟ میری کیفیت تو اب یہ ہوگئی ہے کہ میں گردن گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہوں تمہیں کیا بتاؤں اس بارے میں۔ ڈان سینٹر کی جانب سے سخت جواب طلبی ہوئی ہے اور میرا خیال ہے ایک آدھ دن میں یا شاید آج ہی رات تک ڈان سینٹر کا ایک خصوصی نمائندہ مجھ سے ملاقات کرنے پہنچ رہا ہے کیونکہ دانش منصور کی اس طرح گمشدگی کو اور ابھی تک اس کی تلاش میں میری ناکامی کو ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ میں زندگی کے کیسے بدترین عذاب میں گرفتار ہوگیا ہوں۔ اسے جواب دہی بھی کرنی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا جواب دوں گا اس کو' ادھر بیٹی کا غم کھائے جارہا ہے اور ادھر یہ مشکل پیش آگئی ہے خدا جانے میرا کیا ہوگا مجھے تو خدشہ ہے کہ کہیں اس کشمکش میں مجھے زندگی سے ہی ہاتھ نہ دھونے پڑیں۔"

"نہیں مسٹر ہینی ڈیل آپ کو بہرطور ہمت سے کام لینا ہوگا۔ ویسے وہ کافی باخبر آدمی ہے ہمیں کچھ ہی گھنٹوں کے اندر اندر اس کا اندازہ ہو جائے گا کہ وہ اپنے وعدے کی کس حد تک پابندی کرسکتا ہے۔"

"اور اگر ایبلا ڈیل واپس نہ آئی تو۔" مسٹر ہینی ڈیل نے کہا اور ان کی آواز بھرا گئی۔ میں بہرطور انھیں تسلیاں دیتا رہا تھا۔ بھلا ایبلا ڈیل کی واپسی میں اب کون سی دیر باقی رہ گئی تھی۔ میرا اس سے مسلسل رابطہ تھا۔ چنانچہ ایبلا ڈیل واپس پہنچ گئی اور جب وہ واپس پہنچی تو میں اس وقت مسٹر ہینی ڈیل کے ساتھ ہی تھا ایبلا ڈیل بھی اپنے مستقبل کی تعمیر کے لیے بہترین اداکاری کررہی تھی کیونکہ اسے اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ اب اس کی محبت کامیابی سے ہمکنار ہونے والی ہے۔ مسٹر ہینی ڈیل پر تو سکتہ سا طاری ہوگیا تھا۔ ایبلا ڈیل ان سے لپٹ گئی تو وہ چند لمحات تک یہی سوچتے رہے کہ کہیں وہ ان کا تصور تو نہیں ہے پھر انھوں نے ایبلا ڈیل کو بڑی بے قراری سے اپنے سینے سے لپٹا لیا۔ باپ اور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بیٹی کا یہ انداز دیکھ کر ایک لمحے کے لیے میرے دل میں کچھ انسانی جذبوں نے سر ابھارا تھا لیکن پھر میں نے اپنے اس احساس سے نجات حاصل کر لی یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے صرف اپنی ذات کی بہتری کے لیے سوچا تھا اور بے شمار انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے اپنی کارروائیاں کی تھیں۔ یہ کسی بھی طرح قابل رحم نہیں تھے بہرحال میں باپ اور بیٹی کی اس محبت کو دیکھتا رہا۔ مسٹر ہینی ڈیل کرید کرید کر اس سے سوالات کر رہے تھے اور پوچھ رہے تھے کہ اسے کوئی جسمانی نقصان پہنچانے کی کوشش تو نہیں کی گئی۔ ایبلا ڈیل نے انھیں اطمینان دلایا کہ وہ صرف اغوا کنندگان کی قید میں رہی اور انھوں نے اس کے ساتھ بڑے احترام کا سلوک کیا۔ مسٹر ہینی ڈیل کی متجسس فطرت ابھر آئی اور انھوں نے پوچھا۔

"کیا ایک سے زیادہ افراد تھے جو تمھارے اغوا میں ملوث تھے؟"

"ہاں ڈیڈی۔ وہ پورا گروہ تھا۔"

"اوہ میرے خدا تم نے دیکھا جم بیل اس کم بخت نے کس طرح یہاں اپنے پاؤں مضبوط کیے۔ میں اس سلسلے میں ڈان سینٹر سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ انھوں نے بہت غلط کام میرے سپرد کیا تھا اور نہایت ناقص معلومات کے ساتھ جس سے مجھے شدید نقصانات پہنچ جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ تو تقدیر یاور تھی کہ ان کے کچھ مطالبات پورے کرنے کے بعد میں اس خوفناک نقصان سے بچ گیا جو مجھے موت سے ہمکنار کر سکتا تھا۔" ایبلا ڈیل کو اس گفتگو سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ تو صرف اپنے مقصد کی تکمیل چاہتی تھی۔ بعد میں موقع ملتے ہی اس نے مجھ سے کہا۔

"اور یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بیٹی' باپ کی محبت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے اور تم بھی بے شک سوچتے ہو گے جم بیل کہ میں کس قدر خود غرض ہوں لیکن بات یہ نہیں ہے۔ ڈیڈی کے ماضی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بہت سے جرائم کے مرتکب نظر آتے ہیں۔ کاش تم میری ماں کی موت کا منظر دیکھ لیتے۔ میں آج تک اس منظر کو نظر انداز نہیں کر سکی ہوں۔ محبت کسی ایک کی میراث نہیں ہوتی۔ میں بھی تو اپنی ماں کو چاہتی تھی لیکن ڈیڈی نے صرف اپنی محبت پر قناعت کی اور میری محبت کو ہمیشہ انھوں نے قدموں تلے روند ڈالا وہ تو تقدیر یاور تھی کہ مجھے تم جیسے نفیس انسان کا سہارا حاصل ہو گیا۔ اب مجھے یہ بتاؤ۔ میرے لیے کیا سوچا ہے تم نے؟"

"ایبلا ڈیل میں کسی ترکیب سے تمھیں برج ٹاؤن بھیج دوں گا۔ برج ٹاؤن میں مسٹر سورکن کے پاس تمھیں قیام کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے میں خود بھی تمھارے ساتھ برج ٹاؤن تک چلوں۔ ایسی صورت میں وہاں پہنچ کر ہی میں تمھارے لیے بقیہ کارروائیوں کی تکمیل کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

ایبلا ڈیل تو اب مجھ سے آنکھیں بند کر کے تعاون کر رہی تھی۔ چنانچہ میں نے پھر تھوڑا سا وقت صبر و سکون سے گزارا اور اس کے بعد جب مسٹر ہینی نے مجھے بتایا۔

"جم بیل وہ بدبخت آ رہا ہے کل شام ہم اس کا استقبال کریں گے۔"

"کون مسٹر ہینی ڈیل؟"

"میں نے تمھیں بتایا تھا نا کہ ڈان سینٹر کی طرف سے ایک نمائندہ مجھ سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا جا رہا ہے اور میں اس گفتگو کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ مجھ سے باز پرس کرے گا حالانکہ میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔"

"تو آپ اس سے صاف صاف کہہ دیجیے گا مسٹر ہینی ڈیل کہ انتہائی ناقص پلان کے ساتھ آپ کو بریف کیا گیا تھا اور چونکہ آپ تمام حقیقتوں سے واقف نہیں تھے اس لیے آپ اس پر قابو نہیں پا سکے۔"

"میں تمھیں اپنے ساتھ رکھوں گا اور اس سے گفتگو تمھارے سامنے ہی کروں گا۔"

"اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں تو میرا خیال ہے یہ بہت موزوں ہے اور آپ اس گفتگو کے لیے مجھے تھوڑے سے اختیارات دے دیجیے گا۔"

"بالکل' بالکل اب میں ان سے ڈرتا نہیں ہوں۔ ڈرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے میں خود ان حالات سے بہت زیادہ تنگ آ چکا ہوں۔"

"ایک کام اگر آپ مناسب سمجھیں تو کر لیجیے گا۔"

"اب تم مجھ سے بے دھڑک جو بات ہو کہہ دیا کرو۔ تم میرے بہترین مشیر ہو اور میں تمھارے مشوروں سے ہمیشہ فائدہ حاصل کرتا ہوں۔"

"میرا خیال ہے مس ایبلا ڈیل کو کچھ دن آرام کرنے کے لیے خاموشی کے ساتھ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

برج ٹاؤن بھیج دیجیے گا اور مسٹر سور کس کو ہدایت کر دیجیے گا کہ وہ ان کا خیال رکھیں۔"

"کیا ایبلا بھی یہی چاہتی ہے؟"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ان سے بات کرلوں۔"

"وہ آرہی ہے ابھی ہمارے پاس۔ بات کرلینا مجھے کسی بھی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور یہ بہتر رہے گا کہ ڈان سینٹر کے نمائندے کی موجودگی میں ہمیں ایبلا ڈیل کی مداخلت کا خدشہ نہیں رہے گا۔"

"کیا ملاقات کے لیے آپ نے کوئی جگہ منتخب کرلی ہے؟"

"میں سمجھا نہیں؟"

"میرے خیال میں اس کے لیے ایک معقول جگہ بڑی ضروری ہے ایک ایسی جگہ جہاں ہم ہر طرح سے مطمئن رہ سکیں۔"

"تو پھر یہ جگہ بھی تم ہی منتخب کرلو۔ سارے انتظامات تمہیں ہی کرنے ہیں۔"

"بہت بہتر۔" میں نے جواب دیا اور اسی وقت ایبلا ڈیل پروگرام کے مطابق آگئی اس نے پر مسرت انداز میں مجھ سے اور اپنے باپ سے ملاقات کی تھی پھر وہ بولی۔

"آپ دونوں کو یکجا دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ ڈیڈی کا بھی کوئی ایسا دوست پیدا ہوگیا ہے جو ان کے اونچ نیچ کے معاملات سنبھالتا رہتا ہے۔"

"ایبلا کیا تم کچھ وقت کے لیے جزیرہ کاربوس چھوڑنا پسند کرو گی۔ میرا مطلب ہے تھوڑی سی تبدیلی پیدا کرنے کے لیے اگر تم کچھ دن کے لیے برج ٹاؤن چلی جاؤ تو کیسا رہے گا؟"

"یہ تو میری دلی خواہش ہے ڈیڈی۔ میں بھی اپنے آپ کو تھکا تھکا محسوس کر رہی ہوں لیکن اگر مسٹر جم بیل بھی میرے ساتھ ہوں تو ہمارا وہ قیام کافی زیادہ پرلطف رہے گا۔"

"جم بیل کو دو دن کے لیے اجازت دے دو میرے کچھ ضروری کام کرنے ہیں اسے، ٹھیک دو دن کے بعد وہ تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔"

"ہوسکتا ہے کل ہی۔" میں نے ایبلا ڈیل کو یہ بتانے کے لیے کہا کہ میرے رکنے میں میری مرضی بھی شامل ہے۔

وہ فوراً ہی سمجھ گئی اور اس نے کہا۔ "ٹھیک ہے آپ میری روانگی کا بندوبست کر دیجیے گا۔"

مسٹر ہینی ڈیل نے ایبلا کی روانگی کے بندوبست کی ذمے داری سنبھالی اور میں ان کی اس عظیم الشان رہائش گاہ میں مہمانوں کے استقبال کی تیاریاں کرنے لگا۔ میں نے گفتگو کے لیے جو جگہ منتخب کی تھی وہ ایک عظیم الشان زمین دوز کمرہ تھا جہاں اعلیٰ درجے کا فرنیچر پڑا ہوا تھا اور مسٹر ہینی ڈیل اور ڈان سینٹر کے دوسرے نمائندے کے قیام کے لیے میں نے وہ کانفرنس ٹیبل منتخب کی تھی جو نہایت ہی خوبصورت بنی ہوئی تھی اور اس کی بناوٹ میں ایک خاص اہتمام کیا گیا تھا لیکن یہ اہتمام میری اپنی ضروریات کے مطابق تھا اور مجھے یہ دیکھ کر ہنسی آئی تھی کہ مسٹر ہینی ڈیل نے بھی اپنی آخری رسومات کے لیے کیا ہی عمدہ کام کیا تھا۔ بہرحال میں کافی دیر تک اس کانفرنس کے انتظامات میں مصروف رہا تھا اور میں نے بڑی خوبصورتی سے سارے کام کرلیے تھے پھر مسٹر ہنی ڈیل نے مجھے اطلاع دی کہ ایبلا ڈیل کو انھوں نے برج ٹاؤن کے لیے روانہ کر دیا ہے اور اس کے بعد ہم اس نمائندے کے سلسلے میں ہی مصروف رہے تھے دوسرے دن مقررہ وقت پر ہم نے ڈان سینٹر کے اس نمائندے کو خوش آمدید کہا جو برج ٹاؤن سے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچا اور اس ہیلی کاپٹر کا بندوبست حکومت بارباڈوس نے ہی کیا تھا۔ نہ جانے وہ کیا اختیارات لے کر یہاں پہنچا تھا۔ ہیلی کاپٹر اسے اتارنے کے بعد واپس چلا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں کئی افراد تھے لیکن میں اور مسٹر ہینی ڈیل پیش پیش تھے۔

خوبصورت سوٹ میں ملبوس تقریباً پینتالیس سالہ شاندار شخصیت کے مالک شخص نے مسکراتے ہوئے پرتپاک انداز میں مسٹر ہینی ڈیل سے ملاقات کی۔ کافی مغرور معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس نے میری جانب توجہ نہیں دی تھی۔

☆☆☆☆

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

البتہ مسٹر ہینی ڈیل نے خود اس سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہ میرے دست راست مسٹر جم بیل ہیں۔"

"ہیلو۔" اس شخص نے خشک لہجے میں کہا اور مجھ سے مصافحہ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ جسے مسٹر ہینی ڈیل نے محسوس کیا اور غیر محسوس انداز میں انھوں نے مجھے آنکھ سے اشارہ کر دیا کہ میں کسی چیز کو محسوس نہ کروں کیونکہ ہم دوستوں سے ملاقات نہیں کر رہے۔ بعد میں اس شخص کو عزت و احترام کے ساتھ مسٹر ہینی ڈیل کی رہائش گاہ لے جایا گیا اور اس کے لیے پہلے سے تیار کردہ خواب گاہ اسے دکھا دی گئی۔ میں ساتھ ساتھ تھا۔ اس نے مسٹر ہینی ڈیل سے کہا۔

"مسٹر ہینی ڈیل آپ کو بہت زیادہ وقت نہیں دے سکوں گا میں۔ ان تمام لوازمات کی بجائے بہتر یہ ہوگا کہ آپ ڈان سینٹر کے پیغامات کے سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر لیں۔"

"ہینی ڈیل نے اس شخص کو پہلی ہی نگاہ میں ناپسندیدہ قرار دے دیا تھا چنانچہ اس نے بھی خشک انداز میں کہا۔"

"ہر کام آپ کی خواہش کی مطابق تو ممکن نہیں ہوگا مسٹر اور اتفاق سے آپ نے ابھی تک مجھے اپنے کاغذات بھی نہیں دکھائے۔ بس ڈان سینٹر کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں نے آپ کا استقبال کیا ہے ورنہ میں آپ کے نام تک سے واقف نہیں ہوں۔"

"گڈ بہرحال یہ میرے کاغذات ہیں، جن سے آپ تصدیق کر سکتے ہیں۔ میرا نام

کارسس مینوئل ہے۔"

میرے پورے وجود میں ایک دھماکہ سا ہوا تھا۔ یہ نام میرے لیے اجنبی نہیں تھا۔ کارسس مینوئل۔ اس شخص نے مجھے چیلنج دیا تھا اور کہا تھا کہ کبھی میرا اور اس کا سامنا ہوا تو وہ مجھے بتائے گا کہ وہ کیا ہے اور میں نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا تھا۔ واہ ری تقدیر، کیا خوب صورت موقع عطا کیا تھا پھر کارسس مینوئل نے دوسرا اعتراض مجھ پر کیا۔

"اور پھر انتہائی معذرت کے ساتھ میں آپ سے یہ عرض کروں مسٹر ہینی ڈیل کہ ڈان سینٹر اپنے نمائندوں سے براہ راست واسطے رکھتا ہے، میں مسٹر جم بیلی کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں اگر یہ آپ کے اسٹینڈنٹ اور دست راست ہیں تو کم از کم انھیں ڈان سینٹر نے اس حیثیت سے اپائنٹ نہیں کیا ہے اس لیے ان کی ہر لمحہ موجودگی میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔"

"آپ نے پھر اپنے خیال کی بات کی مسٹر کارسس مینوئل میں نے کہا نا آپ ڈان سینٹر کے ایک نمائندے کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہیں اور آپ کو علم ہے کہ کاربوس میری مملکت ہے ظاہر ہے ڈان سینٹر ابھی یہاں حکمران نہیں ہوا ہے۔ میں آپ سے صرف انہی کاموں میں تعاون کر سکتا ہوں۔ جن کے بارے میں مجھے یہ یقین ہو جائے کہ اس میں ڈان سینٹر کا مفاد وابستہ ہے یا نہیں۔ باقی آپ اگر یہاں کے معاملات میں ذاتی مداخلت کرتے ہیں تو میں اسے صرف آپ کی حماقت قرار دوں گا۔"

ہینی ڈیل کے الفاظ بہت سخت ہو گئے تھے کارسس مینوئل نے خاموشی اختیار کر لی۔ بہرحال بڑے دلچسپ حالات میں اس ملاقات کا آغاز ہوا تھا لیکن کارسس مینوئل کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ یہ ملاقات اصل میں وہ کس سے کر رہا ہے۔ دوسرے امور طے کرنے کے بعد رات کو بارہ بجے کے قریب کارسس مینوئل اور مسٹر ہینی ڈیل مذاکرات کے لیے کمرے کی جانب چل پڑے۔ مجھے کارسس مینوئل نے ناخوشگوار انداز میں دیکھا تھا اور یقینی طور پر میں اس کے لیے عذاب جان بن گیا تھا۔ تاہم چونکہ ہینی ڈیل بڑی سختی سے میرے سلسلے میں اس سے بات کر چکے تھے اس لیے، کارسس مینوئل نے اس وقت خاموشی ہی اختیار کی اور میں مودبانہ انداز میں ان دونوں کو لے کر اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں انھیں کانفرنس ٹیبل پر بیٹھنا تھا۔ میں نے دونوں کے لیے مناسب کرسیاں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سرکائیں اور وہ دونوں بیٹھ گئے میں ان سے کچھ فاصلے پر ایک الگ تھلگ کرسی پر جا بیٹھا تھا۔ کارسس مینوئل نے بے چین ہو کر کہا۔

"کیا مسٹر جم بیل اس گفتگو میں بھی شریک رہیں گے؟"

"ہاں۔ ان کے سپرد میں نے یہ ذمے داری کی ہے کہ میرے اور آپ کے درمیان ہونے والی گفتگو کے نوٹس لیں۔" مسٹر ہینی ڈیل نے جواب دیا۔

"حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کے علاوہ ڈان سینٹر اپنے ذاتی معاملات میں کسی اجنبی کی مداخلت پسند نہیں کرتا۔ تاہم آپ نے اس مسئلے کو ایک جذباتی نوعیت کا مسئلہ بنالیا ہے اس لیے میں خاموشی اختیار کیے لیتا ہوں لیکن اس کی رپورٹ میں ڈان سینٹر کو ضرور دوں گا۔"

آپ جو کرنا چاہتے ہیں اس میں' میں مداخلت نہیں کروں گا۔ ہینی ڈیل نے بھی خشک لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر ہینی ڈیل یہ میرے خصوصی اختیارات کی ایک تفصیل ہے اور یہ مناسب موقع ہے کہ آپ اس پر نظر ڈال لیں۔" کارسس مینوئل نے ایک کاغذ نکال کر ہینی ڈیل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور مسٹر ہینی ڈیل اس کاغذ پر نظر دوڑانے لگے۔ ان کے چہرے کے ناخوشگوار نقوش بتا رہے تھے کہ جو کچھ ان کے سامنے آیا ہے وہ ان کے لیے باعث تردد ہے پھر انھوں نے کاغذ پڑھ کر اسے ایک جانب سرکاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ڈان سینٹر کے ایک بااختیار عہدے دار کی حیثیت سے اس کے احکامات کی تعمیل کروں گا۔"

"چنانچہ اب میں آپ سے پہلا یہ سوال کرنا چاہتا ہوں مسٹر ہینی ڈیل کہ کیا آپ کو اس بات کا علم تھا کہ مسٹر گیلی سناٹرا ڈان سینٹر کے خفیہ نمائندے کی حیثیت سے یہاں آرہے ہیں؟"

"جی ہاں۔ مجھے علم تھا اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ڈان سینٹر ہی کے حکم پر میں میتھوڈسٹ مشن کی کامیابی کے لیے اس کی طرف سے چلائی ہوئی تحریک کی حمایت کر رہا تھا کیونکہ اس سے ڈان سینٹر کے کچھ مفادات وابستہ تھے۔"

"اس کے باوجود مسٹر گیلی سناٹرا یہاں پہنچ کر لاپتا ہوگئے اور اب تک ان کا کوئی پتا

نہیں چل سکا۔"

"تو اس سے میرا کیا تعلق ہے مسٹر کارسس مینوئل۔ ڈان سینٹر کی جانب سے قطعی طور پر مجھے یہ ہدایت نہیں کی گئی تھی کہ میں مسٹر گیلی سناٹرا کو تحفظ دوں۔"

"مسٹر گیلی سناٹرا کو مقامی حکومت کا تحفظ حاصل تھا لیکن یہ ایک قانون ہے کہ ڈان سینٹر کا نمائندہ کہیں کسی بھی ملک میں ہو' اس کے سلسلے میں مقامی نمائندے کو مکمل طور پر محتاط رہنا پڑتا ہے۔"

"چونکہ یہ ایک سنجیدہ کھیل تھا اور مسٹر گیلی سناٹرا جس حیثیت سے یہاں آئے تھے۔ وہ ایک ملک کی سرکاری حیثیت تھی چنانچہ اس کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی کہ ڈان سینٹر بھی انھیں تحفظ دے۔ اس طرح ڈان سینٹر کے سلسلے میں شکوک و شبہات پیدا ہوسکتے تھے۔"

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مسٹر گیلی سناٹرا کہاں روپوش ہوگئے؟"

"اگر میں یہ بتا سکتا تو انھیں بازیاب کر کے خفیہ طریقے سے ڈان سینٹر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیتا۔"

"گویا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ مسٹر گیلی سناٹرا پراسرار طور پر غائب ہوچکے ہیں؟"

"مجھے علم ہے کیونکہ مقامی اخبارات نے اس ملک کے نمائندے کے بارے میں تفصیلی خبریں چھاپی ہیں۔"

"اس کے باوجود آپ نے ڈان سینٹر سے رجوع نہیں کیا؟"

"نہ ہی ڈان سینٹر نے مجھ سے رجوع کیا۔"

"گویا آپ انتظار کر رہے تھے اس بات کا کہ اپنے فرائض کے لیے آپ کو وہاں سے ہدایت ملیں؟"

"جی ہاں یہ انتظار میرے لیے ضروری تھا اپنے طور پر میں کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس بات کے بھی امکانات تھے کہ مسٹر گیلی سناٹرا کو کسی خاص پروگرام کے تحت یہ ہدایت کی گئی ہو کہ وہ بار باڈوس پہنچنے کے بعد گم ہو جائیں۔"

کارسس مینوئل نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی اور اس کے بعد بولا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”ٹھیک ہے آپ کا یہ بیان میں نے نوٹ کرلیا ہے مسٹر ہینی ڈیل اب آپ سے میں سب سے اہم سوال کر رہا ہوں۔ دانش منصور نامی ایک شخص کو جس کے بارے میں یقینی طور پر آپ کے پاس تفصیلی رپورٹ ہوگی۔ بار باڈوس بھیجا گیا تھا اور آپ کے پاس اس کے سلسلے میں مکمل پروگرام بھیج دیا گیا تھا اور وہ پروگرام غالباً یہ تھا کہ یہاں اسے کچھ عرصے رکھنے کے بعد آپ اسے جمیکا بھیجنے والے تھے اور لیوٹن ویل میں اس کا استقبال کیا جانا تھا لیکن دانش منصور کے بارے میں جو تفصیلات موصول ہوئیں کہ وہ یہاں تک پہنچا اور اس کے بعد وہ اس طرح گم ہوگیا' جیسے گیلی سناٹرا اور آپ اس کے لیے ابھی تک کوئی تفتیشی رپورٹ بھی پیش نہیں کرسکے اس کی کیا وجہ ہے؟“

”جس خطرناک آدمی کو آپ لوگوں نے بغیر کسی تفصیل کے یہاں بھیجا تھا اور میرے سپرد اس کے بارے میں انتہائی نامناسب ذمے داری لگا دی گئی تھی اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہوٹل آرکیولا میں قیام کے چند گھنٹوں کے بعد ایک دھماکہ ہوا اور اس کا کمرہ تباہ ہوگیا۔ اس کے بعد وہ دوبارہ مجھے حاصل نہ ہوسکا اس کا پاسپورٹ' اس کے کاغذات اور اس کی تمام چیزیں وہیں موجود تھیں جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے اسے اغوا کیا گیا ہو اور اس شخص کے اغوا سے دلچسپی رکھنے والے روز آرگنائزیشن کے نمائندوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتے۔ روز آرگنائزیشن کے خلاف جنگ کی اجازت مجھے نہیں دی گئی ہے میں کیا کرسکتا تھا۔“ ہینی ڈیل نے بڑی صفائی کے ساتھ حقیقت کو چھپاتے ہوئے کہا۔

”اس کے بعد کیا وہ شخص آپ سے ملا؟“

”نہیں۔ ابھی تک نہیں۔“

”اور کیا یہ ایک خطرناک بات نہیں ہے؟“

”ہے یقیناً ہے لیکن بہرطور میں اس کے سلسلے میں اپنی اس ناکامی کا اعتراف کرتا ہوں۔“

”گڈ۔ آپ کے تمام جوابات میں نے نوٹ کرلیے ہیں اور میں ان کی تفصیلات ہیڈ کوارٹر کو فراہم کردوں گا۔ اب نہایت افسوس کے ساتھ میں آپ کو ہیڈ کوارٹر کی جانب سے یہ آخری لیٹر پیش کر رہا ہوں۔ براہ کرم اسے ملاحظہ فرمالیجیے۔“

”آپ بڑی ڈرامائی سچویشن پیدا کر رہے ہیں مسٹر کارسس مینوئل۔“

”جی ہاں۔ اس لیے کہ اس پورے ڈرامے میں مجھے خاصا مواد نظر آتا ہے۔“

”کیا ہے اس کاغذ میں؟“

”یہ آپ کی معطلی کا حکم نامہ ہے۔“

”ویری گڈ ویری گڈ۔ یہ کام آخر کار ڈان سینٹر نے کر ہی دکھایا۔“

”جی ہاں اور اس کے ساتھ ساتھ ہی مجھے یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ سے مکمل چارج لے لوں اور عبوری طور پر ڈان سینٹر کے مقامی نمائندے کی حیثیت سنبھال لوں۔“

”مزید ویری گڈ۔ آپ ایسا ضرور کرلیجیے مسٹر کارسس مینوئل لیکن ڈان سینٹر کن شرائط پر مجھے معطل کر رہا ہے؟“

”کیا ڈان سینٹر کی معطلی۔ میرا مطلب ہے ڈان سینٹر کی جانب سے کسی کی معطلی کے ہدایت نامے کو کچھ شرائط سے منسلک کیا جاسکتا ہے؟“

”نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اختیارات دیتے ہوئے مجھے کون سے چارج آپ کے حوالے کرنا ہوں گے؟“

”مکمل ریکارڈ اور وہ افراد' جو ڈان سینٹر کے مقامی انچارج کی حیثیت سے آپ کے لیے کام کرتے تھے اب آپ انھیں میرے سپرد کردیجیے گا۔“

”اور میرا جو کاروبار یہاں پھیلا ہوا ہے؟“

”فی الحال اس کے بارے میں مجھے کوئی ہدایت نہیں کی گئی۔“

”گویا میں اپنا یہ کام جاری رکھ سکتا ہوں؟“

”ہاں بالکل لیکن آپ کو ایک طرح سے نظربندی میں رہنا پڑے گا کیونکہ اس کے بعد ڈان سینٹر جب تک آپ کے لیے کوئی مناسب فیصلہ نہیں کرلیتا' ہم آپ کو آزادی نہیں بخش سکتے۔“

”کیا یہ ایک غلط عمل نہیں ہے؟“

”ڈان سینٹر کے احکامات کے بارے میں' میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا مسٹر ہینی ڈیل۔“

”ہوں۔“ ہینی ڈیل نے ایک طائرانہ نگاہ مجھ پر ڈالی پھر آہستہ سے بولا۔

”ٹھیک ہے میں آپ کو اس سلسلے میں اپنی رائے سے بہت جلد آگاہ کروں گا۔“

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"گویا آپ فوری طور پر یہ فیصلہ کرنے سے گریز کر رہے ہیں کہ یہاں کا چارج مجھے دے دیا جائے؟"

"ہاں۔"

"اس کی وجہ بتانا پسند کریں گے مسٹر ہینی ڈیل؟"

"جی ہاں۔ آپ کو چارج دینے سے پہلے میں ہیڈ کوارٹر سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"اس کا انتظام آپ ابھی کر لیجیے۔" کارسس نے آہستہ سے کہا اور اب میرے بولنے کی باری آگئی تھی۔ میں نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"معافی چاہتا ہوں سر ایک مجبوری درپیش ہے اگر مجھے بولنے کی اجازت دی جائے؟"

کارسس مینوئل نے بھویں اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"جی فرمایئے۔ حالانکہ اب ایک بے اختیار شخص کو اپنے کسی منظور نظر کے لیے بھی کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"یہ بات میرے علم میں تھی سر کہ مسٹر ہینی ڈیل کو ان کے عہدے سے معطل کیا جا رہا ہے اور غالباً یہ اختیارات اس سے پہلے مسٹر گیلی سناٹرا کو دیے جا رہے تھے۔" میرے ان الفاظ پر کارسس مینوئل اور ہینی ڈیل دونوں ہی چونک پڑے ہینی ڈیل نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھا لیکن کچھ بولا نہیں کارسس مینوئل نے کہا۔

"ممکن ہے ایسا ہو۔ ہیڈ کوارٹر اپنے معاملات کو خفیہ رکھتا ہے اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک غیر متعلق شخص یہ انکشاف کر رہا ہے۔"

"میں ایک اور بھی انکشاف کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر ہینی ڈیل کو یہ بات معلوم تھی کہ گیلی سناٹرا کو ان کی جگہ مقرر کیا جا رہا ہے اور وہ اس سلسلے میں سخت ذہنی اذیت کا شکار تھے اور آخر کار انھوں نے اپنے اس حریف کو زندگی سے محروم کر دیا۔"

"ہینی ڈیل کا منہ حیرت سے کھل گیا اور کارسس مینوئل بھی چونکی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔"

"ہاں مسٹر کارسس مینوئل یہ ایک سچائی ہے کہ مسٹر ہینی ڈیل نے ہی گیلی سناٹرا کو اغوا کرا کر قتل کیا ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ، یہ تم، یہ تم۔" کارسس مینوئل سے پہلے ہینی ڈیل دہاڑ کر بولا۔ "کیا بکواس کر رہے ہو۔ جم کیا بکواس کر رہے ہو تم، کیا تم پاگل ہوگئے ہو؟"

"نہیں مسٹر ہینی ڈیل، کارسس مینوئل کو میں ایک حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں۔"

"کیا تم اس سلسلے میں اپنا بیان دے سکتے ہو؟"

"جی ہاں۔ جس طرح یہ سب کچھ ہو رہا ہے اسی طرح آپ میرے بیان کو بھی درج کر لیجیے کہ مسٹر گیلی سناٹرا کو بڑی محنت سے اغوا کرنے کے بعد میں نے ہی ان تک پہنچایا تھا اور اس کے بعد ان کا قتل بھی میرے سامنے ہی مسٹر ہینی ڈیل نے کیا۔"

"جم.........!" ہینی ڈیل شدید حیرت سے بولا۔

"مسٹر ہینی ڈیل آپ براہ کرم مجھے گفتگو کرنے دیجیے۔ تو مسٹر کارسس مینوئل یہ پہلا مسئلہ تو یوں رہا اب باقی بات آتی ہے دانش منصور کی۔ تو یہ حقیقت ہے کہ ڈان سینٹر نے دانش منصور کو بڑا غلط سمجھا۔ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر نہ جانے کب سے دانش منصور کے ہاتھوں شکست پر شکست کھا رہا ہے۔ لیکن صحیح معنوں میں وہ اب تک دانش منصور کو زیر کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ میں ہی آپ کو اس کے بارے میں بھی بتا سکوں گا۔"

"کک کیا؟" اس بار کارسس مینوئل شدید حیرت سے بولا۔ مسٹر ہینی ڈیل کی آنکھیں بھی پھٹی ہوئی تھیں اور دونوں متحیرانہ انداز میں مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں ایک بار پھر ماسٹر آف سچویشن بن چکا تھا اور ان لوگوں سے چوہے بلی کا کھیل کھیل رہا تھا۔ میں نے چند لمحات ان کی صورتوں سے لطف لینے کے بعد کہا۔

"اصل میں مسٹر کارسس مینوئل دانش منصور کوئی باقاعدہ سرمایہ دار نہیں ہے وہ تو ایک مشن ہے جس کے لیے بے شمار افراد سرگرداں ہیں۔ وہ صرف ایک وطن پرست ہے اور اپنے وطن کی محبت میں اپنی ہستی کو مٹا چکا ہے۔ مسٹر کارسس مینوئل، ڈان سینٹر اپنے طور پر بہت سی کارروائیاں کرتا رہا ہے۔ پچھلے دنوں اس نے یوں کیا کہ اس کی محبوبہ کو اغوا کرلیا اور محبوبہ کو اغوا کرنے کے بعد اسے اپنے مقاصد کے لیے بلیک میل کرنے کی کوشش کی لیکن جب انسان اپنی ذات کھو کر اپنے آپ کو ایک مشن کی حیثیت دے دیتا ہے تو پھر وہ کسی ایک شخصیت کے لیے کبھی بلیک میل نہیں ہوتا۔ ڈان سینٹر کے احمق

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نمائندوں کو اس بات کا علم نہیں تھا اور انھوں نے اس کی شخصیت کو مکمل طور پر جانے بغیر اپنی طرف سے ایک اور احمقانہ اقدم اٹھالیا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ اس قدم سے زیر ہو جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا! اصل میں اس نے یہ فیصلہ کیا کہ ڈان سینٹر کو ایک اور بدترین شکست دینے کے لیے یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ اپنی محبوبہ کے حصول کے لیے دیوانہ ہوگیا ہے۔ سو اس نے ایسا ہی کیا اور ان کی ہدایت کے مطابق آخر کار بارباڈوس پہنچ گیا۔ یہاں تک آنا ایک عمل تھا جو اس نے ضروری سمجھا لیکن اس کے بعد آگے کی کارروائیاں کرنا یہ سمجھ لیجیے کہ اس کے پلان کا ایک حصہ تھا۔ چنانچہ ڈیئر مسٹر کارسس مینوئل اس نے وہ بلاسٹ کیا اور اس کے بعد روپوش ہوگیا۔ روپوش ہونے کے بعد وہ جزیرہ کاربوس پہنچا اور یہاں اس نے مسٹر ہینی ڈیل کے خلاف ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔ اس نے ہینی ڈیل کی بیٹی کو اغوا کر کے مسٹر ہینی ڈیل کو مجبور کیا کہ وہ اس کے ملک کے مفادات کے لیے کام کریں اور مسٹر ہینی ڈیل آپ کے سامنے ہے مسٹر کارسس مینوئل' انھوں نے ایک عظیم الشان پلانٹ جو بہر طور دانش منصور کے وطن کے لیے بڑی اہم حیثیت کا حامل تھا روانہ کر دیا۔" ہینی ڈیل غصے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اور بولا۔

"تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"پلیز مسٹر ہینی ڈیل آپ بیٹھیے۔ آپ کو پتا ہے کہ میں آپ کا خادم ہوں اور میں نے ہمیشہ آپ کے مفادات کے لیے کام کیا ہے۔ آپ اس قدر کیوں مضطرب ہو رہے ہیں؟"

"تم میرے اس دشمن کے سامنے میری پول کھول رہے ہو۔" ہینی ڈیل سے نہ رہا گیا اور اس نے یہ الفاظ کارسس مینوئل کی جانب اشارہ کر کے ادا کیے۔ میں ہنس پڑا میں نے کہا۔

"مسٹر ہینی ڈیل' کیا گیلی ستارا زندہ ہے' کیا اس نے آپ سے یہاں کی نمائندگی کا چارج لے لیا؟ آپ کیوں یہ سمجھتے ہیں کہ مسٹر کارسس مینوئل ان تمام چیزوں کو جاننے کے بعد اپنی زندگی برقرار رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

"میں میں سمجھا نہیں۔" ہینی ڈیل نے کہا۔

"مسٹر کارسس مینوئل کو کچھ اور سمجھانا ہے مجھے' مائی ڈیئر مسٹر کارسس مینوئل

آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے دانش منصور کو چیلنج کیا تھا جب آپ نے اس کا مذاق اڑایا تھا تو دانش منصور نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کسی طور اس کے ہم پلہ نہیں ہیں اور وہ جب بھی مناسب سمجھے گا تو آپ کو آپ کی اس بکواس کا جواب دے دے گا اور آپ نے وہ چیلنج قبول کیا تھا؟"

"تت......... تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم؟"

"آپ اعتراف کیجیے کہ آپ دنیا کے سب سے بڑے احمق ہیں۔ میں نے جو انکشافات آپ کے سامنے کیے ہیں۔ کیا اس کے بعد بھی آپ یہ سوال کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ مجھے یہ سب کچھ کیسے معلوم؟"

"اوہ مائی گاڈ' اوہ مائی گاڈ' میں کہتا ہوں یہ تو وہ باتیں ہیں جو صرف میری ذات تک محدود ہیں' تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوگیا؟"

"اس لئے مسٹر کارسس مینوئل کہ میں دانش منصور ہوں۔" میں نے کہا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ اس وقت ان دونوں کی کیا کیفیت ہوئی ہے۔ ہینی ڈیل اور کارسس مینوئل وحشت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے اور ان کی موجودہ شکلیں بڑی مضحکہ خیز ہوگئی تھیں۔

"تت......... تت......... تم' وہ......... دانش' مم......... منصور۔" ہینی ڈیل کی آواز ابھری۔

"ہاں مسٹر ہینی ڈیل' بڑی آسان سی بات تھی اگر آپ لوگوں میں عقل ہوتی تو آپ یہ ساری تفصیل سمجھ لیتے۔ آپ کی بیٹی کا مسئلہ بھی بڑا دلچسپ ہے لیکن اس سے پہلے میں مسٹر کارسس مینوئل سے گفتگو کرلوں۔" کارسس مینوئل پتھرایا ہوا بیٹھا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ ہینی ڈیل نے البتہ کہا۔

"لل......... لیکن......... تم......... میرا مطلب ہے کیا' ایبلا ڈیل کو تم نے اغوا کیا تھا۔ اوہ میرے خدا' تم مجھ سے بھی یہ خوفناک کھیل کھیلتے رہے۔"

"ہاں مسٹر ہینی ڈیل' آپ کو پتا ہے کہ آپ کا تعلق ڈان سینٹر سے ہے اور ہر قیمت پر مجھے اپنے دشمنوں کے خلاف عمل کرنا تھا۔ میں نے بڑی احتیاط کے ساتھ مسٹر سورکس کا سہارا لیا اور آپ دیکھ لیجیے میں باآسانی آپ تک پہنچ گیا لیکن یہاں مس ایبلا ڈیل نے بھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھ سے بڑا تعاون کیا۔ کیونکہ اس کی وجہ مسٹر احمد عسکری تھے۔ ایبلا ڈیل نے خود مجھے یہ پیشکش کی کہ میں انھیں اغوا کرلوں اور ان کے ذریعے احمد عسکری کو رہا کراؤں۔ سو آپ دیکھ لیجیے کہ میں نے وہی کیا اور اس وقت حالات میرے قابو میں ہیں۔ احمد عسکری البانیہ روانہ ہو چکا ہے۔ مس ایبلا ڈیل برج ٹاؤن پہنچ گئی ہیں اور انھیں بھی فوری طور پر البانیہ بھیج دیا جائے گا۔ جہاں سے یہ محبت کرنے والا جوڑا اپنی محبت کی زندگی کی تکمیل کرے گا اور یوں کھیل ختم ہو جائے گا۔" میرے الفاظ ان لوگوں کے لیے اعصاب شکن تھے۔ ایک طرف کارسس مینوئل کی حالت خراب تھی تو دوسری جانب ہینی ڈیل بھی منہ پھاڑے بیٹھا ہوا تھا۔ دفعتاً ہی کارسس مینوئل کو ہوش آیا۔ اس نے کہا۔

"لیکن تم، لیکن تم، آخر چاہتے کیا ہو؟"

"ڈیئر کارسس مینوئل، اصولی طور پر مجھے یہ کرنا چاہیے کہ میں تمہیں اپنے اس چیلنج کے مطابق جسمانی طور پر شکست دوں جو تم نے مجھے کیا تھا لیکن تم لڑائی بھڑائی کے آدمی نہیں معلوم ہوتے اور بلاوجہ میں کسی ایسے شخص پر اپنی قوت ضائع کرنا پسند نہیں کرتا جو خود میرا مدمقابل نہ ہو لیکن اب چونکہ کھیل ختم ہو گیا ہے۔ میں اتنا ہی دلیر انسان ہوں کہ میں تم سے یہ بھی نہیں پوچھوں گا کہ میری محبوبہ کو تم نے کہاں رکھا ہے کیونکہ اسے میں خود تلاش کروں گا۔ بلکہ ڈان سینٹر کو بدترین حالات سے گزرنا ہوگا۔ میں روئے زمین سے اس کا وجود ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور تم یقین کرو کارسس مینوئل کاش تم ان لمحات کو دیکھنے کے لیے زندہ رہتے جب ڈان سینٹر، رخسار کو احترام کے ساتھ خود مجھ تک پہنچائے گا اور یہ وقت یقینی طور پر آئے گا۔ یقینی طور پر لیکن افسوس تم وہ وقت دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہو گے کیونکہ ڈان سینٹر کے دو اہم نمائندوں کی زندگی کے لمحات ختم ہو گئے ہیں؟"

"ک ک........ کیا، کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"اوکے مسٹر کارسس مینوئل اوکے۔" میں نے ہاتھ اٹھایا۔ میرے دوسرے ہاتھ میں ایک ہینڈ سوئچ موجود تھا جس کے سفید بٹن پر انگلی رکھتے ہی ان کرسیوں میں خوفناک کرنٹ دوڑ جانے والا تھا جن پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے چونکہ مسٹر ہینی ڈیل نے کانفرنس کے انتظامات میرے سپرد کیے تھے اس لیے میں نے بہترین طریقے سے انتظامات کر لیے

تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ سوچتے میں نے سوئچ کے بٹن کو دبا دیا اور ان کی دلدوز چیخیں گونجنے لگیں۔ حالانکہ سارا فرنیچر مسٹر ہینی ڈیل کا تھا لیکن اپنے مطلب کے مطابق میں نے اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لی تھی اور ننگے لوہے پر بجلی کے تار لپیٹ دیے تھے جنھوں نے فوراً ہی پوری کرسیوں میں کرنٹ دوڑا دیا اور وہ کرنٹ کا شکار ہو کر اذیت سے تڑپنے لگے۔ ان کی آنکھیں خوف و وحشت سے پھیل گئیں اور ان کے جسموں سے زندگی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی پھر چند لمحات کے بعد وہ دونوں زندگی سے محروم ہو گئے۔ میں نے سوئچ آف کیا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اپنی اس کامیابی پر میرے پورے وجود میں ایک نشہ آلود کیفیت طاری تھی۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے قریب پہنچا اور پھر میں نے ان کے جسموں میں زندگی کی رمق کا جائزہ لیا وہ اب دنیا کی ہر مشکل سے دور ہو چکے تھے۔ میں نے ایک نفرت بھری نگاہ ان دونوں پر ڈالی اور اس کے بعد اس جگہ کو چھوڑ دینا میرے لیے زیادہ ضروری تھا۔ ظاہر ہے ابھی نہیں تو کچھ وقت کے بعد یا ہو سکتا ہے کچھ زیادہ وقت کے بعد ہینی ڈیل کے دوسرے آدمیوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ مسٹر ہینی ڈیل اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مجھے یہاں سے نکل جانا چاہیے تھا۔ ہینی ڈیل کی اس رہائش گاہ میں بہت کچھ تھا جو سب میرے علم میں تھا اور میں ان میں سے ہر چیز کو اپنی ملکیت بنا سکتا تھا لیکن یہ تو میرا مسلک ہی نہیں تھا۔ یہاں سے مجھے جو کچھ لینا تھا وہ میں نے لے کر اپنے لباس میں محفوظ کر لیا تھا اور مجھے اس کے بارے میں مزید جاننے کی ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد میں وہاں سے باہر نکل آیا۔

میری حیثیت ہینی ڈیل کے دست راست کے طور پر بہت مستحکم تھی اور چونکہ زیادہ تر میں مسٹر ہینی ڈیل کے ساتھ ہی رہتا تھا اس لیے ہینی ڈیل کے سارے ہی آدمی میرا احترام کرتے تھے۔ چنانچہ بس اتنا وہاں سے ساتھ لیا کہ مجھے سفر اور اس کے بعد بارباڈوس سے نکلنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے لیکن یہاں سے نکلتے ہوئے میں نے اس جگہ کو پوری طرح محفوظ کر دیا تھا جہاں یہ دونوں لاشیں موجود تھیں۔ ویسے بھی چونکہ یہ لوگ بجلی کے کرنٹ سے جل کر خاکستر ہوئے تھے اس لیے یہ امید نہیں تھی کہ بہت جلد ان لاشوں کی بدبو پھیل جائے گی۔ میرے پاس مناسب وقت تھا اور یہ سب میری مکمل پلاننگ کے ساتھ ہوا تھا۔ میں نے اپنی سب سے قیمتی شے یعنی وہ مائیکرو ایلیمنٹس جو کوئن

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میکوویا کا عطیہ تھے بہتر طریقے سے اپنے پاس محفوظ کیے۔ تھوڑی سی کرنسی اپنی جیبوں میں بھری اور پھر وہاں سے باہر نکل آیا۔ میں تھوڑی ہی دیر کے بعد اس ساحل پر پہنچ گیا جو مسٹر ہینی ڈیل کی ملکیت تھا۔ یہاں موجود لوگوں نے میرا استقبال کیا اور فیڈرل نامی آدمی نے مجھ سے میری یہاں آمد کا مقصد پوچھا۔ میں نے کہا۔

"مجھے فوری طور پر برج ٹاؤن جانا ہے۔ مسٹر ہینی ڈیل کا ایک اہم پیغام لے کر' براہ کرم تیاریاں کروں۔"

"سر تیاریاں مکمل ہیں' آپ براہ کرم تشریف لایئے۔" اس نے کہا اور میں اس اسٹیمر میں داخل ہو گیا جو ہر وقت کاربوس سے برج ٹاؤن تک کے لئے مسٹر ہینی ڈیل کے کاموں کے لیے مخصوص تھا۔ اسٹیمر چل پڑا اور سفر کے دوران مجھے اعلیٰ درجے کی کافی پیش کی گئی۔ کاس نے مجھ سے یہ سوال بھی نہیں کیا تھا کہ مسٹر ہینی ڈیل میرے ساتھ کیوں موجود نہیں ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ میں مسٹر ہینی ڈیل کی ناک کا بال ہوں اور ان کے لیے ہر کام سرانجام دے سکتا ہوں۔

برج ٹاؤن تک کا سفر مکمل ہوا اور یہاں پہنچنے کے بعد میری سب سے اہم دوست ایلا اور سورا تھیں جن کے پاس میں جا سکتا تھا۔ چنانچہ میں ان کے فلیٹ میں داخل ہوا تو دونوں ہی موجود تھیں۔ مجھے انھوں نے بڑے پر مسرت انداز میں خوش آمدید کہا اور سورا متحیرانہ انداز میں بولی۔

"اچانک' بغیر کسی اطلاع کے' ہمیں تو کچھ علم ہی نہیں تھا مسٹر ڈینش ویسے آپ اس وقت ہمارے لیے ایک انتہائی اہم شخصیت کے مالک ہو گئے ہیں۔ ایلا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جو شخص ایک عام سے آدمی کی حیثیت سے ہمارے پاس آیا تھا وہ ایک دن ہمارے لیے اتنی بڑی حیثیت اختیار کر چکا ہوگا۔"

"اصل میں وہ عام سا آدمی تھا نہیں۔ اس نے ہم دونوں ہی کو ٹھکرا دیا بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اب تو میں اپنی بدقسمتی کے بارے میں سوچتی ہوں۔"

"کیوں؟" سورا ہنس کر بولی۔

"کاش وہ رات ایک دھوکہ دینے والی رات نہ ہوتی بلکہ اس کی کوئی اور بھی اہمیت ہوتی۔" سورا کی نسبت ایلا زیادہ جذباتی پر جوش تھی اور اس کی گفتگو میں بے باکی کا عنصر

Uploaded By Muhammad Nadeem

بہت پایا جاتا تھا جبکہ سورا درحقیقت اپنی شخصیت سے بہت مختلف لڑکی تھی۔ میں ان کے ساتھ ہنستا رہا پھر میں نے کہا۔

"مسٹر سورک سے گفتگو کرنی ہے مجھے۔"

"جانتی ہوں' یقینی طور پر مسٹر ہینی ڈیل کا کوئی اہم پیغام ہی آیا ہوگا؟"

"ہاں' وہ مس ایبلا کا کیا حال ہے؟"

"ایبلا ڈیل آرام سے ہے اور مسٹر سورکس نے اسے بڑی عزت و احترام کے ساتھ رکھا ہوا ہے۔"

"تو براہ کرم پہلے میری ملاقات مسٹر سورکس سے کرا دیجئے۔"

"میں ابھی انتظام کرتی ہوں۔" ٹرانسمیٹر پر مسٹر سورکس کو تلاش کیا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد ان سے رابطہ ہو گیا۔ میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

"مسٹر سورکس' میں آپ کا جم بیل بول رہا ہوں۔"

"ہیلو مائی ڈیئر ڈینش' کہاں ہو۔ کیا برج ٹاؤن میں ہو؟"

"ہاں۔ میں مسٹر ہینی ڈیل سے بمشکل تمام اجازت لے کر آیا ہوں مس ایبلا کے اور میرے لیے جو کام میں نے آپ کے سپرد کیا تھا۔ کیا اس کی تکمیل ہو گئی؟" جواب میں سورکس ہنس پڑا اس نے کہا۔

"بھلا یہ ممکن تھا کہ آپ کا حکم ملے اور ہم اس کی تکمیل نہ کریں۔"

"تمام چیزیں مکمل ہیں؟"

"ٹکٹ تک خرید لیے ہیں میں نے بس انھیں کنفرم کرانا ہے۔"

"کس وقت کی فلائٹ مل سکتی ہے؟"

"اگر آپ اجازت دیں مسٹر ڈینش تو میں ائرپورٹ سے کنفرم کر لوں۔"

"براہ کرم' ہم لوگوں کو فوری طور پر روانہ کر دیجئے گا۔"

"تو پھر آپ کو کچھ دیر توقف کرنا ہوگا۔ ویسے آپ کہاں ہیں۔ میرا مطلب ہے کیا سورا اور ایلا کے پاس' یہ سوال میں نے اس لیے کیا ہے کہ ٹرانسمیٹر ہمارے مخصوص نمائندوں کے پاس ہی ہیں۔"

"جی' میں سورا کے پاس سے ہی بول رہا ہوں لیکن میں یہاں سے ایبلا ڈیل کے پاس

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

جانا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر یوں کیجیے کہ آپ سورا کے ساتھ ایبلاڈیل کی طرف روانہ ہو جائیے۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں تاکہ آپ کی مطلوبہ اشیاء آپ کے حوالے کردوں۔"

"تھینک یو سرسورکس۔" میں نے کہا اور تھوڑی سی رسمی باتوں کے بعد یہ سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ میں نے مسکراتی نگاہوں سے سورا کو دیکھا اور کہا۔

"آپ نے سن لیا اب آپ کو مجھے مس ایبلاڈیل کے پاس پہنچانا ہے۔"

"آہ یہ رات بھی ہماری نہ ہو سکی۔" ایلا مسخرے پن سے بولی اور سورا ہنسنے لگی پھر دونوں ہی بہنیں مجھے گاڑی میں لے کر اس عمارت کی جانب چل پڑی تھیں۔ جہاں ایبلا ڈیل کو بطور مہمان رکھا گیا تھا۔ ایبلا ڈیل نے بھی مجھے دیکھ کر بڑی مسرت کا اظہار کیا تھا ان دنوں میں ایک مقبول ترین شخصیت کی حیثیت اختیار کر چکا تھا اور جو کارنامے سرانجام دے رہا تھا ان کے تحت میری شخصیت بڑی مستحکم تھی اور میں ہر ایک کے لیے باعث دلچسپی تھا ایبلاڈیل نے مجھ سے پرجوش مصافحہ کیا اور پھر بولی۔

"آپ اچانک آگئے مسٹر جم بیل؟"

"ہاں ایبلا میں نے وعدہ کیا تھا تاکہ ضروری امور کی تکمیل کے بعد آپ کے پاس پہنچوں گا کہیے آپ مطمئن ہیں؟"

"ہاں۔ بہت زیادہ۔" اس نے جواب دیا۔ سورا اور ایلا' ایبلاڈیل کے سامنے آکر کسی قدر احساس کمتری کا شکار ہو گئیں کیونکہ بہرطور وہ ایک ایسی شخصیت کی بیٹی تھی جو بہت بڑی تسلیم کی جاتی تھی پھر میں نے انھیں واپسی کی اجازت دے دی اور وہ چلی گئیں ان کے جانے کے بعد ایبلا کھل گئی۔

"اب مجھے کب تک یہاں رہنا ہوگا مسٹر جم؟ براہ کرم میری آتش شوق کو اتنا نہ بھڑکائیے کہ میں جل کر خاکستر ہو جاؤں۔ میں تو اس تصور سے ہی ایک عجیب سے احساس کا شکار ہوں کہ اب میں باآسانی احمد عسکری سے مل سکتی ہوں۔" میں نے مسکرا کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مس ڈیل میں تو اپنی تمام تر کوششیں اس بات میں صرف کرتا رہا ہوں کہ آپ کی محبت کو کامیابی سے ہمکنار کراؤں بہرحال یہ خوشخبری لایا ہوں آپ کے لیے کہ آپ بہت

جلد البانیہ روانہ ہو جائیں گی آپ کو یہ علم تو ہو چکا ہو گا کہ احمد عسکری البانیہ پہنچ چکے ہیں۔"

"ہاں۔ پتا نہیں وہ کن احساسات میں مبتلا ہوگا آپ براہ کرم جس قدر جلد ممکن ہو سکے..........؟"

"ٹھیک ہے لیکن مجھے ایک بات بتائیے۔"

"ہاں بولو۔"

"آپ ہمیشہ کے لیے اپنے ڈیڈی کو چھوڑنا پسند کریں گی؟"

"آہ میں انھیں چھوڑ چکی ہوں بس اب تو ایک مجبوری کا رابطہ رہ گیا ہے میں ابھی یہاں قید ہوں ورنہ میرا بس چلے تو میں لمحوں کے اندر اندر پرواز کرکے احمد عسکری کے پاس پہنچ جاؤں اور اس کے بعد اپنے اس ماحول کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جاؤں۔"

"آپ اس زندگی کو قبول کرلیں گی مس ایبلاڈیل جو احمد عسکری کے ساتھ گزرے گی۔ میرا مطلب ہے آپ نے جن حالات میں آج تک گزر بسر کی ہے ان میں تو آپ نے شہزادیوں کی مانند زندگی بسر کی ہے اور احمد عسکری ایک بالکل ہی عام سا آدمی ہوگا ظاہر ہے وہ تنظیم سے بھی الگ ہو چکا ہے ان حالات میں آپ لوگوں کو وقت گزارنے کے لیے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"ہاں۔ محبت ایسے ہی پھول کھلاتی ہے انسان کی زندگی میں کہ پھر بہت سی چیزیں چھوڑنے کا افسوس نہیں ہوتا بلکہ میں تو جو زندگی گزار چکی ہوں آپ یقین کیجیے اب اس زندگی سے مجھے نفرت ہو گئی ہے۔ میں ایک عام عورت بننا چاہتی ہوں مسٹر جم۔ ایک ایسی عام عورت جو مشکل حالات میں اپنی محبت کے ساتھ گزارا کرتی ہے۔ دیکھوں تو سہی قصے کہانیوں میں جو درج ہوتا ہے وہ کیسا لگتا ہے آہ۔ کاش یہ جلد ممکن ہو سکے۔" میں نے اسے کافی تسلیاں دیں اور اس کے بعد اس رات ہم دونوں ساتھ ہی رہے ایک کمرے میں سوئے پورے اعتماد کے ساتھ نہ اس کے انداز میں لغزش تھی نہ میرے اندر' دونوں ہی اپنی اپنی آگ میں جھلسے اور تپے ہوئے تھے بھلا ہمیں ایک دوسرے کی صنف سے کیا خطرہ ہو سکتا تھا البتہ مسٹر سورکس نے درحقیقت اپنی مستعدی کا ثبوت دیا اس وقت ہم دونوں ناشتے کی میز پر تھے جب مسٹر سورکس خود پہنچ گئے ابھی تک میں نے ایبلاڈیل کو یہ نہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بتایا تھا کہ میں خود بھی اس کے ساتھ البانیہ جارہا ہوں مسٹر سورکس نے ہمارے کاغذات اور کنفرم ٹکٹ ہمارے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ ہماری فلائٹ پونے دس بجے ہے اور ہمیں ناشتے کے فوراً بعد ائرپورٹ پہنچ جانا چاہیے ضروری ہدایات دینے کے بعد جب وہ رخصت ہوئے تو ایبلا نے متحیرانہ انداز میں سب سے پہلا سوال وہی کیا۔ کہنے لگی۔

"آپ' آپ بھی البانیہ جارہے ہیں میرے ساتھ؟"

"اگر آپ مجھے ساتھ لے جانا پسند کریں تو؟"

"کیسی باتیں کرتے ہیں مسٹر جم' آپ نے میرے لیے جو کچھ کیا ہے میں اسے زندگی کی آخری سانس تک فراموش نہیں کرسکوں گی۔ میں تو بس اس لیے یہ سوال کر رہی تھی کہ........"

"بات اصل میں یہ ہے مس ایبلا ڈیل کہ میں ذہنی طور پر مسٹر ہینی ڈیل کے لیے جس قدر مخلص تھا آپ کو اس کا اندازہ میرے اور ان کے درمیان تعلقات سے ہو جاتا ہوگا بلکہ آپ خود اس کا اعتراف کرچکی ہیں۔ اب اس کے بعد جب آپ بار باڈوس سے نکل جائیں گی تو کیا مسٹر ہینی ڈیل مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کریں گے میں اس غداری کے بعد اپنے آپ کو ان سے مخلص تو نہیں کہہ سکتا مس ڈیل اور غیر مخلصانہ طور پر کسی کے ساتھ وقت گزارنے کا میں قائل نہیں ہوں میری اپنی زندگی کا بھی ایک مقصد ہے میں اس وقت آپ کے ساتھ البانیہ چل رہا ہوں آپ جہاں کہیں بھی جائیں بے شک چلی جائیں مجھے اپنے ایک اور کام کے سلسلے میں جمیکا جانا ہوگا۔ جمیکا میں مجھے ایک شخص سے بڑی دلچسپی ہے اور میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔"

"اوہو' وہ کون ہے؟" کیا آپ کی کوئی محبوب شخصیت۔

"ہاں مارشل لیوٹن ڈلاز ہے اس کا نام۔" میں نے ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے کہا۔

"یہ نام میں نے سنا ہے شاید ڈیڈی ہی کی زبانی' لیکن آپ یقین کریں میں آپ کے البانیہ ساتھ چلنے سے بے حد مسرور ہوں۔"

"شکریہ مس ڈیل۔" میں نے کہا اور وہ عجیب سے انداز سے مسکرانے لگی پھر بولی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"چلیے ٹھیک ہے ابھی نہیں بعد میں سہی اور جو کچھ ہوگا آپ کے سامنے ہی ہوگا۔"

"کیا؟" میں نے سوال کیا اور وہ شرما کر خاموش ہوگئی میں سمجھ گیا کہ وہ عسکری کے حوالے سے کچھ کہنا چاہتی تھی۔ بہرحال یہ سب کچھ چلتا رہا وقت مقررہ پر ہم ائرپورٹ پہنچ گئے اور پھر میں نے اپنے اس شاندار کارنامے کی تکمیل کے بعد بار باڈوس چھوڑ دیا اب مجھے البانیہ جانا تھا اور اس کے بعد وہاں اپنے لیے جگہ بنا کر تیاریاں کرنی تھیں تاکہ میں جمیکا روانہ ہو جاؤں دل کے کچھ تاریک گوشوں میں ایک موہوم سا چمکدار نقطہ متحرک تھا اور یہ رخسار کا خیال تھا ممکن ہے رخسار مجھے جمیکا میں مل جائے اور میں اسے حاصل کرسکوں۔

طیارہ فضا کی وسعتوں میں سفر کرتا رہا راستے میں ایبلا ڈیل سے بہت سی باتیں ہوئیں وہ اپنے مستقبل کے تصور سے سرشار تھی اور مجھ سے باتیں کرتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ احمد عسکری کو یہ تصور بھی نہیں ہوگا کہ میں اس طرح اس کے پاس پہنچ جاؤں گی وہ مجھے دیکھ کر فرط خوشی سے دیوانہ ہو جائے گا۔ نہ جانے کیا کیا باتیں کرتی رہی وہ' یہ سفر طویل نہیں تھا اور ہمیں البانیہ پہنچنے میں کسی خاص دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا پھر ہم البانیہ کے دارالحکومت ترانہ کے ائرپورٹ پر اتر گئے اور یہاں دوسری ضروریات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہوٹل سائنوپول چل پڑے۔ سب سے پہلے سائنوپول میں ایک کمرہ حاصل کیا گیا کمرے تک جاتے ہوئے بھی ایبلا ڈیل کی پر شوق نگاہیں ایک ایک فرد کا جائزہ لیتی رہیں کہ کہیں احمد عسکری سامنے آجائے پھر ہم کمرے میں منتقل ہوگئے اس کی سانس چڑھ رہی تھی اس نے عاجزی سے کہا۔ "اب میرے صبر کا اور امتحان مت لو پلیز۔"

"تم رکو میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرکے آتا ہوں۔" میں نے کہا اور پھر کاؤنٹر سے مجھے احمد عسکری کے بارے میں تفصیل کا علم ہوگیا تھا تھوڑا سا ڈرامہ کرنا چاہتا تھا چنانچہ احمد عسکری کے کمرے میں پہنچ گیا دستک دی تو دروازہ کھل گیا احمد عسکری سامنے کھڑا ہوا تھا میں نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ وہ تھوڑا سا وقت مجھے دے پھر میں اسے بہلا پھسلا کر اپنے کمرے تک لے آیا اور میں نے اسے اندر جانے کے لیے کہا۔ احمد عسکری حیران تھا لیکن اس نے مجھ سے تعاون کیا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا اصولی طور پر اب مجھے ان دونوں کو وقت دینا چاہیے تھا کیونکہ جو مناظر اس کے بعد سامنے آنے والے تھے ان میں کسی اور کا دخل نہیں ہونا چاہیے۔ ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں چشم تصور میں رخسار کو دیکھنے لگا۔ رخسار۔ ماضی کا ایک ایک نقش میری نگاہوں کے سامنے گھوم گیا میرے اور رخسار کے درمیان جن دلچسپ حالات میں محبت کا آغاز ہوا تھا وہ بھی اپنی نوعیت کے منفرد تھے ویسے تو زندگی میں نہ جانے کون کون آیا اور کس کس نے مجھے کیا کیا سکھایا میری سب سے بڑی استاد تو مسز خان تھیں اور مسز خان کا تصور کر کے بدن میں چیونٹیاں سی رینگنے لگیں اس کے بعد بھی اس وقت تک حالات عجیب و غریب راہوں پر چلاتے رہے جب تک رخسار سے دل نہ مل گیا اور اس کے بعد سے میں نے اپنے آپ کو اچھے انسان کی حیثیت دینے کی کوشش کی تھی۔ نہ جانے کتنا وقت میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے گزار دیا مجھے اس کی امید نہیں تھی کہ وہ دونوں مجھے تلاش کرتے ہوئے ڈائننگ ہال میں آجائیں گے۔ میں اس وقت بھی ایک سمت نگاہیں جمائے رخسار کا ہی تصور کر رہا تھا۔ جب میرے سامنے کرسیاں گھسیٹی گئیں اور وہ دونوں بیٹھ گئے میں نے چونک کر دیکھا تھا اور پھر ان دونوں کو دیکھ کر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی احمد عسکری مجھے عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اس نے کہا۔

"اگر آپ ہوٹل کے کمرے میں واپس آجاتے تو میں آپ کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیتا اتنا جذباتی ہو رہا ہوں آپ کے لیے مسٹر جم بیل کہ آپ تصور نہیں کر سکتے۔" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو آپ کی محبت کے مل جانے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مسٹر احمد عسکری۔"

"آہ کاش میں اپنے الفاظ میں ان جذبات کا اظہار کر سکتا جو آپ کے لیے میرے دل میں ہیں۔"

"میں خود بھی اتنا ہی خوش ہوں۔ بہرحال میری تھوڑی سی کاوش نے دو زندگیوں کو یکجا کر دیا ورنہ دونوں ہی منتشر رہتے۔"

"آپ تو میری زندگی بچانے والے محسن بھی ہیں مجھے آپ کے بارے میں اس سے پہلے کچھ معلوم نہیں تھا لیکن مسٹر جم بیل ہوتا ہے اگر دنیا میں آپ جیسے لوگ نہ ہوں تو آپ یقین کیجیے بہت سے لوگ تشنہ کام مر جائیں۔ بس دعائیں ہی دے سکتا ہوں آپ کو۔" اس دوران ابیلا ڈیل خاموش ہی رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر بھی جذبات کے

سائے رقصاں نظر آرہے تھے۔ ہم لوگوں نے ابتدائی گفتگو کے بعد تھوڑا سا وقت تفریحات میں گزارا اور پھر واپس اپنے کمرے میں آگئے احمد عسکری میرے ساتھ تھا کمرے میں آنے کے بعد میں نے مسکراتے ہوئے ابیلا اور عسکری سے کہا۔

"اب تم دونوں اپنی زندگی کا آغاز کس طرح کرتے ہو اس کا بہتر فیصلہ تمہیں خود کرنا ہے میری رائے ہے کہ اپنے لیے محفوظ جگہ تلاش کرو اگر یہاں البانیہ میں تم خود کو محفوظ سمجھتے ہو تو یہ فیصلہ بھی تمہیں ہی کرنا ہے اور اگر یہاں سے نکلنا مقصود ہو تو پھر اس کے لیے بھی کوششوں کا آغاز کر دینا چاہیے میں خود بھی یہاں زیادہ وقت قیام نہیں کرنا چاہتا۔"

"آپ نے کہا تھا مسٹر جم کہ آپ جمیکا جانا چاہتے ہیں۔"

"ہاں میرا یہی پروگرام ہے۔"

"ہم لوگ یونان نکل جائیں گے۔ البانیہ سے یونان جانا ہمارے لیے زیادہ مشکل نہیں ہوگا ہم لوگ خود کو ایک عام زندگی میں ضم کرنے کی کوشش کریں گے مستقبل کا پروگرام تو میں آپ کو بتا ہی چکی ہوں۔ میں احمد عسکری کا مذہب قبول کر لوں گی اپنا نام تبدیل کر لوں گی اور اس طرح ہم نئی زندگی کا آغاز کریں گے۔"

"حالانکہ میرا مشن کچھ اور تھا لیکن محبت نے مجھے اپنے مشن سے دور کر دیا اور اب جب ابیلا نے میرے لیے اپنی کائنات ٹھکرا دی ہے تو آپ خود بتایئے مسٹر جم بیل کہ میں کس طرح اپنے آپ کو اس سے دور کر سکتا ہوں۔"

"کرنا بھی نہیں چاہیے۔ آپ نے تو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں مسٹر احمد عسکری وہ اپنی جگہ ہیں لیکن آپ یقین کیجیے میں ابیلا کے ایثار سے' اس کی محبت سے بہت متاثر ہوں۔ زندگی میں اگر کسی انسان کو ایسی محبت مل جائے تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔"

"میں اسے تسلیم کرتی ہوں۔" ابیلا کہنے لگی۔ "ہم یہاں شیریا کے ہاں قیام کریں گے اور آپ کو بھی اس وقت تک ہمارے ساتھ رکنا ہوگا مسٹر جم بیل جب تک کہ ہم یہاں ہیں بعد میں آپ جو پروگرام بھی بنائیں وہ آپ کی مرضی۔"

"تو پھر میرا خیال ہے شیریا سے رابطہ قائم کرو اور اس کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ ہوٹل

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں رہنا مناسب نہیں ہے۔ کون جانے مسٹر جینی ڈیل کے ہاتھ کتنے لمبے ہوں۔" میں نے یہ اس مقصد کے تحت کہا تھا کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میری تلاش شروع ہو جائے اور بہرحال مسٹر سورکس جانتے ہیں کہ میں ابیلا ڈیل کے ساتھ البانیہ آیا ہوں۔ چنانچہ میرے لیے بھی ہوٹل چھوڑ دینا ضروری تھا۔

ابیلا ڈیل نے شیریا کا فون نمبر ٹرائی کیا لیکن دوسری طرف سے اسے اطلاع ملی کہ یہ فون نمبر تبدیل ہوگیا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ طے کیا کہ شیریا کے پاس پہنچ کر اسے سرپرائز دیا جائے۔

ہم لوگ چل پڑے ایک خوب صورت سے علاقے میں بنی ہوئی ایک چھوٹی سی رہائش گاہ پر جب بیل بجائی گئی تو ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ جسمانی تناسب کے لحاظ سے اسے حسین ترین کہا جاسکتا تھا لیکن چہرے کے تاثرات میں کوئی دلکشی نہیں تھی۔ نقوش بے شک دلکش تھے لیکن اتنے سپاٹ جیسے کسی دیوار کو دیکھا جارہا ہو۔ ابیلا کو دیکھ کر بھی بس اس کے ہونٹوں میں اتنا کھنچاؤ پیدا ہوا جس سے یہ اندازہ ہوا کہ وہ مسکرا رہی ہے البتہ دونوں جس محبت سے ایک دوسرے سے لپٹ گئی تھیں اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ شیریا اپنے جذبات کا اظہار چہرے سے نہیں کر سکتی۔ غالباً اس کے نقوش ایسی ہی کیفیت کے حامل ہیں۔ دونوں بہت دیر تک لپٹی رہیں اور ہم دونوں احمقوں کی طرح کھڑے انہیں دیکھتے رہے پھر ہماری جانب متوجہ ہوئی اور ابیلا ڈیل نے شیریا سے میرا اور احمد عسکری کا تعارف کرایا۔ شیریا ہمیں بڑی محبت سے اندرونی حصے میں لے گئی اور پھر اس نے بڑے خوب صورت الفاظ میں ہم لوگوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ ابیلا ڈیل سے اس نے احمد عسکری کے بارے میں پوچھا اور جو سوالات اس نے ابیلا ڈیل سے کیے ان سے یہ اندازہ ہوگیا کہ اسے ابیلا ڈیل اور احمد عسکری کی محبت اور ان کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کا پوری طرح علم تھا۔ ابیلا نے میرا تعارف مکمل کراتے ہوئے اسے بتایا کہ میں نے اس کی محبت کو کامیاب بنانے کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلے ہیں اس پر شیریا نے میری جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور جو لوگ کسی نیکی کو کرنے کے لیے اپنے مفادات کو اس طرح ٹھکرا دیتے ہیں وہ دنیا کے عظیم ترین لوگ ہوتے ہیں اور درحقیقت ہم قصے کہانیوں کی باتوں کو اس لیے

جھوٹ قرار نہیں دے سکتے کہ وہی باتیں اکثر ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ جیسے اس وقت میں آپ کو دیکھ رہی ہوں مسٹر جم بیل۔"

"شکریہ مس شیریا آپ نے اس انداز میں میری پذیرائی کی۔"

"آپ لوگ یقین کیجیے۔ آپ لوگوں کے آنے سے میں اس قدر مسرور ہوں کہ شاید الفاظ میں بیان نہ کرسکوں۔"

"ابیلا ڈیل آپ کا تعارف اس انداز میں کراچکی ہے۔" پھر ہم یہاں بڑی بے تکلفی سے قیام پذیر ہوگئے شیریا اپنے نقش ونگار کے برعکس بہت ہی مہمان نواز لڑکی ثابت ہوئی تھی۔ وہ درحقیقت ہم لوگوں کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار اپنے رویے سے کر رہی تھی لیکن اس کا چہرہ اس کا ساتھ نہیں دیتا تھا۔ حالانکہ میرا اب ان لوگوں سے کوئی تعلق باقی نہیں رہ گیا تھا اور اصولی طور پر مجھے ان سے علیحدہ ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ اس سلسلے میں جس قدر کام میرے لیے ممکن اور ضروری تھا وہ میں سرانجام دے چکا تھا اور اب مجھے اپنے مشن کے اگلے حصے کے بارے میں سوچنا تھا لیکن تھوڑا سا وقت ان لوگوں کے ساتھ صرف کرکے میں اپنی ذہنی کیفیت بحال کرنا چاہتا تھا۔ نئی جگہ' نیا انداز اختیار کرنا اس لیے ضروری نہیں تھا کہ یہ لوگ کسی بھی طور میرے لیے باعث تردد نہیں تھے۔

"احمد عسکری اور ابیلا ڈیل ایک دوسرے میں گم ہوگئے تھے۔ ہرچند کہ وہ اقدار قائم کیے ہوئے تھے اور ہمارا ساتھ بھی دیتے تھے لیکن انھیں نئی زندگی ملی تھی اور جس طرح وہ ایک دوسرے کے شیدائی تھے اس کے تحت یہ سب کچھ غیرمتوقع نہیں تھا اور سچی بات یہ ہے کہ قابل اعتراض بھی نہیں تھا۔ محبتوں کا یہ انداز بہرطور تسلیم کیا جاتا ہے۔"

میں اپنے طور پر وقت گزار رہا تھا اور شیریا اپنے طور پر۔ اس کے مشاغل میری سمجھ میں نہیں آئے تھے۔ کبھی پورا دن غائب رہتی اور کبھی گھر سے باہر ہی نہیں نکلتی تھی جب عسکری اور ابیلا عموماً نکل جایا کرتے تھے۔ شاید اس لیے بھی کہ وہ یہاں تنہا نہیں رہ سکتے تھے جبکہ انھیں تنہائی درکار تھی۔ حالانکہ میں اور شیریا انھیں پورا پورا موقع دیتے تھے لیکن اخلاق بھی کوئی چیز ہوتی ہے البتہ اس دوران میں نے شیریا کو بغور دیکھا تھا بڑی کھوئی کھوئی' الجھی الجھی لڑکی تھی ایک بار میں نے اسے صبح اس وقت جب سورج کا دور دور تک پتا نہیں تھا اور اجالا صرف آسمان پر پھیلا ہوا تھا ورزش کرتے ہوئے دیکھا۔ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی جسمانی موزونیت کے بارے میں، میں پہلے ہی بتا چکا ہوں لیکن جس قدر شدید مشقت کی ورزش وہ کر رہی تھی اسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ وہ خصوصاً مارشل آرٹس کے ان روایتی معاملات پر عمل کر رہی تھی جو صرف روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس قدر بامشقت ہوتے ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر ہی مشکل میں گرفتار ہو جائے میں خاموشی سے اسے یہ ورزش کرتے دیکھتا رہا۔ ایسی ورزشیں میرے اپنے خیال میں تو صرف دیوانگی کی ایک شکل ہوتی ہیں یا پھر صرف دکھانے والی چیز جو فلم تیکنک تک محدود ہے لیکن میں نے اس تیکنک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بہت دیر تک اپنے وجود کو ریزہ ریزہ کرتی رہی تھی اور اس کے بعد جسم سے ایک چادر لپیٹ کر عمارت کے اندرونی حصے میں چلی گئی تھی پھر ایک بار میں نے اسے بارش میں دیکھا۔ وہ ایک جگہ چادر اوڑھے بیٹھی تھی۔ بارش کا پانی ایک گڑھے میں بھر گیا تھا اور وہ اس گڑھے میں اوپر سے پڑنے والی بوندوں کا مدوجزر دیکھ رہی تھی اس مشغلے میں نہ جانے وہ کب تک مصروف رہی۔ میں نے اسے منتشر نہیں کیا تھا پھر ایک بار میں نے اسے دن کی روشنی میں ایک شمع جلا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ابیلا اور احمد عسکری کہیں نکل گئے تھے میں گھر پر ہی تھا اور اپنے کمرے میں دروازہ بند کیے ہوئے ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ طبیعت اکتائی تو اپنی جگہ سے نکل آیا اور اسی کی تلاش میں آگے بڑھا پھر میں نے اسے ایک کھڑکی سے اس عمل میں مصروف دیکھا تھا پتا نہیں یہ کسی خاص عمل کی مشق تھی یا پھر اس لڑکی کا ذہنی بحران۔ بہت دیر تک وہ اسی طرح بیٹھی شمع کو دیکھتی رہی تھی۔ دن کی روشنی میں شمع جلا کر اس کے سامنے بیٹھے رہنا ایک عجیب سی بات تھی میں بھی اسے دیکھتا رہا وہ اس وقت تک وہاں موجود رہی جب تک موی شمع آخری شعلہ دے کر بجھ نہ گئی میں وہاں سے ہٹ آیا تھا لیکن اس رات اس وقت جب وہ آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔ احمد عسکری اور ابیلا ڈیل بھی اپنے کمرے میں تھے۔ میں ان کے پاس پہنچ گیا۔ دونوں نے مسکراتے ہوئے میرا خیر مقدم کیا تھا۔

"نیند تو ہمیں بھی نہیں آرہی، غالباً آپ بھی اسی کیفیت کا شکار ہیں۔ البتہ شیریا گہری نیند سو گئی ہے۔"

"ہاں۔ میں بس اب یہ سوچ رہا ہوں کہ کافی وقت ہم نے آرام سے گزار لیا اب

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمیں علیحدہ ہو جانا چاہیے۔"

"اتفاق سے میں اور عسکری بھی اسی موضوع پر بات کر رہے تھے ہم یونان جانے کی تیاریاں تقریباً مکمل کر چکے ہیں۔ وہاں جا کر ہم اپنی نئی زندگی کا آغاز کریں گے ہمارے پاس اس کے ذرائع موجود ہیں۔"

"اصولی طور پر مجھے آپ لوگوں کے ساتھ اتنا نہیں رہنا چاہیے تھا آپ لوگ یہ محسوس کریں گے کہ شاید میں آپ سے اپنی کاوشوں کا معاوضہ وصول کر رہا ہوں۔"

"ارے کوئی ایسی بات ہوگئی مسٹر بیل جس سے آپ ناراض ہوگئے ہیں؟" احمد عسکری نے پوچھا۔

"کیوں؟"

"پھر یہ الفاظ۔ یہ تو کسی ناراضگی کے ہی حامل معلوم ہوتے ہیں۔"

میں ہنس دیا اور میں نے کہا۔ "نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وقت واقعی بہت زیادہ گزر چکا ہے۔ ویسے میں اس لڑکی کے بارے میں ذرا سی تشویش میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ ابیلا کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو؟"

"شیریا کے بارے میں؟"

"ہاں۔"

"کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ مسٹر بیل؟"

"کیا یہ لڑکی کچھ عجیب نہیں ہے؟"

"نہیں۔ یہ بہت ہی نفیس طبیعت کی لڑکی ہے۔ لیکن بے چاری ایسے المیوں کا شکار ہے کہ اگر آپ سنیں تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں۔ انھیں المیوں نے اس کی یہ کیفیت کر دی ہے۔" ابیلا ڈیل نے کہا۔

"المیے؟"

"ہاں۔"

"کچھ معلوم ہو سکے گا مجھے اس کے بارے میں؟" میں نے سوال کیا اور ابیلا سوچ میں ڈوب گئی پھر بولی۔

"یہ تو میں بتا چکی ہوں آپ کو مسٹر جم کہ یہ مذہبا 'انگلی کن' ہے۔"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں۔"

"ہیٹی کی رہنے والی ہے۔ ہیٹی میں اس کے والدین ایک بڑے شکاری کے طور پر مشہور تھے۔ نہایت دلیر اور ایک نمایاں شخصیت کے حامل پھر کیوبا کے فیڈل کاسترو نے انھیں اپنی معلومات کی بنا پر اپنے پاس طلب کرلیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی انھیں اپنے خاندان کے ہمراہ ہیٹی سے کیوبا منتقل ہونا پڑا۔ اس وقت شیریا اپنی ایک بہن اور تین بھائیوں کے ساتھ ایک پرسکون زندگی گزار رہی تھی۔ مسٹر بیلاس ہیٹی سے کیوبا پہنچ گئے اور وہاں انھیں ایک باعزت مقام دیا گیا لیکن فیڈل کاسترو ذرا مختلف طبیعت کا انسان تھا۔ نہ جانے اس کے کون سے مفادات مجروح ہوئے یا پھر کوئی اور ایسا معاملہ جس کی صحیح تفتیش آج تک نہیں ہوسکی۔ ایک رات اس خاندان پر تباہی آگئی۔ شیریا کی ماں اس کے باپ اور اس کے ایک بھائی کو فیڈل کاسترو کے حکم سے قتل کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کے ٹکڑے کرکے بکھیر دیے گئے۔ شیریا اس موقع کی چشم دید گواہ تھی اپنی چھوٹی بہن اور دو بھائیوں کو لے کر وہ وہاں سے بھاگی اور جس طرح بھی بن پڑا ہیٹی واپس آئی لیکن فیڈل کاسترو کے نمائندے اس کی تلاش میں سرگرداں رہے اور ہیٹی تک پہنچ گئے۔ اس کے گھر کو آگ لگا دی گئی جہاں وہ موجود تھی اور اس آگ میں اس کا بھائی جھلس کر ہلاک ہوگیا۔ اب صرف ایک بہن اور ایک بھائی باقی بچے تھے جنہیں لے کر وہ وہاں سے جمیکا آگئی۔ جمیکا میں اس نے ایک گمنام حیثیت سے اپنی بہن اور بھائی کی پرورش کی اور یہاں اس پر عجیب و غریب انکشافات ہوئے۔ پتا یہ چلا کہ اس ساری کارروائی میں فیڈل کاسترو کا کوئی ہاتھ نہیں تھا بلکہ وہاں موجود ایک شخصیت جس کا نام لیوٹن ڈلاز ہے اس سارے سلسلے میں مصروف عمل تھی اور یہ سب کچھ لیوٹن ویل ہی میں ترتیب پایا تھا پھر نہ جانے کیا ہوا کہ شیریا کے اس بھائی اور بہن کو بھی ہلاک کر دیا وہ شدید زخمی ہوئی اور اسے مردہ سمجھ کر ایک بڑے سے گڑھے میں پھینک دیا۔ اس گڑھے سے نکلنے کے بعد اس نے وہ علاقہ چھوڑ دیا اور ایک طویل ترین سفر طے کرکے بارباڈوس پہنچ گئی۔ بارباڈوس میں اس نے کافی عرصے تک قیام کیا اور پھر وہاں سے البانیہ آگئی اس کے بعد سے وہ یہیں رہتی ہے۔"

میں شدت حیرت سے منہ پھاڑے۔ یہ ساری تفصیل سن رہا تھا۔ یہاں بھی لیوٹن ڈلاز کا نام آیا تھا جبکہ مارشل لیوٹن ڈلاز میرا ٹارگٹ تھا۔ بہرحال یہ عجیب و غریب بات

تھی۔ نہ جانے کیوں مجھے شیریا سے دلچسپی پیدا ہوگئی اب یہ پتا چل گیا تھا کہ اس کی شخصیت کا الجھا ہوا راز کیا ہے یہ تمام باتیں سننے کے بعد میں نے خاموشی اختیار کرلی لیکن شیریا سے ایک محبت سی ہوگئی تھی مجھے پھر جس دن احمد عسکری اور ایبلا ڈیل یونان روانہ ہوئے اس دن میں نے بھی شیریا سے اجازت مانگ لی۔ اس نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"غالباً آپ یہ سوچ رہے ہوں گے مسٹر بیل کہ میرا براہ راست آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا انسانوں کا انسانوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مسٹر بیل؟"

"کیوں نہیں مس شیریا لیکن میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟"

"آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں۔ ورنہ آپ کو مجبور کرنے کا اسی طرح مجھے کوئی حق نہیں ہے جس طرح ان دونوں کے جانے کے بعد آپ بھی روانگی کا فیصلہ کرچکے ہیں۔"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم لوگوں نے بہرطور ایک مناسب وقت ساتھ گزارا ہے اور پھر آپ ایک بہت اچھی خاتون ہیں۔"

"تو مجھے کچھ وقت دیں گے آپ؟"

"ہاں کیوں نہیں۔"

اسی رات ڈنر کے بعد شیریا نے کہا۔ "مجھے کسی کے ذاتی معاملات کریدنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ آپ کا آیندہ پروگرام جمیکا جانے کا ہے؟"

"ہاں اور لازمی طور پر یہ بات آپ کو ایبلا ڈیل نے بتائی ہوگی؟"

"جی اسی نے تذکرہ کیا تھا۔ وہاں جانے کی کوئی خاص وجہ ہے؟"

"نہیں۔ بس یونہی میں لیوٹن ڈلاز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

وہ مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔ "اگر میں آپ سے درخواست کروں کہ جمیکا تک کے سفر میں میرا ساتھ دیں تو کیا آپ میری یہ درخواست قبول کرلیں گے؟"

"آپ بھی جمیکا جانا چاہتی ہیں؟"

"ہاں۔ بہت عرصے سے وہاں جانے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ اب وہاں جانا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

چاہتی ہوں۔"

"میں بھی آپ سے یہی سوال کروں گا کہ وہاں جانے کا کوئی خاص مقصد ہے؟"

"ہاں ہے تو سہی۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ تھوڑی سی معلومات۔"

میں نے اس پر یہ اظہار نہیں کیا کہ مجھے اس کے ماضی کے بارے میں تفصیلات معلوم ہیں۔ میں نے کہا۔

"تو آپ میرے ساتھ جمیکا جانا چاہتی ہیں؟"

"ہاں۔"

"لیکن میں آپ سے یہ بات کھل کر عرض کردوں مس شیریا کہ میں وہاں ایک پوشیدہ حیثیت سے جانے کا خواہش مند ہوں۔"

"تو اس میں کیا حرج ہے بلکہ شاید میں آپ کے لیے کچھ آسانیاں فراہم کرسکوں۔"

"ٹھیک ہے آپ جیسا مناسب سمجھیں۔"

"تو آپ اپنی ذمے داریاں مجھ پر منتقل کر دیجیے۔ یہاں میرے وسیع تعلقات ہیں۔ میں آپ کے وہاں جانے کا نہایت معقول بندوبست کردوں گی۔"

"شکریہ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے آپ کا ہم سفر بننے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے اب آپ یہاں پرسکون قیام کیجیے گا اور اپنی تمام تر ذمے داریاں مجھے سونپ دیجیے گا۔"

اس گفتگو کے بعد میں نے شیریا کے بارے میں بہت کچھ سوچا تھا اس کی جو کہانی میرے علم میں آئی تھی اس کے تحت میں یہی سوچ سکتا تھا کہ وہ کوئی خاص جذبہ لے کر جمیکا جارہی ہے۔ بہرحال اگر دو آتشیں ذہن ایک ہی مقصد کے لیے یکجا ہوگئے ہیں تو ایک دوسرے کی خاصی مدد بھی حاصل ہوسکتی ہے انھیں لیکن ذرا سی الجھن بس یہ تھی کہ ایک لڑکی میرے ساتھ جارہی ہے جس کے اپنے الگ مقاصد ہیں کہیں ہمارا ساتھ ہونے کی وجہ سے کسی نئی الجھن کا آغاز نہ ہو جائے۔ مجھ پر بلاوجہ اس کی ذمے داریاں عائد ہو جائیں گی۔ جبکہ معاملہ لیوٹن ڈلاز کا تھا جس کے بارے میں ابھی مجھے مکمل تفصیلات نہیں معلوم تھیں بس اتنا معلوم تھا کہ جمیکا میں وہ بہت بڑی اور طاقتور شخصیت کا حامل ہے لیکن اس کے ساتھ ہی جو آسانیاں اس کی وجہ سے حاصل ہو رہی تھیں ان کا ایک الگ مقام تھا۔

میں نے اس بارے میں بہت سوچا پھر فیصلہ کیا کہ کم از کم یہ سفر شروع تو کیا جائے۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

اس گفتگو کے بعد بھی شیریا کے انداز میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔ وہ اس طرح اداس، بے تعلق رہی تھی۔ اس کی کہانی یاد کرکے مجھے اس سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی لیکن میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اس پر کبھی یہ ظاہر نہ کروں گا کہ مجھے اس کے بارے میں معلوم ہے۔ ہاں وہ خود ہی اگر کچھ بتانے پر آمادہ ہو جائے تو الگ بات ہے لیکن میری دیکھ بھال اور خاطر مدارات میں اس نے کبھی کمی نہیں کی تھی۔

ایک شام اس نے چائے کا اہتمام کیا اور میرے لیے چائے بناتے ہوئی بولی۔ "میں نہیں جانتی مسٹر جم کہ جمیکا جانے میں آپ کے کیا مقاصد ہیں۔ میں یہ بھی نہیں بتانا چاہتی کہ میں وہاں کیوں جانا چاہتی ہوں۔ ہمارا ساتھ ایک حد تک رہے گا لیکن ایک رائے میں ضرور دینا چاہتی ہوں۔"

"ضرور مس شیریا۔"

"لیوٹن ویل یوں سمجھ لیجیے ایک الگ مملکت ہے اور اس کا حکمران لیوٹن ڈلاز ہے۔ اس نے وہاں ایک پراسرار حکومت قائم کرلی ہے اور مقامی حکومت بھی اس کے آگے بے بس ہے۔ وہ منشیات کا بادشاہ ہے اور کئی کمیونسٹ ممالک جن میں کیوبا بھی شامل ہے اس کے سرپرست ہیں۔ اسے زبردست تحفظ حاصل ہے اور اس کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھاتے ہوئے بڑی بڑی حکومتوں کو سوچنا پڑتا ہے۔ وہ ماحول پر پوری نگاہ رکھتا ہے۔ اسی لیے وہاں داخلہ ایک مشکل کام ہے لیکن میں نے ایک ایسا موثر بندوبست کیا ہے جس کے تحت ہمیں وہاں بڑی آسانیاں مل سکتی ہیں۔ حکومت جمیکا سے ایک قدیم معاہدے کے تحت ایک شخص پروفیسر پیرے کو وہاں جانا ہے جو کچھ قدیم علاقے میں ایک خاص ریسرچ کے لیے وہاں مدعو کیا گیا ہے۔ یہ ایک ذاتی معاہدہ ہے لیکن یہ بات صرف میں جانتی ہوں کہ پروفیسر پیرے ایک حادثے میں ہلاک ہوچکے ہیں کوئی اور اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"جی مس شیریا...... میں کچھ سمجھا نہیں؟"

"آپ اگر پروفیسر پیرے کی حیثیت میں وہاں جانا پسند کریں تو ہمیں بہت آسانیاں فراہم ہو جائیں گی۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا یہ ممکن ہے؟"

"نہیں۔ یقینی ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"میں اس کا بندوبست کر چکی ہوں۔" اس نے جواب دیا اور میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"مجھے میک اپ وغیرہ کرنا پڑے گا؟"

"بالکل نہیں۔ بس نام بدلنا پڑے گا۔ جم بیل سے پروفیسر پیرے۔" اس نے پر اسرار انداز میں کہا۔

"اور ریسرچ کا معاملہ؟"

"وہ میں آپ کو سمجھا دوں گی۔"

"ہوں۔" میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی پھر کہا۔ "پروفیسر پیرے کی موت اس قدر خفیہ کیوں رہی؟"

"کیونکہ اسے میں نے ہلاک کیا تھا۔" اس کی آواز ایک پھنکار میں بدل گئی اور میں ایک عجیب کیفیت کا شکار ہو گیا پھر میں نے کہا۔

"کیوں؟"

"نہیں مسٹر بیل۔ آپ خود محسوس کریں۔ آپ کے یہ سوالات ناخوشگوار حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ سوچ لیجئے' فیصلہ کر لیجئے اگر آپ کو یہ تجویز پسند نہ ہو تو۔ کوئی حرج نہیں ہے۔"

"سنئے مس شیریا۔" میں نے کرخت لہجے میں کہا اور وہ سپاٹ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

"جی۔" اس نے کہا۔

"مجھے یہ تجویز منظور ہے۔" میں نے جواب دیا۔

ایک لمحے کے لیے میں نے اسے کشمکش میں مبتلا پایا۔ غالباً میرے کرخت لہجے نے اسے کچھ اور سننے کے لیے آمادہ کر دیا تھا۔ لیکن میرے الفاظ اس کے لیے غیر متوقع تھے اور وہ انھیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی پھر اس کا ذہن فیصلہ نہ کر سکا تو اس نے کہا۔

"براہ کرم کیا آپ اپنے الفاظ دہرانا پسند کریں گے؟"

"جی مس شیریا' میں آپ کے ساتھ جمیکا جانے کے لیے تیار ہوں لیکن کچھ شرائط کے ساتھ۔"

"آپ بتائیے وہ شرائط کیا ہیں؟"

"مس شیریا' سب سے پہلے ایسے معاملات میں اعتماد بے حد ضروری ہوتا ہے۔ میں آپ سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ آپ کا جمیکا جانے کا مقصد کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی مجھ سے یہ سوال نہیں کریں گی' لیکن اس آمادگی پر آپ یہ بالکل نہیں سوچیں گی کہ میں نے آپ کا ساتھ کیوں قبول کیا ہے اور میری اس آمادگی پر مکمل اعتماد کریں گی۔"

وہ چند لمحات کے لیے میرے الفاظ میں کھوئی اور انھیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگی پھر اس نے کہا۔

"اعتماد کی اصل بنیاد تو یہ ہے مسٹر جم بیل کہ میری بہت ہی اچھی دوست نے آپ کے بارے میں مجھے بہت کچھ بتایا ہے اور یہ سب کچھ جاننے کے بعد ہی میں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے۔ چنانچہ میرے اعتماد کا ثبوت یہی ہے باقی آپ کا وہ مطالبہ بھی بالکل درست ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے جمیکا جانے کے مقاصد نہیں پوچھیں گے۔ نمبر دو آپ وہاں ضروری امور میں اگر پسند کریں تو میری تھوڑی بہت مدد کیجئے گا۔ جس کا کوئی معاوضہ میں آپ کو نہیں دے سکوں گی۔ ہاں اگر ہمارے درمیان دوستی کا کچھ حساب شروع ہو چکا ہے تو میں آپ کی ان کاوشوں کو حساب دوستاں میں ہی تصور کروں گی اور یہ میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ آپ کا خود بھی جمیکا جانے کا پروگرام ہے۔ آپ کی اگر کوئی ضرورت مجھ سے پوری ہوتی ہے۔ سوائے اس ضرورت کے جو ایک عورت سے کسی مرد کی ضرورت ہوتی ہے تو میں آپ کی ہر ضرورت پوری کروں گی۔ میری درخواست ہے کہ براہ کرم مجھے وہ عورت نہ سمجھیں جو تنہائیوں کی ساتھی ہوتی ہے اور اگر آپ کے ذہن میں یہ تصور ابھرتا ہے تو پھر میرا خیال ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے موزوں نہیں ہوں گے۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔

"آپ نے نہایت صاف گوئی اور بے باکی سے یہ بات کہہ دی۔ ٹھیک ہے مس شیریا ہمارے درمیان ایسا کوئی رابطہ بالکل نہیں ہوگا۔" نہ جانے کیوں اس کے ہونٹ کپکپا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے گئے اور آنکھیں جھک گئیں لیکن بہت جلد اس نے اپنی اس کیفیت پر قابو پالیا اور مصنوعی طریقے سے لہجہ صاف کر کے بولی۔

"اس کے علاوہ میں آپ کا ہر حکم ماننے کو تیار ہوں گی۔ ایک مناسب وقت تک ہم لوگ ساتھ رہیں گے اور جیکا پہنچنے کے بعد ابتدائی مراحل سے نکل کر اگر آپ اپنی مصروفیات میں لگ جائیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا اور یہی حق آپ مجھے دیجیے۔"

"بالکل ٹھیک' اس میں کوئی بھی بات نامناسب نہیں ہے۔"

"انسانی ہمدردی کی بنیاد پر' اگر کہیں مجھے آپ کی مدد کی ضرورت پیش آئے تو کیا آپ میرا ساتھ دینا پسند کریں گے؟"

"آپ خود کیا سوچتی ہیں اس بارے میں؟"

"بس اتنا جانتی ہوں کہ جن لوگوں کو آپ نے زندگی دے کر یہاں تک پہنچایا ہے ان سے آپ نے کبھی کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا اور نہایت فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔"

"تو پھر آپ اپنے آپ کو بھی انہی لوگوں میں شامل سمجھیے۔"

"جی۔" اس نے آہستہ سے کہا پھر یہ سلسلہ غیر متوقع طور پر یہیں منقطع ہو گیا۔

زندگی بڑی دلچسپ تھی اور اس کے تارو پود اس طرح نشوونما پا رہے تھے کہ اپنی مرضی کا کوئی دخل ہی باقی نہیں رہ گیا تھا جو کچھ کر لیا تھا اس کے علاوہ دل کی کچھ مانگ بھی تھی جس کو میں نے کفن پہنا دیا تھا۔ ہاں بس ایک موہوم سی روشنی جو میرے بس سے باہر تھی وجود کے کسی ایسے گوشے میں مدھم مدھم آنچ دیتی تھی جس کو میں خود بھی تلاش نہیں کر سکا تھا لیکن نہایت صبر و سکون کے ساتھ میں نے اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھال لیا تھا۔ بہرحال مراحل طے ہوتے رہے۔ پرانے دوست اپنی منزل کو روانہ ہو گئے تھے اور میرے لیے شیریا چھوڑ گئے تھے جس کی کہانی میرے علم میں تھی اور حیرت ناک اتفاق کے تحت ہم دونوں کی منزل یکجا ہو گئی تھی لیکن میں نے اس کی کہانی سے کبھی واقفیت کا اظہار نہیں کیا۔ آخر کار تیاریاں مکمل ہو گئیں اور پھر ایک دن ہمیں جیکا کے لیے روانہ ہونا پڑا۔ دوران سفر اس نے کہا۔

"مسٹر جم بیل مجھے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ تھوڑی بہت تفصیل میں آپ کو بتا

Uploaded By Muhammad Nadeem

دوں۔ پروفیسر پیرے جس ریسرچ کے لیے مخصوص کیے گئے تھے اس میں جیکا کا ایک خاص محکمہ ملوث ہے اور مسٹر پیرے کی خط و کتابت اس محکمے کے ایک افسر اعلیٰ سے ہوتی رہی ہے اور وہی آپ کا اور میرا استقبال کریں گے۔ میں آپ کی سکریٹری کی حیثیت سے ساتھ رہوں گی اور آپ کو اس سلسلے میں اپنی واقفیت کا اظہار کرنا پڑے گا۔"

"یہ جانے بوجھے بغیر کہ وہ ریسرچ کس سلسلے میں ہے؟"

"نہیں' یہ تو میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ ایک قدیم علاقے میں انھیں کچھ معلومات درکار ہیں جس میں آپ مہارت رکھتے ہیں۔ اس قدیم علاقے تک پہنچانے کا بندوبست وہ لوگ خود ہی کریں گے۔"

"بہرحال یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے ہم مکمل طور پر خطرناک کہہ سکتے ہیں جبکہ میں ایسی کسی ریسرچ وغیرہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"ہمیں حالات سے لڑنا پڑے گا اور صرف اپنی ذہانتوں پر انحصار کرنا ہوگا۔ مطلب وہاں محفوظ انداز میں پہنچنا ہے اس کے بعد شاید میں آپ کو زیادہ پریشان نہ کروں اور اپنا راستہ تلاش کر لوں۔"

"مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور کوئی خاص بات؟"

"نہیں۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی اور اس کے بعد بقیہ سفر میں ایسا کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا جس کا تحریری تذکرہ ضروری ہو۔ میں نے اپنے ساتھ نہایت مختصر لباس لیے تھے۔ البتہ کوئن میکوویا کے دیے ہوئے تحفے اب اس طرح میری زندگی میں شامل ہو گئے تھے کہ میں انھیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا تھا اور ان سے استفادہ کرنے کا خواہش مند رہتا تھا۔ یوں یہ سفر جاری رہا اور ہم کنگٹن پہنچ گئے۔

یہاں پہنچنے کے بعد ہم نے ایک ہوٹل میں قیام کیا اور ایک ہی کمرہ حاصل کیا۔ میں نے ازراہ احتیاط شیریا سے پوچھا۔

"مس شیریا۔ آپ یہاں جس مقصد کے لئے آئی ہیں آپ بہتر جانتی ہیں لیکن کیا یہاں آپ کے کچھ ایسے شناسا موجود ہیں جو آپ کو اصل شکل میں پہچان لیں۔ میرا مطلب ہے کہ اس اصلی شکل میں آپ کے لیے کوئی خطرہ تو نہیں ہے۔ میرے ان الفاظ پر وہ تھوڑی سی چونکی اور چند لمحات سوچتی رہی پھر اپنے ہر احساس کو نظر انداز کر کے بولی۔"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"نہیں بے شک یہاں میرے کچھ دشمن ہیں جن سے مجھے نبرد آزما ہونا ہے، لیکن وہ مجھے نہیں پہچانتے۔"

"گڈ اچھا دوسری بات پروفیسر پیرے کے بارے میں ہمیں جس محکمے سے رابطہ قائم کرنا ہے کیا اس محکمے کے افراد کو یہ معلوم ہے کہ پروفیسر پیرے یہاں آ رہا ہے؟"

"ابھی تک نہیں، اصل میں ایک عجیب و غریب کھیل ہوا ہے اور اگر میں اس کھیل پر اتنی ریسرچ نہ کرتی تو یقینی طور پر اتنی ہمت نہ کر پاتی کہ آپ کو پروفیسر پیرے کے روپ میں پیش کر سکوں۔"

"کیا میرا اتنا حق نہیں بنتا مس شیریا کہ میں آپ سے اس سلسلے کی تفصیلات معلوم کروں۔ کیونکہ بہرطور مجھے پروفیسر پیرے کا کردار ادا کرنا ہے۔"

"آپ یقین کیجئے مسٹر بیل، میں خود آپ کو اس بارے میں بتائے بغیر قربانی کا بکرا نہیں بنا سکتی تھی۔ اصل میں ہوا یہ کہ اس محکمے کے سربراہ نے اپنے طور پر آپ سے یہ درخواست کی ہے اور وہ بھی آپ کو ایک نیا روپ دے کر اس ریسرچ کے لیے روانہ کرے گا جبکہ سرکاری طور پر وہ یہ کام نہیں کر رہا کیونکہ یہ اس کی اپنی ذمے داری ہے۔ اس نے پروفیسر پیرے کی مہارت کو مدنگاہ رکھتے ہوئے یہ قدم اٹھایا ہے اور صرف اپنے طور پر کام کرنا چاہتا ہے لیکن اسے سرکاری امداد بھی حاصل ہوگی۔"

"بات بڑی ٹیڑھی سی ہے۔ کم از کم مجھے اس شخص کا نام تو بتا دیجئے۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں اس کا نام بی لاک ہے۔ بی لاک اس محکمے کا سربراہ ہے اور ایک اچھی حیثیت کا حامل، اصل میں پروفیسر پیرے کو ہلاک کر کے میں نے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور میں انتظار میں تھی کسی ایسے شخص کی جو پروفیسر پیرے کا روپ اختیار کر سکے اور میری خواہشات پر پورا ہو۔ میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ ابتدائی طور پر ہمیں اپنے قدم جمانے کے لیے ساتھ رہنا ہوگا اور پروفیسر پیرے ہی کے روپ میں اپنے آپ کو جمیکا میں فٹ کرنا ہوگا۔ اس سے ہمیں لوئی ویل کے بارے میں خاصی تفصیلات معلوم ہو سکیں گی۔"

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیا آپ ان لوگوں سے رابطے کے ذرائع رکھتی ہیں؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں، میں نے آپ سے عرض کیا ناکہ پروفیسر پیرے پر اچھی طرح ریسرچ کرنے کے بعد ہی میں نے منصوبہ بنایا تھا۔"

رات اس طرح گزری جیسے دو مرد ایک خواب گاہ میں سوتے ہوں۔ میں بھی اپنے معاہدے کا پابند تھا اور شیریا تو تھی ہی برف کی ایک سِل، جس میں بہ مشکل تمام ہی جذبے اور تغیر رونما ہوتے تھے۔

دوسری صبح ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ٹیلی فون اٹھا کر سامنے رکھ لیا اور مجھ سے بولی۔

"اجازت ہے، میں مسٹر بی لاک سے رابطہ قائم کر لوں؟"

"ہاں۔ ویسے آپ کو میں مسٹر بی لاک کے سامنے مس شیریا ہی کہوں گا؟"

"میں اتنی غیر معروف شخصیت ہوں کہ آپ مجھے کچھ بھی کہیں کوئی میرے بارے میں نہیں جان سکے گا۔"

"اوکے پھر آپ رابطہ کیجئے۔" اس نے ٹیلی فون پر ایک نمبر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگا لیا۔ میں خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا اور شیریا نے کہا۔

"میں مسٹر بیلاک سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ جی میرا نام شیریا ہے اور میں پروفیسر پیرے کی سکریٹری ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں؟" دوسری طرف کی آواز سن کر شیریا نے کہا۔ "براہ کرم آپ انہیں صرف اتنا پیغام دے دیں کہ پروفیسر پیرے ان سے بات کرنا چاہتا ہے۔ جی ہاں میرے ہوٹل کا نام اور فون نمبر نوٹ کر لیجئے۔" شیریا نے پتا اور نمبر نوٹ کرایا اور فون بند کر دیا پھر وہ بولی۔

"ہمیں کچھ وقت انتظار کرنا ہوگا۔" میں نے خاموشی سے گردن ہلا دی۔ شیریا مجھے دیکھتی رہی۔ جب وہ دیر تک کچھ نہ بولی اور مجھے دیکھتی رہی تو میں نے ہی مسکرا کر پوچھا۔

"کیا بات ہے مس شیریا؟"

"ایں۔ کچھ نہیں۔" اس نے چونک کر کہا۔

"آپ کچھ متفکر نظر آ رہی ہیں؟"

"نہیں۔ میں تمہارے بارے میں سوچ رہی تھی۔"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہو۔ کیا؟" میں نے کہا اور وہ مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"معاف کرنا مسٹر بیل۔ تم اپنی شخصیت میں آسمان ہو گے لیکن میں تو تمہیں نہیں جانتی اس لیے تمہارے بارے میں کچھ بھی سوچ سکتی ہوں۔ اصل میں کچھ اس طرح سوچ رہی تھی میں کہ کیا ہمارا ساتھ طویل عرصہ رہ سکتا ہے؟"

"آپ ایسا چاہتی ہیں؟"

"آہ چاہتی ہی نہیں ہوں بلکہ یہ میری آرزو ہے۔" اس نے کہا اور میں ہونٹ سکوڑ کر خاموش ہو گیا۔ بڑی احمقانہ آرزو تھی۔ اس کا معاملہ کچھ اور تھا اور میری صورت حال اس سے بالکل مختلف پھر بھی اخلاقاً میں نے اس سے کہا۔

"لیکن کیا دلچسپ بات ہے مس شیریا کہ نہ مجھے آپ کے مقاصد کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہیں اور نہ ہی آپ کو میرے بارے میں' ہمارے راستے مختلف ہیں' بات صرف یہاں تک آنے کی تھی اور ہمارا یہ مرحلہ مکمل ہو گیا۔ مجھے اپنا کام کرنا ہے اور آپ کو اپنا اور نہ جانے ان دونوں راستوں میں کتنا اختلاف ہو۔" اس نے پر اعتماد انداز میں گردن ہلائی اور بولی۔

"اصل میں ایبلا ڈیل نے آپ کے بارے میں مجھے جو کچھ بتا دیا ہے وہ مجھ پر بری طرح اثر انداز ہوا ہے اتنا تو میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میرے ذہن میں کسی ایسے شخص کا تصور تھا جسے میں مسٹر پیرے کا روپ دے کر یہاں تک لے آؤں اور آپ اس کے لیے مجھے موزوں ترین آدمی نظر آئے مسٹر بیل' کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اپنے مفادات مشترک کر لیں۔"

"لیکن بدقسمتی سے میں آپ کو اپنے کام کے بارے میں نہیں بتا سکتا۔"

"اتنا تو بتا دیا ہے آپ نے مجھے مسٹر بیل کہ آپ کا راستہ بھی لیوٹن ویل کی جانب جاتا ہے اور لیوٹن ڈیلاز آپ کی منزل ہے۔ اتفاق سے وہی شخص میری منزل بھی ہے اور میرا اس سے کام ہے لیکن ایسا جو اس کے لیے بہتر نہیں ہو گا۔" ایبلا ڈیل سے مجھے تھوڑی بہت معلومات تو حاصل ہو چکی تھیں لیکن میں اس کا اظہار شیریا پر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے کہا۔

"بہر طور اتنا تو ممکن ہے مس شیریا کہ جہاں تک ہمارا ساتھ مناسب رہے گا ہم

ساتھ رہیں گے اور اگر کہیں آپ کا اور میرا مفاد مشترک ہو گیا تو یوں سمجھ لیجیے کہ میں آپ کے لیے بے شک کام کروں گا لیکن کوئی بھی مرحلہ ایسا آ سکتا ہے جب ہم بالکل مختلف راستوں کے راہی ہو جائیں۔"

"میں نے یہ سوچا ہے۔ بہرحال دیکھتے ہیں تقدیر ہمیں کہاں تک یکجا رکھتی ہے۔ ویسے مسٹر بیل آپ بڑے انوکھے انسان ہیں اور آپ کے بارے میں سوچ سوچ کر میں حیران رہ جاتی ہوں آپ یقین کریں دنیا کا ایسا تلخ تجربہ ہے مجھے کہ میں نے انسانوں پر تجربہ کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آپ جیسے لوگ تو نمونے کے طور پر نظر آ جاتے ہیں جو مسٹر بینی ڈیل کی بے پناہ دولت کو چھوڑ کر صرف اس کی بیٹی کی محبت کو کامیاب کرنے کے لیے یہاں چلے آئے۔ بہرحال آپ ایک نفیس انسان ہیں اور ایسے لوگ ذرا کم ہی ہوتے ہیں۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہم لوگ بہت دیر تک مختلف موضوعات پر باتیں کرتے رہے۔ جمیکا کی مختلف داستانیں ہماری زبان پر رہیں اور ہم مسٹر بی لاک کے جوابی فون کا انتظار کرتے رہے لیکن جب دروازے پر دستک ہوئی اور ہماری اجازت پر ویٹر کے بجائے جو شخص اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر ہم چونک پڑے۔ اچھی شخصیت کا مالک تھا اور چہرے سے نہایت شریف آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کی کشادہ پیشانی سے ذہانت کا اظہار ہوتا تھا۔ اندر داخل ہو کر اس نے گردن خم کی اور مسکرا کر بولا۔

"آپ کی اجازت سے ہی اندر آیا ہوں حالانکہ جانتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے ویٹر سمجھ کر اندر آنے کی اجازت دی ہے۔ فوراً ہی اپنا تعارف کرا دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو کوئی الجھن نہ ہو۔ میرا نام بی لاک ہے۔"

"اوہو مسٹر بی لاک کیسے مزاج ہیں آپ کے؟" یہاں مجھے اپنے آپ کو بی لاک کا شناسا ظاہر کرنا تھا۔ ہم دونوں نے مصافحہ کیا۔ شیریا کی جانب دیکھا اور آہستہ سے گردن خم کی لیکن میں اس کی آنکھوں میں ایک کیفیت نوٹ کر چکا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"اتفاق سے مس شیریا میری سکریٹری ہی نہیں بلکہ میری رازدار دوست بھی ہیں اور ...." میں نے اور کے بعد جملہ ادھورا چھوڑ دیا لیکن مسٹر بی لاک نے بے باکی سے وہ جملہ پورا کر دیا۔

"میں نے جوابی ٹیلی فون کے بجائے خود آپ تک پہنچنا ضروری سمجھا مسٹر پیرے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کیونکہ جو معاملہ میرے اور آپ کے درمیان ہے اس کے لیے میں نہ جانے کب سے آپ کا انتظار کر رہا تھا آپ تصور نہیں کر سکتے۔"

"جی مسٹر بی لاک۔"

"سنائیے آپ کیسے ہیں؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"اور یقیناً فرصت کے لمحات نکالنے کے بعد ہی آپ یہاں تک پہنچے ہوں گے اگر آپ اجازت دیں تو میں دروازہ بند کر دوں۔"

"آپ کیا پینا پسند کریں گے؟"

"اصل میں میرے مہمان آپ ہیں اور میزبانی کا فرض کم از کم کنگسٹن میں مجھے ہی سر انجام دینا چاہیے لیکن اس وقت میں کچھ نہیں پینا چاہتا بشرطیکہ آپ کا کچھ ارادہ نہ ہو۔" بات ختم ہوگئی۔ شیریا نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا تھا اور اب مسٹر بی لاک کو اس کی یہاں موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ سکریٹری اگر محبوبہ بھی ہو تو وہ سارے راز جانتی ہے۔ مسٹر بی لاک بولے۔

"اور کیا ہی اچھی بات ہے کہ وقت کو ضائع کرنے کے بجائے ہم فوراً ہی اصل موضوع پر آجائیں مسٹر بیرے مسٹر والٹن نے آپ کا کچھ اس طرح مجھ سے تعارف کرا دیا تھا کہ میں نے یہ یقین کرلیا تھا کہ میرے مقصد کا حل آپ ہی کے پاس ہے۔ مسٹر والٹن مرحوم آپ کی نشاندہی کرنے کے بعد اس کی موت کے بعد آپ اپنے تعاون سے منحرف نہ ہو جائیں۔ آپ یقین کیجیے اپ کی آمد کی خبر سن کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔"

شیریا کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے تغیر رونما ہوا کیونکہ کیسن والٹن کے بارے میں تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی لیکن میں نے اسے مضطرب نہ ہونے دیا اور ایک ٹھنڈی آہ بھر کے کہا۔

"ہاں' والٹن بے چارہ زیادہ عمر نہ پاسکا۔" شیریا نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔ ایک لمحے کے لیے ہم خاموش ہوگئے۔ غالباً یہ والٹن کی موت کا احترام تھا۔ اس کے بعد بی لاک نے کہا۔

"تو میں آپ کو جو مختصر بتا رہا ہوں اس میں بنیادی چیز میرا اپنا کیریئر اور کیریکٹر ہے۔

میں ایک اہم عہدے پر فائز ہوں لیکن آپ یوں سمجھ لیجیے کہ میرا خاندان عرصہ دراز سے حکومت جمیکا کی خدمت گزاری کر رہا ہے اور ہم لوگ ان نیک ناموں میں شمار ہوتے ہیں جن کے ساتھ کبھی کوئی اسکینڈل وابستہ نہیں ہوا۔ گویا ہم جو کچھ کرتے ہیں اپنے فرائض کی بجا آوری کے لیے کرتے ہیں اور ہمارا ذاتی مفاد کچھ نہیں ہوتا اصل میں یہ کہنا چاہتا ہوں میں کہ جو ذمے داری میں آپ کے سپرد کرنا چاہتا ہوں اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے لیکن ذات کا تعلق اگر اپنے وطن سے ہو تو بھی اسے ذاتی ہی کہا جاسکتا ہے۔ میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں سرکاری طور پر وہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے لیے بے شمار پابندیاں ہیں لیکن اگر میں اپنی کاوشوں میں کامیاب ہو جاؤں تو اس سے جو فوائد حاصل ہوں گے وہ میری حکومت ہی کو ہوں گے۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ؟"

"جی مسٹر بی لاک۔"

"اب میں دوسری بات پر آتا ہوں۔ لیوٹن ڈلاز کا نام ایسا اجنبی نہیں ہے کہ لوگ اسے نہ جانتے ہوں اور پھر خاص طور سے اگر کوئی جمیکا آنا چاہتا ہو یا نہ بھی سہی' تب بھی وہ دنیا کی خبروں سے منسلک رہتا ہو تو لیوٹن ڈلاز کے بارے میں اسے تھوڑی بہت معلومات ضرور ہوں گی اور یقیناً آپ کو بھی؟"

"جی۔" میں نے اتنی طویل بات کا مختصر ترین جواب دیا۔ "ویری گڈ۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ لیوٹو ڈلاز کا تعلق دنیا کے ایسے بڑے بڑے ملکوں سے ہے جو منشیات کی تیاری میں صف اول کی حیثیت رکھتے ہیں اور وہاں سے ہونے والی کارروائیاں دنیا کے لیے نہایت ناپسندیدہ ہیں۔ لیوٹن ڈلاز مقامی طور پر وہی ڈیل کرتا ہے وہ منشیات کا بہت بڑا تاجر ہے اور منشیات کا صنعت کار بھی لیکن جمیکا میں اس نے کچھ ایسے ذرائع سے اپنی کارنر مملکت قائم کرلی ہے جو بہرحال حکومت کے لیے تکلیف دہ اور پریشان کن ہے۔ میں اس سلسلے میں ان ممالک کے سربراہوں کا نام نہیں لوں گا جو لیوٹن ڈلاز کی سرپرستی کرتے ہیں لیکن یوں سمجھ لیجیے کہ لیوٹن ڈلاز نے اس طرح مضبوطی سے اپنے پاؤں جمائے ہوئے ہیں کہ اگر حکومت جمیکا اس کے خلاف کوئی ایکشن لے تو اسے شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ لیوٹن ڈلاز کی تھوڑی سی تفصیل اور اس کا تعارف ہے۔ اس نے ایک مخصوص علاقے کو لیوٹن ویلی کا نام دیا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے۔ حکومت کو اچھی طرح معلوم

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے لیکن حکومت اس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ہمیشہ ڈرتی رہی کیونکہ ہم کوئی بڑا جھگڑا مول نہیں لینا چاہتے اور لیوٹن ڈلاز وہاں جو کچھ کر رہا ہے۔ ہمیں اس سے بھی کوئی غرض نہیں ہے۔ اصل میں اس علاقے سے منسلک ایک علاقہ جمیکا کے قدیم ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے اور ہمارے کچھ ایسے ماہرین نے جواب اس دنیا میں نہیں رہے کچھ اس قسم کی دستاویزات تیار کی تھیں جن سے یہ اظہار ہوتا تھا کہ لیوٹن ڈلاز کے ان کھنڈرات میں میرا مطلب ہے لیوٹن ویلی سے منسلک جو علاقہ ہے وہاں قدیم کھنڈرات میں اتنے بڑے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔ کہ اگر حکومت جمیکا وہ خزانے حاصل کر لے تو آپ یوں سمجھ لیجیے کہ ہماری معیشت بے پناہ مضبوط ہو سکتی ہے اور یہ بھی ایک انوکھا اتفاق ہے کہ وہ دستاویزات میرے ہاتھ لگیں۔ جنھیں ان ماہرین نے خفیہ طور پر تیار کیا تھا لیکن ان سے کام نہیں لے پائے تھے۔ میں نے بہت غور وخوض کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ان دستاویزات سے ابھی حکومت کو آگاہ نہ کیا جائے بلکہ تھوڑی سی تحقیق، تھوڑی سی ریسرچ کر لی جائے اس کے بعد میں یہ حوالہ حکومت کو دوں یہ میرا ایک مخلصانہ عمل تھا اور میں نے اسی پر کام کیا اس کے لیے میں نے جمیکا میں وہ ماہرین تلاش نہیں کیے جن سے مجھے یہ خدشہ ہوتا کہ کسی بھی وقت وہ اپنی زبان کھول دیں گے یا تحقیق یا ریسرچ کے بعد بھٹک نہیں جائیں گے جبکہ میرے البانیہ کے دوست نے مجھے آپ کا نام بتایا اور آپ کی خصوصیات سے آگاہ کیا تو میں نے اس سے یہ فرمائش کر دی کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے۔ پروفیسر پیرے کو میرے پاس بھیج دیں اور ان سے یہ کہہ دیں کہ ایک محب وطن اپنے وطن کے لیے کچھ چاہتا ہے۔ ذاتی طور پر تو وہ جو کچھ خدمت کر سکے گا ضرور کرے گا لیکن اس کے مقصد کی تکمیل ہو جاتی ہے تو پھر یہ وعدہ کیا جا سکتا ہے کہ حکومت جمیکا سے اسے اتنا کچھ دلوا دیا جائے گا کہ اسے اپنی کاوشیں مہنگی نہیں پڑیں گی۔

”آپ یہ کہنا چاہتے ہیں مسٹر بلی لاک کہ مجھے ایک معقول معاوضہ میری محنت کا ملے گا؟“

”میں بالکل یہی کہنا چاہتا ہوں۔“

”ٹھیک ہے آپ کا یہ کہنا خلوص اور دیانت پر مبنی ہے لیکن میں آپ کو یہ بتا دوں کہ بنیادی طور پر میرا مشن دولت کا حصول نہیں ہے بلکہ یہ ریسرچ اور یہ معلومات میرا

شوق اور میری دلچسپی ہے چنانچہ اس تصور کو ذہن سے نکال دیجیے کہ آپ کو میرے مفادات کا بہت زیادہ خیال رکھنا پڑے گا۔“

”یہی مجھ سے کہا گیا تھا آپ کے بارے میں۔ جس سے میں بہت پرامید ہو گیا تھا۔ اب آگے کی بات سنیے۔ چونکہ لیوٹن ڈلاز کے مقاصد ذرا مختلف ہیں اس لیے وہ اپنے علاقے اور اس سے منسلک علاقوں میں آنے جانے والوں پر کڑی نظر رکھتا ہے، ہم آپ کو ایک الگ مقام دیں گے جس کی تفصیل آپ کو بعد میں بتا دی جائے گی۔“

”گویا آپ چاہتے ہیں کہ پہلے میں آپ کے کام کے سلسلے میں اپنی آمادگی کا اظہار کروں۔“

”لازمی امر ہے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق ہی کام کرنے کا موقع دیا جائے گا اور کسی سلسلے میں مجبور نہیں کیا جائے گا۔“

”تو پھر ٹھیک ہے۔ اتنا سفر طے کرنے کے بعد میں اس لیے یہاں آیا ہوں مسٹر بلی لاک کہ آپ کے ساتھ تعاون کروں۔“

”میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں اور بڑا اطمینان ہوا ہے مجھے آپ سے ملاقات کر کے۔ جو لوگ لمحوں میں فیصلے کر لیتے ہیں ان کے اندر کارکردگی کی قوت بے پناہ ہوتی ہے اور وہ اپنے ہر عمل میں کامیاب ہوتے ہیں۔ تو پھر میری آپ سے دوسری ملاقات آج ہی رات ہو جائے تو کیا حرج ہے۔ کم از کم میں آپ کو ڈنر کی دعوت تو دے سکتا ہوں۔“

”کیا یہ ممکن نہیں ہو گا مسٹر بلی لاک کہ ہمارے آپ کے روابط کم سے کم منظر عام پر آئیں۔“

”اس دعوت میں، میں آپ کو صرف چند افراد سے ملا دوں گا جن کا آپ سے متعلق تعلق رہے گا اور آپ کو آپ کی نئی شخصیت سے بھی آگاہ کر دیا جائے گا۔ تاکہ آپ بہتر طریقے سے کام کر سکیں۔“

میں نے مسٹر بلی لاک سے مکمل تعاون کا وعدہ کر لیا تھا پھر تھوڑی سی رسمی گفتگو کے بعد اور رات کے مکمل پروگرام کی ترتیب کرنے کے بعد وہ اٹھ گیا تھا اور اس کے جانے کے بعد شیریا نے کہا۔

”میں آپ کی ذہانت کے کرشمے دیکھ رہی تھی آپ نے واقعی اس قدر عمدگی سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گفتگو کی کہ کسی کے فرشتے بھی یہ نہیں جان سکتے کہ آپ درحقیقت پروفیسر پیرے نہیں ہیں لیکن مائی ڈیئر جم بیل آپ مجھے کھل کر یہ بات بتائیے کہ کیا اس طرح آپ کے ذہن پر کوئی برا اثر تو نہیں پڑا۔ میرا مطلب ہے کہ آپ جس مقصد کے لئے لیوٹن ویل تک جا رہے ہیں اس کی تکمیل بھی اس طرح ہوتی ہے یا نہیں۔" میں نے مسکرا کر گردن ہلائی اور کہا۔

"آپ مطمئن رہیں مس شیریا جہاں میرے مفادات مجروح ہوں گے وہاں سے میں اپنا راستہ تبدیل کرلوں گا۔" شیریا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی تھی۔

رات کو جب میں پروگرام کے مطابق مسٹر بلی لاک کے ڈنر پر جانے کے لیے تیار ہوا تو شیریا نے کہا۔

"اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت میرا وہاں جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ سکریٹری کتنی ہی اہمیت کی حامل ہو لیکن اس قدر خفیہ میٹنگوں میں اس کی موجودگی مناسب نہیں ہوتی۔" میں نے کہا۔

"حالانکہ مس شیریا ہمارا اصل کام یہ نہیں ہے لیکن پھر بھی ہمیں اس میں ان حد تک ملوث ہونا پڑے گا۔"

"یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کیونکہ اسی طرح ہمیں اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اور چونکہ ہمیں انھیں مطمئن کرنا بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ اس وقت ان سے مکمل تعاون کرنا ہوگا۔"

"بالکل درست ہے۔" شیریا میرے ساتھ نہیں گئی پروگرام کے مطابق نیلے رنگ کی ایک خوب صورت کار مجھے میرے ہوٹل کے باہر مل گئی اور اس کار نے مجھے ایک خوب صورت عمارت میں پہنچا دیا۔ جمیکا سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔ راستے میں یہی سوچتا آیا تھا کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے۔ کسی ایک کام سے نمٹنے کے لیے اطراف میں اتنے چکر چلانے پڑے ہیں کہ اصل کام بہت دور رہ جاتا ہے لیکن آج تک اس کے نتائج بہتر ہی نکلے تھے۔ براہ راست کوئی بھی کام مرضی کے مطابق نہیں ہوسکتا اس کے لیے ایک وسیع گراؤنڈ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ اب میرا مسئلہ پیچ در پیچ الجھ رہا تھا۔ مثلاً یہ کہ میں لیوٹن ڈلاز تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس سے میرے اصل کام یہ تھے کہ میں اس کا خاتمہ کروں اور

رخسار کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں لیکن یہاں مسئلے بڑے دلچسپ آ گئے تھے جس طرح اس سے پہلے آتے رہے تھے اور میں نہ جانے کتنے مختلف کاموں میں الجھ گیا تھا۔ یہی ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور میرے اندازے کے مطابق بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے گریز کس طرح ممکن ہو۔ جس عمارت میں مجھے پہنچایا گیا تھا وہ جمیکن طرز تعمیر کا نمونہ تھی اور یہاں مجھے مسٹر بلی لاک نے دو آدمیوں کے ساتھ خوش آمدید کہا تھا۔ ان کا تعارف مسٹر بلی لاک نے کینٹ اور روڈ ہالی کے نام سے کرایا تھا۔ دونوں ہی اسمارٹ اور شاندار آدمی تھے اور ان کے چہرے دیکھ کر ہی ان کی کارکردگی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ ڈنر ٹیبل پر بھی یہ دونوں ہمارے ساتھ شریک تھے اور یوں لگتا تھا کہ ان تین افراد کے علاوہ کسی اور سے میری ملاقات یہاں نہیں ہوگی۔ ڈنر کے بعد مسٹر بلی لاک نے مجھے بتایا۔

"اور چونکہ جیسا کہ آپ نے بتایا کہ مس شیریا سے آپ کا قلبی رشتہ بھی ہے اس لیے ہم آپ سے انھیں دور تو نہیں رکھ سکتے لیکن ابتدائی مرحلے میں آپ کو بذریعہ ٹرین کی ٹو جانا ہوگا اور ٹرین کا یہ سفر آپ کی پبلسٹی کے لیے ضروری ہے۔ چنانچہ مس شیریا کو کی ٹو میں پہنچانے کا الگ سے بندوبست کر دیا جائے گا جس میں انھیں کوئی دقت نہیں ہوگی اور اسے آپ ہماری ذمے داری سمجھ لیجیے۔"

"جی ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" تمام معاملات طے ہونے کے بعد مجھے واپس میرے ہوٹل پہنچا دیا گیا تھا۔ جہاں شیریا بے چینی سے میری منتظر تھی اس نے فوراً ہی مجھ سے سوالات کرنے شروع کر دیے اور میں ہنسنے لگا۔ میں نے کہا۔

"ان میں کوئی بھی پروگرام ایسا نہیں ہے مس شیریا جو آپ کے مفادات سے ہٹ کر ہو اور بعد میں، میں نے اسے کی ٹو تک کے سفر کے لیے تمام تفصیلات سمجھا دیں۔ جس پر اس نے عدم اطمینان کا اظہار نہیں کیا تھا۔"

مراحل برق رفتاری سے طے ہو رہے تھے۔ مسٹر بلی لاک کو اپنے کاموں میں اپنے محکمے کا تعاون بھی حاصل تھا اور شاید ان کی شخصیت بھی خاصی اہمیت کی حامل تھی کیونکہ ان کے کام کسی طور نہیں رکتے تھے۔ بہرطور دوسرے دن مجھے روٹرمین کی شکل دے دی گئی اور جم بیل سے پروفیسر پیرے اور پیرے سے میں روٹرمین بن گیا۔ میرے چہرے پر بہت نفاست سے میک اپ کیا گیا اور یہ میک اپ بھی میرے نقوش کو دلکش ہی بناتا تھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

روٹرمین یقینی طور پر ایک دلکش آدمی تھا اور اس کے بارے میں مجھے علم ہوچکا تھا کہ وہ حکومت کی تحویل میں ہے اور اس کے لیے معقول بندوبست کرلیا گیا ہے کہ کبھی میری شخصیت منظر عام پر نہ آنے پائے۔ روٹرمین کے بارے میں مجھے خاصی تفصیلات کینٹ اور روڈہالی نے بتا دی تھیں۔ البتہ کی ٹو روانہ ہونے سے پہلے میں نے شیریا سے ملاقات ضرور کرلی تھی اور وہ میرا میک اپ دیکھ کر مجھے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

"اصل میں' میں نے آپ سے ملاقات اس لیے ضروری سمجھی مس شیریا کہ کہیں آپ مجھے بدلی ہوئی شکل میں دیکھ کر حیران نہ رہ جائیں اور جب کی ٹو میں میری آپ سے ملاقات ہو تو آپ پریشان نہ ہوں۔"

وہ اپنے مخصوص انداز میں گردن ہلا کر خاموش ہوگئی تھی پھر میں شیریا کو خدا حافظ کہہ کر کینٹ اور ہالی کے ساتھ چل پڑا۔

دونوں نوجوان دلچسپ شخصیتوں کے حامل تھے اور عمدہ گفتگو کرنا جانتے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پہنچنے کے بعد ہمیں کچھ وقت انتظار کرنا پڑا اور پھر ہم ٹرین کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوگئے۔ کمپارٹمنٹ کافی کشادہ اور نہایت آرام دہ تھا۔ میں ٹرین کے سفر سے لطف اندوز ہونے لگا۔ جب ٹرین نے بیس منٹ کا سفر طے کرلیا تو میں نے کینٹ اور ہالی سے روٹرمین کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا شروع کردیں۔ ہالی نے مجھے بتایا۔

"اصل میں روٹرمین صرف ایک دہشت گرد ہی نہیں بلکہ کئی ممالک کے لیے ایک متنازعہ شخصیت کا مالک ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ ایک جرائم پیشہ شخص ہر وہ کام کرسکتا ہے جس میں اس کے مفادات چھپے ہوئے ہوں۔ مثلاً اسے کئی بار مختلف ممالک میں جاسوسی کرتے ہوئے بھی گرفتار کیا گیا ہے لیکن بڑی اچھی تقدیر رکھتا ہے کہ ہر بار یہ اپنے دشمنوں کے جال سے نکل گیا اور آخر کار زندگی بچانے میں کامیاب ہوگیا۔ بہت سے انوکھے کارنامے اس کی ذات سے وابستہ ہیں لیکن بدنصیب پھنسا تو جیکا آکر اور جس شخص کے چنگل میں پھنسا وہ ایسا آدمی ہے کہ اگر وہ کسی کو زندہ نہ نکلنے دینا چاہے تو پھر زندہ نکلنا مشکل ہی ہے۔"

"بڑی خطرناک شخصیت دے دی مسٹر بی لاک نے مجھے۔"

"آپ بالکل مطمئن رہیں مسٹر روٹرمین' ہم اپنی زندگی سے زیادہ آپ کی حفاظت کریں گے۔"

"نہیں مجھے اس کی فکر نہیں ہے ویسے کی ٹو تک کا سفر کتنا ہے؟"

"خاصا طویل سفر ہوگا یہ' آپ کو اس میں بے شک مشکل کا شکار ہونا پڑے گا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کینٹ اور ہالی مجھ سے باتیں کرتے رہے اور میں اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتا رہا۔ یقینی طور پر لیوٹن ڈلاز سے میری ملاقات بہت دلچسپ ہوگی۔ کافی دیر تک ہم لوگ تفریحی گفتگو کرتے رہے اور اس کے بعد کینٹ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرلیں۔ وہ بولا۔ "میں یہیں بیٹھے بیٹھے تھوڑی دیر سولوں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟"

ہالی نے کہا۔ "یہ اس شخص کی خوبی ہے کہ یہ کھڑے کھڑے بھی سو لیتا ہے۔" اور درحقیقت کینٹ انوکھا آدمی نکلا' بیٹھے بیٹھے وہ گہری نیند سو گیا اور اس کی تیز تیز سانسیں سماعت کو مجروح کرنے لگیں۔ میں تھوڑی دیر تک تو اسی طرح بیٹھا رہا پھر میں نے اس سے کہا۔

"اگر تم اجازت دو ہالی تو میں ذرا ٹرین کی راہداری میں ٹہل لوں۔ زیادہ دیر تک بیٹھے بیٹھے ٹانگیں دکھنے لگی ہیں۔"

"کیوں نہیں مسٹر روٹرمین۔" ہالی نے کہا اور میں اپنے کمپارٹمنٹ سے باہر نکل آیا۔ کافی دیر تک میں راہداری میں ٹہلتا ہوا آگے بڑھتا رہا پھر ڈائننگ کار سامنے آئی تو میں اندر داخل ہوگیا اور ڈائننگ کار کی ایک سیٹ پر بیٹھ کر میں نے اپنے لیے کافی طلب کرلی۔ سوچنے کے بہترین مواقع موجود تھے۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں بیٹھا تھا کہ ہالی بھی میرے پاس پہنچ گیا اور مسکرا کر بولا۔

"ویری گڈ۔ کیا عمدہ سفر ہو رہا ہے۔" ہم بہت دیر تک بیٹھے رہے اور اس کے بعد وہاں سے اٹھ گئے اب ہمارے پاس گفتگو کے لیے کوئی موضوع نہیں تھا پھر اندھیرا پھیلنے لگا اور ہم نے ڈائننگ کار ہی میں کھانا بھی کھایا۔ میں نے اپنے لیے ایسے کھانوں کا انتخاب کیا تھا جو موزوں ہوں جب کہ کینٹ اور ہالی نے اپنی پسند کا کھانا منگوایا تھا پھر ہم واپس اپنے کمپارٹمنٹ میں آگئے۔ چار برتھیں ہمارے پاس تھیں دو برتھیں خالی ہی تھیں اور ان کا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بظاہر کوئی مصرف نہیں تھا۔ کینٹ اور ہالی برتھوں پر چڑھ کر لیٹ گئے میں نے البتہ نیچے کی برتھ پر ہی سونا مناسب سمجھا تھا۔ میں کافی دیر تک برتھ پر کروٹیں بدلتا رہا اور ہزاروں سوچوں میں ڈوبا رہا پھر نہ جانے کس وقت مجھے نیند آ گئی لیکن ظاہر ہے ٹرین میں آنے والی نیند بڑی بے کیف اور غیر آرام دہ ہوتی ہے۔ نہ جانے کتنی دیر میں سویا ہوں گا کہ دفعتاً میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کا کھل جانا کوئی ایسی انوکھی بات نہیں تھی کیونکہ نیند گہری تو تھی نہیں اس وقت ٹرین کو زبردست جھٹکے لگ رہے تھے غالباً وہ پٹڑیاں بدل رہی تھیں۔ باہر گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے پھر آنکھیں بند کر لیں لیکن اب نیند نہیں آ رہی تھی۔ اس لیے میں خاموشی سے لیٹا رہا۔ کوئی پل آتا تو پہیوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز بدل جاتی اور اس کے بعد خاموشی چھا جاتی۔ کبھی کبھی برابر سے کوئی ٹرین گزرتی تو آواز تیز ہو جاتی۔ یوں روشنیاں جلتی بجھتی نظر آتیں۔ ویسے کمپارٹمنٹ میں گہرا اندھیرا چھا چکا تھا پھر اچانک ہی میری چھٹی حس نے مجھے ہوشیار کر دیا کوئی ایسی بات تھی جس سے میں اپنے اندر ایک اضطراب محسوس کر رہا تھا اور میری اعصاب تن گئے تھے۔ نہ جانے کیوں مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی غیر معمولی واقعہ ہونے والا ہے۔ کیا واقعہ ہو سکتا ہے یہ؟

یکایک فضا میں انجن کی سیٹی گونجی اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز ایک بار پھر بدل گئی۔ شاید ٹرین کسی اسٹیشن سے گزر رہی تھی۔ کھڑکی کی جھریوں سے روشنی جھلک رہی تھی اور اس مرتبہ روشنی میں مجھے ایک سایہ نظر آیا جو ایک کھڑکی کے قریب تھا اس کا پورا جسم روشنی کی زد میں آ گیا تھا۔ یہ کون ہو سکتا ہے میں نے سوچا اور دوسرے لمحے میں برق رفتاری سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن میرا اندازہ درست تھا۔ کوئی میرے لیے یہاں موجود تھا میرے کھڑے ہوتے ہی اس نے اسپرنگ کی طرح اچھل کر مجھ پر چھلانگ لگا دی اور میں اس کے جسم کی زد میں آ گیا۔ بہرحال فوری طور پر مقابلہ تو نہیں کر سکتا تھا لیکن پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی اور اس شخص کے بارے میں جاننا چاہا۔ غالباً وہ مسلح تھا کیونکہ روشنی میں ایک تیز چمک ابھری تھی جو میری آنکھوں سے صرف چند انچ کے فاصلے پر تھی۔ میں نے فوراً ہی اس کی کلائی پکڑ لی اور مجھے فوری طور پر یہ اندازہ ہو گیا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی خطرناک چاقو دبا ہوا ہے اس احساس نے مجھے ایک دم چوکنا کر دیا۔ میں نے اس کی کلائی پر اپنی گرفت سخت کر کے اسے اس انداز میں موڑا

کہ اس کا ہاتھ پیچھے کی سمت چلا گیا اس طرح چاقو سے لگنے والی کسی بھی خراش سے حفاظت کی جا سکتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میں نے ایک دیسی داؤ استعمال کیا۔ میرا گھٹنا اوپر اٹھا اور پوری قوت سے اس کے پیٹ سے ٹکرایا۔ اس کے بعد میں نے ایک کریہہ چیخ سنی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی اس شخص نے چاقو چھوڑ دیا اور اپنے دوسرے ہاتھ سے میری گردن پر کراٹے کی ضرب لگائی۔ میری گرفت بھی اس کی کلائی پر سے ڈھیلی پڑ گئی تھی اس نے مچھلی کی طرح میرے ہاتھوں سے پھسل کر کمپارٹمنٹ کے دروازے کی جانب چھلانگ لگا دی اور برق رفتاری سے دوڑتا چلا گیا لیکن میں نے جان بوجھ کر اس کا تعاقب نہیں کیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں ابھی تک اپنے ہوش و حواس میں نہیں آیا تھا لیکن اس بھاگ دوڑ سے کینٹ اور ہالی جاگ گئے تھے۔ ہالی نے فوراً روشنی کا بٹن دبایا اور کمپارٹمنٹ میں روشنی پھیل گئی وہ دونوں آنکھیں ملتے ہوئے حیرت سے قرب و جوار کا منظر دیکھ رہے تھے پھر کینٹ نے برتھ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے 'کیا ہوا' کیا ہو گیا؟" میں نے ایک مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "کوئی خاص بات نہیں صرف یہ کہ میں بچ گیا۔"

دونوں اطراف میں دیکھنے لگے۔ تب ہی ہالی نے فرش پر پڑا ہوا چاقو دیکھا اور اس کے قریب جھک کر بیٹھ گیا اس نے چاقو اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی البتہ اس نے حیران نگاہوں سے مجھے اور پھر کینٹ کو دیکھا اب اس کے چہرے پر تاسف کے آثار نظر آ رہے تھے۔

"غالباً کوئی تھا جس نے تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تھی مسٹر روڈ مین؟"

"ہاں ایسی ہی بات ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ' یہ تو بڑے شرم کی بات ہے ہمارے لیے' حالانکہ ہم دونوں کو تمہارا باڈی گارڈ مقرر کیا گیا تھا لیکن......... لیکن سوری......... ویری سوری' ہم اس لیے اطمینان کی نیند سو گئے تھے کہ اب تک کے سفر کے دوران ہمیں کوئی ایسی شکل نظر نہیں آئی تھی جس پر شبہ کر سکتے۔"

کینٹ بھی متاسف نظر آ رہا تھا دونوں نیچے میرے پاس بیٹھ گئے اور پھر کینٹ نے افسردہ لہجے میں کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ تو بہتر نہیں ہوا۔ ہم پہلے ہی مرحلے پر اپنی ذمے داریاں پوری کرنے میں ناکام رہے۔ آئی ایم سوری مسٹر روتھمین آئی ایم ویری سوری۔"

"نہیں میرے دوست کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے بے شک میرا شعبہ مختلف ہے لیکن دنیا میں جینے کے لیے اپنے آپ کو متحرک تو رکھنا ہی پڑتا ہے۔"

دونوں شاید اس احساس کا شکار تھے کہ میری شکایت پر ان کے لیے بی لاک کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ بہرحال میں نے کسی ہلکے پن کا مظاہرہ نہیں کیا اور مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔ میں نے کہا۔

"یہ چاقو اٹھا کر احتیاط سے رکھ لو۔ اس کے دستے پر انگلیوں کے نشانات کی تلاش بے کار ہی ہوگی۔ کیونکہ ہم اسے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تو پیش کرنے سے رہے۔"

ہالی نے چاقو اٹھایا اور اسے موڑ کر جیب میں ڈال لیا لیکن وہ دونوں اس کے بعد کافی مضمحل نظر آتے رہے تھے اور پھر رات کو چار بجے تک ان میں سے کسی نے کوئی گفتگو نہیں کی حالانکہ میں نے انھیں بارہا مخاطب کیا تھا۔

صبح سات بجے ہم کی تو پہنچے تھے۔ کی تو سمندری شہر تھا اور طرز تعمیر کے لحاظ سے بہت خوب صورت نظر آرہا تھا۔ پروگرام کے مطابق ریلوے اسٹیشن سے عارضی طور پر کینٹ اور ہالی کو مجھ سے الگ ہو جانا تھا۔ اسٹیشن کے باہر ایک سرخ رنگ کی کار ڈرائیور کے ساتھ استقبال کے لیے موجود تھی۔

"ہر طرح اطمینان کرلیا گیا ہے۔ مسٹر روتھمین کہ یہاں آپ کو فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہمیں ہماری ڈیوٹی سمجھا دی گئی ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے سوال کیا۔

"مطلب یہ کہ۔ ویسے تو ہم خود کو ایک کامیاب باڈی گارڈ نہیں کہہ سکتے لیکن ...." کینٹ نے کہا۔

"ٹرین میں جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ۔ میں بھی بھول چکا ہوں۔"

"تھینک یو سر۔" ہالی خوش ہو کر بولا۔ میں سرخ کار میں جا بیٹھا اور کار اسٹارٹ ہو کر چل پڑی۔ ان دونوں کے بارے میں مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ میرے اچھے باڈی گارڈ نہیں ثابت ہوسکتے۔ ویسے بھی کسی پر انحصار کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ میرا تو کام ہی

دوسرا تھا لیکن راستے بھر کے سفر کے دوران میں ان لوگوں کے اس الجھے ہوئے پروگرام کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ کیا کہیں کوئی گڑبڑ ہے لیکن کہاں سے؟ شیریا۔ اس کے بارے میں ایبلا ڈیل نے مجھے بتایا تھا اور ایبلا پر مجھے اعتماد تھا۔ وہ کوئی غلط کہانی کبھی نہیں سنا سکتی۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اسے پروفیسر پیرے کے بارے میں تفصیل سے نہ معلوم ہو۔ اب رہا بی لاک۔ اس پر شبہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کا کھیل مختلف ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ پروفیسر پیرے کو بھی دھوکا دے رہا ہو اور کہانی کچھ اور ہی ہو۔

لیکن ان تمام باتوں کا ایک حل تھا' ایک مناسب حل۔ وہ یہ کہ ان لوگوں کے جال میں ہی نہ پھنسا جائے۔ جیکا پہنچ چکا تھا اور یہاں سے اپنے راستے الگ کر سکتا تھا۔ مجھے بھلا اس میں کیا دقت ہوگی لیکن بے صبری بھی اچھی چیز نہیں ہوتی۔ کچھ صبر کرلیا جائے احتیاط کے ساتھ۔ کار خوب صورت سڑکوں سے گزر رہی تھی۔ مناظر بہت دلفریب تھے پھر وہ ایک تین منزلہ عمارت کے سامنے جارکی۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر میرا سوٹ کیس سنبھالا اور نیاز مندی سے ساتھ آنے کا اشارہ کرکے آگے بڑھ گیا۔ لفٹ نے ہمیں آخری منزل پر پہنچا دیا۔ راہداری میں ایک دروازے کے سامنے رک کر اس نے جیب سے چابی نکالی۔ تالا کھولا اور سوٹ کیس لے کر اندر داخل ہوگیا۔ سوٹ کیس نیچے رکھ کر اس نے فلیٹ کی چابی میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا کام اتنا ہی تھا سر۔"

"یہاں کوئی اور بھی رہتا ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"اوکے۔ تم جاؤ۔" میں نے کہا اور وہ سلام کرکے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے سب سے پہلے دروازہ بند کیا پھر فلیٹ کا جائزہ لینے لگا بہت خوب صورت فلیٹ تھا۔ تین بیڈ روم' ایک شاندار ڈرائنگ روم' میں نے تینوں بیڈ روم دیکھے ایک سے ایک خوب صورت اور ضروریات زندگی سے آراستہ۔ کمال ہے۔ میرے علاوہ یہاں اور کوئی موجود نہیں ہے اور میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن احتیاط ضروری ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے دروازے' کھڑکیوں کا جائزہ لیا اور جو راستے مخدوش تھے انھیں بند کیا بعد میں سوٹ کیس اٹھایا اور ایک بیڈ روم میں داخل ہوگیا۔ سوٹ کیس ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

مناسب جگہ رکھنے کے بعد میں نے باہر نکل کر کچن کا رخ کیا۔ فریج میں بہت کچھ موجود تھا۔ میں نے اطمینان سے کافی کا پانی چڑھا دیا پھر اس وقت تک باہر نہ نکلا جب تک کافی تیار نہ ہو گئی۔ کافی اور بسکٹ عمدگی سے ٹرے میں سجا کر میں بیڈ روم میں آگیا اور اور مزے سے بسکٹ کھانے لگا۔ دل میں مسکرا رہا تھا۔ خوب رہائش گاہ ملی ہے۔ اب آرام سے یہاں رہو۔ فون بھی موجود تھا اور شاید ایک ہی کنکشن سے تینوں کمروں کے فون منسلک تھے۔ اس طرح جیکا کے کی ٹوناہی شہر میں ایک عمدہ رہائش گاہ مجھے حاصل ہو گئی۔

اب مجھے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آگے کیا کرنا چاہیے۔ بہت دیر کے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ابھی لی لاک پر بھروسا کیا جائے اگر روٹر مین کسی طرح لیوٹن ڈلاز کے لیے قابل اعتماد ہے۔ اس سے عمدہ بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس پورے پروگرام میں سب سے زیادہ دلکش یہی بات لگی تھی۔ اس سے قبل بھی مجھے اس طرح کام کرنے میں آسانی حاصل ہوئی تھی۔ میں نے مسٹر جینی ڈیل کی آغوش میں بیٹھ کر ان کا کام تمام کیا تھا۔ بہرحال اس فلیٹ میں عمدہ وقت گزارا۔ کبھی کبھی تنہائی بھی بہت خوشگوار لگتی ہے لیکن یہ خوشگوار کیفیت رات کو ختم ہو گئی۔ دروازے پر دستک ہوئی تھی اور میں نے دروازہ کھلا تو شیریا سامنے کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں سوٹ کیس تھا۔

"ہیلو شیریا۔ آؤ۔" میں نے اخلاقاً سوٹ کیس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

اس نے اندر داخل ہو کر فلیٹ کا جائزہ لیا پھر بولی۔ "عمدہ جگہ ہے لیکن کیا یہاں آپ اکیلے ہیں مسٹر.........؟" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"ہاں۔"

"گڈ میں کہاں جاؤں؟"

"سامنے کے بیڈ روم پر میں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ میرے خیال میں یہ آپ کے لیے مناسب ہے۔" میں نے دوسرے بیڈ روم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"ٹھیک۔" اس نے گردن ہلا دی۔ میں نے اسے اس کے بیڈ روم میں پہنچا دیا پھر کہا۔

"یہاں کچن بھی ہے اور اس میں ضرورت کی اشیاء بھی۔"

"آپ نے کھانا کھا لیا ہے؟"

"جی۔"

"او کے تھینک یو۔" وہ بولی اور میں اس کے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اپنے کمرے میں آ کر میں نے رات کا لباس نکالا اور اسے تبدیل کر کے اپنے بستر پر دراز ہو گیا۔ شیریا کے آجانے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ میں اپنے کمرے میں اس کی آہٹیں سنتا رہا۔ بہت دیر کے بعد اس نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی کافی لیے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔ ایک پیالی مجھے دے کر وہ میرے سامنے بیٹھ گئی پھر کافی کے کئی گھونٹ لے کر بولی۔

"آپ کو کی ٹو آ کر بہت کچھ سوچنے کا موقع ملا ہو گا مسٹر روٹر؟"

میں خاموشی سے کافی کے گھونٹ لیتا رہا۔ جب میں نے خاموشی ہی اختیار کیے رکھی تو وہ بولی۔ "کیا آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس روپ میں یہاں آ کر آپ کو آپ کے کام میں کوئی مشکل پیش آ رہی ہے؟"

"ابھی میں نے ایسی بات نہیں سوچی۔"

"آپ غیر مطمئن تو نہیں ہیں؟"

"آخر آپ اب مجھ سے کیا چاہتی ہیں؟"

"آپ پورے اعتماد کے ساتھ مجھے بتا سکتے ہیں مسٹر روٹر کہ میری معیت آپ کو مشکل گزر رہی ہے؟"

"میں ہاں کہہ دوں تو؟" میں نے کہا اور وہ مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔ "مجھے مایوسی ہو گی۔"

"آخر کیوں؟"

"اس لیے کہ، کہ میں بھی آپ کی وہی توجہ چاہتی تھی مسٹر جم بیل جو ایبلا ڈیل کو حاصل ہو گئی تھی۔ مجھے امید تھی کہ آپ میری بھی مدد کریں گے۔"

"مدد؟" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ حالانکہ میں جانتی ہوں کہ آپ یہاں اپنے کسی مقصد کی تکمیل کے لئے آئے ہیں لیکن ہم نے ایک دوسرے سے تعاون کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ مسٹر جبل یہ ابتدائی لمحات ہیں اور صحیح معنوں میں ہم ابھی یہ فیصلہ نہیں کر پائے ہیں کہ یہاں اس شکل میں آنے کے بعد ہمیں ہمارے مشن میں کس حد تک کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ ممکن

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے ایسے لمحات بھی آجائیں۔ جب ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت باقی نہ رہے' آپ اس بات سے بھی انکار نہیں کرسکتے کہ بہرحال آپ کا مقصد کچھ بھی ہو لیکن میری وجہ سے یہاں آکر آپ کو ابتدائی سہولتیں حاصل ہوئیں ہیں۔ کسی بھی نئی جگہ قدم جمانے کے لیے اگر انسان کو سہارے مل جائیں تو وہ بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ میرا اور آپ کا مشن بے شک بالکل مختلف ہے لیکن اگر ضروری امور میں ہم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں تو کیا حرج ہے؟"

میں نے پر خیال انداز میں رخسار کھجایا اور بولا۔ "ہمارے درمیان جو چھوٹے چھوٹے معاہدے ہوچکے ہیں مس شیریا میں ان سے انحراف نہیں کرتا لیکن جلد یا بدیر ہمیں اپنے اپنے راستوں پر گامزن ہونا پڑے گا اور پھر انتہائی معذرت کے ساتھ میں آپ سے یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ میں کم از کم یہاں جمیکا آنے کے بعد کسی اور شخصیت کی ذمے داری قبول نہیں کرسکتا۔"

"ذمے داری؟"

"ہاں آپ خود سوچیں۔ جو لمحات آیندہ پیش آنے والے ہیں ان میں ظاہر ہے میرے دشمن میرے خلاف کارروائیاں کریں گے ان لمحات میں میرے لیے اپنی حفاظت کرنے کا مسئلہ درپیش ہوگا لیکن ایک خاتون کی حیثیت سے مجھے آپ کی حفاظت بھی کرنا ہوگی۔"

"اوہ۔" اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔ چند لمحات خاموشی سے مجھے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"بہرحال ہم لوگ بڑی عجیب کیفیت کا شکار ہیں اس موضوع پر اگر مزید کچھ سوچ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

"ہاں یقیناً۔" میں نے جواب دیا پھر اس نے گھڑی میں وقت دیکھ کر کہا۔

"تو پھر اجازت۔ آپ بھی آرام کیجیے۔"

اس کے جانے کے بعد میں بھی سوچ میں ڈوب گیا' شیریا کس انداز میں اپنے کام کا آغاز کرے گی۔ یہ مجھے نہیں معلوم تھا البتہ ان لوگوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ شخصیت کا بدل جانا ایک بہتر عمل ہوتا ہے اس کا تجربہ میں ابھی کچھ دن پہلے کرچکا تھا آخر میں نے یہی

فیصلہ کیا کہ ابھی شیریا کو مایوس نہیں کرنا چاہیے حالات کا رخ دیکھا جائے۔ کیا سمت اختیار کرتا ہے اس کے بعد ہی کوئی مناسب فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ میرے لیے شیریا کی نگاہوں سے اوجھل ہو جانا کون سا مشکل کام ہے۔ البتہ اگر وہ انتقامی کیفیت کا شکار ہوگئی تو ابتدائی طور پر ذرا مشکل پیش آسکتی ہے۔

لائٹ آف کرکے بستر پر لیٹ گیا کوئی آدھا گھنٹا گزرا ہوگا کہ اچانک ہی سامنے والے کمرے میں ایک دھماکہ سا سنائی دیا اور میں اچھل پڑا' مجھے یہی محسوس ہوا جیسے کوئی چیز زور سے گری ہوئی پھر مدھم مدھم آوازیں بھی ابھریں اور ان ہی آوازوں میں ایک بھنچی بھنچی آواز بھی تھی۔ جیسے کسی نے کسی کا منہ بھینچ لیا ہو۔ میرے بدن میں چنگاریاں دوڑ گئیں بے آواز اٹھا اور پھرتی سے باہر نکل آیا۔ سامنے والے کمرے کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا لیکن اندر تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ شیریا اس طرح دروازہ کھول کر تو نہیں سو سکتی۔ اصولی طور پر اسے دروازہ بند کرکے اپنے بستر پر لیٹنا چاہیے تھا۔ یقیناً کوئی گڑبڑ ہے' بے خیالی کے عالم میں اندر داخل ہوگیا لیکن اچانک ہی یوں محسوس ہوا جیسے گردن میں کوئی پھندہ لپٹ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی میری ریڑھ کی ہڈی پر بھی دباؤ پڑا تھا۔ یہ صورت حال میرے لیے قطعی غیر متوقع تھی گردن شکنجے میں تھی اور ریڑھ کی ہڈی پر دباؤ بڑھ رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا دم نکل جائے گا اور ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر حواس نے حملہ آور کی کیفیت کو محسوس کیا۔ جس شخص نے مجھے جکڑا تھا' اس کا بدن میرے بدن سے چمٹا ہوا تھا اور یہ نسوانی جسم تھا' لیکن اس مہارت سے میری گردن کو جکڑا گیا تھا کہ درحقیقت میری آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں اور جس نسوانی شخصیت نے مجھ پر قوت آزمائی کی میں یقیناً ہوش و حواس میں ہوتا تو اس نسوانی جسم کی قوت کی ضرور داد دیتا لیکن اب کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ میں نے دونوں ہاتھ آگے کیے اور پھر پوری قوت سے اپنی کہنیاں اس نسوانی جسم پر دے ماریں کوشش کارگر ہوئی تھی۔ میری گردن اس کے شکنجے سے آزاد ہوگئی لیکن میں نے فوراً ہی پلٹ کر حملہ آور کی گردن پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیاب نہیں ہوسکا حملہ آور چونکہ پہلے ہی سے تیار تھا اس لیے اس نے بھی اپنے داؤ پیچ کا پورا بندوبست کر رکھا تھا اس کی ٹانگ میرے پیٹ کے نچلے حصے پر لگی اور میرے حلق سے آواز نکل گئی۔ میں سنبھلنے کی کوشش میں الجھ کر زمین پر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

گرا اور نسوانی بدن نے میرے اوپر چھلانگ لگا دی۔ وہ میرے سینے پر سوار ہوگئی تھی لیکن میں نے اپنی تکلیف کی پروا کیے بغیر ایک پاؤں اٹھا کر اس کی گردن میں ڈالا اور زور سے اسے نیچے پٹخ دیا اس کے بعد میں نے کروٹ بدلی اور پھرتی سے اس پر چھانے کی کوشش کی میری کلائی کا وار اس کے بائیں شانے پر لگا تھا لیکن کمبخت فولادی شخصیت کی مالک تھی۔ اس نے آواز تک نہیں نکالی تھی بلکہ فوراً ہی اس نے بڑی مہارت کے ساتھ سامنے کی دو انگلیوں سے میری آنکھوں کا نشانہ بنایا اور اس میں کامیاب ہوگئی۔ شدت تکلیف سے میری آنکھیں بند ہوگئی تھیں اور حملہ آور کو موقع مل گیا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے مجھے پیچھے دھکیلا اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی لیکن آنکھوں کی تکلیف کے باوجود میں نے اس کے پاؤں پر پاؤں مارا اور اس بار وہ پھر دھڑام سے نیچے گر پڑی۔ میرے وجود میں چنگاریاں سلگتی جارہی تھیں چنانچہ میں نے فوراً ہی الٹی قلابازی کھائی اور حملہ آور پر چھانے کی کوشش کی لیکن وہ بھی کروٹ بدل کر پیچھے ہٹ گئی تھی اور اس کے بعد ہم دونوں آمنے سامنے کھڑے ہوگئے تھے۔ ہم دونوں ایک دوسرے پر وار کرنا چاہتے تھے لیکن اب دونوں کو ایک دوسرے کی مہارت کا احساس ہوگیا تھا سب سے بڑی چیز تاریکی تھی اور پھر میری تو آنکھیں بھی متاثر ہوگئی تھیں۔ اچانک ہی اس کم بخت نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مجھے میری رانوں کے پاس سے پکڑا اور اپنے کندھے پر لاد کر پیچھے اچھال دیا لیکن یہ اس کی غلطی تھی میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس کی گردن میں دونوں ہاتھ ڈال دیے اور ریڑھ کی ہڈی میں دونوں گھٹنے پھنسا کر اسے بے بس کر دیا پھر پیروں سے اس کی پنڈلیوں کو پیچھے کی سمت موڑ لیا۔ اب اس کا جسم کمان کی طرح تنا ہوا تھا اور چند لمحات جارہے تھے کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے اپنی جگہ چھوڑنے والے تھے۔ اس نے آخری کوشش کے طور پر اپنے بدن کو جنبش دی اور آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے میری گرفت ڈھیلی پڑ گئی وہ کروٹ کے بل نیچے گری تھی اور اس کے بعد شاید اس میں اٹھنے کی سکت نہ رہی۔ میں البتہ پھرتی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا تھا مجھے علم نہیں تھا کہ دروازہ کس سمت ہے اور دیوار گیر سوئچ کہاں ہے لیکن اندھوں کی طرح ٹٹولتا ہوا میں دروازے کی جانب بڑھا اور خوش قسمتی سے سوئچ پر میرا ہاتھ پہنچ گیا۔ چٹ کی آواز کے ساتھ کمرے میں روشنی ہوگئی اور میں آنکھوں سے بہتے پانی کو کلائی سے پونچھ کر ماحول کا جائزہ لینے لگا

لیکن دوسرے لمحے میرے ہوش حواس رخصت ہوگئے کمرے میں شیریا کے علاوہ اور کوئی موجود نہیں تھا اور شیریا اسی جگہ زمین پر پڑی ہوئی تھی جہاں میں نے حملہ آور کو دھکا دیا تھا۔ میری آنکھیں شدت حیرت سے پھیل گئیں۔ ہر چند کہ مجھے صحیح طور پر ابھی نظر نہیں آرہا تھا۔ شیریا سرد نگاہوں سے مجھے گھور رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم میں کافی تکلیف ہو۔ اس نے اپنی جگہ سے کروٹ بدلی اور ہاتھوں کا سہارا لے کر فرش پر گھسٹنے لگی پھر دیوار سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے آخر کار میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور حیرت سے اسے دیکھ کر دو قدم آگے بڑھا۔ شیریا ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے تعجب سے کہا۔

”یہ سب کیا تھا شیریا؟“

”جو کچھ بھی تھا میں اس میں اپنی ناکامی کا اعتراف کرتی ہوں۔“ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”کیا تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔“ میں اچانک ہی اس سے بے تکلفی پر آمادہ ہوگیا لیکن وہ کچھ نہیں بولی تھی اس کے چہرے پر اچانک ہی مردنی چھاگئی تھی۔ آنکھوں میں ایک ایسی ویران کیفیت ابھر آئی تھی کہ اس پر ترس آنے لگا تھا۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ حالانکہ ابھی ابھی اس سے ایک کافی تلخ تجربہ ہو چکا تھا لیکن زندگی تو تجربوں کا ہی نام ہے۔ مزید کچھ ہونا ہے تو وہ بھی ہو جائے گا۔

قریب پہنچ کر میں نے پہلی بار اس کے ہاتھ کی کلائی پکڑی اور طاقت لگا کر اسے کھڑا کر دیا۔ اچانک ہی وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر رونے لگی تھی۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔ میں آہستہ آہستہ اسے گھسیٹتا ہوا بستر تک لایا اور پھر میں نے اسے بستر پر بٹھا دیا۔ ہماری اس دھماچوکڑی سے کمرے کی حالت کچھ ابتر ہوگئی تھی میں نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ وہ خاموشی سے میری ہدایت پر عمل کر رہی تھی۔ اس نے اس بار بھی کچھ نہیں کہا اور میں اسے کمرے سے نکال لایا اور پھر اپنے کمرے میں لے کر پہنچ گیا۔ نہ جانے کیوں اس عجیب و غریب واقعہ کی باوجود میرے دل میں اس کے لیے ہمدردی کے جذبات ابھر آئے تھے۔ اپنے کمرے میں لا کر میں نے اسے بستر پر بٹھا دیا اور پھر خود ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کم از کم یہ فرض ہے تمہارا کہ تم مجھے صورت حال تو بتاؤ۔ یہ کیا دیوانگی سوار ہوئی تھی تم پر' کیا بات ہے' کیا سمجھی تھیں تم۔ کیا غلط فہمی میں تم نے یہ سب کچھ کیا ہے یا پھر جان بوجھ کر اور اگر جان بوجھ کر کیا ہے تو اس کا مقصد؟"

بہ مشکل تمام اس نے اپنے چہرے سے دونوں ہاتھ ہٹائے اپنے لباس کے ایک حصے سے اپنا چہرہ خشک کیا اور پھر آہستہ سے بولی۔

"سوری مسٹر بیل ویری سوری' میں اپنی تمام تر کوششوں میں ناکام ہوگئی۔ آئی ویری سوری۔"

"شیریا شیریا کیا تم پر دیوانگی کا دورہ بھی پڑتا ہے کیا ہے یہ سب کچھ آخر مجھے کچھ بتاؤ تو سہی؟"

اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر طنزیہ لہجے میں بولی۔

"آپ نے کہا تھا کہ مسٹر بیل آپ نے کہا تھا کہ آپ کو میری حفاظت بھی کرنا ہوگی۔ آپ نے میری انا پر ضرب لگائی تھی میں نے بڑی محنت کی ہے اپنے آپ پر۔ بڑا جہاد کیا ہے میں نے اپنے آپ سے۔ بہت کچھ سمجھ لیا تھا اپنے آپ کو' یہ طے کرلیا تھا کہ میں اپنی ہر مشکل سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور یہ اسی کا مظاہرہ تھا۔ میں آپ پر یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ میں آپ کے لیے درد سر نہیں بنوں گی آپ اگر میرا ساتھ دیں تو آپ کو میری حفاظت کی ضرورت پیش نہیں آئے گی لیکن ناکام ہوگئی۔ اصل میں آپ کو صحیح طور سے سمجھ نہیں پائی تھی یہ سب کچھ کرکے آپ کو یہ باور کرانا چاہتی تھی کہ میں آپ پر بوجھ نہیں بنوں گی۔"

"خدا کی پناہ۔" میں نے کہا اور پھر بے اختیار مجھے ہنسی آگئی۔

"آپ نے مجھے یہ باور کرانے میں میری ہڈیاں پسلیاں توڑ دیں اور خاص طور سے میری آنکھوں کا نشانہ بنا کر تو آپ نے صحیح معنوں میں میرا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ خدا کی پناہ' خدا کی پناہ۔"

"آئی ایم سوری مسٹر بیل آئی ایم سوری۔" وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھی اور اس نے میرے پاؤں پکڑ لیے۔

"ارے شیریا کیا بدتمیزی ہے بھئی۔ اب اتنے اجنبی بھی نہیں رہے ہم لوگ کہ

ایک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کرسکیں۔ بیٹھو اپنی جگہ' تم نے یہ سب کچھ کرکے میرے ذہن پر ایک عجیب سا بوجھ طاری کردیا ہے۔"

"آئی ایم سوری بیل آئی ایم سوری۔" وہ پھر سسکنے لگی۔

"نہیں شیریا قطعی نہیں' جو محنت تم نے اپنے آپ پر کی ہے اس پر اپنے آپ کو قائم رکھو' آنسو جب تک آنکھوں میں رکے رہتے ہیں آگ کی شدت تیز رہتی ہے یہ بہہ جانے والے آنسوؤں دل کی آگ باہر اگل دیتے ہیں اور اس کے بعد اندر سردی کے علاوہ اور کچھ نہیں رہ جاتا۔" میں نے کہا اور وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی پھر اس نے کسی خیال کے تحت چونک کر مجھے دیکھا۔ غالباً میرے الفاظ پر غور کرکے اسے یہ احساس ہوا تھا کہ میں جس آگ کا تذکرہ کر رہا ہوں مجھے اس کے بارے میں کیا معلوم لیکن میں نے اپنے آپ کو بالکل بے تعلق کرلیا تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"مسٹر بیل درحقیقت اب میں آپ کے قابل نہیں رہی۔ آپ بالکل یہ نہیں سوچیں گے کہ آپ سے جدا ہونے کے بعد یا آپ کی مدد سے مایوس ہونے کے بعد آپ کے خلاف کچھ کروں گی۔ چلیے ٹھیک ہے ہمارا ساتھ یہیں تک تھا۔ اوکے مسٹر بیل' اوکے۔"

"اب جب کہ وہ لمحات آئے ہیں' جب ہم رسمی انداز ترک کرکے ایک دوسرے سے گفتگو کریں تو تم نے گفتگو کا رخ بدل لیا ہے۔ شیریا مجھے بتاؤ تم یہاں کیا کرنا چاہتی ہو۔ یہاں جیکا میں لیوٹن ڈلاز کے خلاف تمہاری مہم کیا ہے کیا پروگرام ہے تمہارے ذہن میں؟"

اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور بولی۔ "اس کائنات میں میرے جینے کا مقصد صرف ایک ہے اور وہ مقصد ہے کہ لیوٹن ویلاز کو اس طرح ہلاک کروں کہ انتقام کی دنیا میں ایک نئی مثال سامنے آئے۔ میں' میں اسے وہ موت دینا چاہتی ہوں جس کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کرسکا ہو یہی میرا مقصد ہے اور جانتے ہو کیوں؟"

میں نے نفی میں گردن ہلا دی تو چند لمحات خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

"اس لیے کہ وہ میرے پورے خاندان کا قاتل ہے۔" اور اس کے بعد شیریا نے بھرائی ہوئی آواز میں وہ پوری کہانی سنا دی جو پہلے سے میرے علم میں آچکی تھی اس کی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آواز سسکیاں اختیار کر رہی تھی اور ان سسکیوں کی زبانی وہ مجھے اپنی کہانی سنا رہی تھی۔ میں نے کہیں بھی یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں اس کی کہانی سے تھوڑا بہت بھی واقف ہوں۔ بس میں سن رہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس کے دل کی بھڑاس نکل جائے پھر اس کی کہانی ختم ہوگئی اس نے کہا۔

”اور اب میرا صرف یہی مقصد ہے۔ میں بے وقوف نہیں ہوں میں جانتی ہوں کہ وہ کتنی بڑی حیثیت کا حامل ہے شاید آپ بھی اس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہوں گے مسٹر جم بیل۔ لیکن، لیکن، میں، میں، میں اسے ہلاک کرنا چاہتی ہوں آپ کو شاید یہ اندازہ ہوگا کہ یہاں بے شمار ایسی ایجنسیاں اس کے خلاف کام کر رہی ہیں جو منشیات کے بادشاہ کو موت کے گھاٹ اتارنا چاہتی ہوں لیکن عموماً یہی ہوتا ہے کہ دنیا کے مختلف گوشوں سے اس کے خلاف کام کرنے والے ایجنٹ یہاں آتے ہیں اور پھر اس طرح لاپتا ہو جاتے ہیں کہ ان کے ملکوں کو ان کے بارے میں علم بھی نہیں ہو پاتا۔ میں دوسرا مقصد رکھتی ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں ناکام نہ رہوں۔ مسٹر جم بیل یہ ایک احمقانہ اقدام ہے لیکن میں کیا کروں میرے دل کی آگ یہی مانگ کرتی ہے۔“

میں خاموشی سے اس کی صورت دیکھتا رہا بس رحم کا جذبہ دل میں بیدار ہوگیا تھا۔ میں نے انسانیت کو کہیں بھی نظرانداز نہیں کیا تھا۔ جہاں تک اور جس حد تک میری اوقات تھی کسی بھی مظلوم شخصیت کا میں نے ہمیشہ ساتھ دیا تھا اور یہ لڑکی تو میرے لیے مسئلہ بھی نہیں تھی جو اس کا مشن تھا وہی میرا تھا اور اگر میں اس مشن کے وقت تک اسے اپنے ساتھ رکھوں تو یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ بھی نہیں تھا بہرطور خاصے غوروخوض کے بعد میں نے کہا۔

”اب تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے ہمراہ رہوں؟“

”اب نہیں چاہتی۔ میں تو کچھ بھی نہیں دے سکتی تمہیں۔ بالکل کچھ نہیں ہے میرے پاس۔ جبکہ، جبکہ ابیلا ڈیل.........“ اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

”اور تم یہ بھی جانتی ہو شیریا کہ ابیلا ڈیل سے میں نے کچھ نہیں لیا۔“

اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولی۔ ”ہاں جانتی ہوں۔“

”پھر یہ سمجھ لو کہ دولت میری نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ چلو ٹھیک ہے، ویسے تم نے بڑا دلچسپ طریقہ کار اختیار کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اپنے اس انوکھے طریقہ کار میں تمہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔“

اس نے کسی قدر چونک کر مجھے دیکھا پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر کچھ عجیب سی کیفیت کا شکار ہوگئی۔ غالباً وہ میرے منہ سے میرے مقاصد کو سننا چاہتی تھی۔ جب میں کچھ نہ بولا تو اس نے آہستہ سے کہا۔

”کچھ اور آگے نہیں کہیں گے مسٹر جم؟“

”نہیں۔ بس اتنا کافی ہے اور اب تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں؟“ اس نے معصومیت سے گردن ہلا دی۔ میرے لیے ضروری نہیں تھا کہ میں اسے اپنے بارے میں بھی بتاؤں۔ نہ ہی اس نے کچھ پوچھنے کی کوشش کی تھی۔ خاصی دیر اسی طرح گزر گئی پھر میں نے کہا۔ ”اور اب میرے خیال میں تمہیں اطمینان ہوگیا ہوگا؟“

”ہاں۔“

”تو پھر سونے کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں۔ میں اس کی اس اداکاری کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا۔ میں نے کچھ دیر کے بعد ہنس کر کہا۔ ”نیند نہیں آرہی ہے؟“

”آرہی ہے۔“

”تو پھر شب بخیر۔“ میں مسکرا کر بولا اور وہ آہستہ سے اٹھ گئی پھر سست رفتاری سے دروازے کی طرف بڑھ گئی پھر باہر نکل گئی۔ خدا کی پناہ۔ میں نے اس کے جانے کے بعد کہا۔ آنکھوں میں اب بھی تکلیف ہو رہی تھی۔ میں باتھ روم میں داخل ہوگیا اور آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار مار کر انہیں دھوتا رہا اس طرح تکلیف میں کچھ کمی ہوگئی تھی پھر خاصی دیر کے بعد میں باتھ روم سے واپس نکلا اور آگے بڑھ کر میں نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا پھر بستر کی جانب واپس پلٹا لیکن دم دھک سے رہ گیا۔ وہ میرے بستر پر پاؤں لٹکائے عجیب سے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی مجھے اس کی آمد کا پتا نہیں چلا تھا اپنی جگہ رک کر میں نے حیرت سے اسے دیکھا اور پوچھا۔

”خیریت اب کیا بات ہے؟“

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"لائٹ آف کردو۔" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

میں اپنی جگہ ساکت اسے دیکھتا رہا اور اس کے بعد اس کے چہرے سے جو اندازہ میں نے لگایا اس پر خود ہی ایک ٹھنڈی سانس لی تھی۔ عورت جاگ گئی تھی بے شک اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ تو ابھی تک واپس نہیں آئی تھی لیکن اندر کے جذبات بھڑک اٹھے تھے ایک لمحے کچھ سوچنے کے بعد میں نے روشنی بند کی اور اپنے بستر تک پہنچ گیا۔ اس کے جسم کو چھوئے بغیر میں اپنے بستر پر دراز ہو گیا اور میں نے اس سے کہا۔

"کیوں شیریا واپس کیوں آگئیں؟"

"میں اپنے کمرے میں نہیں سوؤں گی۔"

"وجہ؟"

"بس اب مجھے اس تنہا ماحول سے وحشت ہو رہی ہے۔"

"ہوں۔ تو پھر یہاں سونے کا ارادہ ہے؟"

"ہاں۔ تمہارے پاس' تمہارے قریب۔" اس نے کہا اور میری جانب پلٹ پڑی۔

اس نے کہا اور میری جانب پلٹ پڑی۔ اس نے اپنے بدن کے بوجھ کو میرے سینے پر ڈالتے ہوئے میرے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیا تو میں نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا اور پھر اسے آہستہ سے سرکاتا ہوا بولا۔

"لیٹ جاؤ شیریا۔ تم نے ایک عجیب ماحول پیدا کر دیا ہے۔"

"سنو میری زندگی میں وہ رنگین لمحات کبھی نہیں آئے جو نوجوان لڑکیوں کی آرزو ہوتے ہیں۔ میری کہانی سننے کے بعد تمہیں اندازہ ہو چکا ہو گا ڈیئر بیل کہ میں تو ان لمحات کے قریب تک نہیں پھٹکی لیکن بیل اب میں زندگی میں کچھ تبدیلی چاہتی ہوں۔ میں' نہیں کہہ سکتی کہ لیوٹن ڈلاز کے خلاف اپنی مہم میں مجھے کامیابی حاصل ہو گی یا نہیں' ساری زندگی محرومیوں میں کیوں گزاروں۔ میں نے آج اپنی ذات کے اس خول کو اتار دیا ہے اور اس کے محرک تم ہو۔"

"گویا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم ایک ان چھوئی عورت ہو؟" میں نے کہا۔

"ہاں یہ ایک سچ ہے۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"تو پھر اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں بھی ایک ایسا ہی مرد ہوں تو کیا تم یقین

کر لوگی؟"

میرے اس سوال کے جواب میں اس نے کچھ نہیں کہا اور خاموش رہی تو پھر میں نے خود ہی کہا۔

"اگر تم یہ سمجھتی ہو کہ تمہاری اس مہم میں ایک ساتھی بننے کے لیے میرے اور تمہارے درمیان جسمانی قربتیں بھی شامل ہو جائیں تاکہ یہ رشتہ مستحکم ہو تو میں تم سے پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ کہوں گا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ شیریا۔ تم میری بہت اچھی دوست اور بہت اچھی ساتھی ہو اور اس کے لیے ہمیں اپنی قربتوں میں یہ رنگ شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اگر یہاں سونا چاہتی ہو تو سکون سے سو جاؤ ایک مرد کی قوت برداشت کا اندازہ آج تمہیں ہو جائے گا۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ خاموشی سے پڑی کچھ سوچتی رہی' میں نے کروٹ بدل لی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے بدن سے اٹھنے والی بھینی بھینی خوشبو اور اس کا انداز خود سپردگی مجھے بھٹکنے پر مجبور کر رہا تھا لیکن وہ بدبخت کیا جائے کہ ایک ایسا وجود جس نے اپنے بدن کی خوشبو بھی کبھی کسی کو نہیں پہنچنے دی' میری وجہ سے زندگی کے عذاب میں گرفتار ہے اور اس نے مجھ پر جو پابندیاں لگا دی ہیں۔ میں زندگی کی قیمت پر ان پابندیوں کو نبھا رہا ہوں نہ جانے کب تک ہم دونوں اسی طرح ساکت پڑے رہے پھر مجھے تو نیند آگئی لیکن اس کے بارے میں ظاہر ہے عالم نیند میں کیا فیصلہ کر سکتا تھا پھر صبح ہو گئی آنکھ کھل گئی۔ میں نے اسے اپنے قریب نہ پایا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کچن سے کھڑکھڑاہٹ سنائی دی تو میں مسکراتا ہوا اٹھ گیا۔ امتحان کی رات گزر گئی تھی۔ میں نے رخسار کے حقوق کی حفاظت کی تھی۔ بظاہر اسے ایک احمقانہ عمل کہا جاسکتا ہے لیکن دل کے اندر جو طمانیت بیدار تھی وہ میری پاکیزگی کا صلہ تھی۔

غسل خانے سے باہر آیا تو شیریا کو سامنے پایا بڑے دل آویز انداز میں مسکرائی تھی اور بہت ہی خوش نظر آرہی تھی میں نے حیرت سے اسے دیکھا اس مسکراہٹ میں جو کچھ نظر آیا تھا وہ بڑا ہی خوشگوار تھا اور یہ بھی ایک حقیقت تھی کہ اب تک میں نے ان ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی اور اب جب وہ مسکرائی تو اس میں دنیا جہاں کا حسن سمٹا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ناشتہ تیار ہے ڈیر آؤ۔"

میں نے بھی مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔ ڈنر ٹیبل پر ناشتہ سجا ہوا تھا اس نے میرے لیے ایک کرسی گھسیٹی اور خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی پھر توس پر چھری سے مکھن لگانے لگی مکھن لگانے کے بعد اس نے سلائس میرے سامنے رکھے اور اپنی کافی اپنی جانب سرکالی۔

"بہت جلدی جاگ گئی تھیں شیریا؟"

"ہاں۔"

"اور تم سو فیصد ایک گھریلو لڑکی ہو؟"

"بس اگر حالات سازگار ہوتے تو میں بہت اچھی بیٹی' بہت اچھی بہن اور شاید بہت اچھی بیوی ثابت ہوتی لیکن انسان کی تقدیر ہوتی ہے کچھ لوگوں کو گھر نہیں ملتا۔ گھر نہ ملے وہ ایک الگ بات ہے لیکن زندگی اس طرح کانٹوں پر آپڑے۔ یہ ایک بڑا تکلیف دہ عمل ہے تاہم ڈیر بیل تم نے آج مجھے کچھ دیر کے لیے ہی سہی ایک گھریلو ماحول مہیا کیا ہے۔"

"تم عجیب فطرت کی مالک ہو شیریا۔"

"مجھ سے بے دھڑک باتیں کرو اب میں تمہاری کسی بات کا برا نہیں مانوں گی۔"

"رات کو تم پر جو جنون طاری ہو گیا تھا اس کی تکمیل نہ ہونے کے باوجود تمہارا موڈ اس قدر خوشگوار ہے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو بیل۔ انسانی نفسیات پر غور کرو' میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ کتنی بڑی ٹریجڈی ہے اس کا تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا اور اس کے بعد کا ماحول میں نے گھٹن میں گزارا ہے۔ پہلی بار مجھے انسانی اعتماد حاصل ہوا ہے۔ جسم کے عوض تو مجھے شاید بہت سے لوگ مختلف سہاروں کے لیے پیش کش کر دیتے لیکن ایک ایسی شخصیت بھی ہے جس نے میرے بدن کی پیش کش قبول نہیں کی اور میری ذات کو اہمیت دی۔ کتنا بڑا اعتماد بخشا ہے تم نے مجھے اور اب اس اعتماد کو پانے کے بعد میں خوش نہ رہوں تھوڑی سی خوشی ہی تو میرے حصے میں آئی ہے میں بے حد خوش ہوں ڈیر جم بیل مجھے اپنی ذات کے لیے ایک اعتماد حاصل ہوا ہے۔ حالانکہ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ رات کے وہ لمحات ذہنی طور پر بھٹکنے کا عمل نہیں تھے بلکہ تم جیسے کارآمد انسان کو اپنے لیے آمادہ کرنے کی ایک

آخری کوشش تھی اپنے ضمیر اور اپنے احساسات کے خلاف۔"

میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ میں نے اسے دیکھا اور دل ہی دل میں سوچا کہ کم بخت نے یہ داؤ سب سے طاقتور مارا ہے اب اس داؤ سے بچنا میرے لیے مشکل ہی ہو جائے گا۔ کیونکہ جس حد تک پہنچ کر وہ میری توجہ کی خواہش مند تھی وہ واقعی بے چارگی کا ایک آخری سہارا تھا اور اس نے اس کا اظہار کر کے میرے اوپر جو اخلاقی ذمے داری لاد دی تھی اس سے بچنا کم از کم میرے لیے فوراً ہی ممکن نہیں تھا۔

ناشتہ بھی بہت لذیذ تھا' کچھ وقت کے بعد ہم ناشتے سے فارغ ہو گئے اور شیریا برتن سمیٹنے لگی۔ اب اس کے چہرے پر نہایت سکون اور اعتماد نظر آرہا تھا۔ دن کو گیارہ بجے کے قریب کینٹ اور ہالی آگئے انھوں نے دروازے پر دستک دی' شیریا نے دروازہ کھولا دونوں نے مسکرا کر اسے صبح کا سلام کیا اور پھر اندر آگئے تھے۔

"یقیناً آپ لوگوں نے یہاں ایک خوشگوار رات گزاری ہو گی" اور آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف یہاں نہیں ہوئی ہو گی۔ مسٹر روٹر مین کہاں ہیں؟

"میں یہاں ہوں۔" میں نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے آگے بڑھ کر مجھ سے ہاتھ ملایا تھا اور رسمی گفتگو کرتے ہوئے بیٹھ گئے تھے۔ کینٹ نے کہا۔

"اور جب ایک خوب صورت سیکریٹری ہر قسم کے معاملات سرانجام دینے کے لیے تیار ہو تو کسی گھریلو ماحول کا پیدا ہو جانا ایک فطری سی بات ہے اور دوست جب ملاقات کے لیے آئیں تو وہ کافی کی فرمائش بھی کر سکتے ہیں۔"

کینٹ کے اس انداز پر شیریا مسکراتی ہوئی کچن کی جانب چلی گئی۔ کینٹ نے ایک بے ہنگم قہقہہ لگایا لیکن اس قہقہے میں' میں نے یا ہالی نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ ہالی نے ایک بریف کیس سینٹر ٹیبل پر رکھ دیا جس میں وہ نہ جانے کیا لایا تھا اور پھر وہ کسی قدر سنجیدگی سے مجھ سے میری خیریت پوچھنے لگا اس نے کہا۔

"معاف کیجیے گا پروفیسر پیرے' حالات کچھ اس قسم کے ہیں کہ آپ کو آپ کے مزاج کے خلاف ایک نئی شخصیت کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے ظاہر ہے آپ جیسے ریسرچ ورک کرنے والے کو اس قسم کے حالات سے واسطہ کہاں پڑا ہو گا کیا آپ نے اس دوران یہ تو نہیں سوچا کہ آپ کو یہاں آکر غلط حالات سے سابقہ پڑ گیا ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مسٹر بی لاک نے کیا آپ کو ہدایت کی ہے مسٹر ہالی کہ آپ مجھ سے اس سوال کا جواب لیں؟" میں نے خشک لہجے میں کہا۔ ان دونوں کو ضرورت سے زیادہ بے تکلف نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے مجھے آگے چل کر خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔

ہالی کسی قدر شرمندہ ہوگیا اس نے کینٹ کی جانب دیکھا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"نہیں یہ سوال تو میں نے آپ سے ذاتی طور پر کرلیا ہے خیر معافی چاہتا ہوں کہ میرا یہ سوال آپ کو ناخوشگوار گزرا اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ ذہنی طور پر اس عمل سے غیر مطمئن ہیں۔"

"مسٹر ہالی اور مسٹر کینٹ' بی لاک نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ دونوں مجھے اسسٹ کریں گے اور ضروری امور میں میری رہنمائی کریں گے۔ ٹرین کے سفر کے دوران آپ لوگوں کو اس بات کا اندازہ ہو ہی چکا ہے کہ میں بہت سے کام خود کرنے کا عادی ہوں۔ چنانچہ باقی امور میں بہتر یہ ہوگا کہ آپ سنجیدگی سے ضروری معاملات کو ڈیل کریں۔ باقی ذمے داری آپ مجھ پر ہی چھوڑ دیں۔ میں یہاں آیا ہوں تو اب مجھے یہ فرض جو خوشگوار ہے یا ناخوشگوار سرانجام دینا ہی ہے۔ مسٹر بی لاک نے کہا تھا کہ مجھے ایک خاص مرحلے پر تمام امور سے آگاہ کیا جائے گا۔"

"جی مسٹر روڈ رِین وہ مرحلہ آچکا ہے ہمیں ضروری ہدایت کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا گیا ہے۔ کچھ دیر کے بعد ایک ہیلی کاپٹر آپ کو لے کر واسکونیہ روانہ ہو جائے گا اگر آپ اجازت دیں تو کافی کا انتظار کرلیا جائے کیونکہ اس کے بعد ہمیں ایک مصروف وقت گزارنا پڑے گا اور اس میں بریک مناسب نہیں ہوگا۔"

"آپ انتظار کرسکتے ہیں۔" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ میرے طرز تکلم سے وہ شاید محتاط ہوگئے تھے یا انھیں یہ احساس ہوگیا تھا کہ میں انھیں زیادہ بے تکلف نہیں کرنا چاہتا۔ بہرحال کچھ دیر کے بعد شیریا کافی بنا کر لے آئی اور اس نے سنجیدگی سے کافی ہمارے سامنے رکھ دی۔ میری جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا اور میرے اشارے پر وہیں بیٹھ گئی۔

کینٹ اور ہالی نے اس کے بعد کوئی غیر متعلق گفتگو نہیں کی تھی۔ خاموشی سے کافی ختم کی۔ انھوں نے خود ہی کافی کے برتن سامنے سے ہٹا دیے۔ ہالی نے بریف کیس

کھولا اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھ کر بولا۔

"سوا دو بجے آپ کو یہاں سے نکلنا ہے اور کی ٹو کے شمال مشرق میں اس ہیلی پیڈ تک پہنچنا ہے جہاں ایک ہیلی کاپٹر آپ کو واسکونیہ لے جانے کے لیے تیار ہوگا۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ ہم دونوں بھی ہوں گے اور بس آپ دو افراد۔ اب آپ کو واسکونیہ کے بارے میں تفصیلات بتادی جائیں۔" ہالی نے بریف کیس سے ایک بڑا سا نقشہ جو ہاتھ سے بنایا گیا تھا نکال کر میز پر پھیلا دیا اس نے کہا۔

"لیوٹن ولاز کی مملکت لیوٹن ویلی' یہ اس طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اطراف میں چھوٹی چھوٹی چند آبادیاں ہیں اور ان کے بارے میں یہ امر مسلم ہے کہ یہ لیوٹن ویلی کے لیے' کام کرتی ہیں۔ بلکہ لیوٹن ویلی کی ذیلی آبادیاں ہیں۔ مارشل لیوٹن نے ان لوگوں کو اپنا غلام بنا رکھا ہے اور اس کے لیے مختلف طریقہ کار اختیار کیے گئے ہیں۔ یہ واسکونیہ کا علاقہ ہے اور یہ وہ کھنڈرات ہیں جو آپ کے لیے اصل حیثیت رکھتے ہیں مسٹر روڈ رِین' یہ دریائے شین کی وہ شاخ ہے جو ان کھنڈرات کے قریب سے گزرتی ہے۔ واسکونیہ کے اطراف میں بہت سے فارم ہاؤس بنے ہوئے ہیں اور یہاں کے رہنے والوں نے ان میں مختلف کام شروع کر رکھے ہیں لیکن اندرونی طور پر کیا صورت حال ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ یہ سب بااثر افراد کے فارم ہاؤس ہیں ان میں ریٹائرڈ فوجی اور ایسے ایسے لوگ شامل ہیں جن کی کسی زمانے میں ایک بڑی حیثیت تھی اور اب بھی وہ سرکاری طور پر معزز افراد شمار کیے جاتے ہیں۔ باکسائٹ چونا' پتھر اور جپسم کے یونٹ یہاں لگے ہوئے ہیں اور یہ لوگ صنعتی لوگ ہیں اور باہر کی دنیا سے ان کا خصوصی تعلق ہے ان بااثر افراد نے اپنے اپنے گروہ بنا رکھے ہیں اور حکومت کو شبہ ہے کہ ان کا تعلق کسی نہ کسی طرح لیوٹن ولاز سے ہے کیونکہ جس پیمانے پر انھیں تحفظ حاصل ہے اور جس طرح وہ اپنی زندگی گزار رہے ہیں اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔ مسٹر روڈ رِین کہ وہ لوگ کس حیثیت اور کس نوعیت کے حامل ہیں ہمارا مقصد تو صرف یہی ہے کہ ان کھنڈرات میں جو کچھ ہے وہ تلاش کیا جائے اور آپ یقینی طور پر اس کے لیے اپنی کارروائیوں کا آغاز انھی کھنڈرات سے کرسکتے ہیں۔"

"ہماری رہائش گاہ کہاں ہوگی؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"انہی کھنڈرات میں۔"

"کیا مطلب۔ کیا وہ کھنڈرات اس قابل ہیں کہ انھیں رہائش کے لیے استعمال کیا جائے؟"

"یہ وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کے گرد سبزہ زار اور درختوں کے ڈھیر کے ڈھیر ہیں جن میں بعض اوقات یہ کھنڈرات چھپے ہوئے نظر آتے ہیں اور ان میں ایسی مضبوط عمارتیں بھی ہیں جو قیام کے لیے نہایت موزوں ہیں اور یہی نہیں انہی کھنڈرات میں آپ کے قیام کا معقول بندوبست بھی کر دیا گیا ہے۔"

میں نے کسی قدر سنسنی محسوس کی تھی بہرحال میری نگاہیں نقشے پر جمی ہوئی تھیں اور میں بہت دیر تک اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرتا رہا تھا یہ سب کچھ انوکھا تھا۔ بہرحال میرا اصل مقصد کچھ اور ہی تھا اور یہی نہیں میں اپنے طور پر وہاں جاکر بہت سے کام کر سکتا تھا۔ خیر یہ سب کچھ ایک الگ بات تھی اس وقت مجھے کینٹ اور ہالی سے کچھ سوالات کرنے تھے اس دوران شیریا بالکل خاموش ہی رہی تھی اور ایک مستعد سکریٹری کی طرح اس نے ہماری گفتگو کے نقطے بھی نوٹ کیے تھے جس پر ایک بار صرف ہالی نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر ایک دم خاموشی اختیار کرلی تھی۔

===☆☆☆☆===

بہت دیر تک یہ سارے معاملات حل ہوتے رہے اس کے بعد کینٹ اور ہالی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یقیناً آپ دو بجے تک تیار ہو چکے ہوں گے ہم مناسب وقت پر آپ کے پاس آجائیں گے۔" میں نے نرم روی سے ان لوگوں کو رخصت کیا تھا۔ ان کے جانے کے بعد شیریا نے آہستہ سے کہا۔ "میں یہ نقشہ دیکھ سکتی ہوں؟"

"کیوں نہیں شیریا۔"

"ویسے تو اس گفتگو سے میں نے تمام صورت حال کا اندازہ لگالیا ہے۔ آپ کو یقینی طور پر اس بات کا علم ہو گیا ہوگا۔ یا اگر نہیں ہوا ہے مسٹر جم تو میں آپ کو بتادوں کہ لیوٹن ڈلاز بلاشبہ اس وقت دنیا کے بہت ممالک کے لیے ایک بھیانک شخصیت بنا ہوا ہے لیکن یہ بھی ایک سچائی ہے کہ اس کے وسیع کاروبار میں شریک افراد بھی دنیا کے ان ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لیوٹن ڈلاز کی مخالفت کرتے ہیں لیکن وہ وہاں اس کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کے اثرات بہت زبردست ہیں۔ کیا ہی دلچسپ بات ہے کہ ان تمام معاملات سے ہٹ کر ہمارا مفاد ہی مختلف ہے۔"

"ہاں۔" میں نے مختصراً کہا۔

"آپ کسی قدر متفکر نظر آتے ہیں؟"

"نہیں ڈیئر ایسی کوئی بات نہیں ہے' ویسے تم نے اپنا انداز گفتگو بدل لیا؟"

"میرے دل میں آپ کے لیے ایک عقیدت' ایک محبت بیدار ہو چکی ہے مسٹر

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بیل۔"

"میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اپنے آپ کو ذہنی طور پر مطمئن رکھو۔"

"ایک بات میں آپ کو بتادوں۔ میں نے آپ کا سہارا بے شک حاصل کیا ہے لیکن کسی بھی لمحہ میں اپنے معاملات میں خود مختاری سے کام کرنے کے لیے آپ سے دور ہوسکتی ہوں ان لمحات میں آپ بالکل یہ نہ سوچئے گا کہ میں کسی مشکل میں پڑ گئی ہوں آپ اپنا جو کام سرانجام دے رہے ہیں وہ انجام دیتے رہیے گا اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے گا۔" میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلا دی اس کی باتوں پر غور کرنے کی بجائے میں اس وقت واسکونیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ساری باتیں اپنی جگہ' جیکا مجھے آنا تھا۔ لیوٹن ڈلاز سے میرا سابقہ پڑنا تھا لیکن ان لوگوں نے جو کھیل شروع کیا ہوا ہے وہ میرے لیے کس قدر کارآمد اور کس قدر نقصان دہ ہوسکتا ہے؟ اس پر بھی غور کرلینا ضروری تھا کیونکہ لمحہ بہ لمحہ نئے حالات سامنے آرہے تھے۔ یہ تمام باتیں ذہن میں رکھ کر غور کرتے ہوئے کافی وقت گزر گیا اور میں نے اس دوران یہ فیصلہ کیا کہ جس حد تک مجھے ان لوگوں کی وجہ سے آسانیاں حاصل ہو رہی ہیں' مجھے یہ آسانیاں حاصل کرنی چاہئیں اور جب کوئی ایسا پوائنٹ آجائے جہاں ان سے علیحدگی ضروری ہو تو پھر میرے اوپر کوئی اخلاقی ذمے داری عائد نہیں ہوتی کیونکہ نہ تو میں روٹرمین تھا نہ پروفیسر پیرے اور نہ ہی جم بیل۔ کیا ہی دلچسپ بات تھی چار نام مل چکے تھے۔ مجھے۔ ڈینش کے بعد جم بیل۔ جم بیل سے پروفیسر پیرے اور اب روٹرمین۔ نہ جانے کیا کیا اس سے پہلے بن چکا تھا۔ ٹھیک دو بجے وہ لوگ آگئے' غالباً تمام بندوبست کرکے آئے تھے ہم لوگ بھی اس دوران بالکل تیار بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ ہم جب وہاں سے باہر نکلے تو سامنے ہی ایک پرانی کار کھڑی ہوئی تھی جسے دیکھ کر بظاہر یہ کہا جاسکتا تھا کہ اس کا سفر بڑا مشکوک ہوسکتا ہے لیکن کینٹ نے ہمارا سامان کار کی ڈگی میں رکھا اور ہالی نے جب اسے اسٹارٹ کرکے آگے بڑھایا تو ایک لمحے کے اندر یہ اندازہ ہوگیا کہ اس کا انجن نہایت پرفیکٹ حالت میں ہے اور وہ ایک طویل سفر کرسکتی ہے لیکن جو سفر ان دونوں نے کیا وہ بہت زیادہ طویل نہیں تھا البتہ کیسو سے کافی دور سبزہ زاروں کے درمیان بل کھاکر آگے بڑھتی ہوئی اس سڑک کا اختتام ایک ایسے پہاڑی علاقے پر ہوا تھا جسے خالص پہاڑی علاقہ بھی نہیں کہا جاسکتا تھا بس چھوٹے چھوٹے

ٹیلے بکھرے ہوئے تھے اور زمین سنگلاخ اور چٹانی تھی یہیں ایک گول دائرے کی شکل میں ایک بڑا سا ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور ہیلی پیڈ پر ایک چمکدار ہیلی کاپٹر نظر آرہا تھا۔ واحد ہیلی کاپٹر تھا اس کے قریب پائلٹ اپنی وردی میں ہیلی کاپٹر سے پشت لگائے سگریٹ پی رہا تھا۔ یہ لمبوترے چہرے والا ایک خشک سی شکل کا آدمی تھا جس نے ہمیں قریب دیکھ کر سگریٹ انگلیوں میں دبا کر اچھال دی اور خود مستعد ہوگیا۔ ہالی نے کار دور فاصلے پر کھڑی کردی تھی۔ ہم تینوں کو یہیں اتار دیا گیا تھا اور اس کے بعد ہیلی کاپٹر کا جائزہ لیتے ہوئے ہم ہالی کا انتظار کرنے لگے۔ کافی گنجائش والا ہیلی کاپٹر تھا۔ ایک سیٹ پر میں اور شیریا بیٹھ گئے۔ دوسری پر کینٹ اور ہالی۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کی مشین اسٹارٹ کردی اور چند لمحات کے بعد وہ فضا میں بلند ہونے لگا۔

پہلے وہ کچھ بلندی تک سیدھا اور اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا پھر آگے بڑھنے لگا۔ فضا سے زمین کا منظر بہت دلکش لگ رہا تھا۔ دھوپ میں چمکتے ہوئے سبزہ زار اور کیسو کی بلند و بالا عمارتیں بڑا دلفریب منظر پیش کر رہی تھیں میں خاموشی سے بیٹھا آنے والے وقت کا انتظار کر رہا تھا ہمیں کاپٹر کے پروں کی تیز پھڑپھڑاہٹ کا شور بھلا لگ رہا تھا لیکن بہرطور جو کچھ بھی تھا ہمیں اب اپنے اصل کام کی طرف آنا تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا تھا کہ شیریا کے لیے میرے دل میں کیا تصورات تھے لیکن بہرطور میں اس کے لیے اپنے دل میں کچھ نرم گوشے پا رہا تھا۔

کینٹ اور ہالی میری اس وقت کی سرزنش کے بعد یا تو بددل ہوگئے تھے یا پھر محتاط کیونکہ اس دوران وہ مکمل طور پر خاموش رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر کا یہ سفر جاری رہا۔ میں نے نیچے جھانک کر دیکھا۔ پہاڑی ٹیلوں پر تاحد نگاہ جنگل پھیلے ہوئے تھے اور ہیلی کاپٹر ان جنگلوں سے بہت زیادہ بلندی پر نہیں پرواز کر رہا تھا۔ میں خاموشی سے ان جنگلوں کو دیکھتا رہا اور شاید کینٹ سے نہ رہا گیا۔ وہ اچانک ہی بولا۔

"آپ یہ جنگل دیکھ رہے ہیں مسٹر روٹرمین۔" میری اور شیریا کی نگاہیں اس کی جانب اٹھ گئیں۔ میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں کیوں کوئی خاص بات ہے؟"

"خاص ہی بات ہے یہ جنگل نہیں ہے بلکہ پوست کے کھیت ہیں اگر آپ محسوس کریں تو آپ کو ایک ہلکی ہلکی خوشبو ضرور محسوس ہوگی یہ پوست کی خوشبو ہے۔" میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

حیرانی سے انھیں دیکھنے لگا۔ اس سے پہلے میں نے اس طرح کی کاشت کبھی نہیں دیکھی تھی لیکن پائلٹ کی وجہ سے میں نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کینٹ یہ جملے ادا کرنے کے بعد خاموش ہوگیا تھا اور پھر یہ سفر مکمل طور سے خاموشی ہی کے درمیان کٹا اور آخر کار ہماری منزل آگئی۔ میں نے اوپر ہی سے ان مناظر کو دیکھا تھا۔ واسکونیہ کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جسے ویران یا کھنڈرات کا علاقہ کہا جاسکے۔ یہاں تو اچھی خاصی آبادیاں تھیں۔ وہ تمام چیزیں اوپر ہی سے نظر آرہی تھیں۔ جن کا تذکرہ نقشے کے بارے میں بتاتے ہوئے کینٹ اور ہالی نے کر دیا تھا۔ آخر کار ہیلی کاپٹر ایک جگہ اتر گیا۔ یہ جگہ درختوں کے درمیان گھری ہوئی تھی۔ نیچے سرسبزو شاداب گھاس تھی اور دور سے وہ کھنڈرات نظر آرہے تھے۔ جن کے بارے میں یہ احساس ہوتا تھا کہ شاید ان عمارتوں کو کھنڈرات کی شکل دینے کے لیے کوئی مصنوعی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کیونکہ یہ کھنڈرات زیادہ قدیم نہیں معلوم ہوتے تھے۔ عمارتیں بھی کچھ جدید ساخت ہی کی بنی معلوم ہوئی تھیں لیکن جمیکا کے اس علاقے کی تاریخ میرے علم میں نہیں تھی۔ اس لیے دعوے سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ طرز تعمیر قدیم ہے یا جدید لیکن بہر طور واسکونیا کا یہ علاقہ اپنے طور پر ایک حیران کن نوعیت رکھتا تھا جسے شاید شیریا بھی محسوس کر رہی تھی۔ ہم ان کھنڈرات میں داخل ہوگئے۔ کیا ہی خوب صورت علاقہ تھا اور اگر یہ عمارتیں سالم ہوتیں تو شاید ان کی خوب صورتی اس قدر مکمل نہ ہوتی۔ یہاں ہماری ملاقات ہوپ سے ہوئی۔ ہوپ تقریباً پچپن سالہ تندرست آدمی تھا ڈانگری پہنے ہوئے اور مستعد۔ اس نے کہا کہ وہ ہمارا ملازم ہے۔ بہت باتونی آدمی تھا۔ ہمیں ہماری رہائش گاہ تک لے جاتے ہوئے اس نے لاتعداد باتیں کرڈالی تھیں۔ اس نے کہا۔

”اور میرے پاس‘ درجنوں ایسی سندیں ہیں جو بڑے سرکاری لوگ مجھے دے گئے ہیں اور ان سندوں میں درج ہے کہ کھانا پکانے میں میرا کوئی ثانی نہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک کے کھانے پکا سکتا ہوں اور بہت سی ڈشز کا اسپیشلسٹ ہوں۔ اس کے علاوہ ان کا کہنا ہے کہ مسٹر ہوپ ایک بہترین تعاون کرنے والے آدمی ہیں اور ان سے کبھی کسی کو شکایت نہیں ہوسکتی لارڈ آپ کی آمد کے لیے میں نے جو کمرہ صاف کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے اور یہ تو بہت ہی خوشگوار بات ہے کہ آپ کے ساتھ مسی بھی ہیں۔ مسی

میرے پکائے ہوئے کھانوں کو بہت پسند کریں گی اور آپ دونوں حضرات ذرا اس طرف آیئے۔ جب ایک جوڑا کہیں قیام کرتا ہے تو باقی لوگوں کو اس سے اتنے فاصلے پر رہنا چاہیے کہ وہ آزادی سے وقت گزار سکے لیکن افسوس یہاں آپ کا واسطہ ایک ایسے شخص سے پڑے گا جو بہر طور ایک اچھا آدمی نہیں ہے اور میں واحد شخصیت ہوں جو اس سے نہیں ڈرتا۔ میرا کیا ہے میرے کرم فرماؤں کے دیئے ہوئے تحائف میرے پاس اس قدر موجود ہیں کہ باقی زندگی کوئی ملازمت نہ کروں تب بھی مجھے ملازمت کی ضرورت نہیں لیکن سوچتا ہوں کہ حکومت جمیکا کا اس میں کیا قصور ہے۔ بہتر ہے کہ اپنی ملازمت پوری ہی کرلوں۔“ اس کی باتوں پر ہم سب کو ہنسی آگئی تھی۔ کینٹ اور ہالی غالباً میرے اس وقت کے رویے سے خاصے بددل ہوگئے تھے۔ کیونکہ مجھ سے فاصلے پر منتخب کی ہوئی جگہ پر قیام کرنے میں انھیں کوئی عار نہیں ہوئی تھی۔ جبکہ میرے اور شیریا کے لیے جو جگہ منتخب کی گئی تھی وہ ایک مضبوط لیکن بے رنگ و روغن کا کمرہ تھا۔ شیریا نے اسے دیکھ کر کہا۔

”ہم انھیں کھنڈرات تو نہیں کہہ سکتے۔ یہ تو اچھی خاصی عمارتیں ہیں جنھیں غالباً خود اپنے ہاتھوں سے توڑ پھوڑ کر کھنڈرات کی صورت دی گئی ہے۔“ میں نے شیریا کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ بہرحال یہاں ہم نے اپنے مقصد کے لیے قیام کیا تھا جبکہ اصل مقصد نہ جانے کیا تھا جس کا علم ہم دونوں کے سوا اور کسی کو نہیں تھا۔ ہاں شام کو پانچ بجے کے قریب ہم نے اپنی رہائش گاہ میں ہی کسی گاڑی کے انجن کی آواز سنی کوئی مشغلہ تو تھا نہیں اس وقت میں اور شیریا دونوں ہی باہر نکل آئے۔ تب ہم نے ایک شاندار جیپ سے چمڑے کی جیکٹ میں ملبوس فرنچ کٹ داڑھی والے چست و چالاک شخص کو دیکھا جو آنکھوں پر بہت ہی خوب صورت فریم کی عینک لگائے ہوئے تھا اور اپنی جسامت سے بہت شاندار شخصیت کا مالک نظر آرہا تھا۔ گو عمر اس کی بھی پچاس سال کے قریب ہی ہوگی لیکن بہترین صحت کا مالک تھا اس نے گھن گرج قہقہے کے ساتھ ہاتھ آگے کرکے بڑھتے ہوئے کہا۔

”اکثر سرکاری آدمی یہاں آتے رہتے ہیں اور سرکاری مفادات کے نگراں ہنٹرلائن کو ان کے بارے میں تفصیلات مل جاتی ہیں۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

روڈرمین' سنا ہے آپ کے ساتھ تین افراد اور بھی ہیں لیکن یہ خاتون بہرحال بہت خوب صورت ہیں۔" مجھ سے ہاتھ ملانے کے بعد اس نے شیریا سے ہاتھ ملایا۔ شیریا نے بہرحال اخلاق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا لیکن وہی سنجیدگی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھی اور میں نے محسوس کیا تھا کہ وہ ہنٹرلائن کو گہری نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ ہنٹرلائن نے بھی اپنے چوڑے اور مضبوط ہاتھ کو دیر تک اس کے ہاتھ میں پھنسائے رکھا تھا پھر شیریا نے ہی ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے دور کرلیا اور ہنٹرلائن نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔

"بیٹھنے کے لیے وہ جگہ ہے اور یہیں اکثر میں سرکاری آدمیوں سے ملاقات کرتا ہوں۔ بقیہ دو آدمی؟"

"سربراہ تو تم ہونا مسٹر روڈرمین؟"

"جی۔" وہ پھر ہنسا اور اس کے بعد اپنی اشارہ کی ہوئی جگہ پر جا بیٹھا۔ واقعی یہاں ایسے پتھر پڑے ہوئے تھے جنھیں بینچوں کے طور پر استعمال کیا جاسکتا تھا اور اطراف کے مناظر بھی بہت خوب صورت تھے۔ ہنٹرلائن نے خود ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہاں میں سرکاری مفادات کا نگراں ہوں۔ حالانکہ حکومت جمیکا خود بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ اس علاقے میں اس کے مفادات بے مقصد اور بے سود ہیں اور یہاں وہ اپنی اجارہ داری کسی طور قائم نہیں کرسکتی۔ سب کچھ بیکار ہے اور نہ جانے کیوں کچھ قدامت پرست اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ان کھنڈرات میں کوئی ایسی عظیم الشان شے موجود ہے جسے پاکر حکومت جمیکا کی معیشت بہت اونچی اٹھ سکتی ہے اگر ایسا ہوتا تو دولت کا خواہش مند کون نہیں ہوتا ہے بڑی آسانی سے یہاں قبضہ جمایا جاسکتا تھا۔ اس کے باوجود مسٹر روڈرمین اگر آپ واقعی یہاں سے کوئی خزانہ برآمد کرلیں گے تو میں سمجھتا ہوں یہ دنیا کا عظیم ترین کارنامہ ہوگا۔"

میں خاموشی سے ہنٹرلائن کی باتیں سن رہا تھا۔ شیریا بھی خاموش تھی۔ ہنٹرلائن کہنے لگا۔

"اصل میں تمام صورت حال سے آگاہ کردینا میرے لیے ضروری ہے آپ لوگ بے شک یہاں پر لطف وقت گزاریے اور اگر یہاں طویل قیام کا ارادہ ہو تو مجھے بتا دیجیے گا لیکن یہاں کی صورت حال کو سمجھنے کے بعد' میں آپ کا مناسب انتظام کردوں گا۔ عموماً

ہوتا یہی ہے کہ یہاں مختلف لوگ امور کے لیے آتے ہیں اور اس کے بعد یہاں سے واپس نہیں جاتے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت جمیکا کسی کو مالی مفادات سے نوازنا چاہتی ہے تو اسے یہاں بھیج دیتی ہے اور آپ بھی انھی خوش قسمتوں میں شامل ہیں مسٹر روڈرمین' خیر چھوڑیے مسی آپ کا ان سے کیا تعلق ہے؟"

"یہ میری سکریٹری ہیں۔" شیریا کے بجائے میں نے جواب دیا۔

"کیا ہی اچھی بات ہے۔ سکریٹری ہمیشہ اتنی ہی حسین ہونی چاہیے لیکن بہرحال ......" اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ مجھے اس کی باتوں سے علم ہوا تھا کہ یہاں یہ شخص حکومت جمیکا کے مختلف مفادات کا نگراں ہے۔ آخر کار اس نے کہا۔

"اور اس کے بعد سب سے پہلا عمل تو یہ ہوگا کہ میں آپ کو اپنی رہائش گاہ پر ایک شاندار ڈنر دوں اور اس کے بعد وہیں آپ سے آپ کی ضروریات کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ ویسے ان کھنڈرات کا آپ بغور جائزہ لے لیجیے مسئلہ بہت آگے بڑھ جائے گا لیکن آہستہ آہستہ سب کچھ آہستہ آہستہ تو اب اجازت چاہتا ہوں۔ کل کا ڈنر میرے ساتھ۔ اوکے خدا حافظ۔" اس نے کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا عجیب سا انسان تھا لیکن بڑی حیرت ناک شخصیت کا مالک۔ اس کے جانے کے بعد شیریا نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہاں کچھ لمحات کے بعد ہی کینٹ اور ہالی آگئے تھے۔ ہالی نے کہا۔

"یہ ہنٹرلائن تھا۔ ہم جان بوجھ کر آپ کے پاس نہیں آئے مسٹر روڈرمین۔ حالانکہ یہ شخص جانتا ہے کہ آپ کا اصل نام پروفیسر پیرے ہے۔ اصل میں اس کی معاونت کے بغیر یہاں کوئی کام مشکل ہی تھا اس لیے مسٹر بلی لاک نے اسے اپنے راز میں شامل کرلیا ہے۔" میں نے اندر ہی اندر جھلاہٹ محسوس کی۔ میں غالباً یہ کہنا چاہتا تھا کہ گدھو! تم لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آرہا لیکن مجھے کیا میرا اصل کام تو کچھ اور ہی ہے اور یقیناً شیریا کا بھی۔

بہرحال وہ لوگ کچھ دیر یہاں کے حالات بتاتے رہے اور پھر خود ہی اٹھ گئے۔ کینٹ اور ہالی میری شخصیت سے بہت مایوس ہوئے تھے۔ رات کے کھانے میں ہوپ نے خاصی ندرت اختیار کی تھی لیکن میرے لیے تو احتیاط لازم تھی۔ چنانچہ بہت سی چیزوں سے جنھیں میں نہیں جانتا تھا' میں نے احتراز کیا۔ حالانکہ شیریا نے واقعی ان کی تعریفیں کی تھیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور اس کے بعد میں اور شیریا آرام کرنے اس کمرے میں لیٹ گئے جس میں ہمارے لیے بندوبست کیا گیا تھا اس وقت شیریا نے کہا۔

"بڑا پراسرار لیکن انتہائی خوب صورت ماحول ہے اور یہاں فضاؤں میں جو بو رچی ہوئی ہے کیا آپ اس میں کچھ تبدیلی نہیں محسوس کر رہے ہیں۔ ایک ایسی سرور انگیز بو جو خواہ مخواہ ذہنوں کو سلانے لگتی ہے۔"

"اس سے بچنا ہے شیریا۔ یہ پوست کی خوشبو ہے۔"

"خیر اب اتنا بھی نہیں کہ ہم اس کا شکار ہو جائیں۔" اس کے بعد شیریا نے اس موضوع پر کوئی گفتگو نہیں کی تھی اور پر اطمینان انداز میں کروٹ بدل کر لیٹ گئی تھی لیکن میرے لیے سوچوں کے دائرے وسیع تھے۔ میں اپنے ان مخصوص ساتھیوں کے استعمال کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس وقت میری زندگی کے سب سے قریبی لیکن بے جان دوست تھے۔ البتہ شیریا کی موجودگی میں ابھی جلد بازی مناسب نہیں تھی اور اس کام کو آہستہ آہستہ ہی کرنا تھا۔

پراسرار کھنڈرات میں پہلی رات گزر گئی۔ ہوپ نے صبح کا ناشتا پیش کیا تھا اور ناشتے کے وقت کینٹ اور ہالی بھی آگئے تھے۔

"صبح بخیر مسٹر روڈرمین' صبح بخیر مسی۔" انھوں نے مجھے اور شیریا کو مخاطب کر کے کہا۔

"صبح بخیر کینٹ اور ہالی' کہو کیا حال ہے؟"

"بالکل ٹھیک' آپ نے اس خوب صورت ماحول کو یقیناً ابھی گہری نگاہ سے نہیں دیکھا ہوگا لیکن آپ یہاں کی سیر کریں گے تو آپ کو بہت لطف آئے گا۔" ہالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ناشتے میں وہ لوگ ہمارے ساتھ شریک رہے تھے ناشتے کے بعد میں نے کہا۔ "کیسی عجیب بات ہے مسٹر کینٹ کہ مجھے اپنا آیندہ کا پروگرام نہیں معلوم۔"

"نہیں سر ہم ہیں نا۔ ہم آپ کو ہر وہ معلومات مہیا کریں گے جو آپ کو درکار ہوگی۔ اصل میں ابھی کچھ وقت انتظار کے لیے ہے۔ مسٹر بی لاک آپ کو ضروری معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے خود یہاں پہنچیں گے اور اسی جگہ ملاقات کریں گے۔"

"کب؟"

"حتمی وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ خود بھی اس کام کی تکمیل کے لیے بہت زیادہ مستعد ہیں اور وہ اسے فوری طور پر سرانجام دیں گے۔"

"تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"آرام۔"

"لیکن میں آرام کرنا نہیں چاہتا۔"

"آرام سے میری مراد یہ ہے کہ ابھی آپ آزادانہ طور پر یہاں ایک مخصوص ایریا میں سیروسیاحت کر سکتے ہیں۔ ویسے سر یہاں کی فضاؤں میں رہنے والے ان مست کن خوشبوؤں کے رسیا ہیں جو ہوا کے ساتھ پوست کے پودوں سے منتشر ہوتی ہیں۔ یوں سمجھ لیجیے سر کہ یہاں کے رہنے والے دنیا کے کسی اور خطے میں رہ ہی نہیں سکتے۔"

"گویا وہ بھی نشے کے عادی ہو گئے ہیں؟"

"سر یہ جگہ ہی ایسی ہے۔"

"تم لوگ کیا محسوس کر رہے ہو؟"

"ایک سرور انگیز کیفیت ہر وقت دل و دماغ پر چھائی رہتی ہے۔"

"تم پہلے بھی یہاں آچکے ہو؟"

"جی سر یہ جگہ ہمارے لیے اجنبی نہیں ہے۔"

"تو پھر یہاں سے واپس جانے کے بعد تمھیں کیا محسوس ہوا؟"

دونوں نے ایک دوسرے کی شکل دیکھی اور اس کے بعد ہنسنے لگے پھر بولے۔ "ہماری ڈیوٹی ذرا مختلف ہے اور ہمیں زندگی کے جذباتی لمحات سے دور ہی رہنا ہوتا ہے۔" کینٹ اور ہالی بہت دیر تک مجھ سے باتیں کرتے رہے اور اس کے بعد انھوں نے اجازت طلب کر لی۔ گویا ان کا میرے ساتھ رہنا ضروری نہیں تھا۔ شیریا نے البتہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے مسٹر روڈرمین کہ یہاں کی فضا میں ایک عجیب سی کیفیت ہے پلکیں جھکی جھکی رہتی ہیں لیکن دماغ ایک سرور انگیز احساس کا شکار رہتا ہے۔"

"لعنت ہے اس جگہ پر۔" میں نے کہا اور شیریا ہنسنے لگی پھر بولی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"آپ اصل میں کچھ خصوصی ذہانت کے مالک ہیں۔"

"تم یہاں بہتر محسوس کر رہی ہو؟"

"ہاں اچھا لگ رہا ہے۔ نہ جانے کیوں یہاں آنے کے بعد میرے دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔"

"کیا؟" میں نے سوال کیا اور وہ پر خیال انداز میں خاموش ہو گئی پھر اچانک ہی اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ یقیناً اسے کچھ یاد آ گیا تھا اور وہ کچھ یاد کر کے اس طرح چونک سی پڑی تھی جیسے اپنے فرض کو بھول گئی ہو اور اب وہ فرض اسے یاد آ گیا ہو اس کے بعد شیریا نے دوسری کوئی گفتگو نہیں کی البتہ میں تیار ہو کر ٹہلنے کے لیے کھنڈرات سے باہر نکل آیا۔ میں نے شیریا سے کہا کہ وہ بھی میرے ساتھ چلنا پسند کرے گی تو اس نے مضمحل انداز میں کہا۔ "نہیں مسٹر روڈ مین' میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔"

"او کے۔" میں نے شانے ہلائے اور وہاں سے باہر نکل آیا۔ اس کے بعد میں نے اس عجیب و غریب علاقے کو دیکھا۔ لکڑی کے خوب صورت مکانات بنے ہوئے تھے اور ان کے درمیان لوگوں کی آمدورفت جاری تھی میری جانب کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ البتہ جب میں ایک مخصوص علاقے تک پہنچا تو وہاں مجھے کچھ لوگ نظر آئے جو گھٹنوں سے اوپر تک کے نیکر پہنے تھے سر پر مخصوص ساخت کے ہیٹ لگائے ہوئے تھے اور ان کے پاس ہلکا اسلحہ تھا ان میں سے ایک نے مودب لہجے میں کہا۔

"اگر آپ مہمان ہیں سر تو آپ کو یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس سے آگے لیوٹن ویل شروع ہوتا ہے اور اس علاقے میں داخلہ ممنوع ہے۔"

میں اس سے معذرت کر کے پیچھے ہٹ آیا لیکن کچھ فاصلے پر ایک بلند جگہ پہنچنے کے بعد میں نے لیوٹن ویل کا جائزہ لیا۔ گہرائیوں میں کچھ عمارتیں تھیں' اطراف میں پوست کے کھیت تھے' درمیان میں پگڈنڈیاں بنی ہوئی تھیں جن پر کبھی کبھی اکا دکا گاڑیاں چلتی ہوئی نظر آ جاتی تھیں۔ چاروں طرف ایک عجیب و غریب ماحول تھا۔ پہاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور ان پہاڑیوں میں جگہ جگہ عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ بہت ہی عجیب و غریب جگہ تھی یہ۔ پتا نہیں بحیرہ کریبین کی اس مملکت میں جمیکا کا یہ حصہ نہ جانے کس طرح لیوٹن ڈلاز کے قبضے میں آ گیا تھا۔ بہر طور یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ تھا۔ ویسے بھی لیوٹن ڈلاز کے

بارے میں میرے پاس جو معلومات تھیں وہ یہی تھیں کہ وہ ڈان سینٹر کا ایک مضبوط ترین نمائندہ تھا جس کے پاس اپنی پاور بھی تھی پتا نہیں میری رخسار اس کے پاس ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ تو بہت ہی چھوٹا سا معلوم ہوتا تھا اس تمام صورتحال کو دیکھنے کے بعد بھلا اس جیسے مطلق العنان کے لیے ایک چھوٹا سا مسئلہ کیا معنی رکھتا تھا۔ وہ تو اس کی میز کے دراز میں پڑا ہوا معمولی سا فائل ہو گا جس کا میری زندگی سے گہرا تعلق تھا اور اتنے بڑے اژدہے سے لڑنا میرے لیے درحقیقت ایک سنسنی خیز تجربہ تھا۔

بہرحال وقت گزرتا گیا۔ بہت دیر تک گھومنے پھرنے کے بعد دوپہر کو واپس آیا تو ہوپ نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ یہاں سب سے زیادہ مشکل پیش آتی تھی مجھے کیوں کہ یہ نہیں پتا چلتا تھا کہ کون سی چیز کون سی شے سے تیار کی گئی ہے پھر بھی میں محتاط رہتا تھا شام کو چار بجے کے قریب ایک خوب صورت جیپ' جو وہ نہیں تھی جس میں ہنٹر لائن آیا تھا بلکہ ایک دوسری جیپ تھی ہمارے پاس پہنچ گئی۔ ایک آدمی اسے ڈرائیو کر رہا تھا اس نے مودب انداز میں کہا۔

"مسٹر ہنٹر لائن نے آپ کو اپنے پاس طلب کیا ہے سر۔ انھوں نے کہا ہے کہ ڈنر کے لیے ابھی سے آپ کا تیار ہو کر ان کے پاس پہنچ جانا ضروری ہے۔"

"لیکن ہم تو ابھی تیار نہیں ہیں؟"

"مجھے حکم دیا گیا ہے آپ کو ہدایت دینے کے بعد میں جیپ کے ساتھ باہر موجود رہوں اور جب آپ تیار ہو جائیں تو آپ کو ساتھ لے کر آ جاؤں۔"

"ٹھیک ہے ہم تھوڑا سا وقت لگائیں گے۔" میں نے کہا اور وہ شخص باہر نکل گیا۔

بہرحال شیریا بھی ساتھ جانے کے لیے تیار تھی۔ ہم لوگوں نے لباس تبدیل کیے اور پھر یہی سوچا گیا کہ ہنٹر لائن سے ملاقات کر ہی لی جائے ویسے بھی اب اس کی شخصیت میری نگاہوں میں واضح ہو چکی تھی۔ بہرحال کچھ دیر کے بعد ہم لوگ ہنٹر لائن کے بھیجے ہوئے شخص کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر چل پڑے۔ جیپ وہاں سے آگے بڑھی اور ایک مخصوص علاقے کی جانب چل پڑی۔ مختصر سا میدان عبور کرنے کے بعد وہ ایک ایسے راستے پر پہنچ گئی جس کے ایک طرف بلند سطح تھی اور دوسری طرف نشیب میں دور تک وادیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ سڑک کے دونوں سمت تاحد نگاہ پوست کے کھیت تھے' فصل اگرچہ کاٹی جا چکی تھی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن کٹے ہوئے پودوں سے دوبارہ کونپلیں پھوٹ رہی تھیں' سڑک پہاڑی کے دامن میں گھومتی ہوئی نشیب کی جانب جارہی تھی کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک آؤٹ پوسٹ نظر آئی جیپ وہاں سے آگے بڑھ گئی۔ جس عمارت میں ہنٹرلائن رہتا تھا وہ وادی کے اختتام پر ایک پہاڑی پر واقع تھی جہاں سے سڑک' پوری وادی اور دوسری سمت بہنے والے دریا کو دیکھا جاسکتا تھا۔ یہ پتھر کی عمارت تھی جب کہ اس کے اردگرد کچھ اور عمارتیں بھی نظر آرہی تھیں جو لکڑی کے تختوں سے بنائی گئی تھیں اس کے چاروں طرف اونچی دیوار اور خاردار تاروں کا جنگلا لگا ہوا تھا۔ دیوار کے چاروں کونوں میں واچ ٹاور بنے ہوئے تھے۔ جہاں مشین گنیں لگی ہوئی تھیں اور محافظ کھڑے ہوئے تھے۔ بڑا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ جیپ اسی عمارت میں داخل ہوگئی اور تھوڑی دیر کے بعد اس عمارت کے خوب صورت صدر دروازے پر پہنچ گئی جہاں ہنٹرلائن ایک خوب صورت لباس میں کھڑا مسکراتی نگاہوں سے ہمیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر کہا۔

"آپ کو اپنے اس غریب خانے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ تشریف لایئے۔" میں اور شیریا اتر کر نیچے پہنچ گئے۔

عمارت اندر سے بھی بہت خوب صورت تھی اور یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ ہنٹرلائن کا اصل کام کیا ہے ویسے اس نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنے بارے میں تھوڑی بہت تفصیلات تو پہلے ہی بتادی تھیں سمجھنے والے کے لیے اشارہ ہی کافی تھا۔ وہ ہمیں لیے ہوئے ایک خوب صورت کھلی جگہ پر پہنچ گیا۔ یہاں حسین ترین فرنیچر لگا ہوا تھا چاروں طرف پھولوں کے تختے تھے اور ایک خوش نما ماحول پیدا کیا گیا تھا اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک اوپن ائرڈرائنگ روم میں بیٹھنے کا اتفاق شاید آپ کو پہلی بار ہی ہوا ہو؟"

"آپ بہت نفیس طبیعت کے مالک معلوم ہوتے ہیں مسٹر ہنٹرلائن۔" میں نے کہا اور ہنٹرلائن ہنسنے لگا لیکن وہ کم بخت گفتگو تو مجھ سے کر رہا تھا لیکن اس کی سفاک نگاہیں مسلسل شیریا کا جائزہ لے رہی تھیں وہ ہمارے سامنے ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سینٹر میں رکھی ہوئی گول میز پر شراب کے برتن سجے ہوئے تھے پھلوں اور شراب کے ساتھ استعمال کرنے والی نمکیات کے انبار لگے ہوئے تھے کراکری اتنی خوب صورت تھی کہ نگاہ ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ بہرحال عیش و عشرت کا یہ ماحول اس نے بڑی خوب صورتی سے تیار کیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوگا پھر ایک باوردی ملازم اندر آیا اور اس نے گلاس سیدھے کردیے۔ میں نے مسکراتے ہوئے اپنا گلاس اوندھا کردیا تھا۔

"ارے کیوں؟"

"بدقسمتی مسٹر ہنٹرلائن۔"

"کیا مطلب؟"

"میرے گردے ناکارہ ہوچکے ہیں۔"

"اوہو.......... یعنی.......... یعنی۔"

"جی ہاں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ میرا لیور چھلنی ہوچکا ہے اور میں نے اگر دوبارہ الکحل استعمال کرلی تو وہ دن شاید میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔"

"ویری سیڈ۔ حالانکہ اس کے بغیر زندگی مکمل نہیں ہوگی۔"

"ایک زمانہ ایسا بھی تھا۔ جب میں اپنے ساتھیوں میں سب سے طاقتور آدمی سمجھا جاتا تھا شراب کے سلسلے میں۔"

"تو پھر میڈم آپ تو لیجیے۔" اس نے شیریا سے کہا۔

"سر میرا باس نہیں پیتا اس لیے میں بھی اس سے محروم ہوں۔" ہنٹرلائن کے ہونٹ ایک لمحے کے لیے سکڑ گئے پھر اس نے کہا۔ "خیر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مجھے اجازت؟"

"ضرور سر ضرور۔"

ہنٹرلائن بڑا چھوہڑ قسم کا آدمی تھا بہت دیر تک وہ ہم سے مختلف باتیں کرتا رہا پھر اس نے اپنی اس رہائش گاہ کو ہمیں چاروں طرف سے دکھایا اور ہنستا ہوا بولا۔

"درحقیقت اس سرسبز ماحول میں زندگی گزارنے کا مطلب ہے کہ آپ نے زندگی کے مزید پندرہ سال حاصل کرلیے۔ آپ کا کیا خیال ہے میڈم۔" اس نے شیریا سے کہا۔

"جی سر آپ بالکل درست کہتے ہیں۔" شیریا نے کہا۔

"خواتین کے لیے میرے پاس ایک خاص جگہ ہے۔ جو میں انھیں دکھا سکتا ہوں لیکن افسوس مردوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دل تو چاہتا ہے کہ آپ کو وہ جگہ دکھاؤں اگر مسٹر روٹرمین کی اجازت ہو تو؟"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شیریا کسی قدر گھبرائی ہوئی سی تھی لیکن ہنٹرلائن کے کہنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی مجھے یہ بھی سب کچھ بہت عجیب محسوس ہوا تھا۔ شیریا اور ہنٹرلائن کافی دور نکل گئے اور میرے ذہن میں خطرے کا سگنل ہونے لگا۔ اس وقت اگر میں چاہتا تو اپنی مائیکرو پلیٹ کو ان کے پیچھے روانہ کر سکتا تھا لیکن اطراف میں کچھ اور بھی لوگ نظر آرہے تھے جو مختلف کاموں میں مصروف تھے۔ وہ باوردی ویٹر بھی وہیں موجود تھا جس نے ہمیں شراب سرو کرنے کی کوشش کی تھی چنانچہ میں یہ عمل نہیں کرسکا۔ البتہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں شیریا کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے بہرحال میں نے اسے اپنی ذمہ داری تو بنا ہی لیا تھا لیکن اگر ایسا ہو بھی گیا تو پھر بعد میں دیکھوں گا کہ کیا کیا جاسکتا ہے۔

شیریا البتہ جب آدھے گھنٹے کے بعد واپس آئی تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ میرے قریب پہنچ کر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور میں نے اسے حیرت سے دیکھا۔ اس کی یہ ہنسی میرے لیے بالکل اجنبی تھی زیادہ سے زیادہ اس نے آج تک مسکرانے پر اکتفا کیا تھا لیکن اس وقت وہ ہنس رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ہنٹرلائن بھی۔

”میڈم کا خیال ہے کہ اس جگہ موت کی آرزو کی جاسکتی ہے۔ درحقیقت میں نے ایسے ایسے عجائبات تیار کر رکھے ہیں کہ باہر کے لوگ شاید یقین نہ کریں اور اب آپ کو یقیناً اس بات کا تجسّس ہوگا کہ آخر ایسی کون سی جگہ میں نے میڈم کو دکھادی جس سے وہ اتنی خوش ہیں۔“

”مسٹر روڈمین‘ درحقیقت ہنٹرلائن ایک دلچسپ آدمی ہیں۔ میں تو ان کے پاس آکر بہت خوش ہوئی ہوں آئی ایم سوری۔“

”نہیں کوئی بات نہیں ہے۔ اچھے لوگ اچھے ہی ہوتے ہیں۔“

”تو پھر مسٹر روڈمین آپ اپنے کام کا آغاز کب سے کر رہے ہیں؟“

”یہ تو آپ لوگوں پر منحصر ہے جو یہاں ذمے دار شخصیت ہیں۔“ ہنٹرلائن سارا وقت انہی باتوں میں گزر گیا اور اس کے بعد ایک اعلیٰ قسم کا ڈنر ہمیں دیا گیا۔ ہنٹرلائن نے بڑے زبردست انتظامات کیے تھے لیکن میرے لیے وہی مشکل تھی۔ بہرحال پھلوں پر

گزارا کیا اور ہنٹرلائن کو یہی بتایا کہ جو مشکل مجھے درپیش ہے اس نے مجھے خوراک کے معاملے میں بھی محتاط کر رکھا ہے‘ کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ کافی دیر کے بعد میں نے اس سے اجازت مانگی تو شیریا نے مجھ سے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”مسٹر ہنٹرلائن کی خواہش ہے کہ میں کچھ وقت ان کے ساتھ گزاروں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ اس کے لیے اپنے اختیارات کی بجائے وہ مجھ پر انحصار کریں گے اور میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ مجھے کچھ وقت کے لیے ان کے پاس چھوڑ دیں۔“

یہ لمحہ بھی میرے لیے سنسنی کا لمحہ تھا۔ شیریا تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ہپناٹائز کردی گئی ہو اور ایسا کوئی عمل ہو بھی سکتا تھا کیونکہ ہنٹرلائن اسے مجھ سے دور لے گیا تھا۔ بظاہر ایسا نہیں لگ رہا تھا اور شیریا بالکل چاق و چوبند تھی لیکن وہ جس ٹائپ کی لڑکی تھی اس کے بعد اس سے اس قسم کی کسی بات کی توقع نہیں رکھی جاسکتی تھی۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ اسے ہنٹرلائن میں ایسی کوئی خوبی نظر آئی ہو جس کی بناء پر اس نے اس کے ساتھ رکنا پسند کیا ہو ویسے بھی وہ بااختیار تھی اور کسی بھی لمحہ مجھ سے جدا ہوسکتی تھی بس مجبوری ہی تھی جس کی بنا پر میں نے اس کی ذمے داری قبول کرلی تھی ورنہ وہ اپنے کام کے لیے آزاد تھی۔ چنانچہ میں نے آہستہ سے کہا۔ ”اگر آپ پسند کرتی ہیں اور مسٹر ہنٹر لائن کی یہ فرمائش ہے تو بھلا میں اسے کیسے رد کر سکتا ہوں۔“

”او تھینک یو مائی ڈیئر۔ تعاون کرنے والے ہمیشہ فائدے میں رہتے ہیں اور میں آپ کو ایک معزز مہمان کا درجہ دینے پر مجبور ہوگیا ہوں۔ میڈم نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ میرے ساتھ اپنی پسند کے مطابق وقت گزار کر واپس پہنچ جائیں گی آپ مطمئن رہیں ان کی جانب سے۔ اب ان کی حفاظت کی تمام تر ذمے داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔“

”ٹھیک ہے۔“ بعد میں مجھے جیپ کے ذریعے واپس ان کھنڈرات میں پہنچا دیا گیا لیکن شیریا کے اس عمل نے میرے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ کوئی ایک بات جو سمجھ میں آرہی ہو۔ شیریا کا وہاں رک جانا بڑا تعجب خیز تھا جبکہ ہنٹرلائن اپنی ایک ایک ادا سے ایک انتہائی بے ہودہ شخصیت کا مالک معلوم ہوتا تھا۔

بہرحال میرا اس سے ایسا تو کوئی رشتہ نہیں تھا جس کی بناء پر میں اس کے کسی عمل سے انحراف کر سکتا اگر وہ کسی اور چال میں پھنسی ہے تو وہ جانے اور اس کا کام جانے۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بلاوجہ اس قسم کی ذمے داریاں سر پر لاد لینا کوئی عقل کی بات نہیں ہوتی۔ میں اپنے آپ کو اس سے بے نیاز کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ رات کے کوئی ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا جب اچانک میری آرام گاہ کا دروازہ کھلا اور کوئی شخص بے تکان اندر داخل ہوگیا۔ میں نے چونک کر اسے دیکھا' نیند کا آنکھوں میں شائبہ بھی نہیں تھا اس لیے اسے پہچاننے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی۔ یہ پی لاک تھا' پی لاک کو دیکھ کر میں اچھل پڑا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آئی ایم سوری مسٹر پیرے' کبھی کبھی انسان کو کچھ ایسی مشکلات سے بھی گزرنا پڑتا ہے جس کی تفصیل اس کے علم میں نہیں ہوتی لیکن وہ جان بوجھ کر اس مشکل کا شکار ہو جاتا ہے۔ مجھے اندازہ ہے کہ ان دنوں آپ اپنے مزاج کے خلاف بڑے مشکل حالات سے گزر رہے ہیں کیا میں اس وقت آپ کا تھوڑا سا وقت لے سکتا ہوں حالانکہ یہ آرام کا وقت ہے لیکن جب کوئی ایسا ہی اہم کام ہمارے شانوں پر لاد دیا جاتا ہے تو ہمیں اپنا آرام ترک کرنا ہی پڑتا ہے۔"

"تشریف رکھیے مسٹر پی لاک آپ کی یہاں آمد میرے لیے انتہائی حیرت ناک ہی حالانکہ کینٹ اور ہالی نے مجھے بتایا تھا کہ آپ بہرحال یہاں پہنچیں گے اور اس کے بعد ہمارے آگے کے کام کا آغاز ہوگا۔"

"ہاں لیکن یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ اس وقت کینٹ اور ہالی کو بھی میری یہاں آمد کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ ویسے میں آپ کے لیے وہ چند افراد لے کر آیا ہوں جو یہاں سروے میں آپ کی مدد کریں گے۔"

"مسٹر پی لاک یہاں آنے کے بعد میں کافی الجھ گیا ہوں اور میری سکریٹری بھی اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔"

"تھوڑی سی تفصیل مجھے معلوم ہوچکی ہے لیکن مزید تفصیل میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ صورت حال میں کچھ ایسی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جن کا آپ کے علم میں لانا ضروری ہے بہرحال میں آپ کو اس وقت کچھ اہم امور سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہاں فرمائیے اور کیا یہ جگہ آپ محفوظ تصور کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اگر یہاں ہم کوئی خفیہ گفتگو کریں گے تو وہ محفوظ رہے گی؟"

"سو فیصد۔ ہوپ میرا خاص آدمی ہے اور میں نے اسے مستعد کر دیا ہے کہ وہ محتاط رہے۔"

"گڈ۔ تو پھر فرمائیے' مسٹر پی لاک کہ ہمارا آگے کا کیا پروگرام رہے گا؟"

"میں سرویئر لے آیا ہوں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں جیسا کہ میں نے آپ کو مختصر سے الفاظ میں بتایا یہاں کوئی خزانہ وغیرہ نہیں تلاش کرنا ہے بلکہ ایک سروے کرنا ہے میں اگر آپ کو پوری تفصیل بتاؤں تو آپ کی سمع خراشی تو نہیں ہوگی؟"

"نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ مجھے تفصیل معلوم ہو جائے آپ نے ابھی مجھے کسی سروے کا حوالہ دیا ہے کیا آپ اس خزانے کے بارے میں کہتے ہیں جو یہاں موجود ہے؟"

"نہیں۔ یہاں ان کھنڈرات میں کوئی خزانہ موجود نہیں ہے۔ یہ تو ایک کہانی ہے جو مخصوص معاملات کے لیے پھیلائی گئی ہے۔"

"جی۔" میں نے حیرانی سے کہا۔

"جی ہاں میں آپ کو انتہائی سنسنی خیز اور پر تجسس واقعات سے آگاہ کر رہا ہوں۔ اصل میں لیوٹن ڈلاز نہ صرف جیکا کے لیے بلکہ کئی ممالک کے لیے ایک عذاب بنا ہوا ہے۔ چند ممالک اس کی سرپرستی بھی کرتے ہیں لیکن یہ وہ ہیں جو اپنے سیاسی مفادات گھناؤنے طریقوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں باقی ممالک اس سلسلے کو ختم کرنے کے درپے ہیں آپ نے یہاں کا ماحول دیکھ ہی لیا ہوگا۔ میرا خیال ہے مشرق بعید کے کچھ علاقوں کے بعد منشیات کا سب سے بڑا مرکز یہی جگہ بن گئی ہے اور یہ بہت سے روشن خیال ممالک کے منہ پر طمانچہ ہے لیکن لیوٹن ڈلاز نے کچھ ایسا جال پھیلا ہوا ہے کہ انتہائی کوششوں کے باوجود ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے۔ ہم سے میری مراد وہ تمام لوگ ہیں جو اس مشترکہ مہم میں شامل ہیں۔ مسٹر پیرے اصل میں یہ سارا منصوبہ بڑی مہارت سے بنایا گیا۔ البانیہ میں مسٹر پیرے کو اس لیے مصروف کیا گیا ہے کہ اس بدبخت کو کوئی شبہ نہ ہو سکے۔ مسٹر پیرے کی شخصیت اس سلسلے میں مستحکم ہے۔"

"لیکن آپ کہتے ہیں کہ یہاں کوئی خزانہ نہیں ہے؟"

"بالکل۔ یہ ایک دھوکا ہے مکمل طور پر دھوکا اصل میں یہاں کسی بھی ایسے شخص کو بھیج کر اس کی زندگی کا خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا تھا جس پر لیوٹن ڈلاز کو یہ شبہ ہو جائے کہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

وہ حکومت کے کاموں کے لیے آیا ہے لیکن چونکہ خزانے کی کہانی بہت پہلے سے پھیلا دی گئی تھی اور کسی خزانے کی تلاش کے ماہر کو یہاں تک بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ حکومت جمیکا اس کہانی کے جال میں پھنس کر اس کے حصول کے لیے عمل پیرا ہو چکی ہے۔"

"گویا اصل معاملہ کوئی اور ہے؟"

"ہاں۔ وہی میں آپ کو بتانے جارہا ہوں۔ یہ کام چونکہ کئی ملکوں کے تعاون سے کیا جارہا ہے لیکن اس طرح کہ چالاک لیوٹن کو شبہ نہ ہونے پائے۔ ورنہ اس عمل کے لیے تو پوری فوجی کارروائی کی جاسکتی ہے لیکن آپ یہ سن کر حیران رہ جائیں گے کہ لیوٹن کے بارے میں کیا شبہات ہیں۔"

"کیا؟"

"انتہائی خفیہ اطلاع ہے کہ اس کے پاس ایٹم بم موجود ہے اور وہ ذرائع بھی جن سے وہ اسے کسی مخصوص جگہ گرا سکتا ہے۔"

"او مائی گاڈ۔" میرا رونگٹے واقعی کھڑے ہو گئے۔

"یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ ہمارے پاس اسے ختم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"یہ تو بہت خوفناک بات ہے۔"

"سو فیصد۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ حکومت جمیکا کسی طور اپنی تباہی کا خطرہ مول نہیں لے سکتی۔"

"بالکل۔"

"اسی لیے نہایت صبر و سکون کے ساتھ اور بڑی تحمل مزاجی سے یہ کام کیا جارہا ہے۔"

"لیکن میں تو ایک معمولی آدمی ہوں۔"

"یہ بات آپ کہہ سکتے ہیں لیکن کیا آپ کو اندازہ ہے کہ اس وقت آپ کتنے ملکوں کے منظور نظر ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"آپ خود کو ایک معمولی انسان کہتے ہیں لیکن آپ کا انتخاب دنیا کے کئی ملکوں کے ماہرین نے کیا ہے۔"

میرے بدن میں چیونٹیاں رینگنے لگیں۔ نہ جانے یہ شخص کیا بکواس کر رہا ہے۔

بہرحال میں خاموشی سے اس کے آگے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ بی لاک نے کہا۔ "ایٹم بم کے خطرے کے پیش نگاہ اس سلسلے میں اتنے سائنٹفک انداز میں کام کیا جارہا ہے کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ بحیرہ کریبین میں تین شپ ایسے موجود ہیں جن پر ماہرین سوار ہیں اور وہ موقع ملتے ہی ایکشن کے لیے تیار ہیں لیکن ڈلاز کو کسی شک کا موقع دینے کا مقصد آپ سمجھ گئے ہوں گے۔"

"ہاں۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"چنانچہ مسٹر پیرے۔ آپ کا اصل کام یہ ہے کہ ماہرانہ طور پر آپ اس علاقے کا سروے کرکے ہمیں یہ بتائیں کہ اس بدبخت نے یہ میزائل کہاں نصب کر رکھے ہیں۔"

"میں؟" میں نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس سلسلے میں ہی آپ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔"

"لیکن یہ میرا شعبہ تو نہیں ہے۔"

"آہ لیکن کیپٹن واٹسن نے تو بتایا تھا کہ آپ کو پوری طرح اس کام پر آمادہ کرلیا گیا ہے اور آپ نے پورے وثوق سے اس کام پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔"

میں دنگ رہ گیا۔ لعنت ہے۔ میں نے دل میں سوچا۔ کمبخت شیریا کیا کر بیٹھی۔ اس نے اپنے مفاد کے حصول کے لیے اصل پروفیسر پیرے کو خاموشی سے ختم کر دیا حالانکہ وہ بہت بڑے مشن پر کام کر رہا تھا لیکن اب صورت حال کو سنبھالنا تھا۔ چنانچہ میں نے کہا۔

"ہاں لیکن شاید پوری تفصیل واٹسن کو بھی نہیں معلوم تھی۔"

"آپ خود سوچیں واٹسن کو یہ تفصیل کیسے بتائی جاسکتی تھی؟" بی لاک نے کہا۔

"یہ سخت مشکل کام ہے۔"

"ہمیں اس کا پورا احساس ہے۔ اسی لیے آپ کو روٹرمین کا روپ دیا گیا ہے تاکہ اگر کبھی آپ لیوٹن کے ہتھے چڑھ جائیں تو وہ روٹرمین کی حیثیت سے آپ کو تحفظ دے۔"

"اس کے اور روٹرمین کے کیا تعلقات ہیں؟"

"دونوں قدیم دوست رہ چکے ہیں مگر اس وقت جب لیوٹن اتنا طاقتور نہیں تھا۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب تو ڈلاز نے ایسے جال پھیلائے ہوئے ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔"

"مثلاً۔" میں نے سوال کیا۔

"اس نے اطراف کی بستیوں کو حکومت کے خلاف اکسا کر ان میں بغاوت پیدا کر دی ہے۔ انھیں بہترین ہتھیاروں سے آراستہ کر دیا ہے اور اگر حکومت کی طرف سے منشیات کی کاشت کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہے تو یہ لوگ مقابلے پر اتر آتے ہیں۔ ایسی کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں اور ہمیں نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ آپ یوں سمجھ لیں کہ ان اطراف میں اس نے اپنی حکومت قائم کر لی ہے اور جمیکا حکومت کو فیل کر کے رکھ دیا ہے۔ ہم تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہاں جتنے افراد رہتے ہیں وہ سب اس کے مفادات کے خفیہ نگراں ہیں۔"

"حکومت کے نمائندے بھی؟"

"ہاں۔"

"میری مراد مسٹر ہنٹر لائن سے ہے۔"

"میں نام نہیں لینا چاہتا تھا لیکن کیا کریں۔ وہ بے اندازہ دولت تقسیم کرتا ہے اور آپ کو علم ہے کہ اس وقت دنیا پر دولت کی حکمرانی ہے؟"

"کینٹ اور ہالی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟"

"مشکوک ہیں۔"

"لیکن آپ نے؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"یہ بھی منصوبے کا حصہ ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"لیوٹن کو یہی باور کرانا کہ یہاں صرف خزانے کے حصول کے لیے کام ہو رہا ہے۔"

"اوہ میرے خدا۔" میں نے شدید حیرت سے کہا۔

"میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مناسب وقت آپ کو اس بات سے آگاہ کر دوں گا لیکن اس وقت کا انتظار کر رہا تھا میں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر لاک۔ اب مجھے بتایئے میں کیا کروں؟"

"ان حالات کو جاننے کے بعد اپنے عمل کا آغاز۔"

"آپ کو امید ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا؟"

"یہ ہماری کوشش ہے۔ آگے تقدیر۔"

"لیوٹن ڈلاز اگر ختم ہو جائے تو آپ حالات پر قابو پا سکتے ہیں۔" اچانک میں نے سوال کیا اور لاک نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"میں نہیں سمجھا؟"

"ان تمام ہنگاموں کی جڑ وہی ہے نا؟"

"سو فی صد۔"

"اگر وہ ہلاک ہو جائے تو؟"

"سب کچھ ختم لیکن کیا آپ کے خیال میں اس کی ہلاکت ممکن ہے؟"

"کیا وہ مر نہیں سکتا؟"

"ایسے لوگ۔ اتنی آسانی سے کہاں مرتے ہیں۔ یہ صرف ایک سہانا خواب ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔"

"آپ اس سامان کا معائنہ کر لیں جو بظاہر خزانے کی تلاش کے لیے ہے لیکن اس کا اصل کام کچھ اور ہے۔"

"ہاں ضرور۔" مین نے کہا اور بی لاک کے ساتھ باہر نکل آیا۔ بی لاک نے مجھے بے حد جدید الیکٹرونک مشینیں دکھائیں جن کا حجم بہت کم تھا لیکن وہ بے حد کارآمد تھیں۔ وہ دیر تک مجھے ان کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ آخر میں اس نے کہا۔

"اور کوئی معلومات؟"

"ہاں بس ایک؟"

"جی فرمایئے؟"

"اپنی کامیابی کی اطلاع میں کسے دوں گا؟"

"اوہ۔" بی لاک نے مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ "یہ اطلاع آپ مسٹر پیرن لاڈ کو دیں گے اور مسٹر لاڈ آپ کو یہاں اس پتے پر مل جائیں گے۔" اس نے مجھے پیرن لاڈ کا پتا بتا دیا اور پھر رخصت کی اجازت مانگی۔ بی لاک کے جانے کے بعد میں واپس

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنے کمرے میں آ گیا۔ بی لاک کے انکشاف نے دماغ کی چولیں ہلا دی تھیں۔ میرے خیال میں جھنی ڈیل لیوٹن ڈلاز کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر نے چوڑے جبڑے پھیلا رکھے ہیں۔ کیسے کیسے بھیانک لوگ اس کے لیے کام کرتے ہیں اور انھوں نے کیا کیا وسائل حاصل کیے ہوئے ہیں۔ درحقیقت لیوٹن ڈلاز نے حکومت جیکا کا ناک میں دم کر دیا تھا اور نہ صرف حکومت جیکا بلکہ اور بھی ممالک اس کے دست ستم کا شکار تھے اور اب وہ میرے لیے چیلنج تھا۔

دوسرے دن کینٹ اور ہالی میرے پاس آ گئے۔ ہالی نے کہا۔ "ہمیں اطلاع مل گئی ہے اور ہم آپ کو اسسٹ کرنے آئے ہیں۔"

"ہاں۔ آج سے کام شروع۔" میں نے کہا اور وہ پورا دن میں نے سخت مشقت میں گزارا۔ وہ کر رہا تھا جس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا لیکن دلچسپ بات یہ تھی کہ جو مجھے اسسٹ کر رہے تھے وہ بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے اس لیے مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ شام چھ بجے کے قریب جب موسم بے حد خوشگوار تھا اور میں دن بھر کی مشقت کے بعد باہر نکل آیا تھا دور سے مجھے لائن کی جیپ آتی نظر آئی۔ اس کے ساتھ خوب صورت لباس میں شیریا بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ جو لباس شیریا نے پہنا ہوا تھا وہ اس کا نہیں تھا۔

دونوں میرے پاس آ گئے۔ ہنٹر لائن نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ہیلو مسٹر روٹرمین۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تمہاری سکریٹری پر قبضہ جما لیا ہے۔ مس شیریا خود ہی میرے پاس رہنا پسند کرتی ہیں۔"

"وہ میری سکریٹری ہے غلام نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں استعفیٰ ساتھ لائی ہوں مسٹر روٹرمین۔" شیریا نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔

"گڈ۔ لگتا ہے مسٹر لائن کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔"

"آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟"

"اعتراض ہو بھی تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم میری بیوی تو نہیں ہو۔"

"یہی میں نے مسٹر لائن سے کہا تھا۔" شیریا بولی۔

"پھر بھی مجھے احساس ہے۔" لائن نے کسی قدر شرمندہ لہجے میں کہا پھر بولا۔ "سنا

ہے آپ نے اپنا کام شروع کر دیا ہے؟"

"ہاں ایک بے مقصد کام۔"

"سب یہ بات جانتے ہیں لیکن کوئی کیا کر سکتا ہے۔ ویسے آپ کو اگر کوئی مشکل ہو تو مجھے ضرور بتائیں۔" ہنٹر لائن بولا۔

"شکریہ مسٹر ہنٹر۔"

"او کے۔ ہم چلتے ہیں۔" لائن نے جیپ اسٹارٹ کر کے موڑی اور میں دور تک انھیں جاتے دیکھتا رہا۔ شیریا کے اس طرح ہنٹر لائن کے ساتھ چلے جانے کا مجھے کوئی افسوس نہیں تھا میں جانتا تھا کہ اسے ہنٹر میں کوئی ایسی بات نظر آئی تھی جو اس کے مفادات کے مطابق تھی اور اسی چیز نے اسے لائن کی طرف متوجہ کیا تھا۔ بہرحال اس رات میں نے ان تمام تنصیبات کا جائزہ لیا جو میں نے یہاں معلومات کے لیے نصب کی تھیں لیکن میرے نزدیک یہ بیکار چیزیں تھیں اور ان سے کچھ نہیں حاصل ہو سکتا تھا۔ سب بیکار تھا۔ البتہ اب مجھے اپنے طور پر کام شروع کرنا تھا چنانچہ اس کے لیے میں نے معقول وقت کا انتظار کیا اور جب چاروں طرف سناٹا پھیل گیا تو میں نے کوئن میکوویا کے طلسمی تحفے نکال لیے۔ بہت دن کے بعد اسے استعمال کر رہا تھا۔ مائیکرو پلیٹ تمام ضروری اشیاء کے ساتھ فضا میں بلند ہونے لگی اور ننھے سے ویژن اسکرین پر الٹراوائلٹ ریز کی روشنی میں مناظر ابھر آئے۔ لکڑی کا شہر' پوست کے کھیت اور اطراف کے مناظر۔ میں واسکونیا سے روشناس ہونے لگا۔ ایک دریا اس چھوٹے سے شہر سے لپٹا ہوا تھا۔ آبادی خال خال تھی لیکن پہاڑیوں کے درمیان یہ آبادیاں گھنی تھیں۔ دریا میں چھوٹے چھوٹے اسٹیمر موجود تھے اور درختوں کے جھنڈ میں گودیاں بنی ہوئی تھیں جن کی برتھوں پر کام ہو رہا تھا۔ بہت سے افراد مخصوص پیٹیاں ان پر بار کر رہے تھے۔ مجھے یہ عمل بہت دلچسپ محسوس ہوا اور میں نے اسے قریب سے دیکھا۔ یقیناً یہ منشیات اور پوست کی پیٹیاں تھیں جو دریائی راستے سے کہیں بھیجی جا رہی تھیں۔ کام زور و شور سے جاری تھا۔ کافی دیر تک میں اسے دیکھتا رہا پھر ایک اسٹیمر وہاں سے روانہ ہوا اور میں نے مائیکرو پلیٹ کی ڈائرکشن بدلنی شروع کر دی۔ اب میں نے اسٹیمر کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ اسٹیمر برق رفتاری سے دریا میں سفر کر رہا تھا پھر وہ ایک پہاڑی سرنگ میں داخل ہو گیا اور میں نے مائیکرو ویژن پلیٹ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کو وہیں روک دیا۔ دریا اس پہاڑی کٹاؤ میں داخل ہو کر یقیناً کہیں اور نکلتا تھا۔ بہرحال یہ ان منشیات کی ترسیل کا ذریعہ تھا لیکن مجھے اس سے زیادہ دلچسپی نہیں تھیں۔ میں نے مائیکرو ویژن کا رخ تبدیل کیا اور وہ پرواز کرنے لگی پھر کچھ دیر کے بعد میں لیوٹن ویل کا جائزہ لے رہا تھا۔ پوست کے کھیتوں سے گزرنے والے راستے کو عبور کر کے مائیکرو پلیٹ اس عمارت پر معلق ہوگئی جو اب قریب سے دیکھنے پر بہت وسیع نظر آرہی تھی۔ پتھروں سے بنی اس عمارت کے اوپری حصے پر لاتعداد ریڈار گردش کرتے نظر آرہے تھے میں نے فوراً ہی مائیکرو پلیٹ کو وہیں سے واپس کرلیا۔ یہ ریڈار بہ آسانی اسے کیچ کر سکتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ کمبخت لیوٹن ڈلاز نے فضائی حملوں کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ اس کی رہائش گاہ بے حد مضبوط تھی اور اس پر فضائی حملے بھی ممکن نہیں تھے۔ اس نے ان سے نمٹنے کا بندوبست بھی کر رکھا ہوگا۔ خدا کی پناہ یہ تو بے حد خطرناک آدمی ہے۔ میں اپنے قیمتی ساتھیوں کی بقا کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

مائیکرو پلیٹ کی واپسی کے بعد میں نے یہ سب کچھ بند کیا اور سوچ میں ڈوب گیا۔

دوسرے دن سے میں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ گو کہ یہ ایک بے مقصد جدوجہد تھی لیکن میں کر رہا تھا۔ یہ صرف سوچنے کے لیے وقت تھا۔ خود کو یہاں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش تھی۔ شیریا کے لیے میرے دل میں کوئی تردد نہیں تھا۔ وہ کہاں ہے' کیا کر رہی ہے اب مجھے اس سے دلچسپی نہیں تھی۔

پچھے سات دن گزر گئے۔ شیریا اس کے بعد ایک بار بھی مجھے نہیں ملی تھی ایک دن میں نے ہنٹرلائن کے بارے میں معلومات کی تو پتا چلا کہ وہ کنگسٹن گیا ہوا ہے پھر ایک دن ایک خوب صورت جیپ ان کھنڈرات کے سرے پر پہنچ گئی اور خاص قسم کے لباسوں میں دو آدمی میرے سامنے پہنچ گئے جو اسٹین گنوں سے مسلح تھے۔

"مسٹر روڈ مین؟"

"ہاں میں ہوں۔"

"مارشل نے آپ کو طلب کیا ہے۔"

"مارشل ڈلاز نے؟"

"جی۔"

"میری خوش قسمتی ہے۔ کب چلنا ہے؟"

"وہ جب کسی کو طلب کرتا ہے اس کا مطلب وہی وقت ہوتا ہے۔ ہم آپ کو ساتھ لے جائیں گے۔"

"میں تیار ہوں۔" میں نے کہا۔

"آئیے۔" وہ دونوں واپس مڑ گئے۔ میں شدید کشمکش کا شکار ہو گیا تھا۔ بدقسمتی سے اپنے مخصوص ہتھیار میں نے اندر ایک محفوظ جگہ پوشیدہ کر دیے تھے اور وہ اس وقت میرے پاس نہیں تھے۔ ان لوگوں کا انداز بتاتا تھا کہ وہ مجھے ایک لمحے کی مہلت نہیں دیں گے۔ مجبوراً اسی عالم میں ان کے ساتھ جانا پڑا لیکن دل میں سخت ہراساں تھا۔"

جیپ مجھے لے کر چل پڑی اور مختلف راستے عبور کرتی ہوئی انہی ڈھلانوں پر پہنچ گئی پھر ایک پگڈنڈی عبور کر کے وہ اس عمارت کے صدر گیٹ پر جا پہنچی۔ یہاں سے اندر داخل ہونے کے لیے ایک پل عبور کرنا پڑا تھا جو کسی دھات کا بنا ہوا تھا۔ کمبخت نے نہ جانے کیا کیا جال پھیلائے ہوئے تھے۔ صدر دروازے کے دوسری طرف عام جگہ ہونی چاہیے تھی لیکن ایک عجیب طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ پل کوئی سو گز لمبا تھا اس کے دونوں طرف خوفناک گہرائیاں تھیں جس کی تہ میں پانی بھرا ہوا تھا۔ البتہ پل عبور کرنے کے بعد عجیب و غریب مکانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ یہ اوندھے توے جیسے مکانات تھے جن پر چھتوں پر چھوٹے ریڈار لگے ہوئے تھے۔ ان تووں میں گول دروازے تھے۔ جن سے لوگ آتے جاتے نظر آرہے تھے۔ تمام عمارتیں ایک ہی طرح کی تھیں اور مضبوط کنکریٹ سے بنی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ بہت بڑی تھیں' کچھ چھوٹی تھیں۔ مختلف راستوں سے گزر کر وہ مجھے ایک ایسی ہی عمارت کے پاس لے گئے۔ یہاں جیپ رک گئی اور وہ دونوں مجھے نیچے اترنے کا اشارہ کر کے خود بھی نیچے اتر گئے۔ عمارت کے گول دروازے کے دوسری طرف ایک کمرہ جیسا بنا ہوا تھا۔ جو ہمارے اندر داخل ہوتے ہی نیچے اترنے لگا۔ یہ اصل میں لفٹ تھی جس نے کوئی پچاس گز نیچے اترنے کے بعد ہمیں ایک شفاف راہداری میں پہنچا دیا تھا۔ یہاں بے حد تیز روشنی تھی جو دیواروں سے پھوٹ رہی تھی۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جو ہمارے پہنچنے پر خودبخود کھل گیا تھا۔

"اندر جائیے۔" مجھے لانے والوں میں سے ایک نے کہا اور میں کھلے دروازے سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اندر داخل ہوگیا۔ دوسری طرف نہایت عمدہ فرنیچر سے آراستہ ایک وسیع کمرہ تھا جن کے درمیان ایک قیمتی کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پستہ قامت اور بھدی شکل کا آدمی تھا‘ بدن دبلا پتلا چہرہ بدن کی نسبت کافی چوڑا اور بدنما تھا‘ گنجے سر نے اسے اور بدنما بنا دیا تھا۔

مجھے دیکھ کر وہ چہکتی ہوئی آواز میں بولا۔ ”آہا۔ آیئے مسٹر دانش منصور۔ مجھے لیوٹن ڈلاز کہتے ہیں۔“

مجھے ایک دم احساس ہوا کہ زندگی میں سب کچھ کرنے کے باوجود انسانی سرشت سے دور نہیں ہوسکا ہوں۔ حیرت‘ سنسنی‘ خوف‘ انسانی فطرت کا حصہ ہے اور اگر یہ حسیات باقی نہ رہیں تو پھر دیوانگی شروع ہوتی ہے اور ایسے لوگ قابل غور ہوتے ہیں جو ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں۔ بھدے اور مکروہ صورت انسان کے منہ سے الفاظ سن کر میرے پورے بدن میں سرد لہریں دوڑنے لگی تھیں اور میں شدید سنسنی محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکا تھا اس کے الفاظ درحقیقت ایٹم بم جیسا دھماکہ تھا جس نے ایک لمحے کے لیے میرے حواس معطل کر دیے تھے۔ میں ساکت کھڑا رہ گیا۔ وہ شخص مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا پھر اس نے کہا۔

”کئی دن سے آپ سے ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن آپ یقین کریں کہ اتنا مصروف انسان ہوں کہ وقت ہی نہ نکال سکا حالانکہ آپ سے ملنے کی بڑی تمنا تھی مجھے اور بے چینی سے میں آپ کی لیوٹن ویلی میں آمد کا انتظار کر رہا تھا۔ بہرحال ایسا کرتے ہیں مسٹر دانش منصور کہ پہلے ان تمام فضولیات سے الگ ہو جائیں۔ میرا مطلب ہے آپ کا اصل چہرہ میری آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیے۔ ایک دلچسپ بات یہ کہ مجھے چہرہ شناسی کا شوق ہے اور میں بدن کے ہر حصے کی جنبش سے صورت حال کا جائزہ لینے کا شوق رکھتا ہوں۔ بڑا دلچسپ انکشاف کروں گا آپ پر ممکن ہے آپ کی یہ ریسرچ نہ ہو آپ محسوس نہ کیجیے میں آپ کا چہرہ صاف کرانا چاہتا ہوں۔“

اس نے نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا اور ایک شخص نے اندر آکر گردن خم کی پھر کچھ کہے سنے بغیر واپس پلٹ گیا۔ میں خاموش کھڑا ہوا تھا اور میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں۔ جن راستوں سے گزر کر اندر آیا تھا ان سے واپس نہیں جاسکتا تھا۔ مجھے

اس کا پورا اندازہ ہوگیا تھا۔ نیز یہ کہ فوراً ہی کوئی جوابی اقدام کرنا اتنی بڑی حماقت ہوتی کہ اس کا ازالہ میں خود بھی نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ خاموش اور ساکت کھڑے رہنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ چند لمحات کے بعد دو آدمی آگئے ان کے پاس ایک خاص قسم کی مشین تھی۔ جسے کیمرا جیسی چیز بھی کہا جاسکتا ہے۔ انہوں نے وہ کیمرہ میرے سامنے رکھا اور ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا۔

”براہ مہربانی آنکھیں بند کرلیجیے۔“ پھر دوسرے آدمی نے میرے دونوں کانوں میں خاص قسم کے کارک لگا دیے‘ ناک کے دونوں نتھنے بھی ایسے ہی کارک سے بند کر دیے گئے تھے۔ میں نے تعرض نہیں کیا اب یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میرے اعضاء ساکت ہوگئے تھے۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ بس میں فوراً کسی جدوجہد کا آغاز کرکے احمقوں کی فہرست میں اپنا نام درج نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے منہ کھول کر ہلکا ہلکا سانس لیا اور پھر ہونٹ بھینچ کر سانس بند کرلیا۔ کیمرے سے بہت ہی لطیف روشنی کے جھماکے ہوئے اور مجھے اپنے چہرے اور گردن کے اس حصے پر جہاں تک میک اپ کیا گیا تھا ایک عجیب سی سنسناہٹ محسوس ہوئی یوں لگا جیسے میک اپ میرے چہرے سے اکھڑ رہا ہو۔ ان لوگوں کا کام اس ایک لمحے میں ختم ہوگیا تھا۔ چنانچہ دوسرے آدمی نے اپنے کاندھے پر پڑے ہوئے تولیے سے میرا چہرہ صاف کر دیا۔ اس دوران پستہ قامت لیوٹن ڈلاز مسکراتی نگاہوں سے میرا چہرہ دیکھتا رہا تھا پھر اس نے ایک ہاتھ اٹھایا اور عقبی حصے سے ایک شخص بہت ہی عمدہ قسم کی آرام دہ کرسی کو گھسیٹتا ہوا اندر لے آیا کہ میرا چہرہ اس کے چہرے کے سامنے رہے اس کے بعد لیوٹن ڈلاز نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا۔

”اب آیئے مسٹر دانش منصور۔ میں نے یہ اعزاز آپ کو دیا ہے آپ تشریف رکھیے اگر آپ کتنی ہی جلدی میں بھی ہیں تب بھی آپ کو یہ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ یہاں آپ کا کام صرف یہ ہے کہ مجھ سے باتیں کریں۔ بیٹھیے براہ کرم بیٹھ جایئے۔“

میں آہستہ قدموں سے چلتا ہوا اس کرسی پر جا بیٹھا۔ لیوٹن ڈلاز نے کہا۔

”آپ کی خدمت کیا کروں‘ چائے پئیں گے یا کافی۔ یہ بات تو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ شراب نہیں پیتے۔“

”کافی منگوا لیجیے مسٹر ڈلاز۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں بالکل۔" ڈلاز نے کہا لیکن اس نے کسی سے کافی لانے کے لیے نہیں کہا تھا جو لوگ آئے تھے وہ جاچکے تھے۔ لیوٹن ڈلاز مجھے بغور دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"کیا ہی دلچسپ بات ہے آپ کا ماضی کسی طور سامنے نہیں آسکا حالانکہ روز آرگنائزیشن نے آپ کا پس منظر معلوم کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ یہ بات تو طے ہے کہ آپ کبھی افریقہ میں نہیں رہے اور وہاں آپ کا ایسا کوئی کاروبار نہیں تھا جسے فروخت کرنے کے بعد آپ اپنے وطن واپس پہنچے' جیسا کہ آپ کے نام سے منسوب ہے اپنے ماضی کے بارے میں آپ ہی بتا سکتے ہیں لیکن اگر نہ بھی پسند کریں تو مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ بہرحال ہماری اور آپ کی دلچسپیوں کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہی جب آپ نے دانش منصور کی حیثیت سے اپنے کام کا آغاز کیا اور اپنے وطن میں ہمارے نمائندوں کو ہلاک کرکے ہمیں ایشیا میں اپنے مفادات کے حصول کے سلسلے میں کافی نقصانات پہنچائے۔ خیربات ہو رہی تھی آپ کے ماضی کی' ویسے مسٹر دانش منصور بدقسمتی یہ ہے کہ میں ہی بولتا رہوں گا آپ کے بولنے کا یہاں کوئی جواز نہیں ہے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں ان تمام باتوں کا انکشاف کرکے آپ کو رعب میں لینے کی کوشش کررہا ہوں۔ ویسے میری طرف سے مکمل اجازت ہے کہ اس گفتگو کے دوران اگر آپ کچھ سوالات کرنا چاہیں تو ضرور کرسکتے ہیں۔ میں ان کے جوابات دوں گا۔"

میں اپنے حواس کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ شخص اس عمل سے واقعی اپنے آپ کو مجھ سے برتر ثابت کر رہا تھا اور اس میں اسے کامیابی حاصل ہوگئی تھی۔ میرے لیے حیرت کے یہ لمحات ہی کیا کم تھے کہ یہاں داخل ہوتے ہوئے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ لیوٹن ڈلاز مجھے دانش منصور کی حیثیت سے مخاطب کرے گا۔ بہرحال میں نے کافی حد تک اپنے حواس سنبھال لیے۔ وہ دلچسپی کی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا پھر اس نے مطمئن انداز میں گردن ہلا کر کہا۔

"ہاں بالکل آپ یہاں نہایت مطمئن انداز میں تشریف رکھیے۔ ایک وعدہ آپ سے کیا جاسکتا ہے۔ وہ یہ کہ آپ کو پہلے سے بتائے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور جب ہم اور آپ جیسے لوگ آمنے سامنے ہوتے ہیں تو سچائیاں سب سے پہلے ہمارے درمیان ہوتی ہیں کیونکہ ہمیں اتنے اختیارات حاصل ہیں کہ کوئی برائی بھی کریں تو علی

الاعلان کریں' سمجھ رہے ہیں نا آپ' آپ کو یہاں ذرہ برابر خطرہ نہیں ہے' آپ کی زندگی مکمل طور سے محفوظ ہے۔"

"آپ واقعی بے حد دلچسپ انسان ہیں مسٹر لیوٹن ڈلاز۔"

"شکریہ۔ تو میں آپ کے ماضی کی بات کر رہا تھا۔ کیا ہے آپ کا ماضی؟"

"جو چیز صیغہ راز میں ہے اگر وہ صیغہ راز ہی میں رہے تو کیا حرج ہے مسٹر ڈلاز۔ میرا ماضی ایسا نہیں جو آپ کو میرے بارے میں جاننے میں مدد دے۔"

"آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اپنی ان کاوشوں کا آغاز کیوں اور کیسے کیا؟" لیوٹن ڈلاز انٹرویو لینے والے انداز میں بولا۔

"ہاں بتا سکتا ہوں۔ اصل میں وطن پرستی انسانی فطرت کا ایک حصہ ہے اور جب آپ یہ بات جانتے ہیں مسٹر ڈلاز تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ میرا تعلق کون سے مذہب سے ہے؟"

"ایک عظیم مذہب سے' ایک ایسے مذہب سے جس کے افکار و خیالات سے اس وقت آپ کی قوم کے علاوہ ساری دنیا مستفیض ہو رہی ہے آپ کے مذہب کے پھیلائے ہوئے ان تمام اچھے اصولوں کی پیروی کرکے دنیا نے اپنا مقصد حاصل کرلیا ہے لیکن آپ وہ دلچسپ انسان ہیں جو اپنے مذہب کے اصولوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ خیر یہ ایک اچھی بات ہے اگر آپ کی قوم اپنے ان اصولوں پر فائدہ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتی تو اس وقت دنیا کے لیے بے حد شدید خطرات ہوتے اور خدشہ یہ ہوتا کہ آپ کے اچھے خیالات کی وجہ سے دنیا آپ کے تابع ہو جائے گی لیکن بہرطور آپ ہی کے مذہب کے تصور کے مطابق شیطان کا تصور بھی ہے۔ ظاہر ہے اس کا کاروبار بھی چلنا ہی چاہیے تھا۔"

مجھے شدید شرمندگی کا احساس ہوا جو الفاظ یہ کم بخت کہہ رہا تھا وہ اس قدر سچائی اور حقیقت پر مبنی تھے کہ ان کی تردید بھی نہیں کی جاسکتی تھی۔

اس کے خاموش ہونے کے بعد میں نے ایک لمحہ خاموشی اختیار کی پھر بولا۔

"بس یہ سمجھ لو ڈیئر ڈلاز کہ میں نے مذہبی اور ملی جذبے کے تحت ہی اپنے وطن کی بہتری کے لیے سوچا اور یہی میرا مقصد تھا۔"

"میں اس مقصد کی بہتری اور افادیت سے انکار نہیں کرتا بلاشبہ یہ اچھے اصولوں پر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

جنی کام تھا لیکن مسٹر دانش منصور اس کے لیے آپ نے جو طریقہ کار اختیار کیا' کیا آپ کے خیال میں وہ بہتر تھا؟ کیا اس وقت دنیا اس پوزیشن میں ہے کہ یک طرفہ قوت حاصل کرلے اس وقت تو یہ صورت حال ہے کہ ہر طاقت اپنے آپ کو اتنی آگے بڑھانے پر آمادہ ہوگئی ہے کہ دوسرے اسے تسلیم کرلیں ایسے حالات میں انفرادی طور پر طاقت کا حصول کیا ایک ناجائز بات نہیں تھی آپ نے دوسروں کو اتنا پس پشت ڈال دیا کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل ہی نہ کرسکیں۔"

"نہیں مسٹر ڈلاز یہ بات نہیں ہے۔ اصل میں میرے راستے اس انداز میں روکے گئے کہ بلاوجہ مجھے اپنے دشمن بنانے پڑے اور بات اسی شکل میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ جن لوگوں سے میرے شناسائی بھی نہیں تھی مجھے ان سے دشمنی پر آمادہ ہونا پڑا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک ایسا عمل تھا جو میرے لیے ناگزیر تھا۔"

"ممکن ہے' لیکن میں سمجھتا ہوں مسٹر دانش منصور کہ آپ نے ایک غلط طریقہ کار اختیار کیا۔"

"ہوسکتا ہے لیکن میں اسے تسلیم نہیں کرتا۔"

"ٹھیک ہے۔ مختصراً میں آپ کو اپنے بارے میں بتادوں آپ چاہیں تو مجھ سے اس موضوع پر گفتگو کرسکتے ہیں۔"

"جی مسٹر ڈلاز میں آپ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"مسٹر یہ بھی ایک پس منظر ہے لیکن چونکہ ہم لوگ ماضی کی کہانیاں ایک دوسرے کو سنانے کے لیے آمنے سامنے نہیں بیٹھے ہیں اس لیے میرے پس منظر کو بھی جانے دیجئے۔ میں نے ایک طویل عرصہ دنیا کے مختلف ممالک میں گزارا اور اس کے بعد جمیکا میں آبسا' اس علاقے پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور یہاں اپنی اور حاصل شدہ افراد کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لیوٹن ویلی کی بنیاد ڈالی۔ ہم لوگ اصولی طور پر منشیات کا کام کرتے ہیں اور یہی ہمارا اصل کاروبار ہے دنیا کے تمام سمجھدار ممالک ہم سے تعاون کرتے ہیں۔ اس کا بھی ایک پس منظر ہے۔ چاہو تو اس پر گفتگو کرلو۔ ورنہ جانے دو۔"

"مختصراً ہی سہی مسٹر ڈلاز۔" اب میں اپنی فارم میں آگیا تھا اور اس صورت حال سے غیر مطمئن نہیں تھا وہی جذبہ' وہی کیفیت میرے اندر ابھر آئی تھی۔ زندگی اللہ کی دی

ہوئی ہے اور یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اسے کب تک قائم رکھنا ہے اور کب اسے واپس لینا ہے۔ واپسی کے لحاظ جس شکل میں بھی ہوں بہر طور اللہ کے حکم کے مطابق ہی ہوتے ہیں اگر یہاں میری زندگی کا اختتام ہے تو کیا حرج ہے یہ تو اللہ کا کام ہے وہ جانے۔ چنانچہ میں اس خیال سے مطمئن ہوگیا تھا اور اب نہایت سکون سے اس انوکھے انسان سے گفتگو کرنے پر آمادہ تھا۔

"اسی وقت کافی آگئی۔ ایسے خوش نما برتنوں میں آئی تھی یہ کافی کہ بس انسان دیکھتا ہی رہ جائے۔ لیوٹن ڈلاز نے کافی لانے والے کو حکم دیا کہ وہ خود کافی بنا کر پیش کرے۔ چنانچہ اس شخص نے نہایت ادب کے ساتھ ہم دونوں کے سامنے کافی کی پیالیاں سرو کر دیں۔ لیوٹن ڈلاز نے کافی کی پیالی سے ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔"

"بھول کر بھی یہ نہ سوچنا ڈیر دانش منصور کہ تمہارے علم میں لائے بغیر کوئی ایسا عمل کیا جائے گا جو تمہیں نقصان پہنچا دے۔ میرا مطلب ہے کہ کھانے پینے کی جو اشیاء یہاں تمہیں پیش کی جائیں گی ان کے بارے میں مکمل طور پر مطمئن رہنا میں جانتا ہوں کہ تم مسلمان ہو۔ ایسے گوشت سے پرہیز کرو گے جو حلال نہ ہو میرا مطلب ہے تمہارے مذہب کے مطابق۔ ہم یہاں تمہیں سبزیاں پیش کریں گے۔ نہایت نفیس اور بہت عمدہ سبزیاں۔ اس کے علاوہ تمہیں مچھلی پیش کی جائے گی جو تمہارے مذہب میں حلال ہے' باقی اور کوئی ایسی چیز نہیں دی جائے گی تمہیں جو تمہارے افکار و خیالات کو مجروح کرے۔"

اس کے یہ الفاظ میرے لیے قابل قدر تھے۔ میں نے گردن خم کرکے کہا۔

"آپ مجھ پر اپنی شخصیت کا بہت اچھا اثر ڈال رہے ہیں مسٹر لیوٹن ڈلاز۔"

"دیکھو ساری باتیں اپنی جگہ' ہمارے تمہارے درمیان گفتگو ہوگی۔ جب دشمنی کا آغاز کریں گے تو کھل کر دشمنی کریں گے۔ جب تک دشمنی نہیں ہوتی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش بے مقصد اور فضول ہوگی کیا خیال ہے تمہارا؟"

"بالکل۔"

"کیا تم بھی اس کی پابندی کرو گے؟"

"ہاں۔"

"وعدہ کرتے ہو؟"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں مسٹر لیوٹن ڈلاز۔ ویسے بھی یہاں آپ کی حکمرانی ہے اور ایک شخص آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا یہ بات آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں میرے پاس اس وقت کوئی ہتھیار نہیں ہے جس سے میں آپ پر کوئی وار کرسکوں اور نہ ہی میرے دل میں ایسا کوئی تصور ہے۔"

لیوٹن ڈلاز مسکرا دیا پھر بولا۔ "یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں اور آپ کو خود سمجھ لینا چاہیے کہ جب آپ کی اصل صورت میرے سامنے نمایاں ہوگئی تو مجھے یہ بھی علم ہوگا کہ آپ اس وقت مسلح ہیں یا نہیں اور ویسے بھی میں کسی سمجھدار آدمی سے اس کی توقع نہیں کرتا۔ ہم لوگ بہت اچھے ماحول میں گفتگو کریں گے بہت اچھے ماحول میں وقت گزاریں گے۔ ہمارے درمیان جو قدیم دشمنی چلی آرہی ہے اس کا اپنا ایک معیار ہے' غیر معیاری حرکت نہ آپ کریں نہ میں کروں گا۔ ویسے آپ کی مرضی ہے آپ کوشش کرسکتے ہیں اپنی پسند کے مطابق' کیونکہ ظاہر ہے یہاں آپ میرے لیے ہی آئے ہیں اور یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ ایک کامیاب دشمن ہیں۔ آپ کی کامیابیوں کی پوری فہرست اپنے پاس رکھتا ہوں۔ آپ کا آخری کارنامہ ہینی ڈیل کی ہلاکت ہے لیکن آپ کو ہنسی آئے گی اس بات پر کہ آپ کے ان تمام کارناموں کو میں تحسین کی نگاہوں سے دیکھتا رہا ہوں۔ اصل میں اس سلسلے میں بھی میرا ایک بنیادی اصول ہے جب دو دشمن آمنے سامنے ہوتے ہیں ان کی صلاحیتیں ہی انھیں کامیابی یا ناکامی سے دو چار کرتی ہیں جو کامیاب ہو جاتا ہے وہ زیادہ ذہین اور طاقتور تصور کیا جاتا ہے اور اس میں بلاوجہ کی ایک بات نکال لی جائے کہ وہ چالاکی کر گیا تو یہ ایک احمقانہ تصور ہے۔ ظاہر ہے وہ تو آپ کا دشمن ہے وہ تو آپ پر ہر طرح سے وار کرے گا اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اپنا مناسب دفاع کرسکتے ہیں یا نہیں آپ کے سابقہ کارنامے' جس میں آپ نے روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے بہت سے نمائندوں کو ہلاک کر دیا ہے میرے لیے ایک تحسین آمیز تصور رکھتے ہیں اور میں نے ہمیشہ ان کے لیے آپ کی تعریف کی ہے۔ اصل میں سوچ کا تھوڑا سا فرق ہے مسٹر دانش منصور۔ براہ کرم کافی لیجیے۔" وہ رک کر بولا اور میں نے اطمینان سے کافی کی پیالی اٹھالی اس کا ایک گھونٹ لیا۔ کافی لذیز کافی تھی۔ میں نے تعریفی نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر دوسرا گھونٹ لینے کے بعد کافی کی پیالی رکھ دی۔

"ہاں تو ہم کیا بات کر رہے تھے؟"

"شاید میں یہ کہہ رہا تھا کہ سوچ کا فرق ہے ورنہ اصل میں جو بدترین دشمن ہوتا ہے نا وہی بہترین دوست ہوتا ہے۔ میری یہ منطق آپ کی سمجھ میں آرہی ہے' دوست صرف تفریحی زندگی دیتا ہے جبکہ دشمن مستعدی' چستی اور ہوشیاری دیتا ہے' آپ یقین کریں کہ اس کائنات میں' میں نے کسی کو اپنا دوست نہیں بنایا لیکن دشمنوں کی تعداد اتنی کرلی ہے کہ آپ شاید تصور بھی نہ کرسکیں۔"

"ہم اس موضوع پر بات کر رہے تھے جس میں آپ نے کہا تھا کہ اصولی طور پر آپ منشیات کی تجارت کرتے ہیں اور سمجھدار ممالک آپ سے تعاون کرتے ہیں۔"

"ہاں۔" اس نے کہا۔ اس وقت ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک پتلی سی سفید پلیٹ نکال لی۔ یہ پیجر نما چیز تھی اس نے اسے دیکھا ایک لمحے دیکھتا رہا اور پھر اس پر ہاتھ پھیر دیا اسے واپس جیب میں رکھتا ہوا بولا۔

"معذرت خواہ ہوں اس وقت ایک اہم کام درپیش آگیا ہے۔ آپ سے تو اب طویل نشست رہے گی۔ مختصراً یہ ہے کہ اس وقت آپ لیوٹن ویلی کے مہمان ہیں آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہاں میں نے آپ کے لیے کس قدر آزادی مہیا کی ہے آپ جہاں چاہے جاسکتے ہیں۔ جس چیز کو چاہیں تباہ کرسکتے ہیں میری طرف سے اجازت ہے آرام کیجیے۔ میں دوسری نشست کا وقت آپ کے لیے خود ہی منتخب کرلوں گا۔ کم از کم دشمنی کے نام پر اتنا ضرور قبول کرلیجیے گا کہ آپ کو یہاں سے واپس جانے کی اجازت نہیں ہے۔ باقی آپ اپنی پسند کے مطابق عمل کرسکتے ہیں۔ اوکے میں چلتا ہوں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور خاموشی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

میرے سامنے ابھی کافی کی پوری پیالی رکھی ہوئی تھی اس لذیز کافی کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے پیالی اٹھائی اور ہونٹوں سے لگالی۔ ویسے میں ذہنی طور پر اس دلچسپ انسان کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے مجھے اپنی اس نشست گاہ میں چھوڑ کر چلا گیا تھا اصل میں حد سے بڑھتا ہوا اعتماد بعض اوقات سخت مشکلات کا باعث بن جاتا ہے۔ انسانی فطرت میں یہی ایک پہلو ایسا ہے جو اسے جگہ جگہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نقصان پہنچاتا ہے۔ احتیاط ہمیشہ اچھی چیز ہوتی ہے ممکن ہے اس شخص نے ایسے انتظامات کر رکھے ہوں کہ یہاں لیوٹن ویلی میں کوئی اسے نقصان نہ پہنچا سکے لیکن پھر بھی دشمن سے محتاط رہنا ضروری ہوتا ہے اور جو لوگ اس سے گریز کرتے ہیں اور اپنے آپ سے اس قدر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ دشمن کو خاطر میں نہ لائیں۔ وہ یقینی طور پر ایسے ہی بدترین حادثوں کا شکار ہوتے ہیں بہرطور میں اپنے آپ کو اس کا دوست تو کبھی ظاہر نہیں کر سکتا تھا لیکن پھر بھی تھوڑی بہت احتیاط رکھنا تو اس کے لیے ضروری تھا۔

ابھی میں انہی سوچوں میں گم تھا کہ اب میرا دوسرا اقدام کیا ہو۔ وہ تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے لیکن مجھے کیا کرنا چاہیے کہ دروازہ کھلا اور ایسی جگہوں پر ہمیشہ اسی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیا جاتے ہیں۔ آنے والی ایک دراز قامت اور اتنی خوب صورت لڑکی تھی کہ اسے دیکھ کر دل بری طرح ڈانواں ڈول ہو جائے اس نے لباس بھی ایسا پہنا ہوا تھا جو اس کی دلکشی میں بے پناہ اضافہ کر رہا تھا اور اس کے نسوانی خطوط کو اس طرح نمایاں کر رہا تھا کہ انسان اس کا صحیح طور پر جائزہ لے لے۔ مسکراتی ہوئی میرے پاس پہنچی اور گردن خم کر کے بولی۔

"میں آپ کی اٹینڈنٹ ہوں سر اور میرا نام ایلزا مارس ہے اور مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ لیوٹن ویلی میں آپ کے لیے تمام انتظامات کروں۔ سر کیا آپ میرے ساتھ آنا پسند کریں گے؟"

میں خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ ایلزا مارس ایک ایڑی پر گھومی اور میرے ساتھ واپس چل پڑی اس کے ہونٹوں پر ایک کامیاب اور کامران مسکراہٹ تھی جیسے اسے یہ اعتماد ہو کہ وہ جس شخص کو چاہے اپنی نیلی آنکھوں کے جال میں پھانس سکتی ہے۔ بہرحال سارے معاملات اسی انداز میں آگے بڑھ رہے تھے جس میں مجھے بارہا کامیابی حاصل ہو چکی تھی۔ میں ایلزا مارس کے ساتھ باہر نکل آیا باہر ایک خوب صورت کار کھڑی ہوئی تھی اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور لہرا کر مجھ سے بیٹھنے کی فرمائش کی۔ میرے بیٹھنے کے بعد ڈرائیونگ سیٹ اس نے سنبھال لی تھی۔ بڑی سبک رفتاری سے وہ ڈرائیونگ کرتی ہوئی چند ہی منٹ کے بعد ایک ایسے مکان کے سامنے پہنچ گئی جس کے دروازے پر تالا لگا ہوا تھا اس نے چابی نکالی' نیچے اتر کر دروازے کا تالا کھولا اور پھر جلدی

سے کار کے قریب پہنچ کر کار کا دروازہ کھول دیا۔

"تشریف لائیے۔ میں آپ کو آپ کی رہائش گاہ میں پہنچاؤں۔"

"میری رہائش گاہ؟"

جی ہاں۔ میں نے یہی رہائش گاہ آپ کے لیے منتخب کی ہے براہ کرم آیئے۔"

☆☆☆☆

میں خاموشی سے اس رہائش گاہ میں داخل ہو گیا ایک چھوٹی سی روش سے گزرنے کے بعد تین سیڑھیاں عبور کی گئیں اور پھر خاص طرز کے لکڑی کے بنے ہوئے مکان کے دروازے سے میں اندر داخل ہو گیا۔ راہداری تھی جس میں قالین بچھا ہوا تھا پھر اس کے بعد ایک ڈرائنگ روم تھا جو بہت خوب صورتی سے آراستہ تھا' دونوں طرف دو بیڈ روم تھے جن کے ساتھ اٹیچ باتھ تھا بس یہ چھوٹا مکان اس حیثیت کا حامل تھا' ڈرائنگ روم کے ایک کونے میں گول ڈائننگ ٹیبل پڑی ہوئی تھی جس کے گرد چار کرسیاں نظر آ رہی تھیں۔

وہ مجھے ایک بیڈ روم میں لے گئی پھر کہنے لگی۔ "دو بیڈ روم موجود ہیں یہاں ایک میرے لیے ایک آپ کے لیے لیکن ہر بیڈ روم میں دو بستر ہیں۔ آپ ذرا اس کا جائزہ لے لیجئے اور مجھ سے اپنی پسند یا ناپسند کا اظہار کر دیجئے گا اگر آپ کو یہ رہائش گاہ پسند نہ ہو تو میں آپ کی خواہش کے مطابق دوسری رہائش گاہ کا بندوبست کروں۔"

"نہیں مس ایلزا یہ جگہ بالکل مناسب ہے' ویسے کیا میں آپ کو مس ہی کہوں۔" میں نے سوال کیا اور وہ ہنس پڑی۔

"جی ہاں یہاں آپ کو جتنی لڑکیاں نظر آئیں گی وہ مس ہی ہوں گی۔ اصل میں یہاں اس احمقانہ رسم کا دستور نہیں ہے جسے شادی کہتے ہیں یہاں ان تمام چیزوں کی آزادی ہے آپ زندگی کی آخری سانس تک مس رہ سکتی ہیں۔ میرا مطلب ہے خواتین کی بات کر رہی ہوں میں۔" اس نے کہا اور اپنے جملے پر خود ہی کھلکھلا کر ہنس پڑی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ویسے اس کی ہنسی بھی بہت دلکش تھی۔

"خوب مسٹر لیوٹن ڈلاز نے یہاں رہنے والوں کے لیے بڑے اعلیٰ بندوبست کیے ہوئے ہیں۔"

"جی سر۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم اپنی مختصر زندگی میں جو لطف لے سکتے ہیں اس کے تمام انتظامات یہاں موجود ہیں۔ اصل میں مسٹر لیوٹن کا کہنا ہے کہ زندگی کے جتنے بھی لمحات ملیں انھیں اپنی پسند کے مطابق گزارا جائے چنانچہ یہاں رہنے والے ہر شخص کو اس کی اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت ہے۔"

"گڈ اگر آپ کو میرا اٹینڈنٹ مقرر کیا گیا ہے مس ایلزا تو یقینی طور پر آپ کو وہ ہدایت بھی دے دی گئی ہوں گی جو مجھ پر لاگو ہوتی ہیں۔ یعنی یہ کیا جائے' وہ نہ کیا جائے۔ ویسے کیا آپ کو میرے بارے میں کچھ تفصیلات بھی بتائی گئی ہیں؟"

"اس کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ تفصیلات صرف مسٹر ڈلاز جانتے ہیں۔ ہم لوگوں کو تو بس یہ ہدایت کر دی جاتی ہے کہ ہمیں مہمان کی کس طرح پذیرائی کرنی ہے۔"

"اور اگر مہمان آپ سے فرمائش کریں کہ آپ اسے یہاں کے بارے میں تفصیلات بتایئے؟"

"آپ ہر فرمائش کر سکتے ہیں' آپ کو اتنی ہی آزادی حاصل ہے جتنی یہاں رہنے والوں کو۔"

"جبکہ مسٹر ڈلاز کا کہنا ہے کہ میں ان کا دشمن ہوں۔"

"جی ہاں سچی بات میں آپ کو بتاؤں' مسٹر ڈلاز ہر شخص کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر شخص ان کے خلاف سازش کر سکتا ہے' انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا ہے اور بعض اوقات تو یہاں بڑے عجیب و غریب کھیل ہوتے ہیں۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً مسٹر ڈلاز لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں جو ایک موثر کوشش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اسے اس کی پسند کے مطابق انعام دیا جائے گا اور اس وقت لوگ مختلف قسم کی کوششیں کرتے ہیں۔"

"گویا دلچسپ کھیل؟"

"یقیناً یہ ایک دلچسپ کھیل ہے۔"

"اور وہ لوگ مسٹر ڈلاز کو نقصان نہیں پہنچا پاتے؟"

"ہاں اس طرح مسٹر ڈلاز اپنا امتحان لیتے رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ دوستوں سے زیادہ دشمن قابل قدر ہوتے ہیں کیونکہ وہ انسان کو اس کی کمزوریوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں جبکہ دوست ایک بے مقصد اور بے کار چیز ہوتا ہے۔"

"ہوں آپ کا ان نظریات کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"نہیں یہاں کسی کی کوئی ذاتی رائے نہیں ہوتی یہاں وہی شخص ملے گا آپ کو' جو مسٹر ڈلاز کے خیالات سے اتفاق کرتا ہو۔"

"اندرونی طور پر بھی؟"

"یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے لیکن بہرحال وہ قائل ہو جاتا ہے اس بات کا کہ مسٹر ڈلاز کا ہی سوچنا زیادہ مناسب ہے۔"

"گڈ' بڑا دلچسپ ماحول ہے یہاں کا مس ایلزا۔"

"جی ہاں آپ نے ابھی یہاں کیا دیکھا ہے' کچھ عرصے یہاں قیام کریں گے تو آپ یقین کریں زندگی کی دلکشی کے قائل ہو جائیں گے یہاں زندگی کو بڑا حسن بخش دیا گیا ہے اور صحیح معنوں میں اگر انسان یہاں اپنی زندگی کے چند سال ہی گزار لے تو پھر اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اور کوئی حسرت باقی نہیں رہ گئی خیر یہ تو رہا یہاں کا سلسلہ' سر چونکہ مجھے آپ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اس لیے میری ذمے داری ہے کہ آپ کی تمام ضرورتوں سے آگاہ ہو جاؤں۔ آپ براہ کرم مجھے یہ بتا دیجیے گا کہ صبح کو ناشتا کس وقت کرتے ہیں' کس وقت جاگنا پسند کرتے ہیں' اس کے بعد کن مصروفیات کے قائل ہیں' کھانا کس وقت کھاتے ہیں' شام کی چائے' ڈنر یہ تمام تفصیلات مجھے بتا دیجیے گا اور سر آپ کے لباس کا بندوبست بھی جلد ہو جائے گا۔ صرف چند گھنٹوں کے اندر اندر۔"

"ایک بات بتایئے مس ایلزا' میرا سامان کہیں اور پڑا ہوا ہے کیا وہ پہنچ سکتا ہے؟"

"آپ فرمائش کر دیجیے گا سر' ظاہر ہے مسٹر لیوٹن آپ سے ملاقات کریں گے اگر وہ پسند کریں گے تو آپ کا سامان یہاں آجائے گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہوں، بہتر ہے۔"

"تو سر اب میرے لیے کیا حکم ہے؟"

"میں آپ کو بتاؤں گا یہ تمام باتیں مس ایلزا دوپہر کو جس وقت آپ پسند کریں لنچ دیجیے گا اسی طرح ڈنر وغیرہ کا مسئلہ ہے، اس وقت مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ دو گھنٹے کے لیے مجھے بالکل تنہا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد آپ چاہیں تو دوبارہ تشریف لا سکتی ہیں۔"

"یہ سر ٹیلی فون موجود ہے، وائرلیس ہے لیکن اس کا تعلق صرف مجھ سے ہے۔ جب بھی آپ ضرورت محسوس کریں اس پر مجھے کال کرلیں۔ دیکھیے بس یہ ایک بٹن دبانا پڑتا ہے۔"

ایک عجیب و غریب چیز میرے سامنے رکھ دی گئی۔ گول پیالے نما شے تھی جس کے اوپر سفید رنگ کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی اور عین درمیان میں ایک بٹن، کالے رنگ کے اس بٹن کو دبانے سے بقول ایلزا کے اس سے رابطہ قائم ہو جاتا اور میں اس پر اسے جو ہدایت چاہے دے سکتا تھا۔ بہر طور اس انوکھی جگہ ان تمام چیزوں کا موجود ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں تھی۔ ایلزا چلی گئی اور میں اپنی اس رہائش گاہ کو دیکھنے لگا۔ بستر پر بیٹھ کر میں نے جوتے وغیرہ اتارے اور اس نئی اور انوکھی داستان پر غور کرنے لگا۔ کیا چیز ہے یہ دنیا، انسان کا طرز زندگی یکساں ہی ہے، برائیوں کی جانب راغب ہوتا ہے تو اتنا بڑا بن جاتا ہے کہ سوچا بھی نہ جاسکے۔ یہ شخص یہ سب کچھ کس لیے کر رہا ہے، اس پر غور کرتے ہوئے کوئن میکوویا یاد آئی لیکن کوئن میکوویا کی زندگی کا ایک مقصد تھا اس نے ایک نظریہ ترتیب دیا تھا جس پر کام کر رہی تھی اور اسے برا نہیں کہا جاسکتا تھا۔ کوئن میکوویا کے بعد اس کے دیے ہوئے وہ تحفے یاد آئے جن کا اس وقت میرے پاس نہ ہونا، میری زندگی کا سب سے بڑا نقصان تھا۔ حالانکہ اس بات کا بھی خطرہ تھا۔ یہاں ان کا استعمال انھیں ضائع بھی کرسکتا تھا لیکن جہاں میں نے ان کو چھوڑ دیا وہاں بھی ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں تھا پھر لیوٹن ڈلاز کے بارے میں غور کیا۔ کتنا پر اعتماد ہے وہ اپنے آپ میں، متضاد خیالات نہ جانے مجھے کب تک گھیرے رہے اور پھر بھوک لگنے لگی۔ میں نے وائرلیس فون پر ایلزا کو مخاطب کرکے اس سے کھانا طلب کیا اور ایلزا نے مجھے جواب دیا کہ دس

منٹ صرف ہو جائیں گے۔ دس منٹ کے بعد وہ کھانے کے ساتھ آگئی۔ پیچھے ایک آدمی موجود تھا جس کے پاس ایک سوٹ کیس تھا اور اس میں میرے کپڑے رکھے ہوئے تھے۔

"سر یہ آپ کی جسامت کے مطابق ہوں گے، کھانے کے بعد ان کا جائزہ لیجیے گا۔ ویسے بالکل نئے لباس ہیں، ہمارے اسٹاک میں ہوا کرتے ہیں۔"

"تھینک یو ایلزا۔" میں نے جواب دیا پھر میں نے کہا۔

"اگر ممکن ہوسکے تو میرا سامان وہاں سے منگوالیا جائے جہاں وہ موجود ہے۔ اس جگہ کی نشان دہی کردوں گا۔"

"بہتر سر لیکن اس کے لیے مسٹر ڈلاز سے ہدایت لینا ہوگی۔"

"ٹھیک ہے۔" وہ خاموشی سے اس وقت تک وہاں موجود رہی جب تک میں نے کھانا نہیں کھالیا۔ کھانا واقعی بہت لذیذ تھا اور لیوٹن ڈلاز نے اپنے وعدے کا خیال رکھا تھا پھر ایلزا برتن لے کر چلی گئی اور میں آرام کرنے لیٹ گیا شام کے تقریباً چار بجے تھے جب میں نے لیوٹن ڈلاز کو ایک کار سے اترتے ہوئے دیکھا۔ میں چونک پڑا تھا وہ اس طرح میرے پاس آجائے گا اس بارے میں میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ بہرحال میں نے کسی قسم کی حماقت کیے بغیر باہر آکر اس کا استقبال کیا اس نے مجھ سے مصافحہ نہیں کیا تھا۔ ایک خوب صورت لباس میں تھا لیکن بدنما صورت کو نہیں بدل سکتا تھا۔ مسکراتا ہوا میرے ساتھ اندر آگیا۔

"مسٹر دانش منصور، کچھ مصروفیات تھیں جن کی بنا پر میں آپ سے طویل گفتگو نہیں کرسکا لیکن اب میرے اور آپ کے درمیان خاصی گفتگو رہے گی۔ آپ ذہنی طور پر اس کے لیے تیار ہیں؟"

"نہ تیار ہونے کا کیا سوال ہے مسٹر ڈلاز براہ کرم تشریف رکھیے۔"

"رہائش گاہ پسند ہے؟"

"جی ہاں۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ میں ذہنی طور پر کس قدر تردد کا شکار ہوں گا۔"

"یقیناً یقیناً بات انسانی فطرت سے مختلف نہیں سوچی جاسکتی لیکن بہرحال ہونا ہے اب آپ دیکھیے نا آپ نے جو کارنامے انجام دیے ہیں ان کی تمام تفصیل میرے پاس

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

موجود ہے۔ میں نے ان پر ریسرچ کی ہے۔ میں نے آپ کے رجحان' آپ کے طریقہ کار کا بہ غور مطالعہ کیا ہے۔ پہلے بھی آپ سے کہہ چکا ہوں کہ آپ کی یہاں آمد کی توقع کر رہا تھا۔ بلکہ منتظر تھا اور گہری نگاہوں سے اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آپ کس شکل میں یہاں پہنچتے ہیں۔ بی لاک ایک ذہین آدمی ہے اس نے جو منصوبہ ترتیب دیا۔ بڑی محنت کی ہے بے چارے نے اس پر لیکن اب اسے کیا کہا جائے کہ وہ ابتداء ہی سے میرے علم میں تھا۔ یہ بات اسے آج تک نہیں معلوم لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ جیمس پیرے نہیں ہیں' میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کا تعلق ان تمام چیزوں سے نہیں ہے جس کے بارے میں انھوں نے سوچا تھا۔ آپ کی یہاں آمد کا مقصد میں ہوں اور آخر کار آپ کی اور میری ملاقات ہوگئی۔ مائی ڈیر دانش منصور آپ نے اپنے مقصد کے زیر تحت جو کچھ اپنے وطن میں سرانجام دیا ہے قابل رشک ہے وہاں کا ماحول' وہاں کے مشکل حالات' ان حالات کو آپ نے جس طرح کنٹرول کیا آپ ہی کا کارنامہ ہے' ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن نے اصل میں آپ کی حیثیت جانے بغیر آپ سے جھگڑا مول لیا۔ حالانکہ وہ اگر اپنے لیے مناسب راستے منتخب کرتے تو یقینی طور پر انھیں آپ کا تعاون حاصل ہو سکتا تھا۔"

"ایک سوال کرنا چاہتا ہوں مسٹر ڈلاز؟"

"ہاں ضرور۔"

"آپ کی شاندار معلومات کو ذرا بھی چیلنج نہیں کیا جاسکتا اور یہ ایک عام انسان کا کام نہیں ہے لیکن مسٹر ڈلاز روز آرگنائزیشن یا ڈان سینٹر نے دنیا بھر میں اپنا جال بچھا رکھا ہے جو کچھ اس کے پاس موجود ہے اور جیسے اس کے وسائل ہیں ان تمام تر وسائل کے تحت وہ ایک معمولی سے انسان پر قابو نہیں پاسکے کیا یہ انوکھی بات نہیں ہے؟"

"ہے۔" اس نے فوراً جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے تمام تر وسائل کے باوجود اس قدر پائدار اہمیت کے حامل نہیں ہیں کہ اپنے مقاصد کے عین مطابق کام کر سکیں پھر آپ جیسی عظیم شخصیت بھلا اتنے معمولی اداروں سے کیوں منسلک ہے۔ آپ اپنے طور پر بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر آپ ان اداروں کا سہارا نہ لیتے تب بھی آپ کا اپنا مقام ان سے کہیں اعلیٰ ہوتا۔ کیا آپ اس کا جواب دینا پسند کریں گے۔" وہ چند لمحات کے لیے سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

"ہر اس چیز سے فائدہ اٹھانا عقل مندی کی نشانی ہے جو کسی کام آسکے۔ یہ ادارے دنیا بھر میں میرے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں اگر میں اپنے طور پر ایسا کوئی نظام قائم کرتا تو اس پر مجھے کافی محنت کرنا پڑتی ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ وہ میرے ذیلی ادارے ہیں۔ میرا اپنا مقصد کچھ اور ہی ہے اور میں اپنے اس مقصد کی تکمیل کر رہا ہوں وہ میرا ساتھ دیتے ہیں۔ میں ان کے لیے بھی تھوڑا بہت کام کر دیتا ہوں اگر میں چاہوں تو ان دونوں اداروں کا سربراہ بن سکتا ہوں اور اگر وہ میری سربراہی قبول نہ کریں تو ان کا وجود فنا ہو جائے لیکن میں خود نہیں چاہتا جس طرح وہ لوگ میرے لیے کام کرتے ہیں میں ان سے مطمئن ہوں۔"

"گڈ بہرحال آپ کی اعلیٰ ذہانت سے اسی قسم کی توقع کی جاسکتی تھی مسٹر لیوٹن ڈلاز ایک سوال اور وہ یہ کہ آپ نے جو اتنا بڑا کاروبار پھیلا رکھا ہے اس اعلیٰ پیمانے پر آپ کام کر رہے ہیں دشمنی کا شوق اپنی جگہ لیکن آپ یہ بتایئے اس سے کوئی اعلیٰ ترین مقصد آپ کی نگاہوں میں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ زندگی کے اختتام کے تو قائل ہوں گے؟"

"کیوں نہیں ظاہر ہے میں زندگی کو قائم نہیں رکھ سکتا تو اس کے اختتام سے منحرف کیوں رہوں۔"

"جی ہے۔ تو اس کے بعد آپ کی ان تمام کاوشوں کا صلہ کسے ملے گا' کون اس سے فائدہ اٹھائے گا؟ میرا مطلب ہے کوئی ایسا مقصد ہے آپ کی نگاہوں میں جس کے لیے آپ یہ سب کچھ کرنا چاہتے ہوں؟"

"نہیں۔ بالکل نہیں لیکن انسان کے دل میں اپنی پسند کی زندگی جینے کی ایک خواہش ہوتی ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں مسٹر دانش منصور کہ خواہش کی قیمت نہیں ہوتی اور خواہشات کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔ میں یہی سب کچھ کر رہا ہوں۔ مطمئن بھی ہوں خوش بھی ہوں مجھے وہ حاصل ہو رہا ہے جو میری خواہش تھی اور جس وقت دنیا سے واپسی ہوگی میں نہیں جانتا میرے کیے کا پھل کون کھائے گا۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر میں نے کہا۔

"اس کے علاوہ آپ کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے پاس ایٹم بم رکھا ہوا ہے اور بہت سے افراد اس بات سے خوف زدہ ہیں کیا یہ درست ہے؟" وہ مسکرا دیا اور بولا۔

"ہاں بالکل درست ہے بلکہ ایک دلچسپ بات میں آپ کو اور بتاؤں۔ بہت عرصے سے میرے ذہن میں ایک منصوبہ تھا اصل میں میری کچھ خواہشات ہیں، کچھ مشغلے ہیں پسند کی کچھ باتیں ہیں اور جب میں اپنی پسند کا کوئی کام کرتا ہوں تو مجھے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہی میری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ بہت عرصے سے ایک پروگرام میرے ذہن میں تھا اور میں اس پر عمل کرنے کا خواہش مند تھا۔ میں سمجھتا ہوں اب وہ وقت آگیا ہے کہ میں اپنے اس پروگرام کی تکمیل کرلوں۔ آپ یقین کریں ایسے پر لطف مناظر دکھاؤں گا میں آپ کو مسٹر دانش منصور کہ آپ کو زندگی کا لطف آجائے گا۔ بس انسان کی خواہش ہی ہوتی ہے، مشغلہ ہی ہوتا ہے اور وہی اسے مطمئن رکھتا ہے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ مجھے دوستوں سے نفرت ہے اور دشمنوں سے محبت۔ آپ دیکھیے بحیرہ کریسین میں کئی ایسے ممالک کے جہاز موجود ہیں جن کے پاس نہایت خطرناک ساز و سامان ہے اور وہ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ اگر انھیں کوئی مناسب موقع مل جائے تو اپنے اس خطرناک اسلحے سے لیوٹن ویلی کو تباہ کردیں۔ یہاں تقریباً ساڑھے تین سو افراد ہیں جو میرے لیے کام کرتے ہیں میرے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ذہین ترین لوگ ہیں یہ ان کی زندگی بھی تو بچانی ہے نا مجھے۔ آپ خود غور کرلیجیے اگر میرے پاس ایسے ذرائع نہ ہوں تو کیا میں ان بیشتر ممالک سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہوں جو میرا خاتمہ چاہتے ہیں۔ کچھ ایسے ممالک بھی ہیں جو مجھ سے تعاون کرتے ہیں اور میرے مفادات کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے بالکل درست سنا ہے، میرے پاس نہ صرف ایٹم بم ہے بلکہ وہ ایک میزائل میں لوڈ بھی ہے اور میزائل ایک ایسی جگہ پر نصب ہے جہاں سے میں بہ آسانی ایک معمولی سی جنبش سے اسے اس کے ہدف پر پہنچا سکتا ہوں۔ میں آپ کو ہر جگہ کا نظارہ کراؤں گا، مسٹر دانش منصور چونکہ بہرحال میں آپ کو ان دشمنوں میں مانتا ہوں جو نقصان پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجھے یہاں لیوٹن ویلی میں رہ کر نقصان

پہنچائیے۔ آپ مکمل طور پر آزاد ہیں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی آپ کو، کوئی فرد آپ کا راستہ نہیں روکے گا، جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں آپ براہ کرم تھوڑا وقت یہاں آرام سے گزاریے۔ میں کچھ تحائف بھی پیش کروں گا آپ کو اور اس کے بعد آپ جب تک یہاں موجود ہیں مجھے تباہ و برباد کرنے کے لیے کارروائی کیجیے گا مجھے خوشی ہوگی۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ۔" میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"کیا کوئی ایسا ذریعہ بھی ہے مسٹر لیوٹن ڈلاز کہ میرے اور آپ کے درمیان دوستی ہوجائے۔"

"جس دن یہ خیال آپ کے ذہن میں آیا اور میں نے اس پر غور کیا اس دن میں آپ کو ہلاک کردوں گا مسٹر دانش منصور، دوستی نہیں بالکل نہیں، دشمنی جس حد تک چاہیں بڑھالیں، مجھے دوستوں سے نفرت ہے۔" میں خاموش ہوگیا تھا۔ یہ ایک خاص قسم کا جنونی تھا جو آہستہ آہستہ میری سمجھ میں آتا جارہا تھا۔ میں نے گردن جھٹک کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں آپ کی شخصیت واقعی میرے لیے دنیا کے ہر اس شخص کی شخصیت سے مختلف ہے جو طاقت رکھتا ہے۔"

"ہاں۔ یہ اعتراف آپ کو کرنا ہوگا مسٹر دانش منصور، میں اس قدر بااختیار ہوں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے لیکن بس میری فطرت ہے میں کبھی ذہانت کی تحقیر نہیں کرتا، ذہین لوگ مجھے متاثر کرتے ہیں اور میں ان کی عزت بھی کرتا ہوں جیسے آپ کی، آپ خود غور کرلیجیے گا آپ نے روز آرگنائزیشن اور دوسرے ادارے کو شدید نقصانات پہنچائے ہیں اور اس کے بعد آپ یوں سمجھ لیجیے کہ معرکے سر کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے ہیں اس کے باوجود میں صرف آپ کی ذہانت کی عزت کر رہا ہوں۔ آپ چاہیں گے تو میں آپ کو سلامتی کے ساتھ یہاں سے واپس آپ کے ملک بھی پہنچا سکتا ہوں۔ اس کے لیے آپ کو کچھ شرائط ماننا ہوں گی میری لیکن میں فوراً ہی جلد بازی کرکے یہ سارے کام نہیں کرلینا چاہتا۔ پہلے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ یہاں اپنی ذہانت کا مظاہرہ کرکے مجھے ختم کردیں۔ اس کے بعد اگر میں زندہ رہا تو پھر آپ سے بات کرنے کی پوزیشن میں آجاؤں گا۔ ایک بار

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

پھر دعوت دیتا ہوں کہ یہاں عیش کیجئے گا آپ کو کہیں بھی نہیں روکا جائے گا۔ اچھا آج کی ملاقات ختم اجازت دیجئے گا۔" وہ اٹھا۔ واپسی میں بھی اس نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا تھا پھر وہ چلا گیا اور میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ واقعی عجیب و غریب شخصیت سے واسطہ پڑا تھا۔

رات کا کھانا کھایا اور اس کے بعد مس ایلزا مارس اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ میرے کمرے میں وارد ہوگئیں اور نیلی حسین آنکھوں کے تیر برساتی ہوئی بولیں۔

"سر' میں نے سنا ہے کہ آپ شراب نہیں پیتے؟"

"جی مس ایلزا۔"

"حالانکہ اس کے بغیر زندگی نامکمل رہتی ہے' خیر یہ آپ کی پسند ہے۔ میں لباس تبدیل کرکے یہاں آجاؤں؟"

"یہاں دو بیڈ روم ہیں مس ایلزا؟"

"جی سر۔"

"آپ کا یہاں رہنا ضروری ہوگا؟"

"جی سر۔" وہ کچھ سہم سی گئی۔

"یہ آپ کی ڈیوٹی ہے؟"

"جی سر۔" اس نے ایک ہی ٹون میں جواب دیا۔

"تو میرا بہترین مشورہ ہے کہ آپ اس دوسرے بیڈ روم میں آرام سے سوئیں۔ آپ کو کوئی دقت ہوگی نہ مجھے۔" وہ چند لمحات کچھ بھی نہیں بول سکی تھی اور اس کے بعد سر جھکا کر واپس چلی گئی تھی۔ میں نے وہ کپڑے دیکھے جو میرے لیے آئے تھے۔ بہرحال بہت سے ایسے معاملات تھے جن میں لیوٹن ڈلاز مجھے حیران کر رہا تھا۔ شخصیت واقعی بڑی خوفناک تھی اور میری کیفیت کسی تالاب میں پڑے ہوئے ایک ننھے سے کنکر کی مانند تھی جو بالکل ہی بے حقیقت ہوتا ہے۔ اس نے نہ صرف جیکا حکومت کو بلکہ بے شمار ممالک کو ہلا کر رکھا ہوا تھا اور وہ جزوی طور پر روز آرگنائزیشن یا ڈان سینٹر سے تعلق رکھتا تھا ورنہ اس کی ایک الگ کائنات تھی بڑا مشکل کام ہو جائے گا اس بار لیکن بہرحال دیکھتے ہیں کیا فیصلے کیے گئے ہیں آسمانوں سے۔ اپنا کام کوشش کرنا ہے باقی سب کچھ تقدیر کا کھیل' چنانچہ میں آرام سے گہری نیند سو گیا تھا۔

اور دوسری صبح مجھے مس ایلزا مارس کا پھولا ہوا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ وہ غالباً توہین حسن سے ناراض تھیں۔ خاموشی سے مجھے ناشتا پیش کیا لیکن میں نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا۔

"مس ایلزا' آپ مجھ سے ناراض معلوم ہوتی ہے؟"

"نہیں سر' بھلا اس کی کیا گنجائش ہے۔"

"لگ رہا ہے۔"

"سر نہیں آپ یقین کیجئے ایسی بات نہیں ہے بس حیرانی ہے۔"

"کیوں؟"

"سب لوگ ایسے ہوتے نہیں ہیں۔ پلیز اس سے زیادہ مجھ سے اور کوئی بات نہیں کیجئے گا۔"

"آپ مجھے اپنی ذہنی کیفیت کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتائیں گی؟"

"نہیں سر' ہماری کوئی ذہنی کیفیت نہیں ہوتی اب دیکھیے نا کام کرتے ہیں یہاں مطمئن ہیں خوش ہیں' اپنے خاندان کے ساتھ اور کیا چاہیے انسان کو۔ ہم تو صرف ہدایات کی پابندی کرتے ہیں۔ آپ بھروسا کیجئے میں بس سنجیدہ ہوں لیکن نہ تو ناراض ہوں اور نہ کوئی اور بات' میرے لائق اور کوئی خدمت؟"

"کیا آپ مجھے لیوٹن ویلی کی سیر کرا سکتی ہیں؟"

"جی سر بالکل کرا سکتی ہوں۔ آپ جب بھی چلنا پسند کریں۔"

"بس تو تھوڑی دیر کے بعد۔"

"اوکے سر۔" اور پھر میں ایلزا مارس کی ساتھ اس چھوٹے سے حسین شہر کی سیر کرنے لگا۔ ایلزا مارس مجھے ایک ایک علاقے کے بارے میں بتاتی جارہی تھی۔ یہاں شاندار تجربے گاہیں تھیں لیکن زیر زمین' اوپر صرف لکڑی کی عمارتیں تھیں جہاں آفس وغیرہ بنائے گئے تھے اور ان آفسوں کے باہر بورڈ لگے ہوئے تھے جن کے ذریعے ان میں ہونے والے کام کی تفصیل کا پتا چلتا تھا۔ ایلزا مارس میرے پوچھنے پر مجھے ہر جگہ کے بارے میں بتا رہی تھی۔

پھر وہ ایک خوش نما علاقے سے گزری' جہاں خاردار تار لگے ہوئے تھے اور یہاں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کچھ لوگ پہرہ بھی دے رہے تھے۔ میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ بولی۔

"یہ ممنوعہ علاقہ ہے اور یہاں ہمارا ریڈیو اسٹیشن اور آپریشن ہال ہے۔"

"ریڈیو اسٹیشن؟"

"ہاں۔"

"کیا یہاں کوئی ریڈیو اسٹیشن بھی کام کرتا ہے؟"

"نہیں ابھی نہیں۔ یہ ریڈیو اسٹیشن کسی منصوبے کے تحت بنایا گیا ہے۔ اس سے باقاعدہ نشریات کی جاسکتی ہیں لیکن ابھی اس کا آغاز نہیں کیا گیا۔"

"اور آپریشن ہال؟"

"ہاں۔ یہاں ہمارا میزائل سسٹم بھی ہے اور اس کی بھی خصوصی حفاظت کی جاتی ہے۔" میں خاموش ہوگیا یہ بات تمام لوگوں کو معلوم تھی کہ لیوٹن ڈلاز نے اپنے تحفظ کے لیے ایٹم بم کا بندوبست بھی کر رکھا ہے۔ ایلزا مارس نے مجھے بتایا۔

"ہماری فورس کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ کل تین سو سولہ افراد ہیں جو لیوٹن فورس سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ تین سو افراد ان کی تعداد کا تم صحیح طور پر اندازہ نہیں لگاسکتے۔ یہ دنیا بھر کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔"

"یقیناً۔ مسٹر لیوٹن ڈلاز ایسی ہی اعلیٰ ذہانتوں کے مالک ہیں۔" وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"تم نے اس بات سے اتفاق کرلیا ہے؟"

"میرے اتفاق کرنے نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ جو بات نگاہوں کے سامنے ہو اس سے انحراف تو نہیں کیا جاسکتا۔"

"اصل میں مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ تمہاری ذہنیت کے بارے میں رپورٹ پیش کرتی رہوں۔ چنانچہ یہ سوال میں نے تم سے اس لیے کرڈالا تھا۔"

"لیکن تمہیں یہ ہدایت خفیہ طور پر ملی ہوگی۔ یہ تو نہیں کہا گیا ہوگا تم سے کہ تم مجھے اس بارے میں آگاہ کردو۔"

"ہاں لیکن احمق تو میں بھی نہیں ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"تمہاری فطرت کو سمجھ چکی ہوں۔ تم بھی صاف ستھری طبیعت کے آدمی ہو، آئی ایم سوری اپنی اس بے تکلفی کے لیے معافی چاہتی ہوں۔"

"نہیں، ٹھیک کہتی ہو ایلزا مارس۔ میں بری فطرت کا انسان نہیں ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"میں سمجھتی ہوں کہ تم سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔" اس نے کہا اور میں ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہوگیا۔ واقعی ایسی لڑکی کو میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا جسے اپنی معصوم فطرت کی بنا پر کسی پر اس قدر اعتماد ہو جائے۔ ایلزا مارس مجھے میری خواہش کے مطابق لیوٹن ویلی کی سیر کراتی رہی اور پھر میں نے واپسی کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ رات بھی میرے لیے سوچوں کی رات تھی۔ بہت کچھ دیکھا تھا، بہت سی معلومات حاصل ہوئی تھیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس بار صورت حال بہت مختلف ہے، مجھے ان چیزوں کا سہارا ابھی حاصل نہیں ہے۔ جنھوں نے میری بڑی مدد کی ہے اور یہاں کا ماحول بھی ذرا مختلف ہے۔ پہلے کے لوگ محتاط تھے اور انھوں نے اس طرح کسی کو آزادی نہیں دی تھی لیکن یہاں صورت حال بالکل ہی مختلف تھی۔ لیوٹن ڈلاز نے اپنی کمزوریوں کو جاننے کے لیے دشمن پال رکھے تھے اور بلاشبہ اگر اس پر غور کیا جاتا تو یہ ایک عجیب تصور تھا۔ حد سے زیادہ خود اعتمادی کا اظہار اور اپنے آپ کو قائم رکھنے کا مسئلہ۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے لیوٹن ویلی میں میری کوششیں کس طور بار آور نہیں ہوسکیں گی لیکن اس کے بعد یہ شخص مجھ سے کیا چاہے گا؟ اصل مسئلہ یہ تھا۔

بہرحال جو بھی تھا اب تو اس صورت حال سے نمٹنا ہی تھا۔ دوسرے دن میں نے ناشتے کے بعد ایلزا سے فرمائش کی کہ آج وہ مجھے تنہا چھوڑ دے اور اس نے بخوشی یہ بات مان لی تھی۔ کار کی چابی میرے حوالے کرکے وہ گردن خم کرکے پیچھے ہٹ گئی تھی اور اس دن میں نے کچھ جارحانہ اقدامات کیے۔ میں پورے لیوٹن ویلی میں گردش کرتا رہا۔ یہاں چھوٹے چھوٹے پیٹرول پمپ بھی بنے ہوئے تھے جن سے کہیں بھی رک کر پٹرول لیا جاسکتا تھا پھر میں ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں ممنوعہ علاقہ لکھا ہوا تھا۔

میں اتر کر اندر داخل ہوگیا۔ گارڈز نے میرے قریب آکر مودب لہجے میں کہا۔

"سر یہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں عام آدمی نہیں ہوں اگر چاہو تو لیوٹن ڈلاز سے اس بارے میں معلوم کرسکتے ہو؟"

ان میں سے ایک گارڈ نے ایک چوکور ٹارچ نما آلہ نکالا اور اس کی روشنی اوپر سے لے کر نیچے تک میرے اوپر ڈالی ایک لمحے میں تو مجھے یہ اندازہ بھی نہیں ہوسکا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے لیکن بعد میں یہ بات سمجھ میں آگئی کہ وہ میرے لباس میں چھپی ہوئی کسی ایسی شے کا جائزہ لے رہا ہے جو کسی چیز کو نقصان تو نہیں پہنچا سکتی۔ میں اندر داخل ہوگیا اور پھر اس عمارت میں پہنچ گیا جس کے نیچے ایک زمین دوز دنیا آباد تھی۔ عمارت کے دروازے کو کھول کر میں اندر داخل ہوا۔ خاص قسم کی یونیفارم میں لوگ آجا رہے تھے، نیچے اترنے کا راستہ نہایت آسان تھا۔ میں کوئی بیس سیڑھیاں طے کرکے گہرائیوں میں پہنچ گیا اور یہاں میں نے ایک عظیم الشان لیبارٹری دیکھی جس میں مختلف لوگ کام کر رہے تھے۔ پوری لیبارٹری بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ اتنی تیز روشنی تھی کہ یقیناً آنکھوں کو نقصان دیتی ہوگی اور اس کا طریقہ کار یہ دریافت کیا گیا تھا کہ ہر شخص نے یہاں چشمہ لگایا ہوا تھا، میزوں پر جیسے سورج اترا ہوا تھا، مختلف کام ہو رہے تھے۔ بہرحال میں سائنس دان تو تھا نہیں کہ ان کاموں کی نوعیت کو سمجھ سکتا جن لوگوں کے درمیان سے میں گزرا وہ رک کر مجھے دیکھنے لگتے تھے۔ یہاں مسلح گارڈ بھی موجود تھے جو گردش کر رہے تھے۔ میں نے ان کے چہروں پر ایسے آثار دیکھے جیسے وہ پوری طرح مستعد ہوں اور ذرا بھی جنبش کروں تو مجھے روک دیا جائے یا پھر میرے کسی عمل پر مجھے نقصان بھی پہنچا دیا جائے لیکن اب ایسے احمقانہ اقدامات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اصل بات تو تب تھی جب صورت حال کو سمجھ کر کوئی کارروائی کی جائے۔ بہت دیر تک میں وہاں گردش کرتا رہا، کئی میزوں پر میں نے کام ہوتا ہوا دیکھا اور اس کے بعد وہاں سے پلٹ پڑا پھر ایسے ہی کئی اقدامات میں نے کیے جن پر بعد میں مجھے خود ہی شرمندگی ہوئی یہ کوششیں تو تھیں لیکن اس میں ایسا کوئی عمل شامل نہیں تھا جسے کامیابی کہا جاسکے۔ بلکہ یہ تو ایک طرح کا مذاق ہوگیا تھا اگر میں کسی سے بھڑنے کی کوشش کروں بھی، یا کسی چیز کو نقصان پہنچانے کے لیے کارروائی کروں تو یقینی طور پر مجھے سنبھالنے والے وہاں موجود تھے۔ بعد میں تھک ہار کر اپنی رہائش گاہ پر واپس آگیا تھا۔ اس رات پھر لیوٹن ڈلاز سے میری ملاقات ہوئی۔ قہقہے لگاتا ہوا اندر آیا تھا اس

نے کہا۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ اس طرح اسکول کے بچوں کی مانند شرارتیں کرتے پھرو گے۔ ممنوعہ علاقے میں کسی شخص کو بھی جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن تمہیں یہ موقع دیا گیا تھا۔ میں تمہیں بتاؤں وہاں آکر تمہارے ذہن میں کوئی ایسا خیال آتا کہ تم کسی مشین کو یا کسی اور شے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرو تو ایک لمحے میں تمہیں شعاعی گنوں سے مفلوج کردیا جاتا اور اس کے بعد ایک ہفتے تک تم یہ محسوس کرتے کہ تم ایک طویل بیماری سے اٹھے ہو اصل میں یہ شعاعی گنیں انسانی جسم کا آدھا خون خشک کر دیتی ہیں اور جب کسی انسان کی رگوں میں دوڑنے والا آدھا خون خشک ہو جائے تو سمجھ لو وہ کتنے دن میں اپنے آپ کو بحال کرسکتا ہے۔ یہ اطلاع میں نے تمہیں اس لیے دے دی ہے کہ شکر ہے تم نے کوئی ایسی کوشش نہیں کی ورنہ اس کا تجربہ تمہیں خود بخود ہو جاتا۔ آیندہ بھی جہاں چاہو جاسکتے ہو لیکن اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ اس کے بعد تمہاری زندگی کے کم از کم آٹھ سے لے کر دس دن تک کھو جائیں گے اور تم بستر سے نہیں اٹھ سکو گے۔ کہو اور سناؤ کیسی گزر رہی ہے؟"

میں نے خاموشی ہی اختیار کیے رکھی تھی۔ لیوٹن ڈلاز نے کہا۔

"اس وقت یہاں سے گزر رہا تھا ایک اہم پروجیکٹ پر کام شروع کرنے جارہا ہوں اور ہوسکتا ہے سات آٹھ دن تک تم سے ملاقات نہ ہو ان سات آٹھ دنوں میں تمہیں اجازت ہے کہ جہاں دل چاہے جاؤ اور کوئی ایسا موثر قدم اٹھاؤ جس سے واقعی میرے لیے پریشانیاں پیدا ہو جائیں۔"

میں جلتی نگاہوں سے اسے دیکھنے کے سوا اور کچھ نہیں کرسکا۔ اس کی باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا پھر جب وہ چلا گیا تو میں نے درحقیقت اپنے سینے میں گھٹن سی محسوس کی جو وارننگ اس نے دی تھی وہ بالکل غلط نہیں ہوسکتی تھی۔ جس طرح ممنوعہ علاقے میں داخل ہوتے ہوئے ایک ٹارچ سے میرے جسم کا جائزہ لیا گیا تھا اس طرح ایسے انتظامات بھی یہاں ہوسکتے تھے کہ میرے جسم کو مفلوج کیا جاسکے اور یہ ایک آسان عمل تھا۔ اس قسم کی کسی ایجاد کا تصور غلط نہیں ہوسکتا تھا۔ واقعی یہاں آنے کے بعد ان حالات میں کچھ کرنا میرے لیے ممکن نہیں رہا تھا اس بار واسطہ سب سے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

خطرناک آدمی سے پڑا تھا۔

میں سلگتا، جھلستا رہا۔ دوسرا دن پھر تیسرا دن اور یونہی تقریباً چھ سات دن گزر گئے وہ واقعی مجھے نہیں ملا تھا اب مجھے ایلزا سے بھی چڑ سی ہونے لگی تھی اور میں زیادہ تر تنہائی اختیار کیے رہتا تھا۔ ایلزا ماتھے پر شکن لائے بغیر میری ضروریات پوری کرتی رہتی تھی۔ اسے میرا اٹینڈنٹ مقرر کیا گیا تھا وہ اپنا کام بخوبی کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ نو دن گزر گئے اور میں معطل سا ہو کر رہ گیا۔ دسویں دن صبح ہی صبح لیوٹن ڈلاز پھر میرے پاس آ گیا۔ چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے اور کچھ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ تھکا تھکا سا ہو۔ اس نے سرد نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر دانش منصور یاد ہے تمہیں یہاں آئے ہوئے کتنا عرصہ گزر گیا؟"

"کافی دن ہو گئے مسٹر ڈلاز۔"

"تمہارا کیا خیال ہے میں یہاں حرام خوروں کی پرورش کر رہا ہوں؟"

"میں سمجھا نہیں؟" میں چونک پڑا۔

"تمہارے بارے میں بڑی بڑی باتیں کی گئی تھیں اور درحقیقت تم نے چھوٹے چھوٹے لوگوں کو نقصانات بھی پہنچائے لیکن تمہارے بارے میں تجربہ کرنے والے احمق تھے انھوں نے تمہیں میرا مدمقابل قرار دے دیا تھا اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہیے کسے سزا دوں انھیں یا تمہیں؟"

میں نے خاموش نگاہوں سے لیوٹن ڈلاز دیکھا اور کہا۔

"مسٹر ڈلاز میرا خیال ہے آپ ایک بے وقوف آدمی ہیں۔" ایک لمحے کے لیے میرے ان الفاظ پر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر نہ جانے کس خیال کے تحت اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اچھا۔ یہ اچھا انکشاف ہے مجھے پسند آیا۔ ذرا مجھے میری بے وقوفیوں کی تفصیل بھی بتا دو۔"

"آپ نے دیکھ لیا کہ میں آپ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تو پھر اس کے بعد آپ اپنے طور پر فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے۔ بجائے اس کے کہ آپ مجھ پر ناراض ہو رہے ہیں۔"

اس نے میری بات پر بے شمار قہقہے لگائے، پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنستا رہا، عجیب الخلقت آدمی تھا اس کی کوئی کل سیدھی نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس کے بعد کہنے لگا۔

"بہت پسند آئی یہ بات، بہت پسند آئی واقعی تمہاری یہ بات، صحیح کہتے ہو۔ ہاں ٹھیک ہے، بالکل ٹھیک کہتے ہو، ظاہر ہے میں نے تمہیں یہاں دوست بنا کر نہیں بلایا تم دوستی کر رہے ہو آرام سے رہ رہے ہو، کچھ بھی نہیں کر پائے میرے خلاف دیکھو دوست آخر کار تمہارے لیے مجھے جو فیصلہ کرنا پڑا ہے وہ یقینی طور پر افسوس ناک ہے، مجھے خود اس کا احساس ہے۔"

میں نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ چند لمحات سوچتا رہا پھر بولا۔

"لوگوں نے دانش منصور کو ایک ہوا بنا کر پیش کیا تھا۔ انھوں نے اسے میرے معیار کا آدمی ظاہر کیا تھا گویا انھوں نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا اب مائی ڈیئر دانش منصور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ یہاں تم میرے خلاف تو ابھی تک کچھ کر نہیں سکے۔ میں تمہیں اس کا موقع دیتا رہا ہوں اور مزید دے سکتا ہوں اگر تم یہ وعدہ کرو کہ ذہانت سے میرے خلاف کسی بڑی جدوجہد کا آغاز کرو گے اور اگر تم یہ نہ کر پائے تو پھر یوں سمجھ لو کہ میں یہاں تمہیں کسی ایسے غلیظ کام پر لگاؤں گا جو بہت ہی گھناؤنا ہو۔ مثلاً غلاظت کی صفائی، کھانا پکانا یا ایسا ہی کوئی اور کام اور اس کے بعد میں تمہاری ویڈیو فلمیں بناؤں گا اور یہ ویڈیو فلمیں ان تمام پوائنٹس پر روانہ کردوں گا جو روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے پوائنٹس ہیں۔ یہ ویڈیو فلم تمہارے شہر کو بھی روانہ کی جائے گی جہاں تمہارے عزیز و اقارب اسے دیکھیں گے اور پھر میں ان سے پوچھوں گا کہ کیا یہی ہے وہ دانش منصور جس سے یہ ادارے اپنے تمام ممبرز کو ڈراتے رہے ہیں۔ ان سے کہوں گا میں یہ کہ آخر کار دانش منصور کو صحیح جگہ پہنچا دیا گیا ہے اس سے پہلے ہی اگر وہ لوگ میرا اس سے رابطہ کرا دیتے تو انھیں اپنے قیمتی لوگوں سے ہاتھ نہ دھونے پڑتے۔ میں انھیں بتاؤں گا کہ وہ غیر معیاری لوگ ہیں اور انھیں قطعی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دنیا کو صنعتی طور پر کنٹرول کریں اقتصادیات سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ اس کے لیے کسی ذہین آدمی کی خدمات حاصل کریں اور ان تمام اداروں کو میرے ماتحت دے دیں، مجھے ان کا سربراہ بنا دیں۔ سمجھے دانش منصور۔ تمہارے لیے میرے نزدیک یہ سب سے اچھی کارروائی ہے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور تمہیں ذہنی طور پر اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔"

اس بار میں نے دل کھول کر قہقہہ لگایا تھا اور اس کی مانند دیر تک ہنستا رہا تھا۔ وہ خاموشی سے میری صورت دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"کیوں اپنی اس ہنسی کی وجہ بتانا پسند کرو گے؟"

"اصل میں انسانی نفسیات کے ایسے ایسے دلچسپ پہلو نگاہوں کے سامنے آتے ہیں مائی ڈیئر لیوٹن ڈلاز کہ انسان کو خود ہنسی آنے لگتی ہے۔ گویا تم اب اس منزل پر پہنچ چکے ہو کہ میرے لیے انتقامی کارروائی کے بارے میں سوچو۔ یہ اپنی انا کی تسکین کے لیے ایک کمزور انسان کا عمل ہے لیکن یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہیں اس سے باز رکھنے کے لیے یہ چال چل رہا ہوں۔ تمہیں ایسا ضرور کرنا چاہیے اور میں انتظار کروں گا۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اپنا اپنا انداز فکر ہے تم اس انداز میں سوچ رہے ہو۔ میرا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ خیر تو مائی ڈیئر تم ایک انتہائی کمزور اور بزدل قسم کے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ناکارہ قسم کے دشمن ثابت ہوئے ہو۔ مجھے ایسے کمزور دشمنوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور تم میرے لیے مایوس کن ثابت ہوئے ہو جبکہ مجھے علم ہوا تھا کہ وہ لڑکی جسے تم حد سے زیادہ چاہتے ہو تمہارے لیے زندگی کے برابر ہے اور اس کے بغیر تم اپنے آپ کو مردہ تصور کرو گے لیکن جو واقعات دیکھنے میں آئے ہیں ان میں تمہارے اندر اس لڑکی کے لیے کوئی شدت نظر نہیں آئی۔ یہاں تک کہ تم نے مجھ سے اس کے بارے میں کوئی سوال بھی نہیں کیا۔ یہ ساری باتیں میرے لیے مایوس کن ہیں گویا اب تک تمہارے لیے جو ڈرامے کیے گئے تھے وہ بالکل ہی احمقانہ اور بے مقصد قسم کے تھے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں دانش منصور کہ میں تمہیں یہاں ایسے کسی کام پر لگا دوں گا اور اس کے بعد تمہاری ویڈیو فلمیں ان لوگوں کو بھیج دی جائیں گی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ اس کے بعد تم لیوٹن ویلی کے ایک معمولی سے آدمی رہ جاؤ گے۔ زندگی گزارنے کے لیے میں تمہیں وہ موقع فراہم کروں گا جو دوسرے نہیں کر سکے باقی جہاں تک تمہارے اپنے وطن اور اپنے شہر کا معاملہ ہے جو کچھ تم نے کیا وہ میرے لیے قابل اعتنا نہیں ہے اور مجھے نہ تو اس سے کوئی دلچسپی ہے نہ میں اسے ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں اگر کبھی موقع ملا اور ایشیا میں دانش منصور کا طلسم توڑنے کی ضرورت پیش آئے تو میں

تمہیں اپنے مہرے کی حیثیت سے وہاں بھیج سکتا ہوں اور اس وقت تم میری ہدایات کے مطابق ہمارے مفادات کی نگرانی کرو گے۔ کیا سمجھے؟"

"ٹھیک ہی مسٹر لیوٹن ڈلاز لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی کوششوں سے باز آجاؤں گا تو یہ آپ کی حماقت ہے ہو سکتا ہے اپنی اس حیثیت میں بھی میں اپنے طور پر اپنا کام کرتا رہوں۔"

اس نے خاموش نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر آہستہ سے بولا۔ "ٹھیک ہے لیکن تم خوش نصیب ہو کہ ابھی تمہیں ان تمام مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا چونکہ میرے اپنے منصوبے کے مطابق وہ وقت آگیا ہے جب مجھے جمیکا میں ایک دلچسپ کھیل کھیلنا ہے اس کھیل کی منصوبہ بندی میں خاصے عرصے سے کر رہا تھا لیکن اس میں درجہ بہ درجہ ہونے والی تبدیلیاں میرے لیے رکاوٹ کا باعث بنی تھیں اب وہ رکاوٹیں دور ہوگئی ہیں۔ میں وہ سسٹم قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں جس کے تحت میں اپنے اس دلچسپ کھیل کا آغاز کرنے کا خواہش مند تھا۔ بہت جلد میں تمہیں اس کی تفصیلات بھی بتاؤں گا۔ بد قسمتی یہ ہے کہ اس وقت لیوٹن ویلی میں تمہارے علاوہ ایسی اور کوئی شخصیت نہیں ہے جسے میں اس قابل سمجھتا کہ اسے اپنے اس کھیل سے لطف اندوز ہونے کا موقع دوں۔ چلو ٹھیک ہے تمہارا ابھی کافی شور و غوغا ہوتا رہا ہے کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے۔"

"وہ کھیل کیا ہے مسٹر لیوٹن ڈلاز؟" میں نے سوال کیا اور وہ ہنسنے لگا پھر بولا۔

"تھوڑا سا وقت مجھے دو اس کے بعد تمہیں اپنے اس کھیل کی تفصیلات سے آگاہ کروں گا ویسے وہ لڑکی تمہارے بارے میں بڑی مایوس کن رپورٹ دیتی رہی ہے جو تمہاری اٹینڈنٹ ہے۔ میں ایلزا کی بات کر رہا ہوں اس نے تو تمہیں ایک شریف آدمی ظاہر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ مجھے شریف لوگوں سے نفرت ہے' اچھا اجازت دو چلتا ہوں۔"

میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ باہر نکل گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنے لگا۔ جو فیصلہ اس کم بخت نے کیا تھا میرے لیے واقعی بڑا تکلیف دہ تھا اور بظاہر میں نے اس کا مذاق اڑایا تھا لیکن اس کا منصوبہ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ میں کیا کر سکتا ہوں تنہا ہوں' بے بس ہوں سوائے اس کے اور

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کچھ نہیں کر سکتا کہ اس کے اس عظیم الشان کارخانے کے کسی پورشن کو تباہ کر کے اپنی زندگی دے دوں لیکن میرے اپنے حساب سے میری زندگی کا یہ صحیح نعم البدل نہیں ہو سکتا تھا پھر کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ واقعی یہاں کافی دن ہو گئے تھے اور میں مفت کی روٹیاں توڑ رہا تھا اس دیوانے شخص کی دیوانگی پر بھی میں پورا نہیں اتر پایا تھا اگر کچھ کروں تو اس کے نتیجے میں سزا دے دی جائے گی اور بس کیا کیا جائے' کیا نہ کیا جائے۔

شام کے تقریباً سات بجے تھے۔ ایلزا کو چونکہ میں کوئی لفٹ نہیں دیتا تھا اس لیے وہ بھی اب مجھ سے کچھ بددل سی ہو گئی تھی۔ میری ضروریات پوچھتی یہ سوال کرتی کہ مجھے اس کی ضرورت ہے یا نہیں اور میں عموماً انکار ہی کر دیتا تھا زیادہ سے زیادہ اپنی ضروریات بتا دیں اور اس نے ان کی تکمیل کر دی پھر وہ مجھ سے اجازت لے کر چلی جاتی تھی۔ پتا نہیں اس کے اپنے ذہن میں کیا تھا بظاہر تو وہ خوش اخلاق ہی نظر آنے کی کوشش کرتی تھی۔ تو سات بجے کا وقت تھا دروازے پر آہٹ ہوئی اور میں یہی سمجھا کہ ایلزا مارس آئی ہے۔ میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"آ جاؤ۔" اور کوئی دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ مدھم روشنی میں اس کی صورت میں نے سرسری نگاہوں سے دیکھی لیکن دوسرے لمحے میرے بدن کو اتنا شدید جھٹکا لگا کہ میں جھنجنا کر رہ گیا آنکھیں اب اتنا دھوکا بھی نہیں دے سکتیں اور پھر اگر کوئی تصور نہ ہو اور کوئی ایسی شکل سامنے آ جائے جو تصور سے بھی دور ہو چکی ہو تو انسان کی حالت خراب ہو ہی جاتی ہے۔ میں جو کچھ دیکھ رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔

رخسار میرے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ سادہ سے لباس میں اجڑے اجڑے چہرے والی رخسار اور میری آنکھیں مجھے دھوکا نہیں دے رہی تھیں۔ میں دیوانوں کی مانند اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ رخسار کے انداز میں بھی شدید ہیجان نظر آ رہا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھتی ہوئی چند قدم آگے بڑھ آئی اور میں اس کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ ہم دونوں خاموش کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے تھے کہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ درست ہے۔ میں چند لمحات خاموش رہا پھر میرے منہ سے کپکپاتی ہوئی آواز نکلی۔

"رخسار؟"

"کیا۔ کیا یہ حقیقت ہے؟"

"رخسار یہی سوال میں تم سے کرنا چاہتا ہوں"

"تو پھر یہی محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ سچائی ہی ہے۔"

"تم.......... تم خیریت سے تو ہو رخسار.......... تم یہاں تم.........." میں نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ گہری گہری سانسیں لینے لگی پھر اس نے کہا۔

"کیا زندگی میں یہ ممکن تھا؟"

"آؤ بیٹھو رخسار' اوہ میرے خدا' بیٹھو رخسار بیٹھو۔" میں نے کہا اور اسے ایک صوفے پر بٹھا دیا۔ رخسار خاموشی سے بیٹھ گئی۔ وہ بھی ابھی تک گومگو کے عالم میں تھی اور میں اس کے قریب بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس ڈرامائی انداز میں اس کا میرے سامنے پہنچ جانا حقیقت بھی ہے یا صرف ایک تصور پھر اپنے آپ کو دھوکا بھی تو نہیں دیا جا سکتا تھا۔ رخسار ہی میرے سامنے تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

"رخسار.......... میں.......... میں فیصل ہوں' میں فیصل ہوں رخسار تم نے مجھے پہچان لیا نا؟"

"اب اس حقیقت پر یقین کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ ہم دونوں آمنے سامنے ہیں۔"

"کیا یہ ممکن ہو سکتا تھا رخسار؟"

"یہ ممکن ہو گیا ہے۔"

"تم یہ بتاؤ تم خیریت سے تو ہو' تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا گیا؟"

"بالکل نہیں۔"

"رخسار میں تم سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کون سی بات پہلے کروں؟"

"اپنے آپ کو سنبھالو فیصل۔ میں بالکل ٹھیک ہوں خدا نے میری حفاظت کی ہے۔ کسی کی ذات سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ حیرت انگیز طور پر یہ لوگ میری پذیرائی کرتے رہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن میں نہیں جانتی کہ میں کہاں ہوں۔ میں یہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بھی نہیں جانتی کہ مجھے کن کن حالات میں رکھا گیا ہے۔ کئی بار عالم ہوش میں، میں نے خود کو سفر کرتے ہوئے پایا لیکن اس کے بعد دوبارہ بے ہوش کر دی گئی۔ یہ کون سی جگہ ہے، کہاں ہیں ہم لوگ، یہ سارے کے سارے اجنبی کون ہیں میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا سوچتی ہوں، پوچھتی ہوں لیکن کوئی کچھ بتاتا بھی نہیں ہے۔ ابھی تھوڑی پہلے دو آدمی میرے پاس میری رہائش گاہ میں پہنچے، مجھے ساتھ آنے کے لئے کہا۔ پھر اس مکان تک آئے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں اندر داخل ہو جاؤں اندر مجھے ایک شفاف شخصیت ملے گی۔ بس میں یہاں آ گئی۔ خاموشی سے ان کے احکامات پر عمل کرتی ہوئی لیکن اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے مجھے کوئی ایسی ذہنی اذیت نہیں دی، جو مجھ سے میری زندگی چھین لیتی۔"

"اوہ رخسار، جو کچھ بھی ہوا جیسے بھی ہوا، تم دوبارہ میری نگاہوں کے سامنے آ گئیں۔ رخسار بہت یاد کرتا تھا میں تمہیں؟"

"اور میں؟" اس نے محجوبیت سے سوال کیا۔

"نہیں میں جانتا ہوں کہ تم نے بھی ایک لمحے کے لیے مجھے فراموش نہیں کیا ہوگا لیکن اس کم بخت نے، اس کم بخت نے یہ کیا سوچا۔ یہ کون سا طریقہ اختیار کیا ہے۔ شیطان کے بچے نے۔ میں خواہ مخواہ اس کا شکر گزار ہو گیا ہوں رخسار میں، میں اس کا احسان مند ہو گیا ہوں کیا اب وہ مجھے اس انداز میں اپنی قابو میں کرنا چاہتا ہے۔"

"میں کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی، مجھے یہ بھی علم نہیں تھا کہ مجھے تمہارے پاس چھوڑا جائے گا یا مجھے ایک بار پھر اس منحوس جگہ پہنچا دیا جائے گا جہاں میں تنہا زندگی کا وقت گزار رہی ہوں۔"

رخسار کے الفاظ میرے لیے لمحہ فکریہ تھے اگر اس شخص نے مجھے مشتعل کرنے کے لیے رخسار کو میرے پاس بھیج کر دوبارہ لے جانے کی کوشش کی تو میں کیا کروں گا، کیا کرنا چاہیے مجھے۔ اس بات کے امکانات تھے وہ مجھے چھیڑ رہا تھا۔ مشتعل کر رہا تھا اور اس بات پر آمادہ کر رہا تھا کہ میں اس کے خلاف کوئی سخت قدم اٹھاؤں لیکن اس سے زیادہ کاری وار اور کوئی نہیں کر سکتا تھا کہ رخسار کو میرے سامنے لانے کے بعد واپس لے جائے۔ رخسار کے آجانے سے دل پر جو سرور انگیز کیفیت طاری ہو گئی تھی اس میں تردد

بھی شامل تھا لیکن بہرحال اس تردد کو ذہن سے نکالنا پڑا۔ طویل عرصے کی جدائی کے بعد ایسے لمحات میسر آئے تھے کہ دل کی طلب آنکھوں کے سامنے تھی۔ میں نے گردن جھٹک کر کہا۔

"چھوڑو رخسار مستقبل میں کیا ہوگا اسے جانے دو ہم تو ویسے بھی بہت فاصلے پر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو دل ہی دل میں یاد کرتے رہے ہیں، تقدیر کے کھیل ہوتے ہیں رخسار حالانکہ ہمارے دوستوں نے ہمار لیے فیصلہ کیا تھا کہ ہمیں ایک دوسرے کی قربت دے دی جائے، میں بھی تیار ہو گیا تھا، حالانکہ رخسار حقیقت یہ ہے کہ تقدیر میرے ساتھ ایک ایسا دلچسپ کھیل، کھیل رہی ہے جسے دنیا کا انوکھا کھیل کہا جا سکتا ہے، رخسار تم سامنے ہو، ماضی دہرانے کو دل چاہتا ہے۔ ڈیفنس کی اس کوٹھی میں وہ ایک معصوم سا بچہ جو دوسروں کی نگاہیں دیکھ کر جیتا تھا، جسے ماں نام کی ایک چیز دے دی گئی تھی اور جو اس کی ماں نہیں تھی۔ ایک ایسی اجنبی عورت جو برستی ہوئی بارش میں، کڑکڑاتی ہوئی سردی میں یا پھر جھلساتی ہوئی گرمی میں کبھی اس کے قریب نہیں رہی تھی۔ جب تک اسے عقل نہیں تھی اس نے نہ سوچا لیکن یہ کمبخت عقل انسان کی بدترین دشمن ہوتی ہے۔ کاش اس کا اندازہ کیا جا سکتا۔ وہ لوگ جو بے حس ہوتے ہیں۔ جو وقت کے ساتھ طرح سے گزارا کر لیتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں ان کی زندگی ان کے لیے انعام ہوتی ہے اور ان کی سوچ ان کی زندگی بڑھانے میں معاون، جو سوچ کے لیے مرتے ہیں، وہ کبھی خوش نہیں رہتے رخسار وہ بچہ آخر کار دنیا کی ٹھوکروں میں لا پھینکا گیا اور وقت اس کی تربیت کرتا رہا۔ آخر کار اس نے ایک مقام پایا۔ یہ بھی تقدیر کی ستم ظریفی تھی کہ وہ مقام اس کی بساط سے کہیں آگے کا مقام تھا۔ رخسار میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ زندگی سے دور پایا ہے مجھے میری شناخت نہیں مل سکی رخسار آج تک میں اپنے ماں باپ کے لیے تڑپتا رہا ہوں ورنہ باقی مجھے کیا کچھ نہیں مل گیا۔ فیصل، دانش منصور بنا اور دانش منصور سے نہ جانے کیا بن گیا لیکن نہ فیصل نہ دانش منصور اپنی زندگی کا وہ مقصد پا سکا۔ جو اس کے دل کی سب سے بڑی آرزو ہے اور اب یقین کرو رخسار ایک عجیب و غریب فطرت کا مالک بن گیا ہوں میں، میں یہ سوچتا ہوں کہ جو کچھ میں چاہ رہا ہوں وہ کبھی نہیں ہوگا۔ ہو جاتا ہے تو اچھا لگتا ہے لیکن بس یوں سمجھو کہ وہ سب کچھ دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔ اپنی ذات کے لیے تو میں نے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سوچنا بھی چھوڑ دیا۔ تمہاری محبت میرے دل میں بیدار ہوئی اس سے پہلے نہ جانے کیا کیا ہو چکا تھا لیکن میں نے یہی سوچا کہ وہ سب ادھار ہے کسی اور کی ملکیت میری اپنی شخصیت کے لیے نہیں ہے اور میں نے اسے سمجھا ہی نہیں ہاں زندگی میں اگر کوئی خوشی میرے دل میں جاگی تو وہ تمہاری محبت کی خوشی تھی۔ جسے میں نے اپنی ذات کے لیے سمجھا رخسار میں نے تو یہ چاہا تھا کہ مجھے میرا مقام مل جائے۔ میں سب کچھ چھوڑ دوں، سادگی اور معصومیت کی زندگی اپنالوں لیکن وہ نہیں ملا پھر جب لوگوں نے کہا کہ میری وجہ سے رخسار پس رہی ہے تو مجھے احساس ہوا کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے۔ رخسار دیکھو ذرا جب میں اپنی زندگی میں ایک خوشی داخل کرنے کے لیے تیار ہوا۔ تو میرے دشمنوں نے تمہیں مجھ سے دور کر دیا اور اب پھر تم میرے سامنے آئی ہو ایک ایسی انوکھی جگہ جہاں میرے سینکڑوں دشمن موجود ہیں۔ انھوں نے تمہیں یہاں بھیج کر میرے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔ اب ہم اس کھیل کو کیا رنگ دیں رخسار۔" میں رخسار کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا ایک پرعزم اور پرسحر چہرہ اس نے آہستہ سے کہا۔

"پریشان ہو فیصل؟"

"ہاں۔ رخسار۔"

"کیوں؟"

"کیا مطلب۔ میں تمہیں بتاؤں، یہ جمیکا کا ایک علاقہ ہے۔ لیوٹن ویل کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہاں ایک بہت بڑا مجرم اتنا بڑا کہ تم تصور نہیں کر سکتیں، حکمراں ہے ایک طرح سے اس نے حکومت کو بلیک میل کر رکھا ہے۔ منشیات کا بہت بڑا کاروبار یہاں سے ہوتا ہے اور یوں سمجھ لو کہ وہ دنیا کے بیشتر ممالک کے لیے آگ کا کانٹا بنا ہوا ہے لیکن وہ سب مل کر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور یہ بڑے عیش سے حکمرانی کر رہا ہے۔ رخسار ان لوگوں نے تمہیں اس لیے اغوا کیا تھا کہ مجھے اپنے قدموں پر جھکا سکیں۔ بہر طور میں ان کی تلاش میں مختلف مراحل سے گزرتا ہوا یہاں تک آپہنچا۔ مجھے علم تھا کہ یہ شخص لیوٹن ڈلاز تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے لیکن ابھی تک میں نے اس سے تمہارے سلسلے میں بات نہیں کی تھی۔ یہاں آکر ایک طرح سے میں بے بس ہو گیا ہوں اور یہ لوگ میرے لیے بدترین ارادے رکھتے ہیں۔ رخسار غیر متوقع طور پر لیوٹن ڈلاز نے تمہیں

میرے پاس بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ کیا چاہتا ہے وہ اصل میں مجھے ایک حقیر انسان کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرنے کا خواہش مند ہے اور یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں اس کے سامنے بے حیثیت انسان ہوں لیکن بہرحال تمہیں میرے پاس بھیج کر اس نے مجھ پر ایک احسان کیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں اگر اس نے تمہیں میرے پاس سے واپس لے جانے کی کوشش کی تو میرے لیے مشکل پیش آئے گی۔ بس اسی احساس اور اسی خوف کا شکار ہوں۔" رخسار مسکرا دی اور میں حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے کی تمتماہٹ اس کی آنکھوں کا سکون یہ بتاتا تھا کہ اس نے ان باتوں کو اہمیت نہیں دی ہے پھر وہ بولی۔

"فیصل، کئی بار میں نے تم سے کہا کہ ذرا فراخ دلی سے سوچنا شروع کردو۔ میں تو تمہارے مشن سے بالکل متفق ہو گئی ہوں۔ تم اپنے وطن کے لیے یا دنیا کے لیے جو کچھ کر رہے ہو میرے لیے اس سے بڑی بات کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ جو شخص یہ عمل کر رہا ہے۔ وہ مجھے چاہتا ہے اور میں اسے چاہتی ہوں ہم دونوں کی روحیں یک جاں ہیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ملکیت ہیں اس کے بعد قربتوں کا سوال رہ جاتا ہے تو فیصل میں نے تو زندگی کی آخری سانسوں تک ان قربتوں کی خواہش سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔ کبھی وقت ملا اور تم مجھے مل گئے تو میں سمجھوں گی کہ زندگی مجھے بھی وہ حسین لمحات دینا چاہتی ہے جو انسان کی آرزو ہوتے ہیں اور ایسا نہ ہو سکا۔ تب بھی میرے لیے یہ بات باعث تردد نہیں ہوگی۔ میں تو خوش ہوں فیصل میں نے تو یہ بھی سوچا کہ اگر مجھے کوئی جسمانی نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو میں بڑے اطمینان سے نقصان پہنچانے والے کو قتل کر کے خودکشی کرلوں گی مگر میری روح تمہارے ساتھ ہوگی۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ فیصل زندگی کو سمندر بنا دو، جوہڑ اور برساتی ندیوں کی طرح زندگی کا اتار چڑھاؤ بے معنی ہو جاتا ہے۔ جوہڑ کی بدبودار تعفن زدہ زندگی اور برساتی دریاؤں کا پرشور سفر پروقار نہیں ہوتا۔ زندگی تو ایک سمندر کی مانند ہونی چاہیے۔ خاموش، پرسکون، ساکت ہر مشکل کو اپنے آپ میں سمو لینے کے لیے تیار، گہرائیوں میں جو کچھ بھی ہو، سطح پر سکون نظر آئے اس میں زندگی کا مزا ہے۔ جو ہوتا ہے ہونے دو، جو لمحات ہمیں ملے ہیں اس میں ایک دوسرے کی قربت سے سرور حاصل کریں۔ پاکیزگی اور محبت کے ساتھ بس اتنا کافی ہے کہ ہماری

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

آنکھیں ایک دوسرے کو دیکھ رہی ہیں یہ تو ہمارے لیے منافع ہے، ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے تھے۔ بھول جاؤ آگے کیا ہوگا۔ میری طرف سے یہ اطمینان رکھو کہ کوئی بھی عفریت کوئی شیطان تمہاری رخسار کو چھو نہیں سکتا۔ بالکل مطمئن رہنا میں تمہاری عزت ہوں، تمہارا وقار ہوں اور تم میری زندگی کا محور، نکال دو ان تمام باتوں کو ذہن سے فیصل سب سطحی باتیں ہیں بے کار اور بے مقصد، سناؤ کیسے ہو۔" رخسار کے الفاظ نے درحقیقت مجھے نیچا دکھا دیا تھا۔ وہ مجھ سے زیادہ بڑی تھی۔ مجھ سے زیادہ عظیم سوچیں رکھتی تھی۔ بہت دیر تک ہم مختلف موضوعات پر باتیں کرتے رہے۔ وہ مجھے بتاتی رہی کہ۔

"یہاں اس کے ساتھ کبھی کوئی سختی نہیں کی گئی۔ ذہنی طور پر کبھی اذیت نہیں دی گئی اور یہاں ایک باعزت زندگی اسے حاصل ہے، ایک چھوٹے سے لکڑی کے مکان میں رہتی ہے اسے ضرورت کی تمام چیزیں مہیا کر دی گئی ہیں، ہر جگہ آنے جانے کی آزادی ہے، کہیں کوئی نگرانی نہیں ہوتی کوئی سختی نہیں کی گئی آج تک اس کے ساتھ لوگوں نے اس سے نرمی اور انکسار سے گفتگو کی ہے۔ بہرحال یہ عجیب و غریب کھیل رخسار کے ساتھ بھی ہوتا رہا تھا اور اس کے بعد مزید چھ دن تک کسی نے ہماری جانب توجہ نہیں دی۔ سوائے ایلزا مارس کے جو یہاں آتی تھی گھر کی صفائی کرتی تھی۔ ہماری ضروریات کے بارے میں سوال کرتی تھی اور رخسار کو کبھی کبھی عجیب سی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں رشک کے آثار دیکھے تھے غالباً وہ اس بات پر حیران تھی کہ میں نے اسے کبھی کوئی اہمیت نہیں دی لیکن میرے دل کے دروازے رخسار کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ چھٹے دن اچانک ہی میں نے اور رخسار نے لیوٹن ویلی میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھی اس دن لیوٹن ویلی کے سارے کارخانوں میں چھٹی ہو گئی تھی۔ زیر زمین کام کرنے والے لوگ باہر نکل آئے تھے اور ایک عجیب و غریب ہنگامہ آرائی دیکھنے میں آ رہی تھی۔ سب کے سب خوش گپیاں کر رہے تھے۔ ویسے یہاں شاید کبھی چھٹی نہیں ہوتی تھی لیکن آج ان تمام لوگوں کے لیے چھٹی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اس کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آ سکی تھی لیکن یہاں کسی سے میری اتنی شناسائی نہیں ہوئی تھی کہ اس سے معلومات حاصل کر سکتا اور اب تو بس رخسار ہوتی تھی اور میں۔ ہم دونوں دنیا سے دور ایک دوسرے کی محبت ایک دوسرے کی قربت میں کھوئے ہوئے تھے۔ تمام حجاب بالائے طاق رکھ دیے گئے

تھے۔ ہم لوگ ایک بستر میں ایک ساتھ سوتے تھے لیکن ان تمام پاکیزگیوں کے ساتھ جن میں ابھی قانون شریعت نے ہمیں یکجا نہیں کیا تھا۔ ہم دونوں اپنے آپ پر قادر تھے اور ہمارے ذہنوں میں کبھی شیطان نہیں داخل ہونے پایا تھا۔ میں یہ لمحات زندگی کی کتاب میں سنہرے باب کی حیثیت سے لکھ سکتا تھا۔ بہرحال ہم دونوں صورت حال معلوم کرنے کے لیے باہر نکل آئے تھے۔ تبھی ہمیں ایلزا مارس نظر آئی جو ہماری ہی سمت آ رہی تھی۔ اب اس نے بھی اپنے آپ کو ذہنی طور پر مطمئن کر لیا تھا اور غالباً اسے علم ہو گیا تھا کہ رخسار میرا ماضی ہے۔ میرا حال اور میرا مستقبل بھی ہے اور وہ بہرحال میرے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو اس حیثیت سے بھی مان لیا تھا اور اب وہ ہم سے بغیر کسی تردد کے ملتی تھی۔ میرے اشارے پر میرے قریب آ گئی اور مسکرا کر بولی۔

"سوری سر۔ آج میری جگہ مس رخسار کو آپ کی ضروریات پوری کرنے کے فرائض سرانجام دینا ہوں گے کیونکہ آج میری بھی چھٹی ہے۔"

"بخوشی مس ایلزا لیکن براہ کرم ہمیں بھی تو کچھ بتا دیجیے یہ چھٹی کس سلسلے میں ہے اور کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

"سر آپ یقین کریں یہ تو ہمیں بھی نہیں معلوم اور شاید بہت سے لوگوں کو نہیں معلوم ہوگا۔ بس یہ اعلان کیا گیا ہے ہر شخص اپنے اپنے فرائض ترک کر دے اور لیوٹن ڈلاز کی طرف سے چھٹی منائے۔ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ اپنے لیے جس طرح چاہے کام کرے باقی ذمے داریاں اس وقت تک اس پر لاگو نہیں ہوتیں۔ جب تک کہ لیوٹن ڈلاز کی جانب سے دوسرے احکامات کا اعلان نہ ہو۔"

"اوہو گویا یہ چھٹی غیر معینہ مدت تک کے لیے ہے؟" میں نے سوال کیا۔

"جی سر۔ اس اعلان سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔"

"کیا اس سے پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے مس ایلزا؟"

"نہیں سر یہی تو حیرانی کی بات ہے۔ یہاں چھٹی کا تصور بھی نہیں ہے لیکن سر بہت عرصے سے ہم ایک بڑے دن کی کہانی سن رہے تھے جس میں کہا جاتا تھا کہ لیوٹن ویلی کی تاریخ میں ایک انوکھے انقلاب کا حامل ہوگا۔ شاید یہ اسی بڑے دن کا اعلان ہے۔"

"ٹھیک ۔ تھینک یو ایلزا۔ بہرحال اگر دوستی کی بنیاد پر تمہیں اس بارے میں کچھ

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

معلومات حاصل ہو سکیں اور تم مجھے فراہم کر سکو تو ہم تمہارے شکر گزار ہوں گے۔"

"اگر مجھے کچھ معلوم ہو سکا تو میں آپ کو اس کے بارے میں ضرور بتاؤں گی سر۔"

ایلزا نے کہا اور مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ رخسار نے منہ بنا کر شانے اچکائے تھے پھر وہ آہستہ سے بولی۔

"خدا خیر کرے نہ جانے یہ بڑا دن کیا چیز ہے۔" میرے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا پھر شام کو سورج چھپنے کی بعد کچھ ایسی کارروائیاں دیکھنے میں آئیں جو سمجھ میں نہیں آئی تھیں۔ جگہ جگہ خاص قسم کے اسٹینڈ لگائے جا رہے تھے اور ہمارے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ ہم ان کارروائی کرنے والوں سے یہ معلوم کر سکیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ البتہ ہم دلچسپی سے اس کارروائی کو دیکھ رہے تھے پھر اس اسٹینڈوں پر ٹیلی ویژن سیٹ نصب کیے جانے لگے اور پورے لیوٹن ویلی میں ہر اس جگہ جہاں لوگ اٹھ بیٹھ سکتے تھے۔ ایسے ٹیلی ویژن سیٹ لگا دیے گئے۔ کوئی ایک بات جو سمجھ میں آ رہی ہو یہ کام آدھی رات تک جاری رہا تھا اور پھر ہم لوگ آرام کرنے لیٹ گئے تھے۔

بہت دیر تک میں اور رخسار اس سلسلے میں باتیں کرتے رہے۔ رخسار نے کہا کہ کوئی اہم مسئلہ ضرور ہے۔ یہ سب کچھ بے مقصد نہیں ہے لیکن کیا مسئلہ ہے اس بارے میں کوئی نشاندہی نہیں کی جا سکی۔ میں بھی عقلی گھوڑے دوڑاتا رہا تھا۔ لیوٹن ڈلاز نے مجھ سے باتیں کرتے ہوئے اپنی ایک خاص مصروفیت کا ذکر کیا تھا۔ نہ جانے وہ کیا مصروفیت تھی۔ بہرحال ہم لوگوں نے زیادہ سر نہیں کھپایا اور اس کے بعد سو گئے۔

دوسرا دن بھی معمول کے مطابق تھا۔ لیوٹن ویلی کے رہنے والے جنھیں طویل عرصے کے بعد آرام کرنے کا موقع ملا تھا بڑے تفریحی پروگرام بنا رہے تھے۔ جگہ جگہ لوگوں کے جتھے جمع تھے اور ہر جگہ کام بند ہو گیا تھا۔ میں بے بسی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ واقعی کوئی بھی ایسی صورت حال نہیں نکل رہی تھی کہ میں کچھ کر سکتا۔ ان لمحات میں اگر لیوٹن ڈلاز سے ملنے کی کوشش بھی کرتا تو بلاوجہ شرمندگی اٹھانی پڑتی۔ اس نے مجھے تیسرے درجے کا انسان قرار دے کر خاموش کر دیا تھا اور اب میری کوئی شنوائی نہیں ہو سکتی تھی۔ بہر طور ایسی کوئی کوشش کر کے رخسار کے سامنے شرمندگی مول لینے کا خطرہ نہیں لیا اور خاموشی سے یہ کارروائی دیکھتا رہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

سہ پہر کو چار بجے کے بعد اچانک ہی لاؤڈ اسپیکروں سے اعلان ہوا کہ تمام لوگ ٹیلی ویژن سیٹس کے سامنے پہنچ جائیں۔ ایک خاص پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔ میں اور رخسار بھی اپنی رہائش گاہ سے قریبی ٹیلی ویژن کے سامنے گھاس پر جا بیٹھے تھے۔ یقینی طور پر اب کسی صورت حال کا انکشاف ہونے والا تھا۔ لوگ جب اپنی اپنی جگہ سیٹ ہو گئے تو اچانک ہی ٹیلی ویژن پر پروگرام نشر ہونے لگا۔ جمیکا ٹیلی ویژن سے ایک ثقافتی پروگرام پیش کیا جا رہا تھا اور اچھا خاص دلچسپ پروگرام تھا۔ کوئی پانچ منٹ تک یہ پروگرام جاری رہا پھر اچانک اسکرین سادہ ہو گیا اور پھر اس پر ایک سیاہ پوش کا چہرہ نظر آیا جس کا پورا جسم سیاہ لبادے سے ڈھکا ہوا تھا' آنکھوں کی جگہ سوراخ تھے اور ایک عجیب پراسرار شخصیت مناظر عام پر تھی پھر اس کی آواز ابھری۔

"کنگسٹن اور جمیکا کے دوسرے شہروں کے رہنے والے بحیرہ کریبین میں بن بلائے مہمانو! اور آس پاس کے لوگو! میں نے تمہاری نشریات ختم کر کے اپنی نشریات کا آغاز کیا ہے۔ میں تمہیں ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ جو شخص جہاں ہے' جس کا ٹیلی ویژن اور ریڈیو کھلا ہوا ہے اس پر لازم ہے کہ جو لوگ دفتروں میں کام کر رہے ہیں جو اپنے گھر پر موجود نہیں ہیں انھیں اطلاع دے کہ اپنے ٹیلی ویژن سیٹ کھول لو جن کے پاس ٹیلی ویژن نہیں ہیں انھیں چاہیے کہ جہاں بھی انھیں ٹیلی ویژن دیکھنے اور ریڈیو سننے کا موقع ملے وہاں جمع ہو جائیں۔ تمہاری زندگی کا ایک بھیانک دن شروع ہو چکا ہے اگر تم اس بھیانک دن سے لاعلم رہو گے تو کسی اور کو قصور وار نہ قرار دینا۔ میں تمہیں دو گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں اور ان دو گھنٹے کے اندر اندر تم سب کو الرٹ ہو جانا چاہیے۔ جمیکن فورسز اور دوسرے انتظامی اداروں سے درخواست ہے کہ وہ بھی ٹیلی ویژن سیٹ اور ریڈیو سیٹ کے سامنے کھڑے ہو جائیں کسی ایسی کارروائی کا آغاز نہ کیا جائے جو معاملات کو بگاڑنے میں معاون ہو۔ میں ایک اچھے انسان کی حیثیت سے آپ لوگوں کو اس مشکل سے دور کرنا چاہتا ہوں جو آپ کی حماقت آپ پر مسلط کر دے گی۔" یہ اعلان ہر آدھے گھنٹے کے بعد نشر ہوتا رہے گا اور دو گھنٹے کے بعد آپ لوگوں کو مستعد ہونا چاہیے۔ اعلان ختم کیا جاتا ہے۔" یہ آواز لیوٹن ڈلاز کی تھی۔ میں نے اسے صاف پہچان لیا تھا۔ رخسار کے چہرے پر حیرت اور خوف کے آثار پھیل گئے۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جمیکا کے رہنے والوں کو کیا پیغام دینا چاہتا ہے یہ شخص؟"

"پتا نہیں رخسار لیکن اس کا لہجہ اور اس کا انداز مجھے بہت بھیانک محسوس ہوتا ہے۔لیوٹن ویلی بڑی پراسرار طاقتوں کی مالک ہے۔ دیکھو کیا قصہ ہوتا ہے۔"

پھر اس کے بعد ہر آدھے گھنٹے کے بعد یہ پروگرام نشر ہوا اور دو گھنٹے گزر گئے۔ تب لیوٹن ڈلاز نے ڈرامائی طور پر اسکرین پر آکر اپنے چہرے سے نقاب ہٹادیا اور ٹیلی ویژن پر اس کی مسکراتی ہوئی شکل نظر آئی۔

"یقینی طور پر بہت سے لوگ نہیں پہچان سکے ہوں گے لیکن بہت سے لوگوں نے پہچان بھی لیا ہوگا کہ میں کون ہوں۔ لیوٹن ڈلاز لیوٹن ویلی سے آپ لوگوں سے مخاطب ہے۔ میرے اور حکومت جمیکا کے درمیان بہت عرصے سے آنکھ مچولی کا کھیل جاری ہے۔ میں خاموشی سے لیوٹن ویلی میں اپنے کام سرانجام دے رہا تھا اصل میں یہ بات ہی متنازعہ ہے کہ جمیکا کو لیوٹن ویلی کے خاتمے کی ضرورت ہے یا لیوٹن ویلی کو جمیکا کے اقتدار کا خاتمہ مقصود ہے۔ معاملہ طے نہیں ہو پارہا تھا اور اس کی بنیادی وجہ میں تھا۔ میں نے اس سلسلے میں خاص طور سے خاموشی اختیار کی تھی کیونکہ میں اپنا وہ کام مکمل کرلینا چاہتا تھا جس کی تکمیل کے بعد ہی میں حکومت جمیکا سے گفتگو کرنے کے قابل ہوتا۔ آئیے آپ کو لیوٹن ویلی کی سیرا کراؤں۔ یہ پروگرام ایک خاص سیارے کے ذریعے آپ لوگوں تک پہنچایا جارہا ہے جس میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ دوسری نشریات جام کرکے اپنی نشریات پیش کرے۔ اس وقت لیوٹن ویلی میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ اس خاص پروگرام کے لیے میں نے اپنے کارندوں کو چھٹی دے دی ہے اس لیے آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ سب بھی ٹیلی ویژن کی نشریات دیکھ رہے ہیں اور جگہ جگہ ان کے گروہ اس سلسلے میں گفتگو کررہے ہیں کیونکہ انھیں اس دلچسپ واقعے کے بارے میں کوئی خاص معلومات حاصل نہیں ہیں۔" اسکرین پر لیوٹن ویلی کے مناظر دکھائے جانے لگے۔ یہاں بیٹھے ہوئے لوگ اپنے آپ کو دیکھ رہے تھے لیکن صورت حال ایسی تھی کہ سبھی متجسس تھے۔

تھوڑی دیر تک یہ مناظر دکھائے جاتے رہے اس کے بعد لیوٹن ڈلاز کی کنٹری سنائی دی۔

"لیوٹن ویلی کا ایک سرسری نظارہ آپ لوگوں نے کیا' اب اس کے بعد میں آپ کو اپنے ہاں ہونے والے کام کی تفصیل بتاتا ہوں۔" اور اس کے بعد لیوٹن ویلی کے مختلف

شعبے نظر آنے لگے وہ لیبارٹریاں' مشینیں اور وہ تمام چیزیں جن پر لیوٹن ویلی میں کام ہورہا تھا۔ میں اور رخسار انگشت بدنداں تھے۔ یہ دیوانہ شخص کیا کررہا ہے' کیا کرنا چاہتا ہے۔

تمام مناظر بھی ختم ہوئے اور اس کے بعد لیوٹن ڈلاز کی آواز ابھری۔

"اور اب میں آپ کو اپنے اس سیکشن کی جانب لے جانا چاہتا ہوں جس پر میں نے سب سے زیادہ محنت کی ہے اور اصل میں وہی اس وقت کا موضوع ہے اور اسی سے متعلق آپ کو تفصیلات بتاتی ہیں۔ آئیے اس کا نظارہ کیجیے۔" منظر پھر تبدیل ہوا اور اس کے بعد ایک خوفناک جگہ نظر آئی۔ یہاں ایک راکٹ آسمان کی جانب سربلند کیے کھڑا تھا اور اس کے قریب ہی مارشل لیوٹن ڈلاز ایک مشین پر موجود تھا۔ یہیں سے کیمرہ اس کی تصویر نشر کررہا تھا۔

===☆☆☆☆☆===

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس راکٹ کا اندرونی نظارہ بھی کر لیجیے سمجھنے والے یہ بات اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ راکٹ کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے' یہ اس کا پورا سسٹم اور یہ سرخ نشان اس میں ایٹم بم لوڈ ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ اس ایٹم بم کی طاقت کا اندازہ ان اعداد و شمار سے لگایا جاسکتا ہے' یہ اس کی پوری تفصیلات ہیں۔" لیوٹن ڈلاز اپنے کنٹرول سسٹم پر تبدیلیاں پیدا کرتے لگا اور اسکرین پر راکٹ کی پوری مشینری نظر آنے لگی۔ لیوٹن ڈلاز اس کے بارے میں تمام ٹیکنیکل تفصیلات بتاتا رہا اور اس کے بعد کیمرہ صرف اس پر مرکوز ہو گیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے وہ تمام دوست آج پہلی بار مجھے اتنے قریب سے دیکھ رہے ہیں جن کے ذہن میں میرے لیے نجانے کیا کیا جستجو تھی۔ میں ان ممالک کے نام لیتا ہوں جو اپنی سر توڑ کوششیں کرتے رہے ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے میرے مقصد میرے مشن کو نقصان پہنچائیں' میرے کاروبار کو ختم کریں' میں ان دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے مجھے زیادہ مشکلات میں مبتلا نہیں کیا۔ ورنہ بلاوجہ میری گردن پر ہزاروں انسانوں کا خون ہوتا کیونکہ یہ چھوٹی سی لیوٹن ویلی جس پر نہ تو کسی بڑے ملک کا ہاتھ ہے اور نہ ایسے بیرونی ذرائع اسے حاصل ہیں کہ وہ کسی سے مدد مانگ سکے۔ میرا بس اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار ہے جسے میں بہرحال اپنی خواہش کے مطابق ہی چلانا چاہتا ہوں لیکن میں نے اپنی کاوشوں سے اتنا مستحکم کر لیا ہے کہ میرے وہ دشمن ممالک اس کی جانب رخ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے' اسے چیلنج نہ سمجھا جائے لیکن اگر کوئی اسے چیلنج سمجھ کر قبول کرتا ہے تو میں بڑی

خوشدلی سے اسے دعوت دیتا ہوں کہ مجھے میری کمزوریوں سے آگاہ کرے۔ میرا نظریہ ہے کہ دشمنوں کو ہمیشہ خوش اخلاقی سے وار کرنے کی دعوت دینی چاہیے۔ اس سے اپنی کمزوریوں کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرے دشمن میرے خلاف کارروائی میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو اس سلسلے میں بھی میرا نظریہ یہ ہے کہ یا تو خود کو ناقابل تسخیر نہ کہو اور اگر کہتے ہو اور تسخیر ہو جاتے ہو تو تمہارا مر جانا ہی بہتر ہے۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ لوگ میری بات اور اب میں اپنے اصل مقصد کی جانب آتا ہوں آج تک لیوٹن ویلی کا دائرہ کار محدود رہا ہے اور میں نے زیادہ وسعتوں کو اپنانے کی کوشش نہیں کی لیکن اب صورتحال میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا کرنے کا خواہش مند ہوں' وہ تبدیلی یہ ہے کہ لیوٹن ویلی کی حدود بڑھانے کے لیے مجھے جمیکا درکار ہے' گیارہ ہزار چار سو چوبیس مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے اس رقبے میں اب میں صرف اپنا اقتدار چاہتا ہوں اس وقت جمیکا کی آبادی اکتیس لاکھ اٹھائیس ہزار ہے اور میں اس آبادی میں سے ہر ایک شخص کو جمیکا سے باہر دیکھنا چاہتا ہوں' کنگسٹن اور اس کے اطراف کے دوسرے علاقے خالی کرنے کے لیے آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کا وقفہ دیا جاسکتا ہے سولہویں دن اگر میں نے جمیکا میں ایک بھی جیتے جاگتے انسان کو پایا تو وہ جیتا جاگتا' انسان نہیں ہوگا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جمیکا کو خالی کر دیجیے یہ ایک بہت بڑی مانگ ہے لیکن نہ تو میں کسی ملک کی جانب سے یہ مانگ کر رہا ہوں کہ جنیوا کنونشن میں شریک لوگ' میرا مطلب ہے وہ ملک جن کے آپس کے درمیان کچھ معاہدے ہیں۔ اس سلسلے میں تردد محسوس کریں۔ یہ تو ایک معمولی سے انسان کا موقف ہے اور اس موقف کو منوانے کے لیے میں ہر قدم اٹھانے کا حقدار ہوں کیونکہ میں نے کبھی کسی معاہدے پر کوئی دستخط نہیں کیے۔ جمیکا کے لوگو! ہو سکتا ہے تمہاری حکومت تمہارے حکام اس سلسلے میں تم لوگوں کو تسلی دیں کہ وہ مختلف ممالک کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔ میں یہ بات بھی اچھی طرح مانتا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں مختلف ملکوں سے مدد کی درخواست کی جائے گی تو وہاں تحریک پیدا ہو جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے ممالک فوری طور پر ایسے کسی اقدام کو کچلنے کے لیے اپنی طاقت استعمال کریں' اگر ایسا ہوتا ہے معصوم لوگو! تو اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ لوگ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو ہی جائیں گے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس وقت جب تم یہ ملک خالی کردو اور متعدد قوتیں مجھے کچلنے پر کمربستہ ہو جائیں اور مجھے کچل بھی دیں تو یہ لوگ بغلیں بجاتے ہوئے تمہارے سامنے آجائیں لیکن اس سے پہلے کیا ہوگا میں تمہیں اس کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں' ذرا غور کرو' یہ نقشہ ہے' کنگسٹن کے مشرقی حصے کا' جہاں اگر میرے میزائل میں لوڈ بم ڈراپ کر دیا جائے تو کتنے بڑے رقبے میں تباہی پھیلے گی۔ یہ دھماکا اس پورے رقبے کی عمارتوں کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔ یہ بات تم لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہیروشیما اور ناگا ساکی پر جس قوت کا بم پھینکا گیا تھا موجودہ ایٹم بم اس سے دس ہزار گناہ زیادہ قوت رکھتے ہیں' اپنے ہاتھوں میں کیلکولیٹر سنبھالو اور ذرا حساب کتاب کرو' کہ یہ دس ہزار گنا طاقت ور بم اگر کنگسٹن کے اس مشرقی حصے میں پھینکا جائے تو اس کی رینج کیا ہوگی۔ تم لوگ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ بعد میں اگر مجھے فنا کر دیا جائے تو وہ ایک الگ بات ہے' لیکن میں یہی کہتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں ہوگا' کیونکہ میں نے بعد کے لیے بھی ایک معقول بندوبست کر رکھا ہے۔ تو میرے دوستو' میری اس بات کو کسی بھی قسم کا وہم سمجھ کر نظرانداز کرنا تمہارے حق میں بہتر نہیں ہوگا' اور تمہیں جو نقصان اٹھانا پڑے گا اس کا ازالہ دنیا بھر کی حکومتیں نہیں کر پائیں گی۔ اب اس کے بعد یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ راکٹ کو اس زاویہ پر لے آیا گیا ہے۔ جہاں سے پرواز کر کے کنگسٹن کے اس مشرقی حصے تک پہنچ جائے گا بہت معمولی سا سفر ہوگا اس کا۔ فرض کرو اس دوران ایسا بندوبست بھی کر لیا جائے کہ اسے اس حصے تک پہنچنے سے پہلے تباہ کر دیا جائے تو ذرا غور کرو کہ اس تباہی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ایٹم بم تو بلاسٹ ہوگا ہی' اور نتیجہ وہی نکلے گا' جو میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ یہ میرے پاس ریموٹ کنٹرول ہے اور یہ اس کے درمیان میں ایک سیاہ بٹن لگا ہوا ہے۔ یہ سیاہ بٹن تمہاری کالی تقدیر ہے جس پر انگلی رکھنا میرے لیے بہت آسان سا کام ہے اور چشم زدن میں وہ سب کچھ ہو جائے گا جس کے بارے میں' میں نے تم سے کہا ہے' تم لوگ اپنی دولت اپنا مال و اسباب ہر وہ چیز جو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو لے جانے کے لیے آزاد ہو۔ یہ پندرہ دن کا وقت میں نے تمہیں اس لیے دیا ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ تم تباہی اور بربادی کا منہ دیکھو بہت سی شپنگ کمپنیاں ہیں تم ان سے جہاز چارٹرڈ کر سکتے ہو ائرلائنز ہیں جو اس نازک صورتحال میں تمہاری مدد کریں گی اور تمہیں یہاں سے کیوبا اور ہیٹی نکال دیں گی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

وہاں سے تم پناہ گزینوں کی حیثیت سے اپنے لیے راستے منتخب کر سکتے ہو اور یہ سب کچھ اس بدترین موت سے بہتر ہے جو اس وقت اس ریموٹ کنٹرول کی صورت میں میرے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اب میں جمیکن حکام سے مخاطب ہوں۔ دوستو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا چیز ہوں اور میرا پس منظر کیا ہے میری پاور کیا ہے اس کا تمہیں اچھی طرح اندازہ ہے' تم اور تمہارے بہت سے دوست مل کر میرا بال بیکا نہیں کر سکے اور اب بھی ایسا ہوگا۔ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے تم اس ملک کو تباہ کر دو گے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اس کی تباہی کے بعد بھی میرا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اگر مجھے انسانوں کی ضرورت ہوتی تو میں دوسرے طریقے اختیار کر سکتا تھا' مجھے زمین کی ضرورت ہے' علاقہ چاہیے اور بس۔ بعد کے سارے حالات میں جانتا ہوں کہ مجھے کس طرح کنٹرول کرنے ہیں۔ یہ پہلا اور آخری حکم ہے تمہارے لیے' وارننگ سمجھو یا درخواست' یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم جو دل چاہے سمجھو' تمہیں میرے حکم پر عمل کرنا ہے اور یہ عمل آج رات کے بعد سے شروع ہو جانا چاہیے۔ یہ تمام ویژن اسکرین جو مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہاں لیوٹن ولی میں بھی موجود ہیں اور یہ مجھے سارے شہر کے مناظر دکھاتے رہیں گے۔ میرا ایک بھی سسٹم ناکام کر کے دیکھ لو' تمہیں اپنی قوتوں کا اندازہ ہو جائے گا۔ یہی تمام باتیں میں ان بحری جہازوں سے کہہ رہا ہوں جو کئی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور بحیرہ کریبین میں میرے لیے صف آرا ہیں ان کی حکومتیں ان پر اربوں ڈالر خرچ کر رہی ہیں اگر انہیں کوئی کامیابی حاصل ہوئی ہو تو بے شک اپنا یہ عمل جاری رکھیں بلکہ اپنے بیڑوں میں اضافہ کر دیں' لیکن میں صرف اتنا کہوں گا کہ میں جنگ نہیں چھیڑنا چاہتا آپ لوگ اپنے گھروں سے اتنے دور چلے جائیے کہ میرے میزائل آپ تک نہ پہنچ سکیں اگر آپ لوگ میری رینج میں ہوئے تو میں کسی کو معاف نہیں کروں گا کیونکہ اس منصوبے پر میں طویل عرصے سے کام کر رہا ہوں۔ آپ کا مارشل لیوٹن ڈلاز آپ سے رخصت ہوتا ہے آپ پر واجب ہے کہ اپنے ملک کے ہر فرد کو میرا پیغام دے دیں اوکے۔"

اسکرین اچانک تاریک ہو گئے۔ میں اور رخسار سہمے ہوئے بیٹھے اس کی یہ لاف و گزاف سن رہے تھے اور درحقیقت ہمارے دل خوف سے کانپ رہے تھے۔ بڑا خوفناک منصوبہ تھا یہ اور یہ دیوانہ شخص جو کچھ کہہ رہا تھا اس کا ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں تھا۔

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لاکھوں افراد کی ہلاکت کا خطرہ سر پر آ کھڑا ہوا تھا اور کوئی بھی اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا‘ وقت ختم ہوگیا لوگوں کو عیش و آرام کے لیے جو لمحات دیے گئے تھے وہ بھی ختم ہوگئے اور ہدایت کر دی گئی کہ چھٹی ختم‘ لوگ اپنا اپنا کام کریں‘ میں اور رخسار بھی اپنی رہائش گاہ میں واپس آگئے تھے اور کافی دیر تک ہمارے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا‘ پھر رخسار نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اگر ہم عام لوگ ہوتے فیصل تو اپنے گھروں میں موجود کل کے اخبارات میں ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں جمیکا پر آنے والی مصیبت کے بارے میں سن رہے ہوتے یا پڑھ رہے ہوتے‘ لیکن کیسی انوکھی بات ہے کہ ہم وہاں ہیں جہاں سے اس بھیانک کارروائی کا آغاز ہو رہا ہے اور ہم اس شخص کے خلاف کچھ بھی نہیں کرسکتے‘ کیا تمہارے ذہن میں ایسی کوئی بات آتی ہے فیصل کہ اسے اس کارروائی سے روکا جاسکے؟"

میں نے گہری سانس لے کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"صورتحال کا اندازہ تمہیں بھی ہے رخسار اور میں بھی اپنی کاوشوں کو بے اثر پاتا ہوں لیکن بہرحال فیصلے وقت کرتا ہے۔ ابھی تو اس صورتحال کو دیکھنا ہی ہوگا۔"

"تمہارا کیا خیال ہے وہ ہو جائے گا‘ جو یہ چاہتا ہے؟"

میں درحقیقت اس بارے میں کوئی بھی صحیح فیصلہ کرنے سے قاصر تھا اگر حکومت جمیکا اس طرح ایک مجرم کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتی ہے تو پھر حکومتوں کا تصور ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے حکومت جمیکا اپنے دوستوں کے مشورے سے اس سلسلے میں ثابت قدم رہے اور ایک مجرم کی بات ماننے سے انکار کر دے۔ بلکہ اصولی طور پر یہی ہونا بھی چاہیے تھا‘ لیکن اس شکل میں جہاں تک اس شخص کی ذہنیت اور اس کی کارکردگی کی معلومات مجھے حاصل تھیں اور کچھ ہو یا نہ ہو لیکن یہ اپنے الفاظ کو عملی جامہ پہنا دے گا اور جو تباہی اس کے بعد تصور کی جاسکتی تھی وہ ایسی تھی کہ اس کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ بہرحال ایک ایسا سنسنی خیز ماحول‘ ایک ایسی وحشت ناک فضا پیدا ہوگئی تھی کہ خود لیوٹن ویلی کے رہنے والے بھی اس فضا سے متاثر نظر آتے تھے۔ رات گزر گئی‘ دن آگیا لوگوں کے معمولات جاری ہوگئے‘ لیکن میں نے ایک بات اور محسوس کی تھی کہ یہاں کام کرنے والے تمام افراد شدید سنسنی اور ہیجان کا شکار ہے‘ ممکن ہے دل میں تمام تر

مفادات کے باوجود وہ اس بات کو بہتر نہ سمجھ رہے ہوں کہ جمیکا کے عام رہنے والوں پر یہ مصیبت نازل ہو‘ لیکن ظاہر ہے کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ لیوٹن ڈلاز سے اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ لیوٹن ڈلاز نے ان لوگوں کو پندرہ دن کی مہلت دی تھی‘ اور اس دوران بہت سے اہم فیصلے ہو جانے تھے۔ بہرطور ہم لوگ اپنے آپ کو اس مسئلے میں بے بس پا رہے تھے اور خاموشی کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا ویسے مجھے ہنسی آرہی تھی۔ اس بار رخسار میرے ساتھ تھی ویسے تو بڑا تیس مار خان بنا ہوا تھا ہر مسئلے کو حل کر لیتا تھا لیکن اس بار کوئی ہیرو شپ نہیں دکھا سکا تھا اور رخسار کی موجودگی میں بے بس تھا لیکن اگر غور کیا جاتا تو میری بڑی کامیابی یہ تھی کہ رخسار مجھے واپس مل گئی تھی ایک عجیب گورکھ دھندہ تھا ایک عجیب کھیل تھا‘ ناقابل یقین‘ ناقابل سمجھ‘ بہرحال رات گزر گئی۔

ہمیں چونکہ ابھی کوئی اہم ذمے داری نہیں سونپی گئی تھی اس لیے ہم بے کار ہی تھے لیوٹن ڈلاز نے لوگوں کو اپنے اپنے کاموں میں مصروف بے شک کر دیا تھا لیکن غالباً ان کے مشاغل میں تھوڑی سی نرمی برتی گئی تھی اور وہ ٹیلی ویژن سیٹ جو جگہ جگہ لگا دیے گئے دن کی روشنی میں دوبارہ اپنا شروع کر چکے تھے‘ لیوٹن ڈلاز خود بھی یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ جمیکا کے عام باشندوں پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے اور نتیجہ اس کی توقع کے مطابق ہی تھا۔ ٹیلی ویژن سیٹ بڑی عمدگی سے جگہ جگہ کی تصاویر پیش کر رہے تھے۔

کنگسٹن اور دوسرے شہر میں ہنگامہ برپا تھا لیوٹن ڈلاز کا سٹیلائٹ پورے جمیکا کے شہروں کی تصاویر پیش کر رہا تھا۔ سڑکوں پر افراتفری تھی‘ لوگ جس طرح موقع مل رہا تھا بھاگ رہے تھے‘ گھروں کے سامنے سامان کے انبار لگے ہوئے تھے۔ جمیکن پولیس جگہ جگہ لوگوں کو کنٹرول کرتی پھر رہی تھی۔ وہی سب کچھ ہوا تھا جو لیوٹن ڈلاز نے سوچا تھا اور جس کا اظہار کیا تھا۔ میں اور رخسار تاسف بھری نگاہوں سے جمیکا کے رہنے والے عام باشندوں کی یہ بے کسی اور بے بسی دیکھ رہے تھے اور ہمارے ذہنوں میں غم و غصہ تھا کچھ بھی نہیں کرسکتے تھے اس سلسلے میں کوئی ایک بات بھی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ بڑے روح فرسا مناظر دیکھنے کو مل رہے تھے لوگوں کا انداز ایسا ہی تھا جیسے ابھی کچھ دیر کے بعد ہی ان پر قیامت نازل ہونے والی ہو۔ حکومت جمیکا کی طرف سے ابھی وہاں کے باشندوں کے لیے کوئی اعلان نہیں ہوا تھا‘ لیکن پولیس بہرحال انھیں کنٹرول کر رہی تھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس سلسلے میں میٹنگیں ہو رہی ہوں گی اور حکام سر جوڑے بیٹھے ہوں گے کہ انھیں کیا کرنا چاہیے۔ بہرحال انتہائی افسوسناک پہلو تھا۔ میں نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ حکومت جمیکا یا وہاں کے رہنے والوں کے لیے میں کچھ نہیں کر سکتا لیکن بہرحال میرا مشن تو جاری رہے گا اب جو کچھ ہوگا بعد ہی میں ہو سکتا ہے' سارے کھیل الٹے ہوگئے تھے' مجھے مختلف لوگوں نے مختلف مشن سونپے تھے لیکن آخر کار میں بڑی آسانی سے لیوٹن ڈلاز کے چنگل میں آگیا تھا اور اس نے میرے تمام رابطے ختم کر کے مجھے میرا مستقبل بتا دیا تھا۔ وہ اپنی برتری چاہتا تھا اور اس نے میرے لیے جو فیصلہ کیا تھا بلاشبہ ایک نکتہ نگاہ سے وہ بہترین فیصلہ تھا لیکن وہ میرے مزاج سے آشنا نہیں تھا اگر مجھے یہاں کوئی بھی بدترین کام سونپا جائے اور اس کی ویڈیو بنا کر روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے علاوہ ممکن ہے میرے ملک میں بھی بھیجی جائے اور لیوٹن ڈلاز یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ وہ شخص جو آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر وغیرہ کے لیے ہوا بنا تھا لیوٹن ڈلاز کے ہاں ایک قیدی کی حیثیت سے حقیر کام کر رہا ہے. تو میری ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا۔ کم از کم وہ جو میرے بارے میں جانتے تھے یہ علم رکھتے تھے کہ میں تو تھا ہی مستانہ اور اپنی دھن میں مگن' بھلا میرے اوپر کیا اثر پڑتا ہے' میں نے بے انتہا کامیابیاں حاصل کیں تو ناکامی بھی تو کامیابی کا ہی ایک حصہ ہوتی ہے' لیکن بہرحال یہ بے بسی میرے لیے افسوسناک تھی۔ میرا مقصد اپنی انا کی تسکین نہیں تھا لیکن دل میں یہ احساس تھا کہ کاش اس عفریت پر بھی قابو پایا جا سکے۔

ٹیلی ویژن پر جمیکا کی مصیبت کے مناظر صاف دیکھے جا سکتے تھے۔ وہاں مستقل وہی سلسلہ جاری تھا۔ لیوٹن ڈلاز ہر جگہ کا جائزہ لے رہا تھا۔ سمندر پر شدید رش تھا لوگ ہر ذریعے سے نکل جانا چاہتے تھے۔ غالباً جمیکن حکومت نے بھی یہ خطرہ مول نہیں لیا تھا کہ اپنے لوگوں کو روک کر انھیں موت سے ہمکنار کیا جائے ایک طرح سے لیوٹن ڈلاز کی دھمکی کو قبول کر لیا گیا تھا ہو سکتا ہے بہت جلد مختلف ممالک سے رابطے قائم کر کے ٹریفک کا بندوبست کیا جائے' سمندری جہاز اور خصوصی ہوائی جہاز حاصل کیے جائیں۔ پندرہ دن کا وقفہ غنیمت سمجھا جائے کیونکہ بہرحال لیوٹن ڈلاز نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ مجھے اندازہ تھا کہ میں اس وقت جمیکا کے ایک محفوظ گوشے میں بیٹھا ہوا ہوں لیکن دنیا کی نگاہیں جمیکا کی طرف لگ گئی ہوں گی اور اس کے بارے میں نہ جانے کہاں کہاں سے کیا کیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

پروگرام پیش کیے جا رہے ہوں گے ایک عجیب ہنگامہ' ایک عجیب افراتفری تھی جو مسلسل جاری تھی اور بڑے دردناک مناظر یہاں دیکھنے میں آ رہے تھے تو وہاں نہ جانے انسانوں پر کیا بیت رہی ہوگی انسان کے پاس کسی مسئلے کا کوئی حل نہیں ہوتا اور ایسی ہی جگہوں پر یہ احساس ہوتا ہے کہ انسانی سوچ کس قدر محدود ہے اور قدرت کے ہاتھ کس قدر وسیع۔ جس چیز کا انسانوں کے پاس کوئی حل نہیں ہوتا' وہاں سے قدرت کوئی ایسا ذریعہ پیدا کر دیتی ہے کہ انسان ہی انسان کے لیے نجات دہندہ بن جاتا ہے۔

رات کا وقت تھا میں اور رخسار کھانے سے فارغ ہوئے تھے ہم دونوں ہی اداس تھے کیونکہ تھوڑی دیر پہلے باہر سے آئے تھے اور ٹیلی ویژن پر مقامی لوگ دلچسپی سے جمیکا کے انخلا کا نظارہ کر رہے تھے۔ کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم ایک برآمدے نما جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اندرونی حصے سے کچھ آہٹیں سنائی دیں اور ہم چونک پڑے کیونکہ یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا تھا بلکہ اب تو ایلزا بھی نہیں آتی تھی۔ کسی اور سے بھی ایسی کوئی شناسائی نہیں تھی اس لیے اندرونی حصے کی آہٹیں باعث حیرت تھیں۔ ابھی ہم کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پائے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک شاندار عورت مسکراتی ہوئی ہماری جانب بڑھتی نظر آئی۔ میرا پورا وجود جھنجھنا گیا تھا اور شدت حیرت نے میرے اعصاب کشیدہ کر دیے تھے ایک نگاہ میں میں نے اسے پہچان لیا تھا۔

یہ کوئن میکوویا تھی۔ وہ عظیم عورت جسے میں کچھ عرصے سے بالکل فراموش کر بیٹھا تھا کامیاب و کامران مسکراہٹ کے ساتھ وہ ہمارے قریب پہنچ گئی۔ رخسار بھی شدت حیرت سے گنگ تھی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اس کے لیے بس یہی بات باعث حیرت تھی کہ یہ عورت ہماری رہائش گاہ کے اندرونی حصے سے برآمد ہوئی ہے کوئن میکوویا میرے سامنے آگئی اور اس نے رخسار کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہیلو رخسار' کیسی ہو تم؟“

رخسار نے احمقانہ انداز میں مجھے دیکھا' اس کے ہونٹ ہلے لیکن آواز نہیں نکل سکی۔ کوئن میکوویا میری جانب متوجہ ہوئی۔

”اور جناب دانش منصور صاحب' آپ نے تو ہمیں فراموش ہی کر دیا۔ بیٹھے بھی کیا پریشانی ہے' رخسار' دانش میرے دوست ہیں۔ بعد میں تم ان سے میرے بارے میں

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تفصیلات معلوم کرلینا' تم دونوں کو یک جان دیکھ کر مجھے جتنی خوشی ہوئی ہے' میں الفاظ میں
بیان نہیں کرسکتی' بیٹھو پلیز پریشان نہ ہو۔" وہ خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی' اس کا
اطمینان' اس کا انداز یقیناً اس کے شایان شان تھا لیکن مجھ پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے
تھے۔ میں خود بھی بیٹھ گیا۔ میکوویا نے کہا۔

"نہیں دانش تمہیں تو کم از کم حیران نہیں ہونا چاہیے میری آمد پر۔"

"کوئن۔"

"ہاں' ہاں اگر تم یہ سمجھتے ہو دانش کی تم اپنی مصروفیات میں گم ہو کر مجھے بھول گئے
تو میں جانتی ہوں کہ ایسا بھی نہیں ہے میں تم سے پہلی بات یہ کہوں گی کہ جو کچھ تم کرتے
رہے ہو' میں اس سے پورا پورا اتفاق کرتی ہوں' یہ نہ سمجھنا کہ ان لمحات میں گم ہو کر تم
جس طرح مجھ سے دور ہوگئے' میں بھی تم سے دور ہوگئی ہوں گی۔ اصل میں دانش تم نے
بلیک چینل میں جو مقام حاصل کرلیا ہے' وہ ایسا نہیں ہے کہ بلیک چینل تمہیں زندگی کے
کسی بھی لمحے میں فراموش کردے' ہم نے ہر طرح تم پر نظر رکھی ہے' تمہاری خبرگیری کی
ہے اور چونکہ تم کامیابی سے اپنی منازل طے کرتے رہے ہو اس لیے ہم نے کوئی مداخلت
نہیں کی' ہاں جب مداخلت کی ضرورت پیش آئی تو کوئن میکوویا تمہاری خدمت میں حاضر
ہے۔" اچانک ہی میرے اندر خوشی کا ایک طوفان لہریں لینے لگا' ایک دم سے میرے ذہن
میں روشنی ہی روشنی پھیل گئی' کوئن میکوویا' کی آمد بے مقصد نہیں ہے اور اب یہ مسئلہ
حل ہونے کو ہے' میں اپنی آواز کی کپکپاہٹ پر قابو نہیں پاسکا تھا۔ میں نے کہا۔

"سوری کوئن' ویری سوری اگر میرے یہ دن جو میرے اور تمہارے درمیان
کھوگئے تھے' تمہارے لیے باعث تکلیف ہوئے ہیں' تو میں خلوص دل سے معافی چاہتا
ہوں۔"

"ارے نہیں کیسی باتیں کررہے ہو' میں نے تمہارے کچھ بولنے سے پہلے یہ بات
واضح کردی ہے کہ اس دوران تم جو کچھ کرتے رہے ہو میں اس سے اتفاق کرتی ہوں۔ وہ
سب کچھ بھی میرے مشن کا حصہ ہے میں بھی تو دنیا سے برائیوں کا خاتمہ چاہتی ہوں اور
ان لوگوں کو زندگی سے دور کرنے کی خواہش مند ہوں جو اپنے آپ کو اس دنیا کو تباہ کرنے
کا حق دار سمجھتے ہیں۔ ان باتوں کو بالکل نظرانداز کردو' رخسار گم ہوگئی تھی۔ میں خود بھی

نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں ہے' اصل میں میری توجہ تمہاری جانب تھی' بہرحال تم نے
اسے پالیا' مجھے علم ہوگیا تھا' تم یقین کرو میں نے تمہاری پوری پوری نگرانی کی ہے اور یہ
خیال رکھا ہے کہ اگر کہیں تم بے بسی کی منزل میں داخل ہو جاؤ تو میں اپنا فرض پورا
کروں۔"

"کوئن میکوویا' شکرگزاری کے لیے وہ الفاظ نہیں ہیں میرے پاس جن کا صحیح طور پر
استعمال کرکے اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔"

"چلو ٹھیک ہے اگر اسی پر بضد ہو تو میں نے مان لیا اور میں خوش ہوں کہ بروقت
تمہارے پاس پہنچ گئی۔ رخسار اصل میں دانش منصور اس قدر متحیر ہیں کہ صحیح طور پر تم
سے میرا تعارف بھی نہیں کروا سکے میں اپنا تعارف کرادوں' کوئن میکوویا کے نام سے
پکاری جاتی ہوں' دانش منصور کی بہترین دوست ہوں اور ان کی بے پناہ عزت کرتی ہوں'
رخسار کسی کے سامنے اس کی تعریف کرنے کو لوگ ناپسند کرتے ہیں لیکن میں اپنے
جذبات کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتی' ایک پاکیزہ فطرت کا نہایت ہی دلیر نوجوان تمہاری
زندگی کا ہم سفر ہے اور تمہاری اس خوش بختی کے لیے میں تمہیں مبارک باد دیتی ہوں'
مزید یہ بھی کہ میری تمام تر دعائیں تمہارے ساتھ ہیں خیر دانش یہ تو رہا سارا معاملہ' تم
جانتے ہو یہاں میری آمد کا مقصد کیا ہے۔ میں بہ غور ان تمام حالات کا جائزہ لے رہی تھی
اور سوچ رہی تھی کہ وقت آجائے تو اپنا کردار سرانجام دوں' اس کے علاوہ دانش میں یہ
بھی چاہتی ہوں کہ بلیک چینل ان لمحات میں منظرعام پر آکر اپنی موجودگی کا اعلان کرے
اور اپنی افادیت ظاہر کرے' اس وقت میں اس پروگرام سے یہاں آئی ہوں۔"

میں اپنی ذہنی کیفیت کو کنٹرول کرنے کی لاکھ کوششیں کررہا تھا لیکن سنسنی اس
طرح بدن میں سماگئی تھی کہ آواز کی لرزشوں پر قابو پانا مشکل تھا۔ کوئن میکوویا نے کہا۔

"اور تم یہاں میرے دست راست ہو' اصل میں یہ سب کچھ میرے لیے غیرمتوقع
نہیں تھا اور لیوٹن ڈلاز پر میری گہری نگاہ تھی وہ جو کچھ کررہا تھا میں اس کا بہ غور جائزہ لے
رہی تھی' تمہیں اندازہ ہے کہ بلیک چینل میں ایسے شعبے موجود ہیں جو دنیا بھر میں اس قسم
کے لوگوں پر نگاہ رکھتے ہیں بلکہ لوگوں پر ہی نہیں ان حکومتوں پر بھی جن کے ارادے فاسد
ہوتے ہیں' مجھے بروقت اس بارے میں اطلاع ملی اور بہرحال ایسے کسی لمحے کا انتظار بڑا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ضروری تھا کیونکہ اگر میں خاموشی سے لیوٹن ڈلاز کا کھیل ختم کر دیتی تو کسی کو بلیک چینل کی افادیت کا پتا نہیں چلتا‘ میں تمھیں بلیک چینل کے منصوبے کے بارے میں تمام تفصیلات بتا چکی ہوں یوں سمجھ لو یہاں سے ہم بلیک چینل کا منظر عام پر آنے کا اعلان کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ہمیں جس ہنگامی صورت حال سے گزرنا ہوگا اس کے لیے ہم اپنے آپ کو مکمل طور سے تیار کیے ہوئے ہیں‘ کیونکہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ جہاں لوگ‘ حکومتیں بلیک چینل کی برتری کو خوش دلی سے قبول کریں گے‘ وہیں پر وہ طاقت ور ممالک جو کائنات پر اپنی اجارہ داری چاہتے ہیں اس تشویش کا شکار ہو جائیں گے کہ یہ بلیک چینل ہے کیا بلا اور کہیں وہ کسی طور ان کے مفادات میں حائل نہ ہو‘ چنانچہ اپنی تمام ذمہ داریاں میں نے بہ خوبی پوری کرلی ہیں اور ہم ہر طرح سے اپنے تحفظ کا بندوبست بھی کر چکے ہیں‘ تو یہ رہی تمام تر صورت حال اب میں تمھیں اپنا منصوبہ بتانا چاہتی ہوں۔ میں تو اس وقت ایک کھلونے کی مانند تھا جس میں کوئی تحریک نہیں تھی خاموشی سے کوئن میکوویا کا چہرہ دیکھنے کے سوا اور کچھ نہیں بول سکا۔ وہ کچھ دیر خاموش ہو کر کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔"

"اور میں اپنے اس منصوبے میں تمھارا مشورہ چاہتی ہوں‘ دانش منصور۔ ایک بات تو یہ ہے کہ لیوٹن ڈلاز کو بلیک چینل کے حوالے سے حکومت جمیکا اور ان خواہش مند لوگوں کے سپرد کردوں جو یہاں اس کے اقتدار کا خاتمہ چاہتے ہیں اور منشیات کے اس بہت بڑے اسمگلر کو گرفتار کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اس کے لیے میرے ذہن میں منصوبہ ہے کہ میں یہاں ایک ایسی نیند طاری کردوں کہ یہاں موجود سب لوگ مفلوج ہو جائیں اور اس کے بعد حکومت جمیکا کو دعوت دوں کہ وہ اپنی فورسز یہاں داخل کر دے‘ دوسری صورتحال یہ ہے کہ لیوٹن ڈلاز کو باقاعدہ چیلنج کرکے یہ کام سرانجام دیا جائے اس میں ذرا تھرل ہے‘ سسپنس ہے اور ہمارے لیے برتری کا ایک تصور ہے‘ حالانکہ برتری تو ہمیں دونوں طرح حاصل ہو جائے گی لیکن یہ ایک الگ انداز ہوگا‘ میرے دل میں یہی تصور ہے۔"

"لیکن کوئن ان دونوں کاموں کا طریقہ کار کیا ہوگا؟"

"میں تمام انتظامات کرکے آئی ہوں‘ بلیک آرمی کے ایسے اہلی میٹس میرے ساتھ

ہیں جو یہاں اپنی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں‘ میں انسانوں کو اپنے ساتھ نہیں لائی‘ کیونکہ ان کے لیے خطرات مول نہیں لے سکتی تھی لیکن ایسے اہلی میٹس اپنے ساتھ لائی ہوں‘ جن سے میں اپنا کام مکمل کر سکتی ہوں‘ میرے پاس دونوں طریقہ کار ہیں‘ ہم ان کا ٹی وی اسٹیشن اور راکٹ ایریا اپنے قبضے میں کیے لیتے ہیں اور ایک منصوبہ میرے اپنے ذہن میں بھی ہے کہ میں راکٹ ڈائریکشن بدل دوں اور اس کا رخ لیوٹن ویلی ہی کی جانب کردوں یعنی راکٹ میں لوڈ ایٹم بم راکٹ کی فضا میں پرواز کرنے کے بعد لیوٹن ویلی ہی کو نشانہ بنائے اور اور پھر لیوٹن ویلی کے رہنے والوں کو یہ وارننگ دوں کہ اگر انھوں نے خود کو جمیکن فورسز کے حوالے نہیں کر دیا تو چند گھنٹوں کے اندر اندر لیوٹن ویلی کا وجود فنا ہو جائے گا اور جو کام وہ کنگسٹن میں کرنا چاہتے تھے وہ لیوٹن ویلی میں ہو جائے گا۔ ایک اور تصور یہ ہے کہ خاموشی سے ان لوگوں کو بے ہوشی کی نیند سلا دوں اور جمیکن فورسز کو یہاں داخلے کی اجازت دے دوں۔ یہ دونوں کام میرے لیے مشکل نہیں ہوں گے‘ کیا سمجھے‘ تم ایک کردار کو بھول گئے تھے لیکن مجھے اندازہ ہے کہ یہاں تمھارے ساتھ ایسے ہی غیر متوقع حالات پیش آئے ہوں گے کہ تمھیں اس کردار کو بھولنا پڑا۔"

"کون سا کردار؟" میں نے سوال کیا۔

"ایک مظلوم لڑکی جس کے دل میں صرف ایک خواہش ہے وہ یہ کہ وہ اپنے خاندان کے قاتل سے انتقام لے سکے۔ بڑی بے بس‘ بڑی لاچار لڑکی تھی وہ‘ شیریا کو بھول گئے تھے شاید تم؟"

"نہیں میڈم‘ میں اسے بھولا نہیں تھا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس نے ایک شخص ہنٹر لائن کا سہارا حاصل کرلیا تھا اور ایک دم اپنا نظریہ تبدیل کرکے مجھ سے الگ ہوگئی تھی‘ دوسری بات یہ کہ یہاں میں جس انداز میں پہنچا وہ میرے لیے غیر متوقع تھا اور مجھے اس کی امید نہیں تھی۔"

"ہاں وہ لڑکی مجھے مل گئی۔ اصل میں ہنٹر لائن نے اسے سبز باغ دکھائے تھے‘ وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا اور اس لڑکی کو اس نے یہ یقین دلایا دیا تھا کہ لیوٹن ڈلاز اس کی مٹھی میں ہے اور اس کا کام صرف وہ کرا سکتا ہے‘ لڑکی فوراً اس کی جانب متوجہ ہوگئی تھی پھر جب ہنٹر لائن نے اس پر دست درازی کرنا چاہی تو اس نے ہنٹر لائن کو قتل کر دیا اور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

خود جمیکن پولیس کے ہاتھوں میں پڑ گئی۔ میں نے اتفاقیہ طور پر اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اسے وہاں سے نکال کر اپنے ساتھ لے آئی ہوں۔ یوں سمجھو زندہ انسانوں میں صرف وہی ایک ہے جسے میں یہاں تک لائی ہوں۔" میں خاموشی سے کوئن میکوویا کو دیکھتا رہا۔ رخسار کی زبان پر تو تالے لگ گئے تھے۔ یہ ساری سوچیں اس کے ذہن سے دور تھیں اور اس بے چاری کے سمجھنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ بہر طور کوئن میکوویا کے دونوں منصوبے قابل غور تھے اور اب چونکہ میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا اور میری ذہنی قوتیں واپس آگئی تھیں چنانچہ میں بھی غور کر رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے' مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئن میکوویا کتنی ہی پراسرار قوتوں کی مالک سہی لیکن انسانی فطرت سے دور نہیں ہے۔ اس کی دلی آرزو ہے کہ بلیک چینل منظر عام پر آئے تو اس پورے زور و شور کے ساتھ آئے جس سے اس کی طاقت کا صحیح مظاہرہ ہو سکے۔ یہ بھی ایک رسک تھا۔ ایک ایڈونچر تھا اور بہرحال اب میں اتنا بزدل بھی نہیں تھا کہ اس ایڈونچر سے ڈرتا۔ میں نے کوئن میکوویا کی خواہش کے مطابق ہی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"بلیک چینل کو ہم منظر عام پر لا رہے ہیں کوئن' تو میرے خیال میں اس کی شان برقرار رہنی چاہیے' میں آپ کے دوسرے منصوبے سے اتفاق کرتا ہوں۔" کوئن میکوویا مسکرا دی پھر بولی۔

"اور یقین کرو میری بھی دلی خواہش یہی تھی دانش لیکن اگر تم دوسرے مرحلے کا مشورہ دیتے تو میں اسے روانہ کرتی' اچھا اب سنو' جب ہمیں یہ کام کرنا ہے تو پھر اس سلسلے میں ہم زیادہ وقت نہیں ضائع کریں گے۔ آج رات کو میں یہ عمل کر رہی ہوں کہ ٹی وی اسٹیشن اور لاکٹ ایریا پر کنٹرول حاصل کیے لیتے ہیں اور اس کے لیے ہمیں مقامی لوگوں کے لیے کچھ اقدامات کرنا ہوں گے تاکہ وقت سے پہلے اس صورت حال کا اندازہ نہ ہو جائے۔"

"کوئن' وہ لڑکی شیریا کہاں ہے؟"

"بالکل محفوظ مقام پر ہے' میں اسے بھی یہاں نہیں لانا چاہتی تھی لیکن اس کی آرزو پوری کرنا بھی ضروری ہے۔ ہم آج ہی رات کو لیوٹن ڈلاز کو بھی اپنے قبضے میں

کر لیں گے اور اس کے لیے کسی مناسب جگہ کا انتخاب کیے لیتے ہیں۔" میں سحرزدہ نگاہوں سے میکوویا کو دیکھنے لگا۔ وہ نہایت پر اطمینان انداز میں یہ الفاظ ادا کر رہی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس بھیانک جگہ پر اسے مکمل کنٹرول حاصل ہو اس نے مسکرا کر رخسار کی جانب دیکھا اور بولی۔

"سوری رخسار' میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں کے دلی جذبات ایک دوسرے کے لیے کیا ہیں لیکن کچھ وقت کے لیے دانش منصور کو تم سے ادھار لے رہی ہوں۔ محسوس تو نہیں کرو گی؟"

"نہیں۔" رخسار نے مدھم سی آواز میں کہا اور کوئن میکوویا ہنسنے لگی پھر بولی۔

"تو فی الحال میں تمہارے پاس موجود ہوں۔ اصل میں ہم لوگ' میرا مطلب ہے میں اور میرے اہم ساتھی سمندری راستے سے یہاں پہنچے ہیں کیونکہ مجھے اپنے ساتھ وہ تمام چیزیں بھی لانی تھیں جنھیں یہاں استعمال کیا جائے گا۔ اس لیے سب میرین سے آمد ضروری تھی اور اس کے بعد میں نے یہاں کی کافی چیزوں کا جائزہ لیا ہے' یوں سمجھ لو میں اپنا آدھا کام مکمل کر کے تمہارے پاس آئی ہوں دانش منصور اور اب یہیں پر ہم اپنا ہیڈ کوارٹر بنائے لیتے ہیں۔ ہمیں عارضی طور پر یہ ہیڈ کوارٹر درکار ہو گا کیونکہ اس کے بعد ہمارا اپنا کام شروع ہو جائے گا۔"

"جی کوئن۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ کوئن میکوویا بولی۔

"میرے پاس' یہ ایک چھوٹی سی مشین ہے بس سمجھ لو یہی ہمارے سارے کام سر انجام دے گی۔ میں نے ایک ٹرانسمیشن سسٹم قائم کر لیا ہے اور سب میرین سے یہ تمام چیزیں براہ راست یہاں ٹرانسمیٹ ہو جائیں گی۔" وہ واپس اندر گئی اور مجھے بھی اس نے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ رخسار کو بھی اس نے خود ہی رک کر ساتھ آنے کے لیے کہا تھا اور اندر جاتے ہوئے بولی تھی۔

"کسی بھی مسئلے میں تم ہم لوگوں سے دور نہیں ہو رخسار' بلکہ یوں سمجھ لو کہ اس مشن میں تم ہمارے برابر کی شریک ہو۔" رخسار بھی کسی قدر سنبھل گئی تھی' حالانکہ کوئن میکوویا اس کے لیے ایک بالکل اجنبی شخصیت تھی لیکن میرے اور اس کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اس سے رخسار نے کم از کم اتنا اندازہ ضرور لگا لیا تھا کہ میرے اور کوئن

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے درمیان گہرے روابط ہیں۔ چنانچہ اب وہ اپنے آپ کو مستعد ظاہر کر رہی تھی۔ ہمارے ہی کمرے میں جہاں ہم لوگ سوتے تھے ایک بڑا سا چرمی بیگ رکھا ہوا تھا اور یہ اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ کوئن میکوویا ہماری نظروں سے پوشیدہ اس کمرے تک کیسے پہنچی۔ ہاں وہ عقبی کھڑکی جو ہمیشہ بند رہتی تھی پوری کی پوری کھلی ہوئی تھی اور میں اسے اہم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ کوئن میکوویا جو کچھ تھی اس کا مجھے اندازہ تھا رخسار کو نہیں' میں سائنسی دور کی اس ساحری جادوگر عورت کو اچھی طرح جانتا تھا۔ جس نے نہ جانے کتنے طلسم اپنے وجود میں پیوست کر لیے تھے۔ چرمی بیگ کی زپ کھول کر اس نے اس میں سے ایک مشین نکالی اور اس باہر رکھ دیا پھر اچانک ہی چونک کر بولی۔

"دانش' غیر متوقع طور پر کبھی تمہارے پاس کوئی تم سے ملنے تو نہیں آجاتا؟"

"ایسا بالکل نہیں ہوتا کوئن لیکن اس کے باوجود میں دروازے بند کیے دیتا ہوں۔ ایک لڑکی کبھی کبھی آجاتی ہے جو یہاں میری اٹینڈنٹ تھی اور اب بھی کبھی کبھی چکر لگالیتی ہے۔" میں احتیاطاً باہر گیا اور پھر میں نے وہ دروازے بند کر دیے جنھیں اس سے پہلے کبھی بند کرنے کی ضرورت نہیں پیش آتی تھی۔ وہ کھڑکی بھی میں نے بند کر دی تو کوئن میکوویا نے کہا۔

"نہیں اسے کھلا رہنے دو' یہ ہمارے لیے اہمیت کی حامل ہے۔" میں نے اس کے کہنے پر کھڑکی کھلی چھوڑ دی۔ کوئن میکوویا اس دوران مشین پر مصروف رہی تھی۔ اس نے چھوٹے چھوٹے کئی کام رخسار کے سپرد بھی کیے تھے۔ رخسار اب پوری توجہ کے ساتھ اس کے ساتھ مصروف ہوگئی تھی پھر اس کے بعد کوئن نے اس مشین کو ایک وسیع ایریا میں پھیلا دیا۔ میں اس کا بغور جائزہ لے رہا تھا اور یہ طلسمی عورت اپنا کام جاری رکھے ہوئے تھی۔ مشین ہی سے اس نے ایک وائرلیس سیٹ اٹھایا اور اس کا بٹن آن کرکے بولی۔

"ہیڈن' ہیڈن میں میکوویا بول رہی ہوں۔"

"یس میڈم۔" دوسری جانب سے آواز آئی اور بالکل یہی محسوس ہوا جیسے بولنے والا چند گز کے فاصلے سے بول رہا ہو۔

"پوزیشن بتاؤ۔"

"میڈم ہمارا اپنے ایریا میں مکمل کنٹرول ہے' کچھ سمندری جہاز کچھ فاصلے پر موجود ہیں لیکن ہم نے سب میرین کو نظر نہ آنے والی شعاعوں میں محفوظ کر لیا ہے اور وہ لوگ ہمارے سگنل موصول نہیں کر سکتے ابتداء میں انھوں نے ٹرائی کی تھی لیکن بعد میں اپنے میسج کو غلط فہمی سمجھ کر وہ مطمئن ہوگئے ہیں۔"

"ویری گڈ' اچھا اب یوں کرو کہ میرینز کو بھیجنا شروع کر دو' ترتیب قائم رکھنا' میں تمہیں مستقل ہدایات دیتی رہوں گی۔"

"یس میڈم۔" ہیڈن نے جواب دیا۔ رخسار ایک دیوار سے لگ کر کھڑی ہوگئی تھی اور پر شوق نگاہوں سے کوئن میکوویا کی کارروائیاں دیکھ رہی تھی جو چھوٹی سی مشین ہینڈ بیگ میں رکھ کر لائی گئی تھی اس کے مختلف کل پرزے کھول کر ایک وسیع ایریا میں بچھا دیا گیا تھا۔ میں اس کے درمیان سفید رنگ کی ایک پلیٹ دیکھ رہا تھا جو زمین پر ٹکی ہوئی تھی اور اس پلیٹ سے اب ہلکی ہلکی نیلی شعاعیں نشر ہونے لگی تھیں۔ مشین کے مختلف ڈائل بھی اسپارک کرنے لگے تھے۔ کوئن میکوویا نے ایک طرف کھڑے ہوکر رخسار کو بھی اس کی جگہ سے اسی طرف بلا لیا' ہم دلچسپ نگاہوں سے میکوویا کی اس سائنسی کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ چند ہی لمحات کے بعد سفید رنگ کی پلیٹ پر کچھ دھبے نمودار ہوئے اور اس کے بعد ایک سیاہ وجود بلند ہوتا چلا گیا۔ ایک عجیب طریقہ کار تھا۔ بس یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سفید پلیٹ شعاعوں میں گھر گئی ہو اور وہ کوئی خاص چیز اگل رہی ہو' تب میں نے ایک تقریباً ساڑھے تین فٹ کے روبوٹ کو سفید پلیٹ پر مکمل ہوتے ہوئے دیکھا۔ کوئن میکوویا کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ تھا۔ اس نے اس کے بٹن دبائے اور روبوٹ مشین سے اتر کر ہمارے سامنے کی دیوار کے نزدیک جا کھڑا ہوا۔ پلیٹ پر پھر عمل شروع ہوگیا تھا اور اس پر دوسرا روبوٹ نمودار ہو رہا تھا۔ میں تو خیر کوئن میکوویا کو اچھی طرح جانتا تھا لیکن رخسار کے لیے یہ سب کچھ بڑی طلسمی حیثیت کا حامل تھا اس نے میرے ہاتھ کی کلائی پکڑی تھی اور کلائی پر اس کے ہاتھ کی گرفت شدید ذہنی ہیجان کا پتا دیتی تھی۔ دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا روبوٹ بالکل ساکت تھا' دوسرا روبوٹ' تیسرا' چوتھا یہاں تک کہ آٹھ روبوٹ نمودار ہوگئے اور کوئن میکوویا نے وائرلیس سیٹ پھر اٹھا لیا۔

"ہاں ہیڈن' اب ضروریات کی وہ چیزیں جو بیگ نمبر سات میں ہیں مجھے بھیج دو۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یس میڈم۔" پھر کارروائی ہوئی اور ایک اور چمڑے کا ہینڈ بیگ سفید پلیٹ پر نمودار ہوا' کوئن میکوویا نے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا تھا۔ ہیڈن کی آواز پھر سنائی دی۔

"یس میڈم اور کچھ؟"

"نہیں مستعد رہو۔ او کے میں سسٹم آف کر رہی ہوں۔"

"یس میڈم او کے۔" سفید پلیٹ بجھ گئی اور کوئن میکوویا ہینڈ بیگ ایک جانب رکھ کر مشین کو فولڈ کرنے لگی اور تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ پراسرار مشین اسی ہینڈ بیگ میں واپس پہنچ گئی جس میں سے اسے نکالا گیا تھا۔ آٹھوں روبوٹ ساکت کھڑے ہوئے تھے اور ان میں کوئی تحریک نہیں تھی۔ میکوویا نے ہینڈ بیگ ایک جانب رکھنے کے بعد دوسرا ہینڈ بیگ کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے سفید سلنڈر اور نہ جانے کیا کیا الا بلا بھری ہوئی تھیں۔ عمرو عیار کی زنبیل معلوم ہوتی تھی۔ ایک روایتی عمل تھا اس کا میکوویا نے یہ سفید ٹیوب ایک ایک کرکے روبوٹس کے سامنے والے سینے کے حصے کے قریب ایک مخصوص جگہ میں نصب کرنا شروع کردیں اور اس کے بعد اس نے ایک روبوٹ کنٹرول سے ان روبوٹس کو چیک کیا' نمبر کے مطابق ایک ایک روبوٹ متحرک ہوا اور آہستہ آہستہ چہل قدمی کرنے لگا۔ مشینی انسان جس طرح یہاں ٹرانسمیٹ ہوئے تھے۔ یہ ایک نہایت انوکھا عمل تھا۔ بہرحال وہ سب متحرک تھے اور اپنے اپنے کام کرنے کے لیے تیار۔ میکوویا نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"صرف یہ آٹھ افراد پورے لیوٹن ویلی کو تباہ کرسکتے ہیں ہم نے انھیں افراد اس لیے کہا کہ یہ صرف مشینیں نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو کسی انسان میں ہوسکتی ہیں۔ وقت اور موقع کی نزاکت سے یہ خود اپنے لیے راہ متعین کرسکتے ہیں اور انھیں فوری ہدایت دینے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔" میں ایک ٹھنڈی سانس لینے کے سوا اور کچھ نہ کرسکا' کوئن میکوویا نے کہا۔

"اب ہم اپنا آپریشن شروع کرتے ہیں' تم لوگ یہ ماسک پہن لو۔" کوئن میکوویا نے دو بڑے سائز کے ماسک نکال کر مجھے اور رخسار کو دیے اور میں نے رخسار کو ماسک لگایا پھر دوسرا اپنے چہرے پر چڑھالیا۔ میکوویا بولی۔ "تمہیں ایک گھنٹے تک یہ ماسک لگانے ہوں گے۔ اصل میں میری خواہش ہے کہ یہاں میں کوئی خطرہ مول نہ لوں اور جو کام

آسانی سے ہوسکتا ہے اس میں آسانیاں حاصل کروں' بجائے اس کے کہ مجھے زبردستی خون ریزی کرنی پڑے' میں ان لوگوں کو انہی کے جوتے سے مارنا چاہتی ہوں تاکہ جو بڑے بڑے دعوے لیوٹن ڈلاژ نے کیے ہیں ان پر اسے خود ہی شرمندگی ہو ورنہ میرے سامنے اور بھی آسان راستے تھے فی الحال کیونکہ رخسار تمہارے ساتھ ہے اس لیے ڈیئر دانش تم یہاں آرام کرو میں تھوڑا سا کام کرکے واپس آتی ہوں۔ یہ تمام چیزیں یہیں موجود ہیں' اپنے کام کی تکمیل کرلوں اس کے بعد تمہیں اس کی تفصیل بتاؤں گی' اجازت ہے؟"

"میں آپ کو اجازت دے سکتا ہوں کوئن۔" میں نے کہا۔

"بس ذرا خیال رکھنا ماسک ضروری ہے۔" اس نے کہا اور پھر روبوٹ کنٹرول کو اپنے چہرے کے قریب کرکے روبوٹس کو ہدایت دینے لگی۔ نمبر کے مطابق ایک' ایک روبوٹ آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑنے لگا اور انسانوں کی طرح چلتا ہوا اس جگہ سے باہر نکل آیا۔ رخسار چکراتی ہوئی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ میں بھی ساکت تھا آخری روبوٹ نکل جانے کے بعد کوئن میکوویا نے مسکرا کر ہماری جانب ہاتھ ہلایا اور خود بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر نکل گئی۔ رخسار نے آہستہ سے کہا۔

"کیا اسے اس ماسک کی ضرورت نہیں ہے؟" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔

"نہیں۔"

"کیوں؟"

"بس رخسار' میکوویا کی کہانی بہت طویل ہے' میں تمہیں سناؤں گا' یقین نہیں کر پاؤ گی' بس اس سے اندازہ لگالو کہ آخر وہ اس کمرے سے کیسے برآمد ہوئی؟"

"میں خود حیران ہوں۔"

"وہ ایسی ہی پراسرار قوتوں کی مالک ہے' تم نے دیکھ ہی لیا ہوگا کہ یہ مشینی انسان کس طرح یہاں پہنچے؟"

"خدا کی قسم ویسے تو بہت کچھ لکھا' پڑھا اور سنا ہے لیکن آنکھوں سے دیکھنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ یہ مشین اور اس پر نمودار ہونے والے یہ چھوٹے چھوٹے روبوٹ پھر ان کا فنکشن' یہ ساری چیزیں کسی ٹی وی سیریل کے سائنس فکشن کی تو ہوسکتی ہیں' حقیقت

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس طرح سامنے آجائیں گی، کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔"

"ہاں ویسے وہ یقینی طور پر کوئی موثر قدم اٹھا لے گی۔ رخسار کتنی عجیب بات ہے، اس کام میں بھی میری شرکت ہو ہی گئی۔ ورنہ صحیح معنوں میں بڑی بے بسی محسوس کر رہا تھا اور یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ مشن شاید کامیاب نہ ہو سکے۔ مجھے تمہاری تلاش تھی رخسار اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں نے اس سلسلے میں بڑے صبر و سکون سے کام لیا اور سارے کام تقدیر پر چھوڑ دیے میں نے کسی دیوانگی کا مظاہرہ نہیں کیا تمہاری تلاش کے لیے لیکن قدرت نے ہمیشہ میری اسی طرح مدد کی ہے، مجھے اب بھی وہ حاصل ہو گیا' جس کا میں خواہش مند تھا اور تم اس طرح میرے پاس پہنچ گئیں۔ حالانکہ تم دشمن کے قبضے میں تھیں۔" رخسار نے اسی سکون کے ساتھ کہا جو اس کی زندگی میں رچا بسا ہوا تھا۔

"اور شاید تم یقین نہ کرو دانش میں جانتی تھی کہ میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔ میں آخر کار تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی۔ دوسری صورت یہ تھی کہ اگر میری عزت و آبرو کو کوئی خطرہ لاحق ہوتا تو میں بحالت مجبوری اپنی زندگی موت کے حوالے کر دیتی۔ میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا تھا۔" ہم لوگ باتیں کرتے رہے۔ باہر کوئن میکوویا اپنا کام انجام دیتی رہی۔ رخسار کی موجودگی میں سکون کا ایک لامتناہی سمندر میرے اردگرد پھیلا ہوا تھا اور بدترین حالات میں بھی مجھے کسی الجھن کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ جب کوئن میکوویا واپس آئی تو ہمیں حیرت ہوئی کہ ایک گھنٹا کتنی جلدی گزر گیا ہے۔ کوئن سنجیدہ انداز میں ہمارے سامنے آبیٹھی پھر اس نے کہا۔

"اور اب صورت حال یہ ہے کہ ہم اب اس وقت حکومت جمیکا کو دعوت دے دیں کہ اپنی فورسز لیوٹن ویلی بھیج دے اور یہاں آکر اس بدنام مجرم اور اس کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر لے تو یہ باآسانی ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جمیکن حکومت یہ خطرہ مول لینے پر تیار نہ ہو اور اسے بھی کوئی فراڈ سمجھے، لیکن میں ایسا کرنا بھی نہیں چاہتی تھی میں نے دوسرا ہی طریقہ کار مناسب سمجھا تھا۔"

"کیا صورت حال ہے کوئن؟"

"اس وقت لیوٹن ویلی میں کوئی ذی ہوش باقی نہیں ہے سب گہری نیند سو رہے ہیں لیکن یہ نیند چند گھنٹوں کے لیے ان پر طاری رہے گی اور اس کے بعد ان پر سے گیس کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

اثرات زائل ہو جائیں گے۔ وہ محسوس بھی نہ کر سکیں گے کہ وہ غیر اختیاری طور پر سوئے ہیں۔ بس اس کے بعد اپنے عمل کا آغاز کریں لیکن ڈیئر دانش اب تمہیں اور رخسار کو یہاں سے چلنا ہے۔ تھوڑی سی غذائی ضروریات کا انتظام کر لو کیونکہ ممکن ہے ہمیں کچھ زیادہ وقت لگ جائے۔ سارا کام تکمیل تک پہنچانے کے بعد ہی ہم یہاں سے جائیں گے۔ میں ایک کھیل کھیلنا چاہتی ہوں۔ بس اس کے بعد ہم یہاں سے نکل جائیں گے' کیا خیال ہے' کچھ وقت لگ جائے گا' ان اشیاء کی فراہمی میں.........."

"نہیں' ہم لوگ ابھی بندوبست کر لیتے ہیں۔"

"تم چلو میں اس وقت تک اس مشین کو سمیٹتی ہوں۔" کوئن میکوویا نے کہا اور میں اور رخسار وہاں سے نکل آئے' کچن سے ہم نے تمام ضروری سامان لیا رخسار بھی بغیر کوئی سوال کیے یہ سارے کام کر رہی تھی' کوئن میکوویا ہماری منتظر تھی' ہم واپس آگئے تو وہ بولی۔

"آجاؤ اس وقت لیوٹن ویلی ایسی آزاد مملکت ہے جہاں سارے انسان سو رہے ہیں اور ہم چند ہیں جو اس وقت اس کے مالک ہیں آؤ میرے ساتھ۔" ہم باہر نکل آئے راستے میں میں نے کوئن میکوویا سے صرف ایک سوال کیا۔

"کوئن آپ نے کہا تھا کہ شیریا بھی آپ کے ساتھ ہے۔"

"ہاں' وہ میرے ساتھ ہے اور بالکل محفوظ ہے اصل میں میں نے اس کے کھیل کے لیے اسے آزاد چھوڑ دیا ہے۔" کوئن میکوویا نے مختصراً کہا اور خاموش ہو گئی اور میں نے بھی اس بارے میں کوئی اور سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن میرے ذہن میں اس کے الفاظ گردش کر رہے تھے۔ وہ محفوظ ہے اور میں نے اسے اس کے کھیل کے لیے آزاد چھوڑ دیا ہے۔ میں شیریا کا کھیل جانتا تھا۔ کیا وہ تنہا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

راستے بالکل سنسان اور خاموش تھے۔ ہم ماسک اتار چکے تھے لیکن فضا میں ایک ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ لگے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹ بدستور آن تھے۔ کوئن میکوویا ہمیں گائیڈ کرتی ہوئی' آخر کار ایک جگہ رک گئی میں نے ایک نگاہ میں اس علاقے کو پہچان لیا۔ یہ وہ جگہ تھی جو ممنوعہ علاقہ تھی اور یہاں ریڈیو اسٹیشن اور ٹی وی اسٹیشن

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بنا ہوا تھا' ٹی وی ریڈیل اور پوسٹر صاف نظر آرہے تھے لیکن اس عمارت میں داخلے میں ذرہ برابر مداخلت نہیں ہوئی اور ہم اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ میں چاروں طرف سنسنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا' کوئن میکوویا نے خود ہی میری حیرت دور کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں صفائی کر دی گئی ہے' صفائی کا مطلب سمجھتے ہو ڈیئر دانش' مطلب یہ کہ یہاں جو لوگ اپنی ڈیوٹیوں پر متعین تھے انھیں بے ہوش کرکے دوسری جگہ پہنچا دیا گیا ہے اور یہ جگہ اب بالکل خالی ہے' ہم یہیں سے اپنے تمام پروگراموں کا آغاز کریں گے ویسے مطمئن رہنا اس طرف اگر کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو وہ اس کی زندگی کا آخری نظارہ ہوگا۔ اصل میں' میں نے کچھ اور انتظامات بھی کیے ہیں۔ چلو تمہیں دکھاتی ہوں۔" کوئن میکوویا بولی اور اس طرح اندر داخل ہوگئی' جیسے اس عمارت کے چپے چپے سے واقف ہو۔ یہ واقفیت تھوڑی دیر پہلے اس کی گمشدگی کے دوران کی ہی ہوسکتی تھی کیونکہ ظاہر ہے وہ بھی پہلی بار ہی یہاں آئی تھی پھر وہ اس بڑے پروجیکشن ہال میں پہنچ گئی' جہاں زبردست نشریاتی نظام موجود تھا۔ بڑے بڑے ٹی وی اسکرین اور ان کا کنٹرول سسٹم۔ یہیں سے لیوٹن ڈلاز حکومت جمیکا کو اپنے پیغامات نشر کر رہا تھا اور لاتعداد کیمرے اس کی تفصیلات نشر کرکے سنسنی پیدا کر رہے تھے۔

ہم بڑے پر اطمینان انداز میں اندر داخل ہوگئے۔ یہاں ایک روبوٹ موجود تھا۔ کوئن میکوویا نے وہ سیٹ سنبھال لی' جو یقینی طور پر اس سے پہلے لیوٹن ڈلاز استعمال کرتا رہا تھا۔ لیوٹن ڈلاز کا یہاں کوئی پتا نہیں تھا۔ میں اور رخسار بھی کوئن میکوویا کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اس نے کہا۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں سے وہ بدبخت اپنی کارروائیاں کر رہا تھا۔ یہ سارا کنٹرول سسٹم میں نے سمجھ لیا ہے' اب میں تمہیں صورت حال بتادوں۔ ہم صبح ہونے کا انتظار کریں گے۔ لیوٹن ڈلاز کے لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ یہاں کیا کچھ ہوچکا ہے راکٹ کنٹرول ایریا بلیک آرمی کے چار روبوٹس کے سپرد ہے اور وہاں کوئی نہیں پھٹک سکتا' جو لوگ وہاں کنٹرول پر تھے انھیں قبضے میں کرلیا گیا ہے اور وہاں ہمارا مکمل کنٹرول قائم ہے' کوئی ادھر نہیں آسکتا۔ صبح روشنی ہوتے ہی ہم اپنی نشریات کا آغاز کردیں گے۔ ویسے جمیکا کا حال دیکھو' بے چارے بدترین مشکلات کا شکار ہیں۔" کوئن میکوویا نے کچھ بٹن دبائے

اور وہ تمام مناظر نمایاں ہوگئے۔ جو اس سے پہلے ہم لوگ نصب شدہ ٹیلی ویژن پر دیکھتے رہے تھے۔ جمیکا میں دن رات افراتفری جاری تھی' بندرگاہوں پر لوگ جہازوں میں اپنی باری آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ ائرپورٹ پر اتنا ہجوم تھا کہ جہاں تک نظر جاتی لوگ اپنے سازو سامان کے ساتھ بیٹھے نظر آتے' شہر میں فورسز لوگوں کو مختلف امداد فراہم کر رہی تھیں' ہر شخص برے احوال اور ہر چہرہ خوف و دہشت کی تصویر نظر آرہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے پریشان حال پھر رہے تھے۔ روتی ہوئی عورتیں ادھر سے ادھر دوڑ رہی تھیں ایک عجیب قیامت خیز منظر تھا۔ میں نے اس منظر سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئن یہاں زندگی بے شک سو رہی ہے لیکن وہاں جو کچھ ہو رہا ہے' کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم صبح ہونے کا انتظار نہ کریں۔"

میکوویا میرا چہرہ دیکھنے لگی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔ "واقعی بات تو ٹھیک ہے' صبح کو ہم اپنے مقاصد کا آغاز کردیں گے اگر ہم اپنی نشریات کا ابھی سے آغاز کردیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے اب یہاں کا کنٹرول ہمارے قبضے میں ہے۔ ویری گڈ دیکھو اتنی چھوٹی سی بات ہے لیکن انداز فکر تبدیل ہوگیا۔ ٹھیک ہے تو پھر آغاز کرتے ہیں۔" میکوویا کنٹرول سسٹم پر ہاتھ دوڑانے لگی اور چند لمحات کے بعد اسکرین پر سفیدی پھیل گئی۔ کوئن میکوویا نے جان بوجھ کر وہ کیمرا آن نہیں کیا تھا جو اس سے پہلے لیوٹن ڈلاز کی تصویر اور اس کے بعد کوئن میکوویا کی تصویر نشر کرسکتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنا چہرہ نمایاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔ آخر کار اس کی آواز ابھری۔

"میں حکومت جمیکا سے مخاطب ہوں حکومت جمیکا اور جمیکا کے رہنے والے اور وہ سب جہاں میری آواز سنی جارہی ہے' میری جانب متوجہ ہو جائیں۔ میں آپ لوگوں کو ایک نیا پیغام دینا چاہتی ہوں' براہ کرم شور و شر' ہنگامہ اور بھاگ دوڑ ترک کرکے میرا پیغام سنیں آپ لوگ میری جانب متوجہ ہو جائیں۔ ساری بھاگ دوڑ ترک کردیں' اور جو کچھ میں کہہ رہی ہوں اس پر غور کریں۔ میں آپ لوگوں کے فائدے کے لیے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ سنیئے میں آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ آپ میں سے ہر شخص اپنے لیے بہتری محسوس کرے اور میری جانب متوجہ ہو جائیے براہ کرم میری آواز پر توجہ دیجیے۔ یہی آواز آپ اس سے پہلے لیوٹن ڈلاز کی سن چکے ہیں اس چینل پر میں آپ سے مخاطب

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوں۔ آپ میں سے ہر شخص جب پرسکون ہو جائے گا تو میں آپ کو اپنے مقصد سے آگاہ کروں گی۔" کوئن میکوویا نے سسٹم پھر چینج کیا اور جگہ جگہ لوگوں کو ساکت و جامد پایا۔ افراتفری میں بھی کمی محسوس ہوئی لیکن وہ سب لوگ اس طرح سہمے ہوئے اپنی سماعت پر زور دے رہے تھے جیسے آسمانی آفتیں انہیں مخاطب کر رہی ہوں، جگہ جگہ یہ مناظر نظر آتے رہے اور کوئن میکوویا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی رہی اس نے پھر حکومت جمیکا کو مخاطب کیا اور بولی۔

"اب سے کچھ وقت پہلے لیوٹن ڈلاز نے آپ لوگوں کے لیے ایک وحشت ناک خبر نشر کی تھی۔ منشیات کا یہ سوداگر دنیا بھر کو نقصان پہنچانے والا جمیکا پر قبضہ کرکے یہاں اپنی حکومت قائم کرنے کا خواہش مند تھا اور یہ مجرموں کی حکومت ہوتی لیکن انسانیت کا ہمدرد ایک ادارہ جسے آپ اور دنیا والے اب بلیک چینل کے نام سے جان لیں گے بہت عرصے سے ایسی حکومتوں، ایسے ملکوں اور ایسے بدکردار مجرموں کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا اور وہ قوتیں حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رہا تھا جو دنیا بھر میں بسنے والوں کو اس ذہنی اذیت اور کرب سے نجات دلائے جو انسانوں نے انسان پر مسلط کر رکھا ہے۔ ہمارا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ امن کا یہ گہوارہ جسے خوش نما پھولوں سے آراستہ کیا گیا ہے اور جسے کائنات کا نام دیا گیا ہے انہی بنیادوں پر اپنی عمر کا سفر طے کرے جو اس کے لیے متعین کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں میرے معاون کار ایسے ایسے محب انسانیت ہیں جن کا میں دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں ان کی اجازت کے بغیر ان کے نام نشر نہیں کر سکتی لیکن وقت آنے پر میں ان کی تفصیل بھی دنیا کو بتاؤں گی کہ وہ بلیک چینل کے شانے سے شانہ ملا کر کس طرح اس کے مقاصد کے لیے کام کرتے رہے ہیں۔ میرے جذبات ان کے لیے ناقابل بیان ہیں لیکن یہ وقت ناموں کی تفصیل بتانے کا یا احسان جتانے کا نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں جمیکا اس وقت اپنی تاریخ کے بدترین بحران کا شکار ہے بلیک چینل آپ لوگوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ لیوٹن ڈلاز کے منصوبے کو ناکام بنا دیا گیا ہے اور اس وقت لیوٹن ڈلاز بلیک چینل کے قبضے میں ہے۔ یہ ضروری سمجھا گیا کہ پہلے لیوٹن ڈلاز کے اس مذموم منصوبے پر قابو پا لیا جائے جس کے ذریعے وہ لاکھوں انسانوں کی ہلاکت کے بارے میں سوچ رہا تھا اور جس کے لیے وہ اپنی طاقت بڑھا رہا تھا آپ لوگ پرسکون ہو

جائیں، مطمئن رہیں میں آپ کو ابھی چند لمحات کے بعد وہ پرسکون لمحات مہیا کرتی ہوں جنھوں نے آپ کو مضطرب کر رکھا ہے۔ بندرگاہوں پر، ہوائی اڈوں پر موجود افراد جو زندگی کے خوف سے بے حال ہیں اب یہ خوف ترک کر دیں، کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ خود اپنی نگاہوں سے دیکھ لیجیے کہ میں نے کیا کیا ہے" آئیے میں آپ کو بتاؤں کہ اب صورت حال کیا ہے، براہ کرم ٹیلی ویژن اسکرینوں پر نظر رکھیے، دیکھیے کہ لیوٹن ڈلاز خود اپنے منصوبے کا کس طرح شکار ہو چکا ہے۔" کوئن میکوویا نے کنٹرول سسٹم پر تبدیلیاں شروع کیں، میں اور رخسار ساکت اسکرین کو دیکھ رہے تھے۔ ویسے میں یہ بات اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ کوئن میکوویا اس وقت میرا تذکرہ کرنا چاہتی ہے لیکن مناسب نہیں تھا، ایک عجیب سی صورت حال تھی، بھلا ان لمحات میں اپنی پبلسٹی کی کیا تک ہو سکتی تھی، میں تو خود ہیجان کا شکار تھا۔ یہ بات رخسار بھی محسوس کر رہی تھی پھر اسکرین پر راکٹ ایریا نظر آیا اور وہی منظر دوبارہ ابھرنے لگا جو پہلے ٹی وی اسکرین پر دکھایا جا چکا تھا۔ ایٹم بم سے لوڈ راکٹ آسمان کی جانب سر اٹھائے کھڑا تھا۔ کوئن میکوویا نے پھر کہا۔

"لیوٹن ڈلاز نے اس راکٹ کا رخ کنگسٹن کے مشرقی علاقے کی جانب کیا تھا۔ اس کی ڈائریکشن آپ لوگ دیکھ چکے ہوں گے۔ ہر شخص یہ ڈائریکشن سمجھ بھی نہیں سکتا جو جانتے ہیں میں انھیں یہ ڈائریکشن دکھا رہی ہوں۔ یہ دیکھیے۔" اسکرین پر ٹیڑھی میڑھی لائنیں گردش کرنے لگیں اور کوئن میکوویا نے کہا۔

"پہلے اس راکٹ کا رخ کنگسٹن کے علاقے کی جانب تھا لیکن میں نے اس کی ڈائریکشن تبدیل کر لی ہے اب اگر یہ فضا میں بلند ہو کر نیچے کی جانب آتا ہے تو یہ خود اس اسٹیشن پر گرے گا جہاں یہ نصب کیا گیا ہے گویا اب لیوٹن ویلی اس کا شکار ہے، میرا ہاتھ راکٹ کے بٹن پر ہے اور میری انگلی کی معمولی سی جنبش لیوٹن ویلی کو ایک ایسے گہرے غار میں تبدیل کر دے گی جس میں یہاں موجود ہر شخص کی لاش دفن ہو گی۔ میں ایسا کرنے سے گریز کروں گی کیونکہ تابکاری کے اثرات پورے جمیکا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور آس پاس کے بہت سے علاقے بھی متاثر ہوں گے اس کی بجائے میں کل صبح دن کی روشنی میں لیوٹن ویلی میں بسنے والوں کو حکم دوں گی کہ وہ اپنے آپ کو جمیکن فورسز کے حوالے کر دیں۔ میں جمیکن فورسز کو دعوت دیتی ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے، تمام تر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تیاریوں کے ساتھ لیوٹن ویلی کے گرد پھیل جائیے۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے لیوٹن ویلی خالی کر دی جائے گی اور یہاں رہنے والے لوگ بے تحاشا باہر کی جانب بھاگیں گے کیونکہ میں انھیں وارننگ دوں گی وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کریں گے انھیں گرفتار کرلیا جائے اور لیوٹن ویلی جو جمیکا کا حصہ ہے جمیکا کے قبضے میں چلا جائے بعد میں یہ فیصلہ کرلیا جائے گا کہ راکٹ اور اس ایٹم بم کا کیا ہوگا جو یہاں نصب ہے۔ میں آپ لوگوں کو اس عمل کی دعوت دیتی ہوں اسے مذاق نہ سمجھے گا۔ ہر شخص جمیکا چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دے۔ آپ کا بلیک چینل آپ کے لیے سرگرم عمل ہے اور ہم انسانوں کی بقاء کے لیے دل و جان سے آمادہ ہیں۔ برائے کرم ان ساری باتوں کو اسی طرح سچ جانئے گا جس طرح آپ لوگوں نے لیوٹن ڈلاز کی دھمکی کو حقیقت تسلیم کیا ہے میں تمام اسکرین آن رکھ رہی ہوں اب یہ آپ کو لیوٹن ویلی دکھائیں گے جہاں میرے عمل کا آغاز ہے۔ آپ کا بلیک چینل آپ کے لیے سرگرم عمل ہے، مطمئن رہیں۔ دنیا کے بہت سے حصوں میں جہاں انسانیت سوز اقدامات ہو رہے ہیں بلیک چینل اپنی کارروائیوں کا آغاز کرنے والا ہے۔ جمیکا کے لوگوں کو ان کا وطن مبارک۔"

کوئن میکوویا خاموش ہوگئی، ہم اس کے چہرے پر عجیب سے جذباتی تاثرات دیکھ رہے تھے اور مجھے اندازہ تھا کہ اس وقت اس کی ذہنی کیفیت کیا ہے، اس نے آواز کے سسٹم آف کر دیے اسکرین پر جمیکا کے اندرونی علاقوں کے مناظر نظر آرہے تھے۔ لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑتی نظر آرہی تھی پھر ہم نے کچھ تبدیلیاں دیکھیں جمیکن فورسز کے سپاہی تھوڑی ہی دیر کے بعد لوگوں کو ان کے گھروں میں واپس لوٹ جانے کی ہدایت کر رہے تھے گویا کوئن میکوویا کے بیان پر اتنا اطمینان کرلیا گیا تھا۔ یہ بھی ایک عجیب بات تھی انسانی کمزوریوں کا ایک جیتا جاگتا نمونہ زندگی کی خبر ملتے ہی انسان معصومیت کے ساتھ زندگی پر یقین کر بیٹھے تھے، وہ لوگ جو اپنے آپ کو معمولی سے کمزور وجود میں نہ جانے کتنا کتنا طاقتور محسوس کرنے لگتے ہیں ایک جھٹکا برداشت نہیں کر سکتے اور اس وقت امید و بیم کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جب حالات ان کے قابو سے باہر ہو جائیں، یہ ہے انسان اور یہ ہے اس کی طاقت۔

کوئن میکوویا نے میری جانب دیکھا اور پھیکے سے انداز میں مسکرا دی پھر بولی۔

"اس وقت میری دلی آواز ہے دانش منصور کہ میں بلیک چینل کے لیے تمہارا نام لے دوں۔ بس یہ میرے جذبات ہیں۔" وہ لرزتی آواز میں بولی اور میں عجیب سی نگاہوں سے اس کی صورت دیکھنے لگا۔ ہم سب شدید سنسنی کا شکار تھے اور آنے والے وقت میں ایک ایسے عمل کے منتظر جو انتہائی سنسنی خیزیت کا حامل تھا۔

دماغ چیخ رہا تھا، ایک ایک لمحہ دھمک رہا تھا، تاریخ بدل گئی ہے، سائنس نے ماحول پر حکمرانی قائم کرلی ہے۔ اب کہانیاں بدل گئی ہیں، ہر کھیل مختصر ہوگیا ہے، کائنات سمٹ رہی ہے، نہ جانے اس کے بعد دنیا کے رنگ کیا ہوں گے۔

کوئن میکوویا پورے سکون سے وقت گزار رہی تھی۔ میں اور رخسار خاموش تماشائی تھے۔ ہم بھلا ان طلسمات میں کیا دخل دے سکتے تھے۔

دن کی روشنی نمودار ہوگئی پتا نہیں ان لوگوں کی ذہنی کیفیت کیا تھی انھیں اپنی رات کی بے ہوشی کا احساس ہوا تھا یا نہیں۔ کوئن میکوویا بہرطور اپنے وقت کی منتظر تھی اور پھر شاید تمام صورت حال کا اندازہ لگالیا۔ میکوویا اپنا کھیل دلچسپی سے کھیل رہی تھی۔ چنانچہ جب کچھ لوگوں نے اس طرف یلغار کی جہاں ہم لوگ موجود تھے تو مشینی انسانوں نے ان پر اپنی شعاعی گنوں سے فائرنگ شروع کر دی اور زبردست چیخ و پکار ہونے لگی۔ لیوٹن ڈلاز نے اپنے شعبے مقرر کر رکھے تھے اور ہر شعبے کے لوگ جانتے تھے کہ انھیں کیا کرنا ہے۔ میں اس معاملے میں ذرہ برابر دخل دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ بہرحال سنگین صورت حال تھی اور اس وقت تو رخسار میرے پاس تھی۔ چنانچہ مجھے تمام کام بھول کر رخسار کے لیے مستعد رہنا تھا حالانکہ مجھے کوئن میکوویا پر مکمل اعتماد تھا۔ وہ کسی بھی صورت میں ہم دونوں کو نقصان نہیں پہنچنے دے گی لیکن پھر بھی ہر چیز کے لیے تیار رہنا ضروری ہوتا ہے۔ کون جانے آگے کا وقت کس نوعیت کا حامل ہو، بے فکر ہو جانا تو مناسب نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں بھی کسی ناگہانی کے لیے تیار تھا۔ باقی کوئن میکوویا نے ہم لوگوں کو صورت حال سے آگاہ کرنے کے لیے مناسب بندوبست کر دیا تھا۔ چنانچہ ہم اسکرین پر دیکھ رہے تھے کہ صورت حال کیا ہے اور کس طرح کام ہو رہا ہے۔ جمیکن فورسز اپنے مشن پر نکل کھڑی ہوئی تھیں۔ غالباً وہاں بھی یہ طے کیا گیا تھا کہ زندگی اور موت کی بازی تو لگی ہوئی ہے، ملک اس طرح تو نہیں کھویا جا سکتا اگر کچھ نہ کچھ ہونے کے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

امکانات ہیں تو ان امکانات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ لیوٹن ڈلاز ان سب کے لیے ایک بھیانک خطرہ بنا ہوا تھا اور بات چونکہ اندرونی تھی اس لیے بیرونی قوتوں کو صرف اس حد تک مداخلت کی اجازت دی گئی تھی کہ وہ حکومت جمیکا کے مفادات کو مدنگاہ رکھتے ہوئے لیوٹن ڈلاز کے خلاف کارروائی کریں' جیسے سمندر میں وہ جہاز موجود تھے جنھیں منشیات کے خلاف کارروائی کی اجازت دی گئی تھی لیکن یہ اجازت ایسی بھی نہیں تھی کہ حکومت جمیکا کو براہ راست نقصان پہنچ سکے۔ چنانچہ یہ سب کارروائی کوئن میکوویا کی مرضی کے مطابق ہوگئی تھی اور جمیکن فورسز آن کی آن میں زندگی کی بازی لگا کر لیوٹن ویلی کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ ادھر اندرونی طور پر وہ ساری کارروائیاں جاری تھیں جو یہ لوگ کر سکتے تھے لیکن شاید انھیں بھی اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ یہ ہو کیا گیا ہے۔ کوئن میکوویا ایک سربراہ کی حیثیت سے ساری صورت حال کو کنٹرول کر رہی تھی اور پھر اس نے مناسب وقت دیکھ کر اپنا اعلان ان لوگوں تک پہنچایا۔ اس کی آواز ابھری۔

"لیوٹن ویلی کے رہنے والو۔ تمھارا سربراہ مارشل لیوٹن ڈلاز موت کی آغوش میں جا سویا ہے اور تم اس بات سے محسوس کر سکتے ہو کہ وہ اب تمھیں احکامات نہیں دے رہا۔ میں کون ہوں کیا ہوں؟ اس کی تفصیل تمھیں بعد میں معلوم ہو جائے گی لیکن اپنے ٹیلی ویژن اسکرینوں پر دیکھو' وہ راکٹ جسے یہاں سے پرواز کر کے کنگسٹن سٹی پر گرنا تھا۔ اب اس کی ڈائریکشن بدل چکی ہے اور میرا ہاتھ اس ریموٹ کنٹرول کو اپنے قبضے میں لیے ہوئے ہے جس کا بٹن دبانے سے یہ راکٹ فضا میں بلند ہو جائے گا اور پھر اپنا ٹھکانہ منتخب کر کے نیچے آئے گا۔ یہ راکٹ اب کنگسٹن کی بجائے خود لیوٹن ویلی پر گرے گا۔ میں تمھارے سامنے یہ ڈائریکشن پیش کر رہی ہوں اور اس کے بعد تمھیں آدھے گھنٹے کا وقت دیتی ہوں۔ باہر نکلو اور اپنے آپ کو جمیکن فورسز کے حوالے کر دو' تمھیں قطار کی شکل میں باہر نکلنا ہے' خبردار تم میں سے کسی کے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو۔ ایک بھی گولی چلی تو تمھاری تعداد جمیکن فورسز کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے' سب بھون ڈالے جاؤ گے۔ جو بھی قطار سے ادھر ادھر نکل کر بھاگنے کی کوشش کرے گا اسے بے دریغ گولیوں کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔ قطاریں بناؤ' ہاتھ بلند کرو اور لیوٹن ویلی سے باہر نکل کر اپنے آپ کو جمیکن فورسز کے حوالے کر دو' یہ ڈائریکشن دیکھ لو۔"

کوئن میکوویا نے کنٹرول بورڈ پر عمل کیا اور اسکرینوں پر ڈائریکشن نظر آنے لگی۔

لیوٹن ویلی کے لوگ ساکت رہ گئے تھے لیکن مجھے کوئن میکوویا کے الفاظ پر حیرت تھی اس نے کہا کہ لیوٹن ڈلاز موت کی آغوش میں جا سویا ہے اتنے اعتماد سے وہ یہ بات کیوں کہہ رہی ہے' کیا اس نے لیوٹن ڈلاز کا کام تمام کر دیا ہے' ظاہر ہے اگر وہ ہوتا تو کسی نہ کسی شکل میں نمودار ضرور ہوتا۔ بہرحال اس کے بار بار کے اعلان نے لیوٹن ویلی کے لوگوں کو ہوشیار کر دیا اور پھر وہاں وہی عمل شروع ہو گیا جو کوئن میکوویا کی خواہش تھی۔ لوگوں نے باہر نکلنا شروع کر دیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں کایا پلٹ گئی تھی۔ میں نے اور رخسار نے جمیکا کے لوگوں کو بدحواسی کے عالم میں زندگی کی تلاش میں بھاگتے دوڑتے دیکھا تھا۔ لیوٹن ویلی کے لوگوں کو صورت حال کا احساس ہو گیا تھا۔ چنانچہ اب وہی کیفیت ان کی تھی وہ سب یہاں کی صورت حال کو سمجھتے تھے اور پھر کوئن میکوویا کے مشینی انسانوں نے جو کچھ کیا تھا وہ بھی ان لوگوں کو عقل دلانے کے لیے کافی تھا۔ زندگی ایسی ہی چیز ہوتی ہے' کچھ عرصے پہلے یہ لوگ نہایت سکون و اطمینان کی زندگی گزار رہے تھے۔ نہ جانے کتنی صدیوں کا کام انھوں نے سالوں میں کر لیا تھا اور ان کی دانست میں لیوٹن ویلی ایک ایسی مضبوط جگہ بن چکی تھی جس کی تسخیر ناممکن تھی لیکن ہو گیا تھا وہ سب کچھ ہو گیا تھا جو ہونا تھا۔ ہر فرعون کا سر نیچا ہوتا ہے چنانچہ قطاریں باہر نکلنا شروع ہو گئیں' کوئن میکوویا نے کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا تھا۔ باہر کے مناظر بھی وہ اسکرین پر دیکھ سکتی تھی جمیکن فورسز نے لیوٹن ویلی کو گھیر لیا تھا اور کچھ خفیہ لوگ ان کی مدد کر رہے تھے۔ یہ وہ افراد تھے جو منشیات کی اس عظیم الشان تجارت کے خلاف اپنا مشن سرانجام دے رہے تھے اور لیوٹن ڈلاز کے خلاف کچھ کرنے میں ناکام تھے بہرحال اب مناظر بدل گئے تھے۔ جو حشر کنگسٹن والوں کا ہو رہا تھا اب وہی لیوٹن کا تھا۔

قطاریں باہر نکل رہی تھیں' خوف و دہشت کے مارے ہوئے زندگی بچانے کے لیے دوڑ رہے تھے انھیں علم تھا کہ ان کی نافرمانی کیا قیامت ڈھائے گی پھر لیوٹن ویلی خالی ہو گیا۔ لوگ برق رفتاری سے باہر نکل رہے تھے اور جمیکن فورسز انھیں گرفتار کر رہی تھیں۔ بہت بڑا کام تھا یہ اور ظاہر ہے کچھ وقت میں اس کا ہونا ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ کوئن میکوویا نے میری جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ڈیئر دانش منصور اب ہمارا یہاں رکنا بے کار ہے جو کام ہم کرنا چاہتے تھے وہ ہوگیا۔ لیوٹن ویلی کی تسخیر ہوگئی۔ تمہارا کیا خیال ہے یہاں کچھ اور کرنا چاہتے ہو؟"

"نہیں کوئن۔ میرا اب یہاں کوئی کام نہیں ہے لیکن لیوٹن ڈلاز؟"

"ہاں آؤ میں تمہیں اس کا انجام دکھائے دیتی ہوں۔ آؤ۔" کوئن میکویا نے جس مختصر وقت میں اس جگہ کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا وہ قابل تعریف تھی۔ میں اتنے عرصے سے یہاں رہ کر بھی اس قدر اقدامات نہیں کرسکا تھا اور یہ بھی سچ ہے کہ میری سمجھ میں کوئی ایسا منصوبہ نہیں آیا تھا جس سے میں لیوٹن ڈلاز کے خلاف کوئی موثر قدم اٹھا سکتا۔ ابھی تو سب کچھ بس یونہی ہوا کے دوش پر چل رہا تھا۔

جس جگہ وہ ہمیں لے گئی' وہ ایک بڑا سا کمرہ تھا اور اس کمرے میں' میں نے ایک دلچسپ اور سنسنی خیز منظر دیکھا۔ وہ یقینی طور پر لیوٹن ڈلاز کی لاش ہی تھی' فرش پر پڑی ہوئی تھی اور حیران کن بات یہ تھی کہ اس لاش کے ہاتھ پاؤں غائب تھے' گردن شانوں سے اتری ہوئی تھی اسی وجہ سے ایک لمحے میں یہ فیصلہ کرنے میں وقت ہوئی کہ یہ لیوٹن ڈلاز ہی ہے لیکن اس کے ہاتھ پاؤں اور گردن وغیرہ ایک طرف سمیٹے ہوئے رکھے تھے بدن کو اس طرح گود دیا گیا تھا کہ جسم پر زخموں کی تعداد گنی نہیں جاسکتی تھی۔ خون اس طرح بہا تھا کہ دور دور تک اس کے نقش و نگار بن گئے تھے۔ گویا ان زخموں کو جنھیں چھریوں سے گودا گیا تھا خون اگلنے میں بڑی کاوشوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا لیکن یہ سب' یہ سب اور پھر اس کمرے کے ایک اندرونی حصے سے میں نے شیریا کو برآمد ہوتے ہوئے دیکھا۔ سفید رنگ کا ایک خوب صورت لباس پہنے ہوئے تھی' بال بکھرے ہوئے تھے جس سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ نہائی ہوئی ہے' چہرہ دھلا دھلا سا تھا اور اس پر ایسی طمانیت تھی کہ بس دیکھنے کی بات تھی۔

میں اور رخسار اسے دیکھ کر چونک پڑے پھر میں نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔

"شیریا!"

"ہیلو سر۔ اب میں آپ کو اس نام سے مخاطب نہیں کروں گی جس نام سے مخاطب کرتی رہی ہوں۔ کیونکہ بہت سے راز مجھ پر منکشف ہوگئے ہیں۔"

"شیریا تم خیریت سے تو ہو؟"

"جی ہاں بالکل خیریت سے ہوں اور اتنی خیریت سے ہوں کہ اس سے پہلے اس قدر خیریت سے کبھی نہیں تھی۔"

"اور یہ.........."

"یہ لیوٹن ڈلاز ہے وہ کتا جس نے میرے پورے خاندان کو تباہ کر دیا تھا اور میں' میں۔ بس میرے پاس مادام میکویا کے لیے وہ الفاظ نہیں ہیں جو میں سپاس گزاری کے طور پر اپنی زبان سے ادا کرسکوں۔ انھوں نے مجھے زندگی کا وہ مقصد دیا ہے جس کے بارے میں تصور بھی نہیں کرسکتی تھی میں۔"

"تم نے اپنے دشمن سے انتقام لے لیا؟"

"دیکھ لو وہ کس بے کسی اور بے بسی کے عالم میں پڑا ہوا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے وقفے وقفے سے اس کے جسم پر یہ نشانات لگائے ہیں اور جب ان نشانات سے خون پھوار کی شکل میں ابلتا تھا تو میں اس سے اپنا چہرہ بھگوتی تھی۔ میں نے اپنے پورے بدن کو اس خون سے سیراب کرلیا۔ ہاں میں نے اپنے پورے جسم کو اس خون سے سیراب کرلیا ہے۔ یہی میری آرزو تھی' یہی میری زندگی کا مقصد تھا۔"

رخسار کانپ کر رہ گئی۔ میں بھی کسی قدر متاثر ہوا تھا کوئن میکویا نے کہا۔

"تم نے غسل وغیرہ کرلیا۔ اب یہاں سے چلنے کو تیار ہو۔"

"مجھ سے کوئی سوال نہ کریں مجھے صرف حکم دیں مادام میں تو آپ کے قدموں کی خاک ہوں' قدموں سے لگا کر جہاں لے جائیں گی اور جہاں مجھے پھینک دیں گی' میں اسی جگہ کو اپنے لیے زندگی کی آخری آرام گاہ سمجھ لوں گی۔" شیریا بہت زیادہ عقیدت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کوئن میکویا نے کہا۔

"تو پھر آؤ میرے ساتھ آؤ۔" شیریا خاموشی سے کوئن میکویا کے ساتھ چلی آئی۔

کوئن میکویا نے مجھے اور رخسار کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا اور پھر ہم کسی اور چیز پر توجہ دیے بغیر اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں کوئن میکویا نے اپنا عارضی کارخانہ قائم کر رکھا تھا۔ اس کی عظیم الشان مشین یہاں موجود تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ وہ تمام روبوٹس دیوار سے لگے ہوئے کھڑے تھے جو اب تک باعمل رہے تھے اور اپنا کام سرانجام دے کر واپس آگئے تھے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کوئن میکوویا اپنے عمل میں مصروف ہوگئی۔ ہم میں سے کسی نے اس کے کسی کام میں مداخلت نہیں کی تھی۔ روبوٹس کو ایک ایک کرکے واپس نشر کر دیا گیا' مشین اپنا عمل کر رہی تھی کوئن میکوویا نے اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد مجھے' رخسار اور شیریا کو دیکھا اور کہا۔

"تم لوگ ایک ایک کرکے یہاں اس جگہ آجاؤ۔" اور ہم اپنی زندگی کے حیرتناک عمل کے لیے تیار ہوگئے' رخسار تو صورت حال کو سمجھ بھی نہیں سکی تھی لیکن میں سمجھ گیا تھا کہ کوئن میکوویا کیا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلے شیریا کو اس کے لیے آمادہ کیا اور شیریا آنکھیں بند کرکے مشین کے اس حصے کے درمیان جا کھڑی ہوئی جہاں کے لیے میکوویا نے اشارہ کیا تھا' روشنی کا ایک جھماکا ہوا اور روشنی شیریا کے جسم کے گرد لپٹ گئی' ایک عجیب و غریب کیفیت تھی' شیریا پرسکون اور خاموش نظر آرہی تھی اور آہستہ آہستہ اس کا پورا وجود ایک دھند میں چھپ سا گیا اور چند لمحات کے بعد اس کا وہاں کوئی وجود نہیں تھا رخسار نے کسی قدر خوف کے عالم میں کہا۔

"یہ.......... یہ کیا ہوا.......... یہ کہاں گئی؟"

"تم نے دیکھا نہیں رخسار جس طرح وہ مشینی انسان یہاں سے کہیں اور ٹرانسمیٹ ہوگئے اسی طرح شیریا بھی چلی گئی۔"

"لل.......... لیکن وہ.......... وہ تو مشینی انسان تھے؟"

"تم فکر مت کرو کیا کوئن میکوویا کے لیے تمہارے دل میں کوئی غلط خیال پیدا ہوسکتا ہے؟" میں نے کہا اور رخسار نے نفی میں گردن ہلا دی تھی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اس کے بعد مجھے ٹرانسمیٹ ہو جانا چاہیے تاکہ رخسار کو اس جگہ ریسیو کر سکوں جہاں کوئن میکوویا ہم لوگوں کو بھیج رہی ہے ورنہ رخسار خوف زدہ ہو جائے گی۔ میں نے اس کے لیے رخسار کو سمجھایا اور اس نے سہمے ہوئے انداز میں گردن ہلا دی۔

کوئن میکوویا نے ہماری جانب دیکھا اور میں آگے بڑھ آیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی اور میں مشین پر آکھڑا ہوا پھر مجھے اپنے وجود میں تبدیلیاں محسوس ہونے لگیں۔ مجھے یوں لگا جیسے میرے پیروں نے زمین چھوڑ دی ہو اور میں زمین سے کچھ اونچا اٹھ گیا ہوں پھر بدن کو سردی کا سا احساس ہوا اور مجھے یوں لگا جیسے میرا جسم ریزہ ریزہ ہو

رہا ہو ایک لطافت کے ساتھ مجھے اپنی آنکھوں میں سرور کا سا احساس ہونے لگا اور میری آنکھیں خود بخود بند ہوگئیں۔ ایسا چند لمحات محسوس ہوا اور پھر آہستہ آہستہ اصل کیفیت واپس آتی گئی پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا لرزتا ہوا جسم ساکت ہوگیا ہو' بدن کی اور دماغ کی وہ کیفیت بھی زائل ہوگئی اور میں نے آنکھیں کھول دیں۔ بالکل ایک ویسی ہی مشین کے درمیان میں کسی اجنبی جگہ کھڑا ہوا تھا۔ لیکن یہ اجنبی جگہ۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھا اور اب اتنا بھی ناسمجھ نہیں تھا کہ اس جگہ کا تعین نہ کر سکتا۔ یہ سب میرین تھی۔ مجھے چند لوگ اپنے آس پاس کھڑے ہوئے نظر آئے' جو استقبالیہ انداز میں مسکرا رہے تھے پھر ان میں سے ایک شخص نے گردن خم کرکے مجھے مشین سے باہر آجانے کا اشارہ کیا اور میں قدم اٹھا کر باہر آگیا۔ شیریا مجھ سے چند گز کے فاصلے پر متحیر کھڑی ہوئی تھی۔ میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ شیریا نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ اور بولی۔

"یہ سب کچھ کتنا انوکھا ہے' کتنا انوکھا ہے یہ سب کچھ؟"

"ہاں شیریا۔"

"اور تمہارے اندر کتنی تبدیلی رونما ہوگئی ہے اگر کوئن میکوویا مجھے تمہارے بارے میں نہ بتاتی تو میرے فرشتے بھی تمہیں نہیں پہچان سکتے۔ ایک بات بتاؤ کیا یہ تمہارا اصل چہرہ ہے؟"

"ہاں۔"

"سچ کہہ رہے ہو؟"

"کیوں؟"

"بس ایسے ہی پوچھ رہی ہوں' تمہیں کتنے روپ میں دیکھا ہے میں نے لیکن اب بھی یہ نہیں کہہ سکتی کہ تم کون ہو کیا ہو؟ آہ تمہارے بارے میں سوچتی ہوں تو ذہن پر ایک سحر سا طاری ہو جاتا ہے۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے رخسار کی آمد کا انتظار تھا۔ نہ جانے کیوں اسے کچھ دیر ہوگئی تھی لیکن بہرحال وقت کا تعین تو میں نے بھی نہیں کیا تھا کہ مجھے ٹرانسمیٹ ہونے میں کتنی دیر لگی ہے۔ شیریا آہستہ سے بولی۔

"یہ نہ جانے کون سی جگہ ہے' کچھ عجیب سا احساس ہو رہا ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ سب میرین ہے۔"

"کیا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"ہاں ہم یقیناً یا تو سطح سمندر پر ہیں یا پھر سمندر سے نیچے۔"

"اوہ میرے خدا میں نے کسی آبدوز میں آنے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔"

"اور یہ تمام تصورات کیے تھے تم نے؟"

"نن......... نہیں بالکل نہیں' مجھے تو یوں لگا ہے جیسے میں کوئی سائنسی کہانی پڑھ رہی ہوں اور اپنے آپ کو میں نے ان کا ایک کردار سمجھ لیا ہے۔ یقین کرو ٹیلی ویژن پر اسٹاروار' اسٹار ٹریک اور اس قسم کے دوسرے سیریل دیکھے تھے میں نے اور ان کے بارے میں ہمیشہ یہ سوچا تھا کہ یہ بہترین تیکنیکی عمل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں لیکن اب' اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ وہ تو ایک حقیقت تھی ایک جاندار حقیقت۔"

"تیکنیک تو بہرحال وہ بھی تھی اور یہ بھی انسانی سوچ کو عمل مل ہی جاتا ہے۔"

"ایک سوال کروں؟"

"ہاں۔"

"وہ لڑکی کون ہے؟"

"جو میرے ساتھ تھی؟"

"ہاں۔"

"رخسار ہے اس کا نام۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم سے اس کا کیا تعلق ہے؟"

"سوری شیریا اس وقت یہ تفصیل بتانا مشکل ہے۔"

"لیکن میں تم سے اس کے بارے میں پوچھنا ضروری چاہتی ہوں۔" شیریا بولی۔

"کیوں؟"

"بس بعض خواہشات کا کوئی نام نہیں ہوتا۔" اس نے جواب دیا اور میں خاموشی سے مشین کی جانب متوجہ ہوگیا جہاں چمکدار ذرات مجتمع ہو رہے تھے اور پھر کچھ لمحوں کے بعد وہاں رخسار نمودار ہوگئی۔ ابھی اس پر بھی یقینی طور پر وہی کیفیت طاری ہوگی جو مجھ پر تھی لیکن سنبھالنا ضروری ہے۔ میں مشین کے بالکل قریب آکھڑا ہوا' کسی نے مجھ پر

یا اس بات پر تعرض نہیں کیا تھا۔ بہرحال رخسار کا جسم وہاں منتقل ہوگیا وہ آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑی تھی اور پھر اس وقت تک میں نے اسے آواز نہیں دی۔ جب تک اس نے آنکھیں نہ کھول دیں لیکن آنکھیں کھولتے ہی میں نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیا تھا اور رخسار میرا ہاتھ تھام کر مشین سے باہر نکل آئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر متوحش لہجے میں کہا۔

"اوہ میرے خدا یہ سب کچھ یہ سب کچھ کیا ہے' یہ سب کچھ کیا تھا۔"

"کچھ نہیں' کوئی خاص بات نہیں پھر ان لوگوں نے وہ مشین سمیٹنا شروع کر دی تھی۔ ایک لمحے کے لیے میرے ذہن میں یہ سوال ابھرا تھا کہ کیا کوئن میکوویا اس مشین کے ذریعے ٹرانسمیٹ نہیں ہوگی لیکن پھر مجھے فوراً ہی ماضی کے بہت سے واقعات یاد آگئے۔ کوئن میکوویا کو ٹرانسمیٹ ہونے کے لیے کوئی ایسا مشینی عمل درکار نہیں تھا۔ وہ تو انسان ہونے کے باوجود ایک غیر انسانی مخلوق کا درجہ رکھتی تھی اور یہی ہوا بھی۔ سامنے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے گردن خم کرکے ہمیں ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور ہم اس عظیم الشان سب میرین میں آگے بڑھ کر ایک کیبن میں داخل ہوگئے' جو ایک خوب صورت نشست گاہ کی شکل میں بنایا گیا تھا' چھوٹی سی جگہ میں زبردست گنجائش نکالی گئی تھی' وہاں خاص قسم کی برتھیں لگی ہوئی تھیں جن پر سونے کا بندوبست تھا' نیچے نشست گاہ تھی اور وہیں ایک صوفے پر کوئن میکوویا بیٹھی ہوئی مسکراتی نگاہوں سے ہمیں دیکھ رہی تھی۔ اس نے پرتپاک لہجے میں کہا۔

"ہیلو آؤ بیٹھو۔" میں آہستہ سے آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ شیریا اور رخسار بھی بیٹھ گئی تھیں لیکن وہ ابھی تک چکرائی ہوئی تھیں۔ کوئن میکوویا نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

"کہو تمہارا تجربہ کیسا رہا؟" دونوں میں سے کوئی جواب نہ دے سکا۔ کوئن نے اپنے ساتھ رکھے ہوئے ایک چوکور بکس کو اٹھایا اور اسے چہرے کے قریب کرکے بولی۔

"مسٹر ہیڈن میرا خیال ہے اب یہاں ہمارے رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے چل پڑو۔"

"یس میڈم۔" ایک بھاری آواز سنائی دی اور کوئن میکوویا نے چوکور بکس واپس

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رکھ دیا۔ یہ وائرلیس ٹرانسمیٹر تھا۔ بہرحال اس کے بعد ہمارے سامنے کافی کے برتن سجا دیے گئے اور اس کے ساتھ ہی پھل اور بسکٹ وغیرہ بھی تھے ہم خاموشی سے کافی پینے میں مصروف ہوگئے' کوئن میکوویا بھی ہمارا ساتھ دے رہی تھی۔ طلسمی عورت اپنی مثال آپ تھی پھر کچھ دیر کے بعد کچھ اس قسم کی تحریک محسوس ہوئی جیسے آبدوز نے اپنی جگہ سے حرکت کی ہو۔ میکوویا نے ایک سیب اٹھا کر اسے تراشتے ہوئے کہا۔

"شیریا اپنے اس مشن کی تکمیل کے بعد مستقبل کے لیے تمہارے ذہن میں کیا منصوبہ تھا۔"

"کچھ نہیں میڈم۔ میں نے تو یہ طے کرلیا تھا کہ اگر تقدیر نے مجھے میرے خاندان کے انتقام کا موقع فراہم کر دیا اور میں اس میں کامیاب ہوگئی تو یہی کوشش کروں گی کہ لیوٹن ڈلاز کے ساتھ میری زندگی کی شام بھی ہو جائے۔"

"زندگی اس طرح کھونے کی چیز نہیں ہوتی ڈیئر۔"

"جن لوگوں کی زندگی میں آگے کچھ بھی نہ ہو ان کے لیے جینا بے مقصد ہوتا ہے۔"

"اس کے باوجود لوگ جیتے ہیں۔ کیونکہ آگے کا تصور ہمارے ذہن میں صرف ایک خیال کی مانند ہوتا ہے۔"

"میرے ذہن میں تو کوئی خیال بھی نہیں ہے۔"

"یہ تمہاری مایوسی ہے۔ دنیا اتنی بری جگہ نہیں ہے۔"

"ہاں شاید لیکن میری داستان سننے کے بعد آپ خود بھی فیصلہ کر سکتی ہیں میڈم کہ میرے لیے دنیا کچھ ہے ہی نہیں۔"

"زندگی گزارنے کے راستے نکل ہی آتے ہیں شیریا۔"

"دیکھنا ہے تقدیر آگے کے لیے کیا فیصلے کرتی ہے؟"

"کیا تمہیں یقین تھا کہ تم لیوٹن ڈلاز کو اپنی خواہش کے مطابق قتل کرسکوگی؟"

"آپ ناراض تو نہیں ہوں گی میرے اس جواب پر؟"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"مجھے یقین تھا

"اوہ گڈ۔ ظاہر ہے اعتماد ہی دنیا کے ہر کام کی بنیاد بنتا ہے۔"

"مجھے اپنے اوپر کوئی اعتماد نہیں تھا اپنی ذات پر بھروسا نہیں تھا لیکن یہ جذبے جو میرے سینے میں تھے' نہ جانے کیوں مجھے یہ اعتماد دلاتے تھے کہ آخر کار میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی جاؤں گی۔ آپ یقین کیجیے میڈم کہ میں نے صرف اسی تصور کی بنیاد پر زندگی کا ساتھ نبھایا ہے' ورنہ کبھی کی یہ دنیا چھوڑ چکی ہوتی۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مجھے تا قیامت اتنی آسانیاں حاصل نہیں ہو سکتی تھیں جتنی حاصل ہوئیں۔ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ لیوٹن ڈلاز کو پابہ زنجیر کرکے میرے سامنے پیش کر دیا گیا اور کہا گیا کہ میں اس سے اپنا انتقام لے لوں ظاہر ہے میری اپنی کاوشیں مجھے اس منزل تک نہ پہنچنے دیتیں لیکن نہ جانے کیوں میں جانتی تھی کہ کہیں نہ کہیں سے مجھے مدد حاصل ہوگی۔ آپ شاید میری بات پر یقین نہ کریں۔"

"نہیں شیریا۔ میں جذبوں پر یقین رکھتی ہوں جذبے ہی تو نہ جانے کیا کیا کہانیاں سناتے ہیں بہرحال شیریا تم اپنی تقدیر سے اس قدر مایوس نہ ہو' میں تمہیں اپنے ساتھ چلنے کی پیش کش کرتی ہوں۔ بلیک چینل ایک باقاعدہ دنیا ہے' جہاں انسان انسانوں کی مانند جیتے ہیں ہر شخص کی اپنی ایک عزت ہے' اپنا وقار ہے' اپنی زندگی ہے' کوئی اس کے سانسوں پر مسلط نہیں ہوتا۔ وہ علاقہ بھی بہت پرکشش ہے اگر یقین نہ آئے تو مسٹر دانش منصور سے پوچھ لو۔"

"یقیناً ایسا ہی ہوگا میڈم آپ اور آپ کے الفاظ کے مطابق مسٹر دانش منصور کبھی بھی غلط نہیں کہہ سکتے۔ میں تو صرف یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے زندگی میں کون سے ایسے اچھے کام کیے تھے جس کے نتیجے میں مجھے ایسے اچھے دوست حاصل ہوگئے۔"

"تمہیں بلیک چینل میں خوش آمدید کہا جائے گا اور ہم لوگ مل کر مستقبل کے فیصلے کریں گے بولو کیا تم میری آفر قبول کرتی ہو؟"

"میں نے کہا نا میڈم کہ میں تو آپ کے جوتوں کی خاک ہوں جب تک آپ اس خاک کو اپنے آپ سے لپٹائے رکھیں گی میں لپٹی رہوں گی اور جب اور جہاں دل چاہے اسے جھٹک دیجیے گا۔"

"نہیں تم میری دوست ہو' میری ساتھی ہو' میری عزیز ہو' بس اب ہم یہ موضوع

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ختم کیے دیتے ہیں۔" پھر وہ میری جانب متوجہ ہو کر بولی۔

"اور تم دانش تم یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہاری کوششوں سے غافل تھی اس وقت مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا جب تم اپنے گھر میں وقت گزار رہے تھے لیکن بعد میں جب میں نے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرائیں تو پتا چلا کہ تم اپنی الجھنوں میں گرفتار ہو اور تھوڑی سی محنت کرنے کے بعد آخر کار میں نے تمہارا پتا پالیا اور مجھے خوشی ہے کہ میں اپنی دوستی کا تھوڑا سا فرض ادا کرسکی لیکن دانش ہر بار جب بھی میں نے تمہیں ایک باعمل انسان کی حیثیت سے امتحانی نگاہوں سے دیکھا اتنا موثر اور مکمل پایا کہ تم نے ہمیشہ مجھے اپنی شخصیت سے متاثر کر دیا۔ رخسار کھو گئی تھی۔ نامعلوم تھی کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کہاں ہوگی لیکن تم نے جو کاوشیں کیں وہ ناقابل یقین ہیں' میری بات پر بھروسا کرو' میں خود بھی تمہاری اس تلاش پر انگشت بدنداں تھی اور پھر اس بات میں تو کلام ہی نہیں ہے کہ لیوٹن ڈلاز دنیا کے بیشتر ممالک کے لیے وبال جان بنا ہوا تھا۔ لوگ اس کی خوفناک طاقت سے واقف ہوگئے تھے اور ایک باقاعدہ ملک اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے ڈرتا تھا اور دوسرے ممالک کو بھی ایسی کسی کارروائی کی اجازت نہیں دیتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ وہ دوسروں کے لیے قربانی کا بکرا بن جائے گا لیکن تم نے آخر کار لیوٹن ڈلاز کو قبر کی گہرائیوں تک پہنچا دیا۔" میں ان الفاظ پر بے اختیار مسکرا پڑا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

"میں نے؟"

"ہاں تم نے سو فیصد تم نے' میں نے تو آخری لمحات میں جو کچھ کیا تمہارے ذریعے کیا ہے' خیر چھوڑو جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو وہ بھی میں سمجھ رہی ہوں۔ رخسار کا مل جانا تمہیں مبارک ہو' واقعی وہ اتنی پیاری لڑکی ہے کہ اس کے لیے کسی کو اتنا ہی مضطرب ہونا چاہیے' رخسار یقیناً تمہیں دانش منصور کی محبت کا پورا پورا احساس ہوگا لیکن اگر اس میں ذرہ برابر بھی کمی ہے تو میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اگر اس جیسا چاہنے والا شخص کسی کو مل جائے تو وہ اپنے مقدر پر جس قدر ناز کرے کم ہے۔"

رخسار نے پر اعتماد انداز میں گردن جھکا دی تھی جیسے اسے کوئن میکوویا کی بات سے کوئی اختلاف نہ ہو۔ سب میرین کا یہ سفر سنسنی خیز طور پر جاری رہا۔ اب ہم سب لوگ

کافی مطمئن تھے۔ شیریا کو کوئن میکوویا نے اپنے ساتھ بلیک چینل لے جانے کا فیصلہ کرلیا تھا لیکن میرے بارے میں کوئی ایسی بات اس نے نہیں کہی تھی جس سے مجھے یہ اندازہ ہوتا کہ میرے لیے اس نے کیا فیصلہ کیا ہے نہ ہی اس نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا تھا۔ بس ایک خاموشی ہی اختیار کیے رکھی تھی اور پھر یہ خاموشی ختم ہوگئی۔ سب میرین کا سفر مکمل ہوگیا تھا۔ یا وہ کسی ایسی جگہ آکر رکی تھی جہاں اسے رکنا تھا۔ آہستہ آہستہ وہ سطح آب پر آگئی۔ کھلا سمندر ہی تھا اور دور دور تک کسی آبادی کا وجود نظر نہیں آتا تھا' کوئن میکوویا نے کہا۔

"ہم ہیٹی کے قریب ہیں اور میں نے ہیٹی کے حکام سے تمہارے سلسلے میں رابطہ کرلیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اسٹیمر یہاں پہنچے گا۔ تمہیں اور رخسار کو لے جائے گا میری ہدایت ہے کہ پہلے تم یہاں سے پورٹیو پرنس چلے جاؤ' پورٹیو پرنس میں تمہیں بہت احترام سے قیام کی دعوت دی جائے گی اور وہاں سے تمہیں تمہارے وطن پہنچانے کا بندوبست کر دیا جائے گا' وطن جانے کے بعد فیصلہ کرنا کہ پھر تمہیں کیا کرنا ہے۔" میں نے ایک خوشگوار حیرت کے ساتھ کوئن میکوویا کو دیکھا اور کہا۔

"آپ نے یہ سارے فیصلے خود ہی کرلیے کوئن؟" جواب میں کوئن نے عجیب سے انداز میں مجھے دیکھا اور بولی۔

"کیوں' مجھے اتنا حق نہیں ہے؟"

"اس سے ہزاروں گنا زیادہ حق ہے مگر آپ کو یہ اندازہ کیسے ہوا کہ میں وطن واپس جانا چاہتا ہوں؟"

"دانش' تھوڑی بہت تو انسانی حسیات بھی باقی رہ گئی ہیں میرے اندر' اب ہر چیز سے بالکل ہی عاری تو نہیں ہوئی۔"

میں ہنسنے لگا۔ بہرحال یہ ایک بہترین فیصلہ تھا' ہرچند کہ میں نے کوئن میکوویا سے اس سلسلے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا اور یہ سوچا تھا کہ اگر وہ مجھے بھی بلیک چینل لے جارہی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ رخسار میرے ساتھ ہی تو ہے بعد میں دیکھا جائے گا کرلیں گے جو کچھ بھی دل میں آیا لیکن میکوویا مجھے اب سمجھنے لگی تھی پھر وہ مجھ سے بہت سی باتیں کرتی رہی۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ ہیٹی کے حکام سے اس کا کیا تعلق ہے اور اس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے ان سے کس طرح رابطہ قائم کیا ہے لیکن بہرحال اس کا کہنا بالکل درست نکلا' ہمیں سگنل ملا تھا اور اس کے بعد میں اور رخسار آبدوز کے اوپری حصے میں آ گئے تھے اور پھر بالکل ہی اوپر پہنچ گئے تھے' آبدوز اب اس اسٹیمر سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی جو سمندر میں جھاگ اڑاتا ہوا اسی جانب آ رہا تھا۔ شیریا نے تو ایک طرح سے مجھ سے رابطہ ہی توڑ لیا تھا اور اس کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ اسے مجھ سے رخسار کی قربت پسند نہیں ہے' حالانکہ پہلے بھی میں نے اس سے کسی رغبت کا اظہار نہیں کیا تھا' پھر اسٹیمر آبدوز سے آ لگا۔ چار پانچ افراد اس میں موجود تھے اور سب کے سب مستعد نظر آتے تھے۔ انھوں نے مودبانہ انداز میں ہم دونوں کو مخاطب کیا اور ان میں سے ایک نے کہا۔

”جن معزز مہمانوں کو اسٹیمر سے پورٹیو پرنس جانا ہے وہ اسٹیمر پر آ جائیں۔“

کوئن میکوویا نے مجھے خدا حافظ کہتے ہوئے کہا۔ ”اور اب بھی یہ نہ سمجھنا کہ میرا تم سے بہت زیادہ فاصلہ ہوگا' مناسب وقت پر میں تم سے رابطہ قائم کروں گی۔ یہاں سے تمہیں رخصت کرنے کے بعد سیدھی بلیک چینل جاؤں گی' شیریا کی جانب سے کسی قسم کی فکر نہ کرنا' میرے خیال میں وہ بلیک چینل کے لیے ایک معزز شہری کی حیثیت رکھتی ہے' تو پھر خدا حافظ رخسار خصوصاً تمہیں بہت ساری مبارک بادیں کہ تمہاری منزل تمہارے قریب ہے اب جاؤ خدا حافظ۔“ میں نے ایک لمحے کے لیے کوئن میکوویا کے انداز میں کوئی ایسی بات محسوس کی تھی جو صرف محسوس ہی کی جا سکتی ہے۔ اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ بہرحال یہ انسانی فطرت ہے' لوگ سوچنے کا انداز تو نہیں تبدیل کر سکتے۔ ہم اسٹیمر پر آ گئے اور اسٹیمر ایک بار پھر اسٹارٹ ہو کر سمندر کی لہروں پر چل پڑا۔ اس کا سفر کافی طویل تھا لیکن راستے میں انھوں نے واقعی ہمیں وی آئی پی ٹریٹ منٹ دیا تھا۔ بہرحال کوئن میکوویا معمولی حیثیت کی مالک تو نہیں تھی اور اس وقت جمیکا میں جو کچھ ہوا تھا اس کے سلسلے میں بلیک چینل اور کوئن میکوویا منظر عام پر آ گئے تھے' یہ نہ جانے دنیا کے کون کون سے ملکوں پر احسان کیا گیا تھا اور پھر بلیک چینل کیونکہ منظر عام پر آیا تھا چنانچہ اس وقت نہ جانے کہاں کہاں کھلبلی مچی ہوئی ہوگی اور یہ سوچا جا رہا ہوگا کہ یہ بلیک چینل ہے کیا چیز جس نے جمیکا پر قبضہ جمانے والے لیوٹن ڈلاز کو معمولی سے چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دیا تھا۔ اسٹیمر آخر کار ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں مکانات اور عمارتوں کا سلسلہ نظر آ رہا تھا'

ہیٹی کا دارالحکومت پورٹیو پرنس بہت خوب صورت شہر تھا۔ ہمیں کسی سرکاری علاقے میں برتھ دی گئی تھی۔ یہاں سے ہم سیڑھیوں کو عبور کر کے اوپر آئے' اسٹیمر کا کپتان ہمارے ساتھ تھا باقی عملے کے دوسرے افراد اسٹیمر پر ہی رہ گئے تھے' کیپٹن ہمیں ساتھ لیے ہوئے خاموشی سے آگے بڑھتا رہا اور پھر اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار کا دروازہ کھولا جس میں ڈرائیور موجود تھا۔ ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا اور کار چل پڑی۔ غالباً اسے ہمارے سلسلے میں تمام اختیارات حاصل تھے پھر ایک انتہائی خوب صورت فائیو اسٹار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں یہ کار رکی اور اسٹیمر کے کپتان نے یہاں بھی ہماری رہنمائی کی اور ہمیں لفٹ کے ذریعے ہوٹل کی دسویں منزل پر لے گیا جہاں ایک کمرہ ہم دونوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ اس نے کہا۔

”جناب عالی آپ کا بقیہ سامان بہت جلد یہاں پہنچ جائے گا اور کچھ افراد آپ سے ملاقات کریں گے جو آپ کے آئندہ منصوبے میں آپ کے معاون ہوں گے' مجھے اب اجازت درکار ہے۔“

”یہاں اس ہوٹل میں ہمیں کس حیثیت سے مقیم کیا گیا ہے۔“

”ایک فرد بھی آپ سے کسی قسم کا کوئی تعرض نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ ہیٹی کے سرکاری مہمان ہیں۔“ بہرحال ہم یہاں مقیم ہو گئے ہمارے ہوٹل کا کمرہ اتنا ہی خوب صورت تھا اور پھر ہیٹی کے حسین مناظر' میں اور رخسار بہت خوش تھے' کوئن میکوویا نے واقعی ہمارے بارے میں بڑا محبت آمیز فیصلہ کیا تھا' رخسار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ عورت مافوق الفطرت نہیں ہے' ہم قصے کہانیوں میں جیسی جادوگرنیوں کی باتیں پڑھتے ہیں کیا اس کی شخصیت اس سے مختلف ہے۔“

”وہ ایک عظیم عورت ہے' ایک عظیم سائنس داں۔“

”اور تمہیں اس کی محبت حاصل ہے۔“

”واقعی' میں ان معاملات میں بڑا خوش نصیب ہوں' بس میری تقدیر پر ایک ہی داغ ہے رخسار لیکن یقین کرو اب میں اس داغ کو بھولتا جا رہا ہوں۔ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں' وہ جانتی ہے کہ اس کی مصلحت کیا ہے مجھے میری شناخت بے شک نہیں ملی' لیکن اس کے بدلے میں مجھے جو کچھ مل گیا ہے رخسار' میں غور کرتا ہوں تو بڑی ناشکری

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کا احساس ہوتا ہے کہ سب کچھ دیا گیا ہے اور صرف کچھ معمولی سی چیزوں کے لیے میں جھگڑا کر رہا ہوں۔" رخسار گردن جھکا کر سوچ میں ڈوب گئی پھر بولی۔

"ہاں، واقعی فیصل یہ حقیقت ہے۔"

"لیکن اب رخسار میں اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس حقیقت سے دور ہٹا دینا چاہتا ہوں اور اس کے لیے میں تمہارا سہارا لوں گا۔"

"میرا سہارا۔" وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

"ہاں رخسار، ہم یہاں سے واپس چلیں گے، تم یقین کرو میں نے بڑے صبر سے کام لیا تھا، وہ لوگ تمہیں اغوا کر کے لے گئے تھے اور انھوں نے تمہارے نام کے ساتھ مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے انھیں ایسے داغ دیے ہیں کہ وہ ان داغوں کو کبھی اپنے سینے سے نہیں مٹا سکیں گے، میں نے ایسے ایسے لوگوں کو فنا کر دیا ہے جن پر وہ تکیہ کرتے تھے اور یوں سمجھ لو کہ اب وہ پہلے سے زیادہ شدت سے میری دشمنی پر آمادہ ہو جائیں گے۔"

"لیکن تم فکر نہ کرنا فیصل، میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی۔" میں نے مسکراتی نگاہوں سے رخسار کو دیکھا۔ بہرحال فیصلہ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ فیصلہ کر لیا تھا۔ رخسار مجھے مل گئی تھی، ایک اتنی صابر لڑکی جس نے میرے مسائل میں اپنے آپ کو اس طرح داخل کر لیا تھا کہ اپنے وجود ہی کو فراموش کر بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے لیے مجھ سے کچھ نہیں مانگا تھا، کہیں بھی مجھ سے ضد نہیں کی تھی، بلکہ میری خواہشات کے لیے اپنے آپ کو فنا کر لیا تھا، سارے خاندان سے دور ہو گئی تھی، ہر شخص سے مطمئن ہو گئی تھی لیکن میرا تصور اس نے اپنی یاد بنا لیا تھا۔ میں اب اسے اور زیادہ اذیتیں نہیں دینا چاہتا تھا۔ بات جہاں رکی تھی، وہیں جا کر شروع کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ جب اس نے مجھ سے سوال کیا کہ اب میرا کیا ارادہ ہے تو میں نے کہا۔

"وطن واپس چلیں گے۔"

"میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر تمہیں اپنے منصوبے میں آگے بڑھنے کے لیے یہاں سے کہیں اور جانا مقصود ہو تو یقین کرو پورے خلوص کے ساتھ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں۔ کہ جاؤ مجھے بس ذرا حفاظت کے ساتھ وطن پہنچا دو۔" میں نے مسکرا کر رخسار سے

کہا۔

"ہاں رخسار، ایک طویل فہرست ہے دشمنوں کی اور ان میں سے چند کو کھا چکا ہوں، باقی میری بھوک ہیں لیکن ایسے نہیں، ابھی نہیں اس کے لیے وقت کا انتظار کروں گا۔"

"تو اب کیا ارادہ ہے؟"

"یہاں سے وطن واپس چلیں گے میں کہہ چکا ہوں کہ داستان جہاں تک پہنچی تھی وہیں سے اس کا دوبارہ آغاز کریں گے لیکن رخسار ایک تبدیلی پیدا کرنی ہے اس میں۔"

رخسار سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"کیا؟"

"بس وہ تبدیلی وطن واپس پہنچنے کے بعد ہی بتاؤں گا۔" وہ ہنس کر خاموش ہو گئی تھی۔ یہاں ہم لوگوں کی خاصی پذیرائی کی گئی تھی لیکن چونکہ ہم صرف کوئن میکوویا کے حوالے سے یہاں پہنچے تھے اور میں نہیں جانتا تھا کہ ہیٹی کی حکومت کوئن میکوویا کو کیا درجہ دیتی تھی اور کس طرح سے دیتی تھی۔ نہ اس بارے میں کسی نے مجھ سے سوال کیا اور نہ میں نے خود کسی کو اپنے بارے میں کچھ بتانے کی کوشش کی، ہاں چند افراد جنہوں نے مجھ سے ملاقات کی تھی، مجھ سے یہ پوچھتے رہے کہ کوئی شے مجھے درکار تو نہیں ہے اور آخر کار انھوں نے ہماری واپسی کا بندوبست کر دیا۔

ایک دوپہر ہم ایک طیارے سے اپنے وطن کے لیے روانہ ہو گئے، طیارے کے سفر کے دوران میں نے رخسار کو اپنے آگے کے پروگرام سے آگاہ کیا اور کہا۔

"رخسار ہم اپنے شہر کے ائرپورٹ پر اترنے کے بعد کسی سے ملیں گے نہیں بلکہ خاموشی سے کسی ہوٹل میں قیام کریں گے۔" رخسار دلچسپ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"ٹھیک ہے، یہ ایک دلچسپ ایڈونچر رہے گا لیکن بعد میں ان لوگوں سے ملیں گے؟"

"یہ بعد میں فیصلہ کریں گے۔" میں نے مسکرا کر کہا اور رخسار بھی مسکرا کر خاموش ہو گئی۔ وہ تو آنکھیں بند کر کے تعاون کرنے والوں میں سے تھی، بہرحال میں عجیب

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کیفیت محسوس کر رہا تھا اس کے تحت کچھ تبدیلیوں کا خواہش مند تھا۔ چنانچہ وطن کی سرزمین پر اترنے کے بعد میں نے اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا اور درمیانے درجے کے ہوٹل میں کمرہ حاصل کرلیا۔ اپنے شہر میں اجنبی کی حیثیت سے رہنا واقعی بڑا دلچسپ اور عجیب تجربہ تھا۔ رخسار بھی اس سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہوٹل کے کمرے میں اس نے کہا۔

"اگر یہاں ہمارے اپنوں کو ہماری آمد کے بارے میں علم ہو جائے تو وہ لوگ کتنی خوشیاں منائیں' کیسے ہنگامے ہوں لیکن دلچسپ بات ہے کہ کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔"

"اصل میں انہی ہنگاموں سے کچھ عرصے دور رہنا چاہتا ہوں میں رخسار۔"

"نہیں مجھے بھی اچھا لگ رہا ہے' ہم بالکل عام لوگوں کی طرح یہاں وقت گزاریں گے۔"

"رخسار ایک اور بات بھی سوچ رہا ہوں میں۔"

"کیا؟"

"ہوٹل کی زندگی میں وہ لطف نہیں ہے جو گھریلو زندگی میں ہوتا ہے۔ رخسار میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ وہ لمحات گزاروں جو ایک گھر کی زندگی میں گزارے جاسکتے ہیں میں اصل میں رخسار یہ پوچھنا چاہتا ہوں تم سے کہ میرے کسی قدم پر تمہیں کوئی ذہنی تکلیف تو نہیں ہوگی۔"

رخسار نے مجھے محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر کہا۔ "یہ بات اب بھی تمہارے ذہن میں ہے فیصل؟"

"نہیں لیکن بس میں یہ سوچتا ہوں کہ کہیں میری مروت میں تم تکلیف نہ اٹھاؤ۔"

"مت سوچا کرو ایسی باتیں' اب بھی اگر یہ بات سوچتے ہو تو مجھے افسوس ہوگا۔"

"تو پھر رخسار ہم یوں کرتے ہیں کہ ایک گھر کرائے پر حاصل کرتے ہیں اس کے بعد وہاں رہیں گے سارا انتظام کریں گے ایک گھریلو زندگی گزاریں گے ہم۔"

"رخسار بھی اس انوکھے خیال پر مسکرا دی اور پھر اس نے مجھ سے اتفاق کرلیا۔

رخسار کو ہوٹل میں چھوڑ کر میں گھر کی تلاش میں نکلا اپنے دیس' اپنے شہر کے چپے چپے

Uploaded By Muhammad Nadeem

سے واقف تھا میں کہ کون سے علاقے کس نوعیت کے حامل ہیں۔ اب بالکل میں گھٹیا زندگی بھی نہیں گزارنا چاہتا تھا چنانچہ ایک درمیانے درجے کے علاقے میں جہاں پڑھے لکھے باسلیقہ لوگ رہتے تھے' میں نے ایک اچھا مکان کرائے پر حاصل کرلیا۔ مکان کے مالک فاروق علی صاحب سے ملاقات ہوئی اچھے آدمی تھے کسی سرکاری دفتر میں ملازمت کرتے تھے۔ چہرے مہرے سے شریف نظر آتے تھے ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے مکان ملا تھا اور اس کے ذریعے تمام معاملات طے ہوگئے تھے پھر مکان کی چابی مجھے حاصل ہوگئی۔ رخسار کو اس سلسلے میں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا چنانچہ خود ہی باقی کام بھی شروع کر دیے اسے سرپرائز دینے کا خواہش مند تھا۔ ہوٹل میں اس کے ساتھ رات گزارنے کے بعد صبح کو میں نکل آتا تھا اور تقریباً چار دن کے اندر اندر یہ گھر تیار ہوگیا۔ فرنیچر خریدا اور الماریاں اور ضروریات زندگی کی ایسی تمام چیزیں جن کی ایک گھر کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس لگن سے کام کرنے میں زندگی میں ایک انوکھے پن کا احساس ہو رہا تھا۔ حلیہ اس طرح کا بنالیا تھا کہ اگر کوئی شناسا دیکھ بھی لے تو بس اتنا ہی سوچے کہ یہ فیصل یا دانش منصور کی شکل ضرور ہے فیصل یا دانش منصور نہیں ہے۔ اپنا طرز زندگی بھی کچھ ایسا ہی بنالیا تھا زندگی کے تمام عیش تو حاصل ہوچکے تھے اب ذرا اس زندگی میں بھی داخل ہوکر دیکھا جائے کیا لطف رہتا ہے ذہن بہت سے منصوبے بناچکا تھا۔ رخسار کے لیے ریڈی میڈ لباس خرید کر الماریوں میں ٹانگے تھے' اس کے پورے وجود کا شناسا تھا' ہر چیز کا پورا پورا علم تھا یہاں تک کہ اس کے پیروں کی سائز کے جوتے بھی میں نے بے تحاشا خرید لیے تھے اپنے لیے بھی ریڈی میڈ لباس ہی خریدے تھے' گویا اس گھر کو ایک مکمل گھر کی حیثیت سے سیٹ کر دیا تھا میں نے' کچن بھرا ہوا تھا' فریج بھی ضروریات زندگی کی چیزوں سے اٹا پڑا تھا' اس لیے گھر میں ہر شے موجود تھی۔ ایک الگ گھر کی خواہش انسان کے دل میں کیا حیثیت رکھتی ہے اس کا احساس ہی مزے دار ہوتا ہے پھر رخسار کو لے کر اپنے گھر کی جانب چل پڑا۔ ہوٹل کا کمرہ چھوڑ دیا تھا۔ ابھی تک رخسار کو یہ نہیں بتایا تھا کہ میں نے گھر حاصل کرلیا ہے یہی کہا تھا کہ گھر کی تگ و دو میں لگا ہوا ہوں۔ رخسار اس سلسلے میں صرف وہی سوالات کرتی تھی جن کا میں اسے موقع دیتا تھا۔ ہم اپنے گھر میں داخل ہوئے تو رخسار نے چونک کر کہا۔"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"شاید یہ گھر لے لیا گیا ہے؟"

"ہاں رخسار اور میں کئی دن سے اسے تمہارے شایان شان بنا رہا تھا۔"

"ارے لیکن تم نے تو کہا تھا کہ.........."

"ہاں کہا تھا۔ جھوٹ بول رہا تھا تم سے اچانک ہی تمہیں یہاں لانا چاہتا تھا۔" رخسار مسکرا دی اور پھر اس نے نہایت دلچسپی اور مسرت کے ساتھ یہ گھر دیکھا۔ ڈرائنگ روم' بیڈ روم' دوسرے کمرے اور الماریاں جنہیں وہ کھول کھول کر دیکھ رہی تھی اور حیران ہو رہی تھی پھر اس نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"یوں لگتا ہے جیسے تم نے کوئی جن قابو میں کر لیا ہو؟"

"کیوں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"ایک گھر اسی انداز میں بھرا پڑا اس شکل میں نظر آ سکتا ہے کہ کسی جن سے کہا جائے کہ میرے غلام یہ سب کچھ درکار ہے مجھے اور جن جادو کی چھڑی گھما کر ایک ایسا گھر تیار کر دے۔"

"تو پھر جن میں نے نہیں تم نے قابو میں کیا ہے رخسار اور وہ جن میں ہوں۔ مجھ سے کہنا چاہیے تھا تمہیں کہ میرے غلام میرے لیے ایک ایسا گھر تیار کر دے اور یہ گھر تیار ہو جاتا۔" رخسار نے محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ کر کہا۔

"نہیں فیصل ہرگز نہیں' مجھے تو تم کسی جھونپڑی میں لے جا کر بھی رکھ دیتے تو بہ خدا اس سے زیادہ خوشی مجھے وہاں ہوتی لیکن کتنا عجیب لگ رہا ہے مجھے۔ واقعی' واقعی یہ ہم دونوں کا گھر ہے۔" رخسار نے کہا اور پھر ایک دم اپنے الفاظ کا احساس کر کے خاموش گئی۔ میں اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھ رہا تھا میں نے چند لمحات خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں رخسار یہ واقعی ہمارا گھر ہے۔"

"سوری فیصل' ویری سوری۔"

"نہیں رخسار سوری کی ضرورت نہیں ہے آؤ ذرا کچن وغیرہ بھی دیکھ لو اور مجھے چائے بنا کر پلاؤ۔" میں اس کے ساتھ ہی کچن میں آ گیا تھا۔

"ارے توبہ تم تو واقعی ایک گھریلو انسان بھی ہو فیصل۔"

"کیوں بھئی؟"

"وہ وہ چیزیں تم نے یہاں لا کر جمع کر دی ہیں جن کے بارے میں ایک عورت ہی سوچ سکتی ہے۔"

"یہاں آ کر میں نے صرف تمہارے ذہن سے سوچا ہے رخسار۔"

رخسار جذبات میں ڈوب گئی۔ وہ چند لمحات میری جانب دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"ہاں فیصل یہی سب کچھ سوچا ہے میں نے' خدا کی قسم یہی سب کچھ سوچا ہے میں نے' فیصل گھروں میں ملازم ہوتے ہیں ہر کام کرتے ہیں' بیگمات آرام کیا کرتی ہیں شام کو گاڑی میں بیٹھ کر گھومنے نکل جاتی ہیں' کلب یا کسی تفریح گاہ یا کہیں اور.......... اور ملازم گھروں پر حکمران ہوتے ہیں' یقین کرو مجھے وہ زندگی پسند نہیں ہے۔ میں خوشحالی کی زندگی ضرور چاہتی ہوں لیکن صرف اتنی کہ بس ضروریات پوری ہوتی رہیں' گھر کا سارا کام اپنے ہاتھوں سے کیا جائے' اس زندگی میں ایک انوکھا ہی لطف ہے' جو لوگ اس زندگی کو کھو دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے وہ زندگی کا آدھا لطف گنوا دیتے ہیں۔" یہ گفتگو کرتے وقت رخسار کے چہرے پر جو کیفیت چھائی ہوئی تھی۔ میں اس کا جائزہ لے رہا تھا پھر وہ ایک دم چونک پڑی اس نے اپنے جذبات کا اظہار جس انداز میں کیا تھا اسے شاید فوراً یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس کی حیثیت ابھی وہ نہیں ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے اس کے تاثرات کا اندازہ لگایا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ بہرحال میں اس سے کچھ کہے بغیر اسے وہاں سے لے آیا اور پھر ہم لوگ ایک کمرے میں آ بیٹھے۔

"لباس وغیرہ تبدیل کر لو رخسار۔"

"ہاں غسل کروں گی۔" اس نے یہاں بھی اپنائیت کا اظہار کر کے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے غسل کے بعد ہم لوگ بات چیت کریں گے۔"

"لیکن غسل چائے پینے کے بعد کیا جائے گا۔" وہ بولی اور ہنس پڑی۔ میں بھی اس کی ہنسی میں شریک ہو گیا تھا بہرحال یہاں ہم نے اس گھر میں اپنی پہلی رات گزاری' مجھے رخسار کے جذبات کا احساس تھا اور میں اپنے طور پر بھی مختلف انداز میں سوچ رہا تھا۔ کچھ ایسی الجھنیں برقرار تھیں جو میرے دل کے گہرے جذبات سے تعلق رکھتی تھیں لیکن اگر انہی الجھنوں کا شکار رہا تو زندگی یونہی بیت جائے گی۔ بہت سے لوگ تھے یہاں جن سے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نے کنارہ کشی اختیار کر رکھی تھی حالانکہ ان سے میرے ذہنی رشتے قائم تھے لیکن بس دل پر ایک بوجھ تھا جو مجھے یہ سب کچھ کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ رخسار کو اب میں اپنی زندگی میں شامل کرلینے کا خواہش مند تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے بہت سے فیصلے کیے تھے۔ میں نے دل ہی دل میں اور ان سے رخسار کو آگاہ نہیں کیا تھا۔ اپنے طور پر جب بھی چاہتا رخسار کو اپنی شریک حیات بنا سکتا تھا لیکن اس میں بھی کچھ ایسے احساسات موجود تھے جن کا تعلق دوسروں سے تھا۔ کم از کم ان لوگوں کو تو نظرانداز نہیں کرسکتا تھا جنھوں نے میری زندگی میں ایک ایسا کردار ادا کیا تھا جس نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا تھا اور ان میں سرفہرست الیاس بھائی تھے' نازاں باجی میرے لیے کیا تھیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے بس ان کا تصور جب بھی آتا مجھے یہ احساس ہوتا جیسے میرے وجود کی تعمیر میں ان کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ ان کے دل میں میرے لیے کچھ جذبات بھی تھے' وہ جذبات بے شک سپاس گزاری کے طور پر ہی ہوں لیکن مجھے ان کا احترام کرنا تھا۔ نازاں باجی کے بغیر رخسار کو اپنی شریک زندگی بنانا ایک جرم سا محسوس ہوا تھا حالانکہ دوسرے نمبر پر مشعل شاہ بھی تھا جس نے میری زندگی سنوارنے کے لیے مجھے بہت کچھ دیا تھا لیکن وہ دوسرے ہی نمبر پر آتا تھا۔ الیاس بھائی وہ شخص تھے جنھوں نے ایک حقیر ذرے کو اٹھا کر احتیاط سے مخمل میں رکھ لیا تھا اور پھر وہیں سے اس کی تعمیر کا آغاز ہوا تھا۔

سب سے کنارہ کشی کے باوجود کم از کم اس مرحلے پر الیاس بھائی کو نظرانداز نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ میں نے بہت سے فیصلے کر ڈالے تھے۔ دوسرے دن کا آغاز بڑا دلچسپ تھا۔ اخبار والا اخبار ڈال گیا تھا۔ حالانکہ ہم نے اس سے کہا بھی نہیں تھا لیکن اس نے بس ہمت کر ڈالی تھی۔ یہاں آنے کے بعد پہلی بار اخبار پر نگاہیں دوڑانے کا خیال آیا تھا چنانچہ چائے کے ساتھ ساتھ اخبار بینی ہونے لگی اور مجھ پر بہت سے دلچسپ انکشافات ہوئے' میری غیر موجودگی میں میرے وطن میں خاصی ہنگامہ آرائی رہی تھی۔ الیکشن ہوئے تھے' حکومت تبدیل ہوگئی تھی۔ بالکل ہی نئے لوگ منظرعام پر آئے تھے' میں یہ ساری باتیں پڑھ کر حیران رہ گیا' اتفاق کی بات تھی کہ اس دوران اپنے وطن کی خبروں سے رابطے نہیں رہے تھے کہیں' اور سے بھی یہ تذکرہ سامنے نہیں آیا تھا کیونکہ میرا یہ مشن ایک الگ تھلگ حیثیت کا حامل رہا تھا۔ میں بڑی دلچسپی کے ساتھ یہ تمام خبریں پڑھتا رہا تھا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے بارے میں رخسار نے بھی تذکرہ کیا۔ رخسار بھی حیران رہ گئی تھی۔

"ارے کیا واقعی لیکن جو لوگ اب برسراقتدار آئے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق ہے؟"

"بالکل اجنبی اور نئے نام ہیں۔ رخسار شاہنواز بھی چلا گیا حالانکہ وہ میرا بہترین مددگار تھا اور رخسار اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں ہمارے کارکنوں کے لیے بھی کچھ مشکلات کا آغاز ہوگیا ہوگا؟"

"رجوع کرو گے ان سے؟" رخسار نے پوچھا اور میں پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا پھر میں نے کہا۔

"نہیں رخسار اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی اس بات کا علم ہوگیا کہ ہم لوگ یہاں موجود ہیں تو پھر یہ سمجھ لو کہ ہماری اپنی زندگی ختم ہو جائے گی یعنی پھر انہی الجھنوں میں گرفتار ہونا پڑے گا۔ الیاس بھائی الگ تھلگ سے آدمی ہیں' مجھے ان پر مکمل اعتماد ہے کہ جس طرح میں ان سے کہوں گا وہ اس سے منحرف نہیں ہوں گے۔"

"الیاس بھائی سے ملنا ہے؟"

"ہاں رخسار ان سے ملیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔" رخسار نے جواب دیا اور میں چھوٹی چھوٹی خبریں پڑھنے لگا۔ اس سے اپنے وطن کی پالیسی کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ بہرحال کوئی ایسی غیر تسلی بخش بات نہیں ملی تھی البتہ یہ میرے لیے بڑے دلچسپ انکشافات تھے۔ دل یہی چاہ رہا تھا کہ کم از کم اور کسی کو نہ سہی تو رشید ناگی ہی کو متوجہ کرکے اس سے حالات معلوم کروں لیکن پھر اپنے آپ کو زبردستی روک لیا۔ میں اس بار رخسار کو تشنہ کام نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ میری محبت تھی اور بڑی مشکل سے مجھے دستیاب ہوئی تھی۔ نہ جانے کن کن حالات کا شکار رہی ہوگی۔ میں اسے کم از کم زندگی کی ان لطافتوں سے دور رکھنا نہیں چاہتا تھا کچھ تو ہو اپنے لیے۔ حالانکہ ایک بڑا زخم میرے دل میں تھا لیکن اب اسے بھی نظرانداز کرنا ہوگا۔ رخسار سے ابھی تک میں نے اپنے جذبات کا وہ اظہار نہیں کیا تھا' جو اس سلسلے میں اصل نوعیت کا حامل تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میں رخسار کو اس وقت اپنے ساتھ الیاس بھائی کے ہاں نہیں لے گیا۔ جب میں نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا۔ رخسار کو ایک گھریلو

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

عورت کی طرح میں گھر میں ہی چھوڑ گیا تھا۔

میرے بدن پر ایک معمولی لباس تھا اور میں باقاعدہ ایک آٹو رکشا میں بیٹھ کر الیاس بھائی کی اس شاندار کوٹھی پر پہنچا' جو میری ہی دی ہوئی تھی۔ کوٹھی کے گیٹ پر چوکیدار موجود نہیں تھا۔ میں نے ذیلی دروازے کو تھوڑا سا کھسکایا اور اندر جھانکا۔ بڑے سے لان پر ایک چھوٹا سا بچہ ہاتھ میں کرکٹ کا چھوٹا بیٹ لیے کھیل رہا تھا۔ نازاں باجی کے اس بچے کو میں نے فوراً ہی پہچان لیا۔ وہ تنہا ہی تھا اور آس پاس کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ یہ بچہ مجھے اتنا پیارا لگا کہ میں آہستہ آہستہ اس کے قریب پہنچ گیا' اس نے مجھے ایک نظر دیکھا آصف نور کی شکل کا تھا۔ مجھے دیکھ کر بولا۔

"میرے ساتھ کرکٹ کھیلو گے؟"

"ہاں کیوں نہیں۔ بال کہاں ہے؟"

"بال کھوئی ہے' چوکیدار تلاش کر رہا ہے۔" بچے نے جواب دیا اور ایک جانب اشارہ کر دیا۔ درختوں کے ایک جھنڈ کے پیچھے مجھے پتے ہلتے ہوئے نظر آ رہے تھے غالباً چوکیدار وہاں بال تلاش کر رہا تھا۔ میں نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"ناصر نور! اور تمہارا؟" ننھے سے بچے نے ترکی بہ ترکی پوچھا اور مجھے ہنسی آ گئی۔

میں نے بچے کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اسی وقت چوکیدار دوڑتا ہوا آیا قوی ہیکل چوکیدار تھا اور یقیناً نیا تھا' کیونکہ میں نے اسے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ میرے قریب آ کر وہ اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے مجھے گھیرے میں لینا چاہتا ہو اور پھر اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کون ہو اور یہاں کیسے گھس آئے؟"

"یار تم نے دروازہ کھلا ہی چھوڑ رکھا تھا بس دروازہ کھلا تھا میں اندر آ گیا۔"

"بچے کو اٹھانے آئے ہو؟"

"نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"پھر کیوں گھس آئے ہو' گھروں میں اس طرح گھس کر آیا جاتا ہے؟"

"اصل میں اس گھر کے لوگوں سے میری جان پہچان ہے۔"

"کیسے جانتے ہو؟" چوکیدار مجھ سے سوالات کیے جا رہا تھا۔

"ویسے تو سب کو جانتا ہوں لیکن نام وغیرہ مجھے کسی کا نہیں معلوم۔"

"مجھے تو تم مشکوک آدمی معلوم ہوتے ہو؟"

"تو پھر ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"میرا نام جانتے ہو؟"

"کہاں جانتا ہوں۔ تم تو میرے لیے اجنبی آدمی ہو۔"

"فقیر شاہ ہے میرا نام۔"

"بڑی خوشی ہوئی تم سے مل کر۔"

"اے زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو' میں جانتا ہوں کہ تم بچے کو اٹھا کر لے جانے والے تھے۔"

"اچھا تو پھر یہ تو میں اب بھی کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"ارے کر کے دکھاؤ کیسے کرو گے۔" چوکیدار نے آگے بڑھ کر میرا گریبان پکڑ لیا۔

میں نے اس پر بھی اس سے کچھ نہیں کہا پھر میں نے کہا۔

"یار قمیص پکڑنے سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

"ابھی ذرا پہلے مالکان کے پاس چلو اور مجھے بتاؤ کہ تمہیں کون جانتا ہے اس کے بعد دیکھوں گا تمہیں۔ ہم لوگ پولیس وولیس کو نہیں بلاتے بلکہ خود ہی اپنا حساب کتاب پورا کر لیتے ہیں۔"

"خیر یہ اچھی بات ہے انسان میں اتنا اعتماد ہونا ہی چاہیے۔"

"چلو۔" چوکیدار مجھے آگے دھکیلتا ہوا بولا اور اس نے ناصر نور کی انگلی پکڑی جو دلچسپی سے اس لڑائی کو دیکھ رہا تھا۔ چوکیدار میرا گریبان پکڑے ہوئے مجھے اندرونی حصے کی جانب لے گیا اور پھر اس نے مجھے سیڑھیاں طے کرا کر ڈرائنگ روم کے دروازے تک پہنچایا اور دروازے کو انگلی سے بجایا۔ آنے والی نازاں باجی اور بھابی تھیں۔ چوکیدار میرا گریبان پکڑے ہوئے تقریباً گھسیٹتا ہوا یہاں تک لے آیا تھا اور میرے کپڑے بری طرح مسل گئے تھے۔ نازاں باجی اور بھابی نے مجھے دیکھا اور ان کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"ارے........ ارے........ یہ........ یہ........ یہ........!"

چوکیدار نے ان کی ارے ارے کو نظر انداز کر کے کہا۔ "بی بی صاحب یہ آدمی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اندر گھس آیا تھا اور ناصر میاں کو گود میں اٹھایا ہوا تھا اس نے غالباً لے کر بھاگنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ میں اسے پکڑ کر ادھر تک لے آیا ہوں۔"

نازاں باجی اس طرح بے اختیار ہوئیں کہ انھوں نے آگے بڑھ کر چوکیدار کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

"کمینے ذلیل یہ کیا بدتمیزی ہے۔ کیا کیا تجھے' تجھے نہیں معلوم یہ .... یہ........."

چوکیدار ہکا بکا ہو گیا تھا اور میں نازاں باجی کی اس جذباتی کیفیت کو محسوس کر رہا تھا' چوکیدار نے میرا گریبان چھوڑ دیا۔ نازاں باجی میرے پاس پہنچ گئیں اور انھوں نے آگے بڑھ کر میرا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو......... یہ بھی تو میرا ناصر ہی ہے۔" ان کی آواز لرز گئی۔ بھابی بھی حیرانی سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں۔ لیکن اس وقت نازاں باجی کے اس انداز اور اس لمس نے مجھے جو کچھ دیا تھا یقیناً میں اس کی کوئی قیمت زندگی بھر نہیں لگا سکتا تھا لیکن چوکیدار بے چارے کو یہ محبت مہنگی پڑ گئی تھی۔ اس نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"دیکھو بی بی صاحب آپ بے شک ہماری مالک ہو لیکن آپ نے اس وقت جو کچھ کیا ہے وہ اچھا نہیں ہے' ہم نے تو وفاداری کی تھی۔ یہ آدمی ہماری غیر موجودگی میں دروازے سے اندر آ گیا تھا اور ناصر صاحب کو اس نے گود میں اٹھایا ہوا تھا۔ اس وقت ہم یہی سمجھا۔ ہم تو اسے نہیں پہچانتا تھا لیکن آپ نے ہمیں تھپڑ مار دیا۔ بی بی صاحب ہر آدمی بے عزت نہیں ہوتا۔ ہم آپ کی اس نوکری پر لعنت بھیجتا ہے اس تھپڑ کا بدلہ تو ہم آپ سے ایسا لیتا کہ آپ یاد کرتا مگر ٹھیک ہے۔"

چوکیدار کی بات پر ہم سب ہکا بکا رہ گئے تھے۔ خود نازاں باجی بھی ایک دم شرمندہ ہو گئی تھیں بہرحال یہ برا ماننے کی بات نہیں تھی ایک غیور آدمی اپنی بے عزتی پر احتجاج کر رہا تھا۔ ایک طرف نازاں باجی کی جذباتی کیفیت تھی انھوں نے مجھے جس حال میں دیکھا تھا وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ دوسری طرف چوکیدار کا احتجاج بھی درست تھا۔ میں جلدی سے سیدھا ہو گیا اور میں نے آگے بڑھ کر چوکیدار کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں چوکیدار' جو کچھ ہوا غلط فہمی کی بناء پر ہوا میری غلطی تھی ورنہ میں تمہیں سب کچھ صاف صاف بتا دیتا ہم سب تم سے معافی مانگتے ہیں' اس طرح سے ناراض

نہ ہو اگر تمہیں یہ تھپڑ ناگوار گزرا ہے تو چلو تم ایک تھپڑ میرے منہ پر مار لو۔" میں نے کہا۔

"نہیں صاحب آپ خود سوچو ہم مرد ہے' مردوں کی طرح جینا اور اپنا حق لینا چاہتا ہے عورتوں کے ہاتھوں سے تھپڑ کھا کر زندگی گزارا تو لعنت ہے ہماری زندگی پر۔"

"تم میرے وطن عزیز کے ایک غیرت مند انسان ہو میں تم سے ایک درخواست کرتا ہوں چوکیدار' میری بہن کو معاف کر دو جو مجھے بہت عرصے کے بعد دیکھ کر جذباتی ہو گئی تھی۔"

"نہیں صاحب معافی ہم خود مانگتا ہے مگر آپ دیکھو عزت نوکری سے بڑھ کر ہوتا ہے عزت کا کوئی قیمت نہیں ہوتا۔"

"میں جانتا ہوں چوکیدار اور تمہاری قدر کرتا ہوں۔"

"سوری چوکیدار میں بھی تم سے معافی مانگتی ہوں' غلطی ہو گئی مجھ سے۔" نازاں باجی نے آگے بڑھ کر کہا۔

چوکیدار نے انھیں دیکھا اور بولا۔ "دیکھو بی بی صاب نہ ہم کو کبھی گالی دینا اور نہ ایسا کوئی کام کرنا آپ کو حق حاصل ہے۔ کہ ہم سے صرف ایک بات کہہ دو۔ دروازے کی جانب اشارہ کرو اور کہہ دو نکل جاؤ چوکیدار اور اس کے بعد کبھی اپنی صورت مت دکھانا۔ ہم چلا جائے گا پر اس سے آگے آپ کچھ نہیں کرے گا بی بی صاب۔"

"وعدہ چوکیدار۔" نازاں باجی نے کہا اور چوکیدار گردن ہلا کر دروازے کی جانب چلا گیا۔

"ارے باپ رے یہ تو بڑی ٹیڑھی چیز ہے۔"

"نہیں نازاں باجی یہ وہ ہے جس پر ناز کیا جا سکتا ہے۔"

"لیکن شریر انسان تم نے اسے بتایا کیوں نہیں تھا کہ تم کون ہو؟"

"میں تو کوئی بھی نہیں ہوں نازاں باجی۔"

"اچھا اندر آؤ اور یہ حلیہ کیا بنا رکھا ہے؟"

"بس کیا کروں آپ کے چوکیدار نے رہے سہے کپڑے بھی خراب کر دیئے۔"

"کب آئے اور ہمیں پتا تک نہیں دیا گیا؟"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اب آیا ہوں تو آپ کو پتا دے رہا ہوں مگر بڑا خطرناک چوکیدار رکھا ہے آپ نے؟"

"نہیں واقعی مجھ سے بھی غلطی ہوگئی تھی۔" نازاں باجی اور بھابی مجھے لے کر اندر پہنچ گئیں آصف نور اور الیاس بھائی شاید موجود نہیں تھے۔ معمول کے مطابق ان لوگوں نے میری پذیرائی کی۔ میں جانتا تھا کہ اس گھر میں میرے لیے محبتوں کے خزانے جمع ہیں۔ انھوں نے مجھے بٹھایا اور اوپر سے نیچے تک دیکھتی رہیں۔ بھابی کہنے لگیں۔

"اچھا یہ بتاؤ کچھ کھانے پینے کے لیے لاؤں"

"نہیں بھابی بالکل نہیں قسم لے لیجیے بالکل نہیں۔"

"یہ بتاؤ کب آئے؟" نازاں نے پوچھا۔

"بس کچھ وقت ہوا ہے بہت تھوڑا سا وقت ہوا ہے۔" دفعتاً نازاں باجی کے چہرے پر ایک سوالیہ نشان نمودار ہوگیا اور میں اس سوالیہ نشان کو بخوبی سمجھ گیا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ میرے ساتھ آئی ہے؟"

"کہاں ہے؟" نازاں باجی حیرت سے اچھل کر بولیں۔

"ہے موجود ہے ملا دوں گا آپ سے۔"

"مل گئی؟" بھابی نے بھی سوال کیا۔

"ہاں بھابی۔ بہرحال خدا نے اسے مشکلات سے نکال ہی لیا۔"

"خدا کی قسم اتنی دعائیں مانگتے تھے ہم اس کے لیے خیریت سے تو ہے نا؟"

"ہاں بالکل خیریت سے ہے۔"

"مگر ہے کہاں ساتھ کیوں نہیں لائے؟"

"نازاں باجی آجائے گی' آجائے گی۔"

"دیکھو فیصل اب میں تم سے ایک بات کہے دیتی ہوں تم دانش منصور ہو یا اس ملک کے وزیراعظم بن جاؤ' میں تمہیں اپنا فیصل ہی سمجھتی ہوں۔ میں اب جو کچھ چاہتی ہوں اس کا اظہار تم پر کردینا چاہتی ہوں اور سچ کہہ رہی ہوں میرے اور تمہارے تعلقات کا انحصار اب اسی بات پر ہے۔"

"آپ حکم تو دیجیے نازاں باجی' کیا حکم ہے آپ کا؟"

"اگر آیندہ وزارت اعظمیٰ تمہیں ملنے والی ہے تو بے شک اس کے لیے جدوجہد کرو لیکن کچھ دن کے بعد اور یہ دن میرے اپنے ہوں گے اور ان دنوں میں......... میں تمہیں رخسار سے منسلک کروں گی سمجھ رہے ہو نا میری بات۔ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ آرہا ہے تمہاری سمجھ میں۔"

"آرہا ہے نازاں باجی لیکن اس میں ایک ٹیکنیکل غلطی رہ جائے گی۔"

"فضول باتوں سے گریز کرو' کچھ بھی ہو جائے اب جب کہ قدرت نے ہمیں اس کا موقع دیا ہے تو میں تمہیں نکل کر نہیں بھاگنے دوں گی۔"

"جس ٹیکنیکل غلطی کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کے بارے میں اگر آپ مجھے مطمئن کردیں تو میں آپ کا ہر حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔"

"بکو کیا بکنا چاہتے ہو؟" نازاں باجی نے کہا۔

نازاں باجی کو ہی یہ حق حاصل تھا کہ مجھے اس انداز میں مخاطب کریں پھر وہ غصیلے لہجے میں بولیں۔

"کیا ٹیکنیکل غلطی ہے؟"

"بتادوں گا نازاں باجی۔ چھری تلے دم تو لینے دیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سچ نازاں دو منٹ نہیں ہوئے تم نے تو گھیراؤ ہی کرلیا۔ آرام سے بات کریں گے۔" بھابی نے کہا اور نازاں باجی ہنسنے لگیں۔

وہی سب کچھ مل رہا تھا جو اپنی شناخت یاد دلا دیتا تھا۔ بھابی نے کچھ دیر کے بعد کہا۔

"کم از کم رخسار کے بارے میں بتادو۔ کہاں ہے' کیا ڈائمنڈ سٹی پر پہنچایا ہے' اسے کوئی خطرہ تو نہیں ہے' کون لوگ لے گئے تھے اسے۔"

"ان کے بارے میں صرف ایک لفظ کہا جاسکتا ہے۔ اسے لے جانے والے ہمارے دشمن تھے۔"

"وہ خیریت سے ہے؟"

"ہاں۔ اللہ پر بڑا اعتماد تھا مجھے۔"

"فیصل۔ تم یہ کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ اپنا فرض پورا کرچکے ہو اب

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسروں کو ان کا قرض پورا کرنے دو۔ سب کے لیے سب کچھ کر دیا ہے اور اپنے لیے کچھ نہیں۔"

"نازاں باجی۔ آپ کو اپنے دیے ہوئے سبق یاد ہیں؟ آپ نے کہا تھا کہ فرض کی کوئی منزل نہیں ہوتی۔ جو کام خود کر سکتے ہو اسے دوسروں کے حوالے کبھی نہ کرو۔"

نازاں باجی خاموش ہو گئیں۔ میں نے کہا۔ "رخسار کو میں نے سب سے دور رکھا ہے۔ یوں سمجھ لیجیے ابھی تک کسی سے نہیں ملا سوائے آپ کے نہ ابھی ملنا چاہتا ہوں۔"

"ناگی سے بھی نہیں؟" نازاں باجی نے پوچھا۔

"ہاں اس سے بھی نہیں۔"

"اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟"

"جی۔"

"بتاؤ۔" نازاں باجی ناز سے بولیں۔

"بس باجی۔ کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں زندگی کے لیے۔ ان ہنگاموں سے دور رہنا چاہتا ہوں۔ کچھ عرصہ کے لیے۔ اس لیے ایک سنسان گوشہ تلاش کیا ہے۔"

"رخسار وہیں ہے؟"

"ہاں۔"

"یہاں کیوں نہ لے آئے؟"

"نہیں نازاں باجی۔ یہ جگہ بھی سب کی نظروں میں ہے۔"

"اوہ۔ مگر ہم لوگ۔"

"آپ لوگ تو میرے اپنے ہیں۔ میری پناہ گاہ آپ کے قدموں میں ہے آپ سے کیسے چھپوں گا۔"

باتیں ہوتی رہیں پھر الیاس بھائی آ گئے مجھے دیکھ کر اتنے ہی حیران اور اتنے ہی خوش ہوئے جتنی مجھے توقع تھی۔ کھانے کے بعد دوسری باتیں ہوئیں۔ سب کچھ سمجھ کر انھوں نے کہا۔ "میرا بھی یہی مشورہ ہے فیصل کہ اب کچھ وقت خاموشی سے آرام کرو۔ دوسروں سے دور رہنے کا تمہارا فیصلہ بہترین ہے۔ ورنہ چاہنے کے باوجود کسی نہ کسی مسئلے میں الجھ جاتے۔ اب تم رخسار سے شادی کر لو۔"

"میری آرزو ہے الیاس بھائی لیکن.........."

"وہ ضد چھوڑ دو سب کچھ قدرت پر چھوڑ دو۔"

"شرمسار رہوں گا۔ یہ کمی پوری نہ کر سکوں گا۔ بتایئے الیاس بھائی۔ نکاح نامے میں میری ولدیت کیا لکھیں گے۔" میں نے گلوگیر آواز میں کہا اور الیاس بھائی آبدیدہ ہو گئے پھر بولے۔

"فیصل ایک بات بتاؤ؟"

"جی الیاس بھائی۔"

"جذبے کبھی نام بن سکتے ہیں؟" میں اس سوال کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا تھا نہ سمجھ پایا تو کہا۔

"میں سمجھا نہیں؟"

"ایک بے اولاد جوڑا' کسی یتیم خانے سے ایک ایسے بچے کو لے کر پروان چڑھاتا ہے جس کے والدین گمنام ہوں' بے اولاد لوگ اسے اپنے سینے میں رکھ کر پرورش کرتے ہیں۔ اس سے اصل ماں باپ جیسا پیار کرتے ہیں' کیا اس بچے کی ولدیت میں ان کا نام نہیں درج کیا جا سکتا ہے؟"

عجیب اور انوکھا سوال تھا۔ میں حیرانی سے الیاس بھائی کو دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"آپ قانونی آدمی ہیں الیاس بھائی۔ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔"

"میں اس وقت جذبوں کی بات کر رہا ہوں قانون کی نہیں۔ ویسے قانون بھی اس کی نفی نہیں کرتا لیکن ہم تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم بھی تمہیں اتنا ہی پیار کرتے ہیں' یقین کرو یا نہ کرو تم میرے لیے وہی فیصل ہو جسے میں لاک اپ سے اپنے ساتھ لایا تھا اور اس کے بعد نہ جانے کب تک خود پر لعنت بھیجتا رہا تھا کہ جانے کتنی سرد راتوں میں.........." الیاس بھائی کی آواز بند ہو گئی۔ وہ رقت کا شکار ہو گئے تھے۔

"الیاس بھائی۔" میں نے متاثر ہو کر کہا۔

"بھول گئے ہو سب کچھ فیصل؟"

"نہیں بھولا۔"

"تو پھر نکاح نامے میں فیصل ولد الیاس حسین کیوں نہیں لکھا جا سکتا؟" انھوں نے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہا اور میرے بدن میں سنسنی دوڑ گئی۔ میں بہت دیر تک خاموش رہا پھر میں نے کہا۔

"ہاں لکھا جاسکتا ہے لیکن........ میں ایک کام اور کرنا چاہتا ہوں الیاس بھائی؟"

"بولو۔ جو دل میں ہے صاف صاف بول دو۔"

"الیاس بھائی' ایک بار عرفان غزنوی سے بھی ضرور مل لیجیے۔"

"اوہ۔" الیاس بھائی مجھے بغور دیکھنے لگے لیکن بھابی فوراً بول پڑیں۔

"کیوں ملیں ہم ان سے۔ انہوں نے کون سا رخسار کو اپنایا ہے۔ کب خبر لی ہے اس کی۔ وہ تو اسے اپنے خاندان سے ہی خارج کر چکے ہیں۔ دربدر کر دیا ہے انھوں نے اسے۔"

"پھر بھی۔ وہ اسی خاندان کی ہے۔"

"ارے لعنت بھیجو ان سخت دلوں پر۔"

"رخسار کے لیے یہ کرنا ہوگا۔" الیاس بھائی نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں الیاس بھائی۔ رخسار کو شکایت نہیں رہی گی۔ باقی ہمیں وہی کرنا ہے جو ہم نے سوچا ہے۔"

"کسی نقصان کا اندیشہ تو نہیں ہے؟"

"اللہ مالک ہے۔"

"رخسار کہاں ہے' کیا کسی ہوٹل میں؟"

"نہیں۔ میں نے کرائے پر ایک گھر لے لیا ہے۔ وہ وہیں ہے۔"

"ارے ہمیں بتایا بھی نہیں۔" نازاں باجی چہک کر بولیں۔

"یہ سب کچھ خفیہ رکھنے کے لیے میں نے ایسا کیا ہے نازاں باجی۔ یہ ضرورت ہے کسی کو نظرانداز کرنے کی کوشش نہیں۔ میرے دشمن مجھ سے بدترین ہزیمت اٹھانے کے بعد خاموش نہیں بیٹھے ہوں گے لیکن میں بھی اب رخسار کو تباہ نہیں کرنا چاہتا دو ہی صورتیں تھیں یا تو میں اسے اپنی زندگی سے نکال دیتا یا........"

"تمہارا فیصلہ بالکل درست ہے۔ میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔" الیاس بھائی پر جوش لہجے میں بولے۔

"ایک کام تو کر ہی لو۔" نازاں باجی بولیں۔

"جی فرمائیے۔"

"مجھے اپنے گھر لے چلو۔ ان سارے امور کے طے ہونے تک میں رخسار کے پاس رہوں گی۔"

"آپ کا سیٹ اپ خراب ہوگا۔ ناصر کو پریشانی ہوگی۔"

"ناصر میرے نہیں بھابی کے پاس رہتا ہے۔ انھیں ہی ممی کہتا ہے اور سمجھتا ہے۔ وہ میرا نہیں بھابی کا ہیڈک ہے۔"

"اور آصف؟" میں نے مسکرا کر پوچھا۔

"وہ تو خیر میرا ہی ہیڈک ہے۔" نازاں باجی ہنس کر بولیں پھر انھوں نے مجھے گھور کر کہا۔ "مجھے باتوں میں بہلا رہے ہو۔ میری بات کا جواب دو۔"

"نہیں نازاں باجی۔ میں آپ کے کسی حکم کو ٹال سکتا ہوں اتنی احتیاط بھی بس ضرورت کے تحت ہے۔ ورنہ سب کچھ آپ کی پسند کے مطابق ہی ہوگا۔"

"میں بہت احتیاط رکھوں گی۔"

"آصف سے تو مشورہ کرلیں۔"

"آصف آپ پر زندگی نچھاور کرتے ہیں۔ وہ کبھی انکار نہیں کریں گے۔ ویسے اس وقت رخسار تنہا ہوگی؟"

"ہاں۔"

"یہ مناسب ہے؟"

"ابھی تک مناسب ہے۔ کیونکہ کسی کو ہمارے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہے۔"

آصف نور بھی آگیا۔ سب کے درمیان مشورہ ہوا پھر میں واپس چل پڑا۔ آٹو رکشا نے مجھے میرے گھر پر اتار دیا۔ رخسار گھر کے سامان میں ترتیب بدل رہی تھی اور اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسرت رقصاں تھی۔

"آٹو رکشا سے آئے ہو؟"

"ہاں۔"

"میں نے آواز سن لی تھی اور سمجھ گئی تھی کہ تم ہی آئے ہوگے۔"

"دوڑ کر دروازے پر نہیں آگئیں؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"دل چاہا تھا لیکن........"

"لیکن کیا؟"

"تمہاری اجازت نہیں تھی۔" رخسار نے کہا اور میں محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ رخسار بولی۔ "رکشا میں سفر کیسا لگا؟"

"سحر انگیز۔ اس طرز زندگی کا مزہ ہی الگ ہے۔"

"خدا کی قسم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اپنے گھر کو اپنی پسند کے مطابق سنوارنے میں جو لطف ہے۔ وہ زندگی کے کسی اور مشغلے میں نہیں ہے۔ اچھا یہ بتاؤ وہ لوگ ملے؟"

"ہاں۔ سب مل گئے۔"

"ٹھیک ہیں؟"

"ہاں۔"

"دوسرے لوگوں سے بھی ملے؟"

"نہیں رخسار۔ وہ تو پروگرام میں ہی نہیں ہے۔ میں طویل عرصہ سب سے الگ رہوں گا۔ ویسے آصف اور نازاں باجی آنے والے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ تمہارے پاس ہی رہیں گے۔"

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھا ہوگا۔ ویسے۔ انھیں کیا بتایا ہے اپنے بارے میں؟"

"کچھ ہو چکا ہوتا تو بتاتا۔" میں نے کہا اور وہ شرما گئی پھر آصف اور نازاں باجی آگئے۔ نازاں باجی نے محبت سے رخسار کو لپٹا لیا تھا اور پھر ہمارے گھر کی خوب تعریف کی تھی۔ اس کے بعد کچن سنبھال لیا تھا۔ اس زندگی میں جو لطف آرہا تھا اس کا کوئی جواب ہی نہیں تھا۔ رات کو بھابی، بچے اور الیاس بھائی بھی آگئے۔

"ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ کیسے صبر کریں۔" الیاس بھائی نے کہا پھر ہم دوسرے امور پر باتیں کرنے لگے۔ اب کوئی اس کام کی تکمیل میں دیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ پوری پوری بحث کے بعد یہ طے پایا کہ کل عرفان غزنوی کے گھر چلا جائے۔ یہ بالکل ہی دوسرا شعبہ تھا اس لیے کوئی خطرہ نہ محسوس کیا گیا۔

ان لوگوں سے الگ ہٹ کر رخسار نے مجھ سے کہا۔ "میں تم لوگوں کے کسی عمل میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی لیکن ان لوگوں سے ملاقات بیکار ہے مجھے ان کے بارے میں

اندازہ ہے۔ وہ موقع ملنے پر تمہاری بے عزتی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کریں گے۔"

"پھر بھی میں ان کا حق انھیں دینے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں نتیجہ جانتی ہوں۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے استقامت سے جواب دیا اور رخسار مجھے عجیب سے نگاہوں سے دیکھنے لگی میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں رخسار تمہیں مجھ پر بھروسا رکھنا چاہیے اصل میں تمہیں میری ذہنی کیفیت کا اچھی طرح اندازہ ہے جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ کرنا چاہتا تھا لیکن ذرا دوسرے انداز میں' قدرت اس بات پر آمادہ ہے کہ مجھے دنیا کی ہر خوشی اور ہر کامیابی سے نواز دے' لیکن مجھے مغرور نہ ہونے دے۔ ایک تشنگی ایک شرمندگی میرے دل میں باقی رہنے دے' یقینی طور پر اس میں قدرت کی کوئی مصلحت ہی ہوگی اپنے آپ سے روشناس ہونے کے بعد نجانے میں خود میں کیا تبدیلیاں محسوس کروں اس لیے یہ باب بند ہی رکھا گیا ہے۔ خیر ہم قدرت کے امور میں مداخلت نہیں کر سکتے یہ اس کا اپنا مسئلہ ہے لیکن پھر بھی میں غزنوی خاندان کو یہ حق دینا چاہتا ہوں اور سب ہی کی یہ خواہش ہے۔"

"نہیں میں کسی کام سے روکنا نہیں چاہتی تمہیں بس وہ لوگ جس حد تک جا چکے ہیں اس سے ذرا یہ خوف محسوس کر رہی تھی کہ فضول باتوں کے علاوہ تمہیں وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

"میں' آصف نور' نازاں باجی' بھابی اور الیاس بھائی مکمل طور پر اس کے لیے تیار ہیں کہ وہاں ہر بات سنی جائے۔"

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی؟"

بہرحال دوسرے دن یہ گروپ عرفان غزنوی کے ہاں جانے کے لیے تیار ہوگیا ہمیں ان کی رہائش گاہ بھی معلوم تھی ان لوگوں کا طرز زندگی بھی جانتے تھے' یہ بھی جانتے تھے ہم کہ ان لوگوں کا رخسار کے بارے میں کیا نظریہ ہوگیا ہے' بقول شخصے انھوں نے تو رخسار کا حقہ پانی بھی بند کر دیا تھا اور اسے اپنی دانست میں اپنے خاندان سے خارج کر دیا تھا پھر بھی ہم وہاں پہنچ ہی گئے۔ اتفاق سے چھٹی کا دن تھا اور پورا گھر بھرا ہوا تھا ہاتھی لاکھ لٹے پھر بھی سوا لاکھ کا۔ عرفان غزنوی خاندان منتشر ہوگیا تھا۔ ہر شخص نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسجد الگ بنالی تھی سب الگ الگ ہوگئے تھے لیکن پھر بھی وہ اثرات اس گھر پر ملتے تھے جس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ ایک بڑا خاندان ہے عرفان غزنوی صاحب ویسے بھی ایک بھرپور اچھی اور کامیاب کاروباری زندگی گزار رہے تھے' پہلے تو ہم لوگوں کو بالکل اجنبی نگاہوں سے دیکھا گیا پھر مجھے پہچان لیا گیا حالانکہ الیاس بھائی سے بھی وہ لوگ ناشناس نہیں تھے۔ ہمارا بڑا سرد مہری سے خیر مقدم کیا گیا اور ہم سب کو ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا گیا ایک عجیب سی کیفیت ان لوگوں کے چہروں پر نمودار ہوگئی تھی۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ غزنوی خاندان کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ دانش منصور کے سامنے کسی بھی قسم کی غلط بات کرنے کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے اور یہ گروپ دانش منصور گروپ ہی سمجھا جاتا تھا۔ میرے بارے میں وہ لوگ تقریباً سب ہی کچھ جانتے تھے۔ بہرحال ادھر سے بھی سارا خاندان ہی جمع ہوگیا تھا دلچسپ بات یہ تھی کہ نیرباجی بھی آئی ہوئی تھیں اور ان کے شوہر شباب احمد بھی تھے۔ یہ شباب صاحب البتہ میرے لیے بالکل اجنبی تھے اور انھوں نے شاید اندر سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم لوگوں کی آمد میں دلچسپی محسوس کی تھی بلکہ وہ واحد شخص تھے جنھوں نے انسانوں کی طرح مجھ سے' آصف نور سے اور الیاس بھائی سے ہاتھ ملایا تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا کی تھی۔ نیرباجی البتہ مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔ عرفان غزنوی صاحب نے نہایت تیکھی نگاہوں سے ہم لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی فرمایئے؟"

"ہمارا تعارف تو ہے عرفان صاحب' لیکن اس کے بعد بھی آپ سے یہ سوال کرلینا ضروری ہے کہ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟"

"جی ہاں جانتا ہوں۔ ہمارے خاندان کو برباد کرنے والے ہماری نگاہوں سے محو کہاں ہوسکتے ہیں؟"

"ارے نہیں غزنوی صاحب آپ جو دل چاہیں کہہ لیں لیکن میں جب اپنا تجزیہ کرتا ہوں تو اس سلسلے میں مجھے اپنا پاؤں کہیں نظر نہیں آتا۔"

"برائی اگر نظر آجائے تو ہر انسان اس سے گریز کرے۔"

"خیر ہوسکتا ہے میری ذات سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو اس وقت میں آپ

کے پاس ایک اہم مسئلے میں آیا ہوں۔"

"نہیں۔ بلکہ ہم ماضی کے ان ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنا چاہتے ہیں جو نجانے کس کی غلطی سے ٹوٹ گئے تھے۔"

"رشتے؟"

"جی ہاں۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ ماضی میں میرا آپ سے کوئی رشتہ رہا ہو؟"

"اتفاق سے بعض رشتے کسی کے توسط سے بھی قائم ہو جاتے ہیں۔"

"آپ بتا سکتے ہیں مجھے؟"

"جی ہاں فیصل کی بات کر رہا ہوں۔ یہ فیصل بیٹھے ہوئے ہیں اور فیصل سے آپ کا کیا تعلق ہے عرفان غزنوی صاحب شاید آپ کو یاد ہو؟"

"جی ہاں فیصل سے ہمارا جو تعلق تھا الیاس صاحب آپ کو بھی اس کے بارے میں علم ضرور ہوگا یہ ہماری ایک ملازمہ کا بیٹا تھا۔ ملازموں کے کوارٹر میں رہتا تھا اس کی ماں ایک بدکار عورت تھی' بہرحال وہ چلی گئی اور اس کے بعد اس نے خود بخود ہماری کوٹھی چھوڑ دی۔ ہمارا اس سے اگر کوئی رشتہ تھا تو بس اتنا ہی۔"

میرے اندر اضطراب کی لہریں دوڑ گئیں۔ عرفان غزنوی نے دل کا سارا غبار نکالا تھا' پھر اس نے فوراً کہا۔

"لیکن میں معذرت خواہ ہوں۔ چونکہ مجھ سے حقیقت پوچھی گئی ہے اس لیے میں نے وہی سب کچھ بتایا ہے جو ایک سچ ہے۔"

"جی جی آپ نے بالکل درست فرمایا' بہرحال اس کے بعد کے بھی واقعات دہرادیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔" الیاس بھائی نے تحمل سے کہا حالانکہ ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا تھا' آصف نور بھی شدت جوش میں نظر آرہا تھا' لیکن میں بالکل پرسکون تھا کیونکہ مجھے ان تمام باتوں کی توقع تھی۔

"اس کے بعد بس زبان نہ ہی کھلے تو بہتر ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ دور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا ہے فیصل کسی طرح دانش منصور بن گیا اور دانش منصور نے جو کچھ کیا وہ بہت بڑا کام ہے' لیکن آپ بھی جانتے ہیں الیاس صاحب' یہ صاحب بھی جانتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہیں اور میں بھی جانتا ہوں اور میرے اہل خاندان بھی کہ اس دور میں طاقت اسے ہی حاصل ہے جو بدکاری پر آمادہ ہو جائے۔ بدکاروں کا راج ہے دولت حاصل کرنے کے ذرائع اگر محنت مزدوری کی حد تک ہوں تو اس سے زیادہ غلیظ اور یہ کہنا چاہیے کہ اس دنیا کے لیے ناکارہ شخص اور کوئی نہیں ہوتا اور اگر دولت کے حصول کے لیے مناسب راستے' مطلب سمجھ رہے ہیں نا آپ' ان دنوں مناسب راستوں کا تصور ذرا بدل گیا ہے حاصل ہو جائیں تو پھر خاندان بھی اعلیٰ ہو جاتے ہیں' شخصیتیں بھی اعلیٰ ہو جاتی ہیں' اقتدار میں بھی حصہ مل جاتا ہے ملک میں بھی بہت بڑی عزت حاصل ہو جاتی ہے یہ سب دولت کے کرشمے ہیں۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ فیصل دانش منصور بن گیا اور دانش منصور بننے کے بعد اس نے اپنی قوتوں کے مظاہرے شروع کر دیے۔ اس کے اثرات ہمارے خاندان پر اس لیے نمودار ہونے چاہیں تھے کہ ہمارے خاندان نے ایک نمک حرام کی پرورش کی تھی جس نے اپنی ہی تھالی میں سوراخ کر دیا۔"

میں نے اب بھی صبر سے کام لیا تھا۔ الیاس بھائی کہنے لگے۔

"کیا آپ کا اشارہ رخسار کی طرف ہے؟"

"جی ہاں۔"

"وہ تو آپ کے خاندان کی لڑکی ہے۔ غزنوی صاحب۔"

"میری بیٹی ہے وہ۔"

"آپ کو اپنے خون پر یقین ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"اس اچھے خاندان میں ایک ایسی لڑکی کیوں پیدا ہوگئی جس نے اس خاندان کو بدنام کر دیا۔"

"بدبختی' بدبختی۔ اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔"

"گویا آپ نے اپنی آبرو کو اس طرح داغدار ہوتے ہوئے برداشت کر لیا۔"

"کیا کر سکتا تھا طاقت کے آگے جھکنا پڑا۔"

"وہ طاقت آپ کی بیٹی تھی یا کسی اور کی؟"

"کسی اور کی۔ یہ بات آپ بھی سمجھتے ہیں۔"

"کیا آپ کی بیٹی کی مرضی اس میں شامل نہیں تھی یا اسے بلیک میل کیا گیا تھا؟"

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔" غزنوی صاحب نے پہلو بدل کر کہا۔

"آپ سمجھ رہے ہیں غزنوی صاحب' جو میں کہنا چاہتا ہوں آپ کی بیٹی فیصل کی محبت کا شکار ہوئی اور آپ نے صرف یہ سوچ کر اس کے ساتھ سختی کی کہ فیصل آپ کے ہاں ملازمت کرتا تھا لیکن عرفان غزنوی صاحب یہ بات آپ بھی جانتے ہیں' میں بھی جانتا ہوں آپ کا سارا خاندان جانتا ہے جس عورت کا آپ تذکرہ کر رہے ہیں وہ فیصل کی ماں نہیں تھی۔"

"بخدا یہ بات میں بالکل نہیں جانتا۔ اگر یہ بات میرے علم میں آجاتی تو میں فیصل کو وہ مقام دیتا جو اس کا اصل مقام ہوتا کیونکہ مجھے اس کی ذات سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔"

"چلیے چھوڑ دیجیے اس بات کو بھی آپ اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ کی بیٹی فیصل کے ساتھ ملوث تھی؟"

"آپ میرے منہ سے ہاں کہلوانا چاہتے ہیں؟"

"جی۔ اس لیے کہ آپ بہت ہی صاف گو انسان ہیں آپ نے فیصل کے بارے میں جس انداز میں گوہر افشانی کی ہے' آپ نے اس کے بارے میں جو لہجہ اختیار کیا ہے' اس کے بعد آپ اپنی بیٹی کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں۔"

"ہاں وہ بدبخت فیصل کے جال میں پھنس گئی تھی۔"

"تو غزنوی صاحب آپ جیسے اعلیٰ نسب کو ہم جیسے کم اصل لوگ عزت کا مقام دینا چاہتے ہیں آپ اپنی نام نہاد برتری کو قائم رکھیے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے' لیکن ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم آپ کی لٹی ہوئی عزت کو واپس کر دیں۔"

"آپ.........." غزنوی صاحب بولے۔

"جی فرمائیے۔"

"میں فیصل کے سرپرست' بزرگ' بھائی اور باپ کی حیثیت سے رخسار کے لیے آپ کو فیصل کا رشتہ دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا مذاق ہے۔ پہلے تو آپ یہ فرمائیے کہ یہ فیصل ہے یا دانش منصور۔" غزنوی نے کہا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ فیصل ہے۔"

"اور دانش منصور کون ہے؟"

"اسے آپ جانے دیجیے۔ فیصل رخسار سے شادی کرنا چاہتا ہے اور رخسار بھی یہی چاہتی ہے ہم اس رشتے کو آپ کے گھر سے کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی بیٹی ہے اور مستقبل میں بھی وہ اسی خاندان کے نام سے منسوب رہے گی۔"

"ہم تو اس پر لعنت بھیج چکے ہیں۔"

"اولاد پر لعنت نہیں بھیجی جاتی۔ عرفان غزنوی صاحب۔"

"بھیج دی جاتی ہے جیسے کہ ہم بھیج چکے ہیں۔ جس لڑکی کے لیے آپ رشتہ لے کر آئے ہیں' وہ ہمارے پاس نہیں آپ ہی لوگوں کی تحویل میں ہے۔"

"وہ آپ کے پاس پہنچائی جاسکتی ہے۔"

"اس گھر کے دروازے اس پر بند کر دیے گئے ہیں۔"

"گویا آپ اس پر بالکل آمادہ نہیں ہیں۔"

"آپ کمال کی بات کرتے ہیں' کون سی لڑکی کے بارے میں کہہ رہے ہیں آپ......... وہ جو عرصہ دراز سے ہمارے پاس نہیں ہے' وہ جو آوارہ ہوکر گھر سے باہر نکل چکی ہے۔"

"بہت خوبصورت باتیں کر رہے ہیں آپ' ایک ایسے لڑکے کو آپ ننگ خاندان اور ملازم لڑکا کہتے ہیں جو بہر طور ایک عزت دار نوجوان ہے اور اپنی بیٹی کو آپ نہیں دیکھ رہے جس نے آپ کا گھر چھوڑ دیا' آخر وہ آپ ہی کی اولاد ہے۔"

"دیکھیے آپ لوگ میرے گھر آئے ہیں' آپ کو عزت دینا میرا فرض ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میری مجبوری بھی کیونکہ آپ لوگ صاحب اثر ہیں قوت رکھتے ہیں لیکن جو کہانی آپ مجھے سنا رہے ہیں وہ بے مقصد اور بے کار ہے اس لڑکی سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم اپنے گھر میں ایسا کوئی ڈراما کرنا چاہتے ہیں۔"

"گویا آپ کی طرف سے یہ اجازت ہے کہ اس لڑکی کی شادی فیصل سے کر دی جائے؟"

"آپ اسے لے جاکر بالا خانے پر بٹھا دیجیے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔" غزنوی

صاحب نے کہا اور شہاب اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا۔

"آپ نہایت بے ہودہ گفتگو کر رہے ہیں معاف کیجیے گا عرفان غزنوی صاحب؟"

شہاب کے ان الفاظ پر سب ہی چونک پڑے تھے۔ عرفان غزنوی کا منہ بھی ایک لمحے کے لیے حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ شہاب نے پھر کہا۔

"میں نہیں جانتا کہ اصل حقیقت کیا ہے لیکن اتنا جانتا ہوں کہ میں نے ایک باوقار خاندان سے رشتہ قائم کیا ہے اور کچھ نہیں تو کم از کم اچھے الفاظ استعمال کرکے اپنی شناخت کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ بہرحال آپ لوگوں کے ذاتی معاملات میں مداخلت کے لیے معافی چاہتا ہوں' لیکن غزنوی صاحب اگر یہ آپ کی بیٹی کا معاملہ ہے تو آپ اپنی بیٹی کے لیے اس قسم کے الفاظ ادا کر رہے ہیں؟" غزنوی صاحب خاموش ہی رہے تھے ان کے چہرے پر غصے کے آثار تھے لیکن بہرحال شہاب کو انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ شہاب نیر سے بولا۔

"نیر آیئے اٹھیے۔ میرا موڈ بے حد خراب ہوگیا ہے۔"

"بھئی یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے تم نہیں جانتے کہ ہمارا دل کتنا دکھا ہوا ہے۔ تم باہر کے آدمی ہو ہمیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ ہم ہی جانتے ہیں۔"

"میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے اپنے لہجے میں تلخی پیدا کرلی لیکن برداشت نہیں کرسکا تھا اور اب بھی آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے کیے پر شرمندہ ہوں میں آپ کے الفاظ پر مسلسل احتجاج کرتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں تمہیں بعد میں اس بارے میں تفصیلات بتادوں گا۔ بیٹھو تم کہاں جارہے ہو؟" پھر عرفان غزنوی نے ہم لوگوں سے کہا۔

"دیکھیے میری لاچاری اور بے چارگی سے فائدہ نہ اٹھایئے ظاہر ہے میرا ذہن اس حد تک پک چکا ہے کہ اگر آپ ایسا کوئی ڈراما کرنا چاہتے ہیں تو میں اس ڈرامے کا کوئی کردار بننا پسند نہیں کروں گا۔ رخسار سے ہم ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور آپ نے دیکھ لیا کہ اب اس سے ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہے' پھر آپ اسے زبردستی ہم پر مسلط کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہمارا بھی ایک خاندان ہے ہم پہلے ہی اپنے خاندان میں بے حد ذلیل ہو خوار ہوچکے ہیں اب اس کے بعد مزید ذلیل ہونے کی گنجائش نہیں ہے آپ کو اختیار ہے کہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

آپ کا جو دل چاہے کریں۔"

"ٹھیک ہے عرفان غزنوی صاحب' اصل میں فیصل کی حقیقت کو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں یہ چاہتا تھا کہ ایک باعزت لڑکی کو اس کے گھر سے باعزت طریقے سے رخصت کر کے لے جاؤں' لیکن میں جانتا ہوں کہ میرے تمام الفاظ آپ کے لیے بے اثر ہوں گے۔ یہ تو ایک اخلاقی فرض تھا ہم اس فرض کو نبھانے جا رہے ہیں آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہماری اس مخلصانہ پیشکش کو قبول نہیں کیا اچھا اب اجازت دیجیے گا۔"

"ٹھیک ہے جائیے' میرے پاس اس سلسلے میں کوئی لچک نہیں ہے۔ خدا حافظ ...." عرفان غزنوی نے کہا اور خود ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔ میں بالکل خاموش رہا تھا جب الیاس بھائی بول رہے تھے تو میرا بولنا بالکل بے مقصد تھا۔ ہم لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اس کے بعد واپسی کے لیے پلٹے تو شہاب نے آگے بڑھ کر کہا۔

"معاف کیجیے گا اصل مسئلہ واقعی میرے علم میں نہیں ہے لیکن میری گزارش ہے کہ آپ مجھ سے رابطہ کیجیے گا' مجھے بتائیے میں آپ لوگوں سے کہاں مل سکتا ہوں؟"

"یہ میرا کارڈ ہے آپ جب دل چاہے غریب خانے پر تشریف لائیے۔ ہمارا گھر بھی کشادہ ہے اور دل بھی کشادہ ہیں۔ باقی جہاں تک رہا ان معاملات سے ناواقف ہونے کا تو جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ یہ آپ کی سسرال ہے آپ انھی لوگوں سے ساری صورتحال معلوم کر لیجیے گا۔"

پھر ہم سب وہاں سے واپس چل پڑے اور بڑے خوش و خرم الیاس بھائی کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے الیاس بھائی نے کہا۔

"جو کچھ عرفان غزنوی نے کہا ہے وہ بہرحال بہت برا ہے فیصل لیکن ہم لوگ تو یہ سوچ کر ہی گئے تھے کہ وہاں ہمارے ساتھ یہی سلوک ہو گا۔"

"اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں الیاس بھائی کہ میں ان الفاظ سے تکدر کا شکار ہوا ہوں تو ایسا خیال دل سے نکال دیجیے گا۔ آپ نے جو کچھ کیا ہے میں اس کی روح کو سمجھتا ہوں۔ چنانچہ اس بات سے بالکل غیر مطمئن نہیں ہوں۔" میں نے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے میں یہ کہہ رہا تھا کہ فرض کرو ہم یہاں ہیں۔ تم نے بھی اپنا ایک گھر بنا لیا ہے حالانکہ وہ سب کچھ مجھے بڑا عجیب سا لگتا ہے لیکن تھوڑی سی تبدیلی تو

کرنی ہی پڑے گی' مثلاً یہ کہ اب ہم آدھے آدھے ہو جاتے ہیں۔ میں اور میری بیوی یہاں رخسار کے ساتھ رہیں گے۔ نازاں اور آصف نور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ تم لوگ یہاں آؤ' یہاں قاضی کو بلا کر نکاح کیا جائے اور اس کے بعد تم سب رخسار کو لے کر اپنے گھر چلے جاؤ۔ بعد میں ہم لڑکے والے بن جائیں گے۔"

مجھے ہنسی آ گئی۔ میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے آپ یہ کھیل کھیلنا چاہتے ہیں تو ضرور کھیلیے گا۔"

"یہ کھیل نہیں ہے برخوردار ایک فرض بھی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور اس کے بعد دن اور تاریخ کا تعین ہونے لگا۔ میں جانتا تھا کہ الیاس بھائی جذباتی ہو رہے ہیں' جو وقت طے ہوا الیاس بھائی نے اس پر اعتراض کر کے مزید کچھ وقت مانگا' لیکن آصف نور اس بات پر تیار نہیں ہوا اور اس نے کہا۔

"نہیں بھائی جان ہم ایک ہفتے کے اندر اندر یہ مسئلہ نمٹائے لیتے ہیں زیادہ وقت بے کار ہو گا۔" اسی وقت بھابی بول پڑیں۔

"ٹھیک ہے ہم ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی بیٹی کو رخصت کر دیں گے۔"

بڑے مخلص لوگ تھے ساری زندگی خلوص سے میرا ساتھ دیا تھا حالانکہ میں نے ان کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ بہرحال وہ اپنی زندگی گزار رہے تھے اور یہ زندگی انھیں ناپسند نہیں تھی' میں نے یہ چھوٹی سی جگہ انھیں رہنے کے لیے دی تھی تھوڑے بہت اور مسائل حل کر دیے تھے لیکن ایسا تو میں نے بیشتر لوگوں کے ساتھ کیا تھا' لیکن ان کے خلوص کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ بعد میں نازاں باجی' آصف نور میرے ساتھ ہی میرے اپنے گھر آ گئے تھے۔ میں اپنی سرگرمیوں کو نہایت محدود رکھے ہوئے تھے کوئی ایسا اظہار نہیں کیا تھا میں نے کہ جس سے باقی لوگوں کو میری یہاں موجودگی کے بارے میں پتا چل جائے۔ بس کچھ ایسا ہی ذہنی طور پر سہما ہوا تھا ان الفاظ کو ادا کرنے میں مجھے کوئی پشیمانی نہیں ہے واقعی رخسار کی موجودگی نے مجھے بالکل نڈھال کر دیا تھا اور اب میں کسی ہنگامے کو اپنے نزدیک جگہ نہیں دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس طرح رخسار کے ساتھ زیادتی ہو سکتی تھی۔ جو اب میں بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ رخسار نے البتہ رات کو مجھ سے عرفان غزنوی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

صاحب کے رویے کے بارے میں پوچھا۔ میں نے تو کوئی جواب نہیں دیا' لیکن آصف نور نے تمام باتیں تفصیل سے رخسار کو بتا دیں اور رخسار کی گردن جھک گئی تو آصف نور نے کہا۔

"ہم تو یہ فیصلہ کرکے ہی گئے تھے رخسار کہ وہاں ہمارے ساتھ یہ سب کچھ ہوگا لیکن ایک اخلاقی فرض تھا اگر وہ لوگ تیار ہو جاتے تو ہم بخوشی اس اخلاقی فرض کو وہیں سے پورا کرتے۔"

"اور آپ لوگ یقین کریں کہ میں آپ کے اس قدم سے بڑی خوف زدہ تھی۔" رخسار نے کہا۔

"کیوں؟" نازاں باجی بولیں۔

"جب انسان تشدد اور انتہا پسندی پر اتر آتا ہے تو پھر وہ عمل کرتا ہے جو ناقابل یقین ہو۔ جس طرح انھوں نے میرے بارے میں آپ سے جو الفاظ کہے اس سے میرے اپنے اس اندیشے کی تصدیق ہوتی ہے۔"

"کیا؟"

"یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ چالاکی سے آپ لوگوں سے وعدہ کرلیتے کہ مجھے وہاں سے رخصت کریں گے اور جب میں وہاں پہنچتی تو شاید مجھے قتل ہی کر دیا جاتا کیونکہ اس کے بعد ان کے پاس فیصل سے بچنے کے لیے کوئی گنجائش نہیں رہتی؟"

"نجانے کیسے لوگ ہیں۔" نازاں باجی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خیر اب عرفان غزنوی صاحب اتنے احمق نہیں ہیں انھوں نے رخسار کو جو آزادی دی بحالت مجبوری دی اور وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر وہ کوئی ایسا قدم رخسار کے لیے اٹھاتے تو ان کے لیے کتنا بھیانک ماحول پیدا ہو جاتا۔ جب میں نے رخسار کے لیے ایسے ایسے لوگوں کو فنا کر دیا جن کے پیچھے ملک کے ملک پڑے ہوئے تھے تو عرفان غزنوی........"

میں نے کسی قدر طیش کے عالم میں کہا اور سب پر خاموشی طاری ہوگئی۔

☆☆☆☆

یہ مسئلہ چلتا رہا۔ ادھر الیاس بھائی اور بھابی جنھوں نے ہمارے چیلنج کو قبول کیا تھا۔ تیاریوں میں مصروف تھے اور ادھر ہم لوگوں نے بھی تھوڑا بہت بندوبست کیا تھا جس میں نازاں بھابی اور آصف نور کی کاوشیں شامل تھیں' لیکن پھر تیسری ہی شخصیت درمیان میں کود پڑی اور ہم اس وقت حیران رہ گئے جب نیر باجی' شہاب' الیاس بھائی اور بھابی ہمارے گھر پہنچ گئے' الیاس بھائی نے کہا۔

"بھئی ان شہاب صاحب سے تو آپ کی ملاقات ہو ہی چکی ہے اور نیر اور رخسار.........."

"رخسار میری بہن ہے۔" نیر نے گلوگیر لہجے میں کہا اور رخسار سے لپٹ گئی۔ عورتوں کے درمیان پر تکلف لمحات کے لیے کچھ وقفہ دیا ہم نے۔ اس کے بعد شہاب صاحب کہنے لگے۔

"جب مجھے اس بات کا علم ہوا کہ رخسار ہمارے گھر کی بچی ہے اور کچھ لوگ اسے شریفانہ طور پر رخصت کرکے اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں تو پھر میرے کچھ فرائض کا آغاز ہوا حالانکہ جب مجھے ایک اور حقیقت معلوم ہوئی تو میں دنگ رہ گیا یعنی وہ شخصیت جسے فیصل کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے ایک ایسے انوکھے کردار کا مالک ہے جو قصے کہانیوں کا کردار ہی کہا جاسکتا ہے۔ ذاتی طور پر میں دانش منصور کے بارے میں بہت کچھ سن چکا ہوں اور میرے کچھ دوست تو دانش منصور صاحب کی سخاوت سے فیض یاب بھی ہو چکے ہیں' ملکی پیمانے پر ان کا جو نام ہے اور ان کی زندگی کے ساتھ جو پر اسرار کہانیاں وابستہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہیں ان میں سے کچھ کہانیاں میرے علم میں بھی ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ دانش منصور یا بالفاظ دیگر فیصل جو کبھی غزنوی صاحب کے میری مراد بڑے غزنوی صاحب سے ہے' گھر رہتا تھا' دانش منصور ہے اور اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود اس نے عرفان غزنوی صاحب کی وہ فضول باتیں سن لیں اور برداشت کرلیں تو یہ بھی دانش منصور کا ایک عمل ہوسکتا ہے جس نے ملک گیر پیمانے پر بلکہ عالمگیر پیمانے پر بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے ہیں البتہ عرفان غزنوی صاحب کی ہمت کا بھی کوئی جواب نہیں جو اس کے باوجود انھوں نے دانش منصور سے دشمنی قائم کیے رکھی۔ خیر میرا خیال ہے میں کچھ زیادہ بول گیا ہوں' اصل بات وہی آگئی ہے بھئی فیصل صاحب چونکہ میرے سامنے تو آپ فیصل ہی کی حیثیت سے آئے ہیں' چونکہ یہ خاندان میرا ہے اور نیر میری بیگم ہیں اور ان کا تعلق غزنوی خاندان سے ہے چنانچہ غزنوی خاندان کی اس لڑکی کو آپ میرے گھر سے رخصت کرکے لائیں گے۔ دیکھیے انکار نہ کیجیے گا' میں نے بڑے جذباتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے اور جذبات ہی زندگی کی علامت ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے انکار کر دیا تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔" الیاس بھائی نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر آہستہ سے بولے۔

"اگر اس سلسلے میں فیصل کو کوئی اعتراض نہ ہو تو ہمارے اعتراض کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" نیر باجی نے میری طرف رخ کرکے کہا۔

"فیصل تمہارے سلسلے میں میری کسی برائی کا کوئی دخل نہیں ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ تم میرے شوہر کی یہ خواہش ضرور پوری کردو گے۔"

"نیر باجی آپ کے ساتھ میری زندگی کے بہت سے ایسے واقعات بستہ ہیں کہ میں نے آپ کی ہمیشہ دل سے عزت کی ہے اگر آپ کا حکم ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

غرض یہ کہ یہ مسئلہ بخیروخوبی طے ہوتا ہوا نظر آرہا تھا اور مجھے زندگی کی اس تبدیلی سے واقعی ایک انوکھا لطف محسوس ہو رہا تھا۔ رخسار کو اس کے خاندان کے کسی کردار سے اعتماد ملے۔ میرے لیے اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہوسکتی تھی۔ چنانچہ یہ کھیل شروع ہوگیا۔ رخسار نیر باجی کے گھر چلی گئی' لیکن تھوڑا سا خوف بھی تھا کہ کہیں بیچ میں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے اور اس وقت تک نہ صرف میں بلکہ الیاس بھائی اور آصف نور بھی

خوفزدہ رہے جب تک کہ ہم صاف ستھرے لباس میں معمولی قسم کے لوگوں کی طرح تیار ہوکر نیر باجی کے ہاں نہ پہنچے اور وہاں رخسار کے ساتھ میرا نکاح نہ ہوا اور پھر خیریت کے ساتھ رخصتی نہ ہوگئی اس وقت تک مجھے یہ خوف دامن گیر رہا تھا' پھر ہم اپنے گھر آگئے۔ رخسار سے میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا اور اسے دلہن بنے دیکھ کر کچھ دیر کے لیے مجھ پر رقت طاری ہوگئی تھی۔ ماں باپ' اس وقت کے لیے بڑے ارمان رکھتے ہیں لیکن میرے ماں باپ تھے ہی کہاں؟ رشید ناگی اور مٹھل شاہ بھی میرے لیے بڑی اہمیت رکھتے تھے' لیکن وقت کا تقاضا تھا کہ ان سے دور رہا جائے۔

تمام لوگ خوشیاں منا رہے تھے' اور انھوں نے مجھے وہ ماحول مہیا کر دیا تھا جو ایک شخص کا ارمان ہوتا ہے' نازاں باجی نے میرے لیے ایک ماں ہی کا کردار ادا کیا تھا اور الیاس بھائی بے شک باپ ہی کی طرح میرے ہر معاملے میں ملوث رہے تھے' ان لوگوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا اس کا کوئی بدل میرے پاس موجود نہیں تھا۔ رخسار کے چہرے کی وہی لطافتیں واپس آگئیں تھیں جو ایک نئی نویلی لجائی شرمائی دلہن کے چہرے پر رقصاں نظر آتی ہیں۔ اس کی آنکھیں میرے سامنے جھک سی رہی تھیں۔ میں نے اس سے بس اتنا ہی کہا۔

"رخسار یہ تمہارا ظرف ہے کہ تم نے مجھ جیسے حقیر انسان کو اتنا بڑا مقام دے کر قبول کرلیا' ورنہ یہ ایک حقیقت ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں' جس شخص کی اپنی کوئی شناخت نہ ہو وہ سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ نہیں ہوتا۔" رخسار تڑپ گئی تھی اس نے شرمگیں آواز میں کہا۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میرے سینے میں وہ تمام جذبات موجود ہیں جو ایک لڑکی کے سینے میں ہوتے ہیں لیکن آپ نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا' ایک سوال کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے مجھے اپنی تمام دلی سچائیوں کے ساتھ قبول کیا ہے نا؟"

"ہاں رخسار میں تمہیں چاہتا ہوں بے پناہ بے حد۔"

"اگر کہوں کہ آپ بھی میری حیات کا مرکز ہیں تو آپ میری بات کو سچ مان لیں گے۔"

"تم نے وہ سچائیاں ثابت کر دی ہیں رخسار اب شک کی کیا گنجائش ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"گویا آپ پر میرا حق ہے؟"

"مکمل........"

"تو پھر میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ خدارا میری زندگی کے مالک کو حقیر نہ کہئے گا۔" رخسار کے ان الفاظ پر میں مسکرا دیا۔ اس نے بڑی خوبصورتی سے میری زبان بند کر دی تھی اور میرا موڈ ایک دم بدل گیا تھا' پھر اس کے بعد رخسار کے سوا مجھے کچھ یاد نہیں رہا' حالانکہ ماضی کی بہت سی یادیں ذہن کے پردوں سے ٹکرائی تھیں جن میں مسز خان بھی تھی اور نجانے کون کون' لیکن انسان اپنی فطرت میں ہی مکمل ہوتا ہے۔ باقی سب کچھ ہوس ہے اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش ہے دوسرے لوگوں نے تو کمال ہی کر دیا تھا۔ وہ سارے کھیل کھیلنے پر آمادہ ہوگئے تھے جو ایسے موقعوں پر کھیلے جاتے ہیں۔ نیر باجی اور شباب صاحب رخسار کو لینے آگئے تھے اور مجھے شام کی دعوت دے گئے تھے' ان کے جانے کے بعد میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہرحال یہ بات ماننی پڑے گی الیاس بھائی کہ انسان ہر حالت میں بہت معمولی شخصیت کا مالک ہوتا ہے باقی سب ڈراما بازی ہے۔" رخسار کے ساتھ زندگی کے اس پر لطف سفر کا آغاز ہوگیا جس کے بعد انسان اپنے محور میں داخل ہو جاتا ہے' نیر باجی اور شباب بھائی نے ہمیں مشورہ دیا کہ کچھ وقت کسی خوبصورت مقام پر گزارا جائے' میرے سامنے بڑی وسعتیں تھیں لیکن میں نے جو کنارہ کشی کا راستہ اختیار کیا تھا اس کے تحت مجھے اپنے دائرہ کار میں ہی رہنا چاہیے تھا' چنانچہ سب لوگوں کے مشورے کے بعد ہم لوگ ایک خوبصورت پہاڑی مقام کی جانب روانہ ہوگئے۔

مدھم مدھم ہوا چل رہی تھی اور اس اخبار کے ٹکڑے نے ہماری جانب جان بوجھ کر رخ کیا تھا جو میرے لیے میری مسرتوں کا قاتل ثابت ہوا تھا' کسی دکاندار نے پھاڑ کر پھینک دیا تھا اور وہ اڑتا ہوا ہم تک آگیا تھا لیکن اسے اپنے پاؤں کے پاس سے ہٹاتے ہوئے میری نظر اس سرخی پر پڑ گئی جو سیاہ حاشئے میں میرے ذہن میں طوفان کا باعث بنی تھی' لکھا تھا۔

"دارالحکومت کے قریب ڈائمنڈ سٹی نامی جزیرے کی خوفناک تباہی۔ دور دور تک تابکاری پھیل گئی' سینکڑوں افراد کی ہلاکت کا اندیشہ۔" میری آنکھوں میں یہ الفاظ ناچنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

لگے۔ ڈائمنڈ سٹی' ڈائمنڈ سٹی' ڈائمنڈ سٹی' میری جنت میری آرزوؤں کا مرکز میری کاوشوں کا حاصل' ڈائمنڈ سٹی کیا یہ اسی ڈائمنڈ سٹی کی تباہی کی داستان ہے۔ رخسار کسی اور سمت دیکھ رہی تھی مجھے اچانک مکمل خاموش پا کر اس نے میری جانب دیکھا اور میرے چہرے کے تاثرات دیکھ کر پریشان ہوگئی' پھر اس کی نگاہیں میری نگاہوں کا تعاقب کرتے ہوئے اخبار پر پڑیں اور اس نے اخبار اٹھا لیا' سرخی پڑھی اور اس کے حلق سے ایک سہمی ہوئی آواز نکل گئی۔

"ڈائمنڈ' ڈائمنڈ سٹی۔" وہ پوری خبر پڑھنے لگی' میں نے تو پوری خبر بھی نہیں پڑھی تھی' لیکن رخسار کی آواز میں یہ خبر سننے لگا' رخسار پڑھ رہی تھی۔

"ساحل سے دور ایک جزیرہ جو ڈائمنڈ سٹی کے نام سے شناخت کیا جاتا تھا اور جہاں ایک سائنس لیبارٹری قائم تھی اچانک ہی دھماکوں سے لرز اٹھا اور اس کے بعد وہاں زہریلی گیس پھیل گئی' گیس سمندر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ کے علاقے میں موجود افراد کے لیے بھی تباہ کن بن گئی' سینکڑوں افراد بے ہوش ہوگئے' ڈائمنڈ سٹی سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں اور بحریہ نے اس کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا ہے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔" رخسار نے خبر ختم کی تو میں دہشت زدہ لہجے میں بولا۔

"رخسار کون سی تاریخ کا اخبار ہے؟" رخسار نے اخبار کی تاریخ دیکھی' آٹھ دن پہلے کی تاریخ تھی اس نے مجھے بتایا اور میں وحشت زدہ انداز میں کھڑا ہوگیا۔

"آؤ رخسار آؤ' اوہ میرے خدا اوہ میرے خدا۔" میرے منہ سے نکلا اور اس کے بعد ہم دونوں پاگلوں کی طرح اس چھوٹے سے پہاڑی شہر میں بک اسٹال تلاش کرنے لگے' ہمیں چند بک اسٹال ملے' لیکن ان بک اسٹالوں پر پچھلے سات دنوں کے اخبارات نہیں مل سکے' البتہ ایک بک اسٹال پر ہمیں یہ اخبارات مل گئے' بک اسٹال کے مالک نے ہم سے تعاون کیا اور تلاش کر کے چھ دنوں کے اخبار اور آج کا تازہ اخبار ہمارے حوالے کر دیا۔ میں اسے ایک بڑا نوٹ دے کر واپس چل پڑا تھا۔ میرے قدم لرز رہے تھے' دل و دماغ میں جو ہیجان برپا تھا' اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا' ڈائمنڈ سٹی کیسے تباہ ہوگیا اور وہاں پر موجود لوگوں کا کیا حال ہوا' نجانے کس طرح ہم دونوں اپنے ہوٹل پہنچے تھے' رخسار کا چہرہ بھی ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا' میں خود واقعی اپنی حالت کو نہیں سنبھال سکا تھا۔ میرے

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

منہ سے طرح طرح کی آوازیں نکل رہی تھیں، کمرے میں پہنچنے کے بعد میں نے رخسار سے کہا۔

"رخسار، ذرا اخبارات کی ترتیب کرکے ایک ایک اخبار مجھے دو۔" رخسار نے لرزتے ہاتھوں سے تاریخ کے حساب سے اخبار ترتیب دیے، میں نے دوسرے دن کا اخبار پڑھا، خبر نمایاں طور پر موجود تھی۔

"سائنسی تجربے گاہ مکمل طور پر تباہ ہوگئی، بحریہ کے جوان گیس ماسک لگا کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ڈائمنڈ سٹی پر اتر گئے وہاں بے شمار افراد کی لاشیں موجود ہیں، تباہی کی وجہ سمجھ میں نہیں آسکی، لیکن زہریلی گیس نے دور دور تک انسانوں کو نقصان پہنچایا ہے، بندرگاہ کے آس پاس کے علاقے خالی کرالیے گئے ہیں اور انتظامیہ نے دور دور تک لوگوں کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کی ہے، خطرہ ہے کہ زہریلی گیس مزید تابکاری پھیلائیں گی۔" یہ دوسرے دن کے اخبار کی خبر تھی، تیسرے دن کے اخبار میں جو خبریں درج تھیں وہ ہم دونوں کے لیے موت کے مترادف تھیں، لکھا تھا۔

"ایک خطرناک شخص نے پورے ملک کو ٹریپ کر رکھا تھا، ڈائمنڈ سٹی دانش منصور نامی شخص کی ملکیت تھا اور اس نے وہاں ملکی مفاد میں کاروبار کا ڈھونگ رچا رہا تھا۔ وہاں نجانے کیا کیا ہو رہا تھا، پچھلی حکومت کی بے پروائی سے بے شمار انسانوں کو نقصان برداشت کرنا پڑا، ڈائمنڈ سٹی سے اس وقت تک ستتر لاشیں مل چکی ہیں خیال ہے کہ ابھی وہاں اور لاشیں موجود ہیں، لیکن ان کی تلاش کا کام اس لیے موثر طریقے سے نہیں ہوتا رہا کہ وہاں ابھی تک زہریلی گیسیں گردش کر رہی ہیں۔ ان گیسوں کو زائل کرنے کے انتظامات کیے جارہے ہیں اس کے بعد ڈائمنڈ سٹی کے بارے میں صحیح تفصیلات معلوم ہوسکیں گی، پھر ایک اور خبر تھی جس میں دانش منصور کے بارے میں کچھ تفصیلات لکھی گئی تھیں، لکھا تھا۔"

"دانش منصور نامی یہ شخص افریقہ سے نقل مکانی کرکے یہاں آیا تھا اور اس کے بعد ایک تاجر کی حیثیت سے اپنے آپ کو روشناس کرایا تھا، اس نے اعلیٰ حلقوں میں اپنے لیے ایک مقام بنایا اور یہاں رچ بس گیا، بعد میں اس نے کچھ ایسے رفاہی کاموں کا ڈھونگ رچایا کہ بڑے بڑے اعلیٰ حکام کو ٹریپ کرلیا، اس طرح اس نے اپنے اثرات قائم کیے، پھر

ایک بار اس نے اپنی موت کا ڈھونگ رچایا اور اس کے لیے بڑے بڑے تعزیتی پروگرام رکھے تھے، بعد میں خبر ملی کہ یہ زندہ ہے، پہلے والی حکومت کو اس نے اس طرح آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے ساتھ ملا رکھا تھا کہ یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ موت کا یہ ڈھونگ اس نے کیوں رچایا تھا۔ بہرحال اس پراسرار شخصیت نے یقینی طور پر کچھ ایسے ممالک کے لیے کام کرتے ہوئے یہاں یہ سارا چکر چلایا تھا، جو ہمارے وطن کے دشمن ہیں، اس کے بارے میں اعلیٰ پیمانے پر چھان بین کی جارہی ہے اور بہت جلد سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے۔" چوتھے دن کے اخبارات میں بھی بہت سی خبریں لگی ہوئی تھیں جن میں طرح طرح کی حاشیہ آرائیاں کی گئی تھیں۔ پانچویں دن کی خبر بہت دلدوز تھی، اس میں ان دو کوٹھیوں پر چھاپہ مار کر وہاں موجود افراد کو گرفتار کرنے کی اطلاع دی گئی تھی جو دانش منصور کی ملکیت اور رہائش گاہیں تھیں ان میں سے کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں ایک عظیم الشان سائنسی کارخانہ قائم تھا جو دنیا کی جدید ترین مشینوں پر اور الیکٹرانک آلات پر مبنی ہے۔ دونوں کوٹھیوں میں سے بے شمار افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور وہ شعبہ تحقیقات میں پہنچا دیے گئے ہیں مزید گرفتاریاں متوقع ہیں۔ یہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ دانش منصور سے اور کون کون متعلق رہا ہے، بہت سے لوگوں نے اس سلسلے میں اپنی شہادتیں قلم بند کرانے کی پیشکش کی ہے اور وزارت داخلہ باقاعدہ ان لوگوں سے رجوع کر رہی ہے۔

یہ خبریں میرے لیے جس قدر خوفناک ثابت ہوسکتی تھیں اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میں ذہنی طور پر بالکل پھٹ پڑنے کے لیے تیار تھا، رخسار کے رخسار آنسوؤں سے تر تھے اور کچھ دیر کے بعد اس کی سسکیاں جاری ہوگئیں، میری آنکھیں بھی دھندلائی ہوئی تھیں اور میں آگے کی خبروں کی تفصیل پڑھنے سے قاصر تھا پڑھا ہی نہیں جا رہا تھا۔ الفاظ ناچ رہے تھے، رخسار نے چھٹے دن کا اخبار اٹھایا اور اسے پڑھنے لگی، پھر اس نے بے اختیار رونا شروع کر دیا، اس کی سسکیاں ابھرنے لگی تھیں۔ میں نے نمناک نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

"کیا خبر ہے رخسار کیا خبر ہے؟"

"رشید نامی پولیس سے مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔" رخسار نے کہا اور میں نے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

آنکھیں بند کرلیں۔ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا تو رشید ناگی بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ ساتویں اور آٹھویں دن کا اخبار بھی ہم نے پڑھ لیا۔ ڈائمنڈ سٹی سے لاشیں اٹھانے کا کام ختم ہوگیا تھا۔ وہاں سے کل ایک سو چودہ لاشیں دستیاب ہوئی تھیں اور بتایا گیا تھا کہ اس کے علاوہ وہاں اور کوئی ذی روح نہیں ہے بس مشینیں ہیں تباہ شدہ مشینیں، ایسی عجیب و غریب کہ مقامی سائنس دان تک ان کے بارے میں کچھ بتانے میں ناکام ہیں۔ آٹھویں دن کی خبروں میں کچھ اور گرفتاریوں کے بارے میں تفصیلات بتائی گئی تھیں۔ میں نے مضطرب ہوکر کہا۔

"رخسار، الیاس بھائی وغیرہ کا نام تو نہیں شامل ہے۔"

"بس وہی دیکھ رہی تھی، لیکن ان میں سے کسی کا نام نہیں ہے۔"

"ہمیں فوراً واپس پہنچنا ہے رخسار ہمیں فوراً واپس پہنچنا ہے۔"

"چلو میں تیار ہوں۔" رخسار نے کہا اور اس کے بعد ہم نے وہ تمام اخبارات پھینک دیئے اور میں اپنا حلیہ وغیرہ درست کرکے باہر نکل آیا۔ دارالحکومت واپس جانا اس وقت میرے لیے جس قدر خطرناک تھا میں ہی جانتا تھا لیکن واپس جانا بے حد ضروری تھا، اور میں نے اس کے لیے تیاریاں کرلیں۔ ہم بڑی ہوشیاری کے ساتھ دارالحکومت پہنچے تھے۔ پہلے ہم نے ٹرین سے سفر کیا تھا پھر ایک لگژری کوچ میں بیٹھ کر دارالحکومت پہنچ گئے تھے اور اس کے بعد اپنے گھر جو میں نے شاید آج ہی کے دن کے لیے حاصل کیا تھا لیکن یہاں الیاس بھائی، نازاں باجی، آصف نور اور بھابی کو دیکھ کر میں ششدر رہ گیا تھا۔ یہ لوگ یہاں موجود تھے اور بے حد خوفزدہ تھے۔ میں انھیں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ الیاس بھائی نے سنسنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم......... تم کس طرح واپس آئے ہو۔ کیا......... کیا تمہیں صورتحال کا علم ہو چکا ہے؟"

"جی الیاس بھائی۔" میں نے کہا۔ آصف نور نے جلدی سے دروازہ بند کردیا تھا۔ وہ ہمیں اندر لے گئے۔ الیاس بھائی غم زدہ لہجے میں بولے۔

"تمام تفصیلات معلوم ہوچکی ہیں تمہیں، کیا رشید ناگی؟"

"جی۔ اس کی موت کا علم بھی ہوچکا ہے مجھے۔ میرا خیال ہے جزیرے پر مشعل شاہ

صاحب بھی کام میں آگئے۔ تقریباً تمام ہی لوگ ختم ہوگئے۔ گرفتاریوں میں اور کون کون سے نام ہیں؟"

"کئی ایسے افراد گرفتار ہوئے ہیں جن سے ماضی میں تمہارا کوئی نہ کوئی تعلق رہ چکا ہے؟"

"الیاس بھائی آپ، آپ لوگ؟"

"بس ہم نے فوراً ہی یہ قدم اٹھایا، جب ہمیں علم ہوا کہ تمہاری کوٹھیوں پر چھاپے پڑے ہیں اور وہاں سب کو گرفتار کرلیا گیا ہے، ہمیں یہ خدشہ ہوگیا تھا کہ کہیں ہماری نشاندہی بھی نہ ہو جائے، بعد میں اس کی تصدیق ہوگئی۔"

"کیسے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہماری کوٹھی کو بھی گھیرے میں لے لیا گیا ہے اور وہاں پولیس ہی پولیس نظر آرہی ہے۔"

"گویا آپ کے بارے میں بھی ان لوگوں کو علم ہوگیا؟"

"ہاں۔" الیاس بھائی ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولے۔ میں ایک آرام دہ کرسی پر دراز ہوکر واقعات پر غور کرنے لگا۔ رخسار کو نازاں باجی اندر لے گئی تھیں۔ الیاس بھائی اور آصف نور میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے خاموشی اختیار کرلی تھی، کچھ دیر کے بعد میں نے گہری سانس لے کر پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ انھیں دیکھا، اور بولا۔

"سوری الیاس بھائی سوری آصف، کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے، لیکن آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں آپ کے مسئلے میں بے قصور ہوں۔"

"ہمارے مسئلے پر۔" الیاس بھائی شکایتی لہجے میں بولے۔

"جی الیاس بھائی ایسے لوگ چلے گئے جن کا میرا نجانے کب سے کب تک کا ساتھ تھا، رشید ناگی کی موت کو میں قیامت تک فراموش نہیں کرسکوں گا۔ بدقسمتی سے آخری وقت میں اس سے ملاقات بھی نہیں کرسکا۔ یہ سوچ کر میں نے رشید ناگی سے ملاقات نہیں کی تھی کہ اس کے بعد میں ان لوگوں کے چکر میں پھنس جاؤں گا اور رخسار کے ساتھ مجھے وہ لمحات نہیں مل سکیں گے جو اس کا حق ہیں۔ الیاس بھائی بہت برا ہوگیا، مجھے اس کی قطعی پروا نہیں ہے کہ میرے اثاثے ضائع ہوگئے یا میری حیثیت ختم ہوگئی۔ میری

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تو کوئی حیثیت ہی نہیں تھی‘ لیکن جو لوگ میری وجہ سے مشکل میں پڑے‘ میں انھیں کبھی نہیں بھول سکوں گا۔“

”تمہارا کیا خیال ہے یہ ہوا کیا ہے؟“

”صرف ایک بات کہہ سکتا ہوں الیاس بھائی کہ یہ اتفاق بالکل نہیں ہے‘ بلکہ جن لوگوں سے میری چل رہی ہے وہ اس بار ایک شاندار منصوبہ بندی میں کامیاب ہوگئے ہیں اور یہ ان کا حق بھی تھا الیاس بھائی کیونکہ میں نے انھیں جو نقصانات پہنچائے ہیں اس کے بعد انھیں بھی اس کارروائی کا حق تھا۔ ارے واہ ظاہر ہے لیوٹن ڈلاز کی لیوٹن ویلی کو برباد کرنے والا میں ہوں اور یہ بات صیغہ راز میں نہیں رہی ہوگی۔ انھوں نے میرے ہی انداز میں میری مملکت کو برباد کر دیا۔ انھوں نے اپنے طور پر صحیح کیا لیکن بہرحال مجھے افسوس ہے اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ ادھر بھی تو یہی ہوا تھا اور اس سے پہلے بھی بہت بار میں نے ان لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے۔ بہرحال اب آپ لوگ یہ بتائیے کہ آپ کا کیا پروگرام ہے کبھی کبھی محبتیں اور دوستیاں اس طرح عذاب بھی بن جاتی ہیں۔“

”دیکھو فیصل اگر تم اپنی سوچ کا یہ انداز اختیار کرو گے تو سب سے بڑا نقصان ہمارا ہوگا‘ جب ہم نے تمہیں اپنے دل میں اپنے بھائی اور بیٹے کا مقام دیا ہے تو تمہارے ساتھ تمہاری مشکلات میں بھی ہم پوری طرح شریک ہیں تنہا رہ کر سوچو گے تو صرف غم کا شکار رہو گے مل جل کر سوچو کہ کیا کرنا چاہیے۔ یہ میری مخلصانہ پیشکش ہے‘ آصف کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا‘ لیکن میں تمہیں خلوص دل سے کہہ رہا ہوں کہ ابھی تو ہم نے تمہارے سلسلے میں کوئی مشکل اٹھائی ہی نہین بلکہ تم نے تو ہمارے لیے جو بھی کیا ہے اچھا ہی کیا ہے‘ یہ مکان بھی اتفاق کی بات تھی کہ تم نے لے لیا اور ہم اس کا تالا کھول کر اندر گھس آئے اور اس اعتماد کے ساتھ کہ یہ ہمارا ہی گھر ہے‘ کوٹھی چلی گئی جائے‘ وہاں جو کچھ تھا وہ بھی جائے‘ زندگی باقی ہے تو سب کچھ کرلیں گے اور پھر زندگی میں مشکلات تو ہونی ہی چاہیں۔ ہاں اگر افسردہ ہیں تو تمہاری وجہ سے کہ کہیں تم بددل نہ ہو جاؤ۔“

”نہیں الیاس بھائی کچھ عجیب سے احساسات ہیں میرے بیان کرنے کے لیے زبان نہیں کھلتی‘ اصل میں میری زندگی وہی بہتر تھی جو جاری تھی۔ میں نے شاید وقت سے پہلے اپنی زندگی میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ رخسار میری زندگی کا مرکز ہے‘ لیکن

مجھے صرف یہ افسوس ہے کہ اس کا آغاز بہتر نہیں ہوا اب اسے بھی ہمارے ساتھ مشکلات کا شکار ہونا پڑے گا۔“

”الیاس بھائی خاموش ہوگئے‘ آصف نور نے کہا۔“

”الیاس بھائی آپ نے میرے ساتھ تھوڑی سی زیادتی کی ہے۔“

”ارے ارے خیریت آصف کیا ہوگیا بیٹے؟“

”آپ نے کہا تھا کہ میں آصف نور کی بات نہیں کرتا اور آپ نے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا میرے بارے میں جانتے ہیں مجھے کس وقت سہارا دیا گیا تھا‘ اس وقت جب زندگی میری نگاہوں سے بجھ چکی تھی اور میں روشنی سے مایوس ہوکر تاریکیوں میں چھپ جانا چاہتا تھا‘ مجھے روشنی کی طرف لانے والا کیا میرے لیے کوئی معمولی حیثیت رکھتا ہے۔ میں سو بار فیصل پر جان نچھاور کرنے کے لیے تیار ہوں۔“

”سوری آصف میرا یہ مقصد نہیں تھا۔ میں نے تو جو کچھ کہا تھا بڑے خلوص سے کہا تھا۔“

”ایک بات ذہن میں رکھو فیصل‘ ساری دنیا تمہاری مخالف ہو جائے‘ تمہارے نام پر ہمیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے تو ہم اپنی زندگی کے اس اختتام کو اپنے لیے دنیا کا سب سے بہتر اختتام تصور کریں گے۔ اپنے آپ کو تنہا مت سمجھنا۔“

”نہیں میرے دوست‘ برے وقت کے ساتھی ہی تو ساتھی کہلائے جاتے ہیں۔ جیسے الیاس بھائی‘ نازاں باجی‘ تم اور بھابی۔ یہ سب وہ ہیں جنھوں نے مجھے میری سب سے بڑی آرزو دے دی ہے۔ یعنی ماں باپ‘ بہن بھائی کا رشتہ‘ کوئی بھی تو نہیں میرا‘ ارے میرا کیا گیا‘ ڈیفنس کی ایک کوٹھی میں ایک جھاڑ پونچھ کرنے والے نوکر کی حیثیت رکھتا تھا‘ تقدیر نے کہیں سے کہیں پہنچا دیا‘ جو اچھا ہوا اس کی تعریف کروں‘ اور جو برا ہوگیا تو رونے بیٹھ جاؤں۔ نہیں آصف میں ان باتوں سے ناامید ہوکر نہ خودکشی کا ارادہ رکھتا ہوں اور نہ مایوس ہوکر بیٹھ جانے کا۔ بس یہ تو ایک کھیل ہے‘ ہاں کچھ ساتھیوں کے بچھڑ جانے کا شدید افسوس ہے وہ بے چارے میری وجہ سے مارے گئے خیر اب یہ موضوع بے کار ہے الیاس بھائی میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے بتائیے کہ میرا آیندہ قدم کیا ہونا چاہیے۔“

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"دیکھو حالات اس وقت ہمارے بہت خلاف ہو چکے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ موقع بھی ایسا ہی ہے حکومت بدل گئی ہے بے شک تمہارے سلسلے میں بہت سے دلوں میں گداز ہوگا تمہارے چاہنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے' لیکن جو حالات ایک دم پیدا ہوئے ہیں انھیں بھی سنبھلنے میں وقت لگے گا۔ میرا خیال ہے ہمیں یہ وقت خاموشی سے گزار دینا چاہیے۔"

"کچھ یوں لگتا ہے الیاس بھائی' جیسے کہ کچھ خاص لوگوں کے سامنے ہماری نشاندہی کی گئی ہے اور اس نشاندہی پر ایسے ایسے لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے جن بے چاروں کو میرے ہاتھوں کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچا۔ تھوڑی سی شناسائی کے شکار ہوئے ہیں وہ۔ ایسی حالت میں ہمارا اس شہر میں رہنا بھی مناسب نہیں ہے' میرا خیال ہے ہمیں کسی ایسے مقام پر پناہ لینی چاہیے جو ہمارے لیے سکون بخش ثابت ہو۔ ذرا سا سنبھالا لے لیں اس کے بعد دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے۔"

"لیکن ہماری تلاش ملک گیر پیمانے پر کی جائے گی یہاں سے نکلنا بھی تو آسان نہیں ہوگا۔"

"اس کے لیے منصوبہ بندی کرنی ہے۔"

"پھر بھی میرا خیال ہے کچھ وقت یہاں محصور رہ کر گزاروں بعد میں دیکھیں گے اور مناسب موقع ملتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے اس وقت جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ہر جگہ تمہیں تلاش کیا جا رہا ہوگا۔ ہمارا ہر قدم مشکوک ہو سکتا ہے۔"

الیاس بھائی کی بات کسی قدر درست تھی' آصف نور نے کہا۔

"اس کے علاوہ یہاں اس گھر میں تم اتنے عرصے سے رہ رہے ہو اور آس پاس کے لوگوں کے درمیان ایک احساس ہے کہ تم ایک بے ضرر آدمی ہو' کوئی یہ نہیں سوچ سکتا کہ تم دانش منصور ہو کیونکہ دانش منصور کو ایسا کوئی مکان لینے کی ضرورت نہیں تھی' اس لیے یہ مکان فی الحال ہمارے لیے محفوظ جگہ ہے اتنا ضرور ہوگا کہ آگے چل کر کچھ پریشانیاں اٹھانا پڑیں گی' لیکن میں بھی حلیہ بدل لیتا ہوں' الیاس بھائی بھی اور تم بھی' ہم لوگ تو یہاں بدلے ہوئے حلیے میں بھی کھپ سکتے ہیں' تم گھر میں آرام سے رہو' ہم تھوڑا سا حلیہ بدل کر باہر کی ضروریات پوری کرتے رہیں گے۔ جہاں تک اخراجات کا معاملہ ہے

تو کوٹھی سے روانہ ہوتے ہوئے ہم وہ تمام رقم اور زیورات اٹھا لائے ہیں جو ابھی سالہا سال تک ہماری کفالت کرتے رہیں گے اس لیے چھوٹی موٹی پریشانیوں کے علاوہ اور کوئی پریشانی نہیں ہوگی ہمیں۔"

ان لوگوں کا سہارا میں نے قبول کر لیا تھا اور اس کے بعد آصف نور اور الیاس بھائی کے حلئے میں بغیر میک اپ کے ایسی کچھ تبدیلیاں کر دی گئیں کہ کوئی انھیں فوری طور پر نہ پہچان سکے۔ البتہ رخسار کی طبیعت خراب ہو گئی تھی وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئی تھی اسے بڑا ذہنی صدمہ ہوا تھا ہم سب اس کی تیمار داری میں لگ گئے تھے اور باہر کے معاملات کو فراموش کر دیا گیا تھا۔ بخار کی شدت کے دوران رخسار نے کچھ ایسے الفاظ ادا کیے جنھوں نے مجھے لرزا دیا۔ وہ ہذیانی انداز میں کہہ رہی تھی۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں اس قدر منحوس ہوں' وہ میری وجہ سے تباہ ہو گیا' ہماری تقدیر میں یہ سب کچھ نہیں تھا' میں بددعاؤں کا شکار ہو گئی' آہ میں بددعاؤں کا شکار ہو گئی۔"

مجھے رخسار کے ان الفاظ پر بے حد افسوس ہوا تھا۔ یہ اس کی معصومانہ سوچ تھی۔ بہرحال جب اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو میں نے سب سے پہلے اس کے ذہن سے یہ تصور دور کرنے کی کوشش کی۔ میں نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"رخسار بخار کے عالم میں تم کچھ ہذیان بک رہی تھیں جن میں یہ الفاظ شامل تھے کہ تم منحوس ہو اور میں تمہاری وجہ سے مشکلات کا شکار ہو گیا۔ دیکھو رخسار تم ایک اچھی ساتھی ہو میری زندگی تو تم سے بہت عرصے سے منسلک ہے اگر تم یہ سمجھتی ہو رخسار کہ یہ چند روز جو ہمارے جسمانی ملاپ کے بروز تھے ہماری قربت کا باعث بنے ہیں تو پھر میرے دل کو شدید صدمہ ہوگا' کیونکہ میں تو اس جسمانی ملاپ کو ایک ثانوی حیثیت دیتا ہوں میں نے تو تمہیں اس دن سے چاہنا شروع کر دیا تھا رخسار' جب میرے دل میں تمہاری چاہت پہلی بار ابھری تھی۔ ایک طویل عرصے تک تم سے گریز کے بعد........ رخسار اسی دن سے تم میری زندگی میں اس طرح شامل ہو گئی تھیں کہ آج جب تمہارا مجھ سے نکاح ہو چکا ہے تو مجھے اس میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوتی۔ میں تم سے صرف اتنا کہوں گا رخسار کہ شاید بڑی سے بڑی مشکل بڑے سے بڑا صدمہ مجھے نڈھال نہ کر سکے'

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن اگر تمہارے ذہن میں یہ تصور قائم رہا تو میں یقیناً اس احساس سے مرجاؤں گا کہ تم نے اپنے آپ کو مجھ سے دور سمجھا اور اب جب ہمارے درمیان قربت ہوگئی ہے تو تم اپنے آپ کو مجھ سے قریب سمجھ رہی ہو۔ رخسار ایسا تو نہیں تھا' ایسا تو بالکل نہیں تھا' رخسار۔ تم تو نجانے کب سے مجھ میں شامل ہو' پھر اب یہ کیوں سوچتی ہو؟"

رخسار عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی' سوچتی رہی' بہت دیر تک اس نے کچھ نہ کہا اور اس کے بعد اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ ابھر آئی اور اس نے کہا۔

"تو ایسا نہیں ہے فیصل۔ کیا واقعی ایسا نہیں ہے؟"

"ایسا کیسے ہوسکتا ہے رخسار۔ اگر تم منحوس ہوتیں تو اب تک میرا وجود کبھی کا فنا ہو چکا ہوتا اور پھر رخسار ہم مذہبی لوگ نہیں ہیں' لیکن اتنا تو مانتے ہی ہیں کہ ہر کام متعین ہوتا ہے نہ اسے کوئی روکنے والا ہوسکتا ہے اور نہ رد کرنے والا۔ رخسار یہ ایک اور ذہنی صدمہ ہے جو ہم اپنے طور پر اپنے لیے حاصل کر رہے ہیں۔"

"میں.........میں واقعی غلط سوچ رہی تھی آئی ایم سوری فیصل' آئی ایم سوری' آئندہ اس انداز میں نہیں سوچوں گی۔"

"ہاں رخسار تمہیں سوچنا بھی نہیں چاہیے۔ تم تو میرے وجود کا ایک حصہ ہو' جو ہمیشہ سے تھا اور رہے گا۔ رخسار ان تمام باتوں کو سوچنے کی بجائے ہم میں سے ہر ایک فرد کو اپنی بقاء کے لیے سوچنا ہوگا۔ تم کیا سمجھتی ہو' میں ان سب کو معاف کردوں گا جو ان تمام کارروائیوں کا باعث بنے ہیں' یہ میری تقدیر کا ایک حصہ تھا اور اب ان کی تقدیر ان کے ساتھ بہت برا سلوک کرنے والی ہے' لیکن تمہارے سہارے کے بغیر میں کچھ نہیں کرسکوں گا رخسار' سوچنے کا یہ انداز اتنا بدل دو کہ اس کا کوئی تصور باقی نہ رہے۔ واقعی میرے وجود میں داخل ہو کر میری قوت کو دوگنا کردو۔ مجھے تم سے اپنی تمام زندگی کی محبت کا یہ صلہ درکار ہے۔"

رخسار کے چہرے میں ایسی تبدیلی رونما ہوئی تھی کہ کسی سے اتنی جلدی اس قدر تبدیلی کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھنے لگی پھر ہنس کر بولی۔

"واقعی یہ مجھے کیا ہوگیا تھا۔ میں نے ایسے احمقانہ انداز میں کیوں سوچا؟"

"ہوتا ہے انسانی فطرت میں توہمات کا ایک حصہ بھی آتا ہے' نہیں رخسار ہم وہم کی دنیا کے لوگ نہیں ہیں۔ ہم تو عملی لوگ ہیں' میری پوری زندگی تمہارے سامنے ہے اس کے بعد ایسی بے کار باتیں تم نے سوچی ہی کیوں؟"

"میں معافی مانگ چکی ہوں۔"

"اور میں نے معاف کر دیا ہے لیکن اس شرط پر کہ آئندہ کوئی ایسا تصور بھی تمہارے ذہن تک نہیں پہنچے گا۔ یار ہمت سے کام کرنا ہے' تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اگر مجھے یہ نقصان' جیسا کہ میرا خیال ہے میرے دشمنوں نے پہنچایا ہے تو اس سے پہلے میں انھیں اس سے کہیں زیادہ صدموں سے دوچار کرچکا ہوں اپنے وطن کے نام پر اور اس کے بعد بھی میں انتقام لوں گا ان تمام لوگوں کا جو اس بھیانک حادثے کا شکار ہوگئے ہیں۔ یہ میرا بھی فرض ہے رخسار اور میرے وجود کا ایک حصہ ہونے کی حیثیت سے تمہارا بھی بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اب تم اپنی زندگی کے دھارے بالکل تبدیل کردو اور میری دست راست بن کر میرے لیے کام کرو۔"

"ایسا ہی ہوگا فیصل۔ ایسا ہی ہوگا۔" رخسار نے کہا۔

ہم شدید نقصانات سے دوچار ہوچکے تھے' انتہائی خوفناک لمحات میں وقت گزار رہے تھے لیکن میں نے ان سب سے کہا تھا کہ اس مشکل وقت کو ہنسی خوشی سے ٹالنے کی کوشش کی جائے' تاکہ صلاحیتیں زندہ رہیں اور ہم اپنے مستقبل کے لیے فیصلہ کرسکیں اگر انہی غم زدہ حالات کا شکار رہے تو کوئی کارکردگی بھی نہیں دکھا سکیں گے اور کسی بڑی مشکل میں پڑ جائیں گے۔

"میرے ہمدرد میرے غمگسار مجھ سے تعاون کرنے والے تھے' کبھی کسی مسئلے میں انحراف نہیں کیا تھا انھوں نے چنانچہ اب بھی میری اس بات سے وہ متفق ہوگئے اور ہر شخص خوش رہنے کی اداکاری کرنے لگا۔ اداکاری کا لفظ میں اس لیے استعمال کر رہا ہوں کہ اگر وہ دل سے خوش ہوتے تو درحقیقت یہ انسانی فطرت کے خلاف بات ہوتی۔ کیونکہ جن بھیانک لمحات سے ہمیں گزرنا پڑ رہا تھا ان میں خوشیوں کا کوئی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا' لیکن سب کے سب تعاون کر رہے تھے' کھانا پینا' اٹھنا بیٹھنا' باتیں کرنا سب کچھ ہو رہا تھا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بلکہ اب تو ہم نے اپنا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ صبح کا اخبار باقاعدگی سے آتا تھا اور ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا تھا جس دن اس میں میرے بارے میں کوئی خبر نہ ہوتی ایسے ایسے دلچسپ انکشافات کیے جاتے تھے کہ خود مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا۔ الیاس بھائی اور دوسرے لوگ اس پر افسردہ ہو جاتے لیکن میں نے خود پر قابو پالیا تھا پھر مجھے اشتہاری مجرم قرار دے دیا گیا اور میری زندہ یا مردہ گرفتاری پر انعام مقرر کر دیا گیا۔ اس دن الیاس بھائی رو پڑے تھے اور انھیں روتے دیکھ کر میں ہنس پڑا تھا۔ انھیں میری ہنسی پر غصہ آ گیا اور وہ دانت پیس کر بولے۔

"تم ہنس رہے ہو۔"

"ہاں الیاس بھائی۔"

"کیوں.........؟"

"آپ کے رونے پر۔" میں نے جواب دیا۔

"مجھے وہ لمحات یاد آ رہے ہیں جب میں نے تمہیں بریف کیس کی چوری کا مجرم قرار دیا تھا۔ تم اس وقت بھی مجرم نہیں تھے۔ آج بھی مجرم نہیں ہو۔"

"آپ نے وہ کہہ دیا الیاس بھائی جو میں کہنا چاہتا تھا۔"

"کیا مطلب.........؟"

"وہ آپ کی غلط فہمی تھی نا۔"

"ہاں پھر.........؟"

"یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا الیاس بھائی، سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"مگر کیسے.........؟"

"ہمیں وقت کا انتظار کرنا ہوگا اور پھر الیاس بھائی حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

"کس حقیقت کی بات کر رہے ہو؟"

"یہ حقیقت کہ فیصل ولد نامعلوم نے ڈیفنس سوسائٹی کی ایک کوٹھی میں ہوش سنبھالا تھا۔ وہ وہاں فرش کی صفائی اور گھر کے دوسرے کام کرتا تھا۔ وہ کسی طور پر یہ دعویٰ

نہیں کر سکتا کہ وہ اصل میں کون ہے۔ تقدیر نے اسے کچھ قرض دیا اور اس نے خود کو دانش منصور بنا لیا، پھر تقدیر نے اس سے اپنا قرض واپس لے لیا۔ وہ فیصل تو ہے۔"

"تم نے ہار مان لی ہے۔"

"میں نے جنگ تو شروع نہیں کی تھی۔ عیش کی جو زندگی گزار لی وہ منافع رہی۔"

"عجیب باتیں کر رہے ہو۔" الیاس بھائی جھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔

"حقیقت تو یہی ہے الیاس بھائی۔"

"اور اپنی زندگی کے بہترین ماہ و سال جو تم نے وطن کی خدمت میں گزارے؟"

"انھوں نے مجھے ذہنی سکون دیا اور پھر آپ جانتے ہیں کہ وہ میں نے نہیں دانش منصور نے گزارے تھے۔ میں فیصل تھا۔ آج بھی فیصل ہوں۔ منافع میں کیا ملا، جانتے ہیں؟"

"کیا ملا.........؟"

"رخسار۔" میں نے محبت بھری نظروں سے رخسار کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہنس کر بولا۔ "جو ڈیفنس کی کوٹھی میں نوکری کرنے والے فیصل کو نہیں مل سکتی تھی۔"

"تمہارے سامنے پورا مستقبل ہے۔"

"میں نئی زندگی کا آغاز کروں گا اور رخسار میرا پورا ساتھ دے گی۔"

"وہ تو ٹھیک ہے، لیکن........."

"کچھ غلطیاں مجھ سے بھی ہوئی ہیں، لیکن نہیں شاید وہ غلطیاں نہیں تھیں۔"

"کون سی غلطیاں.........؟"

"بہت سے لوگوں کو میں نے نظر انداز کر دیا۔"

"مثلاً" الیاس بھائی نے پوچھا۔

"بہت سے لوگ ہیں الیاس بھائی۔ پیرو یاد ہوگا آپ کو، استاد پیرو کی بات کر رہا ہوں۔"

"ہاں۔"

"شاہد بھائی تھے جن کا اب شاید ٹرانسپورٹ چل رہا ہے مخلص آدمی تھے اس میں کوئی شک نہیں ہے، میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا انھوں نے، اعتراف کرتا ہوں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس بات کا اور بھی بہت سے کردار' ان سے تھوڑا تھوڑا سا رابطہ رکھنا چاہیے تھا مجھے' لیکن وہ بے چارے میری زندگی سے اس طرح خارج ہوئے کہ ان کے کردار کو ہی بھول گیا تھا لیکن قصور میرا نہیں تھا الیاس بھائی آپ اچھی طرح جانتے ہیں' جن معاملات میں الجھ گیا تھا' انھوں نے اتنی مہلت ہی نہیں دی۔"

"ہاں بہت اچھے لوگ تھے' واقعی بہت اچھے لوگ تھے' لیکن تمہارا کہنا بھی سچ ہے' ویسے ایک بات میں اب بھی کہوں گا یہ لوگ ہمارے کام آسکتے ہیں؟؟"

"یقیناً آسکتے ہیں الیاس بھائی' لیکن اب ان سے ملنا عجیب رہے گا۔"

"کیوں..........؟"

"اس لیے کہ میں اپنے مشکل وقت میں ان کے پاس نہیں جانا چاہتا۔"

"دیکھو فیصل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے وہ کچھ کر ڈالا ہے' جسے ایک افسانوی حیثیت تو حاصل ہو سکتی ہے لیکن اسے حقیقت سمجھنا بہت مشکل کام ہوگا' لیکن اس کے باوجود تمہاری سوچوں میں بھی غلط بات آسکتی ہے۔"

"بھلا اس سے کسے انکار ہے۔" میں نے کہا۔

"تو پھر میں تم سے ایک بات کہوں۔ شاہد کون تھا ایک معمولی سا آدمی تھا نا؟؟"

"نہیں الیاس بھائی' جن لوگوں نے مجھ پر احسانات کیے ہیں میں انہیں معمولی نہیں سمجھتا۔"

"پھر بھی تم ابھی حقیقتوں کی بات کر رہے تھے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟؟"

"ٹھیک ہے الیاس بھائی۔"

"اور تم نے ان کی مالی مدد کی؟؟"

"میں نے نہیں کی تقدیر نے.........."

"فرشتہ بننے کی کوشش مت کرو' انسان ہی رہو تو بہتر ہے۔ انسان ہی انسان کے کام آتا ہے تو تم ان کے کام آئے آج اگر تمہیں ان لوگوں کی ضرورت ہے تو انھیں تمہارے کام آنا چاہیے۔"

"ابھی مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے الیاس بھائی۔"

"یہ الگ بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ان سے قرض مانگنے نکل جاؤ۔ خدا کا

فضل ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ہمارے پاس اتنا کچھ ہے کہ شاید ہم پوری زندگی ہی آسانی سے گزار سکیں۔"

"جی' تو پھر۔"

"میرا مطلب ہے اگر حالات خدانخواستہ کوئی ایسا رخ اختیار کرتے ہیں تو یہ لوگ قابل اعتماد ساتھی ثابت ہو سکتے ہیں دوسروں کی نسبت اگر تم دانش منصور کے معیار کے لوگوں سے جاکر ملاقات کرو گے اور کسی خواہش کا اظہار کرو گے تو میرا خیال ہے تمہیں مایوسی ہوگی لیکن یہ لوگ' یہ لوگ میرا اندازہ تو یہی ہے کہ یہ لوگ ہر طرح تمہارے کام آئیں گے۔"

"دیکھا جائے گا الیاس بھائی' فی الحال تو جو لوگ میرے کام آرہے ہیں میں اسی سے مطمئن ہوں۔ مجھے الیاس بھائی چاہیے بھابی' نازاں باجی' آصف نور بس اور کیا درکار ہے مجھے۔ وقت سنبھل جائے گا الیاس بھائی۔ میں وقت سے مایوس نہیں ہوں اور پھر مایوسی کس بات کی' دنیا کے نجانے کتنے افراد جن کی تعداد نہیں گنی جاسکتی ایک درمیانہ درجے کی زندگی گزار رہے ہیں۔ دانش منصور اگر حکومت کی نگاہوں میں مجرم تھا یا ہے تو ہوگا حکومت دانش منصور کو تلاش کرتی رہے' فیصل سے اس کا کیا واسطہ' فیصل عام لوگوں کی مانند آپ لوگوں کے ساتھ زندگی گزارے گا' کیا آپ لوگ میرا ساتھ چھوڑ دیں گے؟؟"

"نہیں ہم تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے کسی قیمت پر بھی نہیں بلکہ اگر کبھی تم گرفتار ہوگئے اور تمہارے جرائم کی فہرست شائع ہوئی تو الیاس آگے بڑھ کر کہے گا کہ ان جرائم کا سرغنہ وہ ہے' غیر ملکی کمپنیوں سے اس کا رابطہ رہا ہے' جن لوگوں نے دانش منصور کو ٹائٹل پر لاکر اس سے وطن کے خلاف کام کرایا ہے ان کا اصل تعلق الیاس سے ہے اور الیاس کے ساتھیوں میں اس کی بیوی' بہن اور بہنوئی شامل ہیں۔ ساتھ ساتھ خراماں خراماں چلتے ہوئے پھانسی کے تختے تک جائیں گے اور ساتھ ساتھ پھانسی پالیں گے سمجھ رہے ہو نا۔"

"ارے آپ جذباتی ہو رہے ہیں الیاس بھائی ایسا کبھی نہیں ہوگا' آخر میں نے کچھ سیکھا ہی ہے اس دنیا سے اب اتنی جلدی بھی ہار نہیں مان لوں گا۔ آپ نے دیکھا نہیں کتنا نقصان کر بیٹھا ہوں میں اپنا۔ رشید تاگی' مٹھل شاہ صاحب سب چھین لیے گئے' بڑے اچھے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لوگ تھے یہ اور نجانے کیا کیا ہوگا اب ان لوگوں کے ساتھ لیکن بہرحال کوشش تو کروں گا جس قدر بھی ہوسکے۔ اگر یہ سب کچھ اپنے وطن میں نہ ہوا ہوتا باہر کا کوئی دشمن میرے خلاف یہ سب کچھ کرتا تو الیاس بھائی صورت حال بدل چکی ہوتی' انتقام کا ایسا جوالا مکھی پھٹتا کہ نجانے کیا کیا کچھ خاک ہو جاتا' کیا کروں میرے وطن کے لوگ ہیں کسی سازش کا شکار ہوگئے ہیں سارے کے سارے۔ ورنہ دانش منصور برا آدمی نہیں تھا ڈائمنڈ سٹی ملک کی بہتری کے لیے کام کررہا تھا خدا جانے کیا ہوا ہے۔ معلوم ہو جائے گا سب کچھ آپ فکر نہ کریں۔"

"الیاس بھائی خاموش ہوگئے۔ میں جانتا تھا کہ اخبار کی ہر خبر ان کے لیے تازیانہ ثابت ہوتی ہے اور وہ اس سے غم زدہ ہو جاتے ہیں۔ میں خاموشی سے وقت گزار رہا تھا' ان لوگوں کے سامنے بالکل پرسکون رہتا تھا' لیکن میرے اندر جو ہیجان برپا تھا اس کا کسی کو اندازہ نہیں تھا' ہوا کیا ہے آخر یہ سب کچھ ہوا کیا ہے' ابھی تو اپنی حفاظت ہی ضروری تھی' وہی جیسا میں نے کہا کہ کسی کو نقصان پہنچا کر میں اپنی اس تباہی کے بارے میں کچھ نہیں معلوم کر سکتا تھا کیونکہ اپنے اہل وطن کو نقصان پہنچانا میرے لیے ناقابل تصور تھا۔ میں تو یہ جاننا چاہتا تھا کہ ڈائمنڈ سٹی پر ہوا کیا ہے اور اس کے لیے کئی بار کومین میکوویا میرے ذہن میں آئی تھی۔ وہ میری مددگار تھی' اب معلوم نہیں کہ دانش منصور کی شخصیت کے خاتمے کے بعد اس کا ردعمل کیا ہوگا۔ فیصل کی شخصیت کو وہ قبول کرے گی یا نہیں اس کے علاوہ اس سے رابطے کا ذریعہ بھی مشکل تھا۔ میں براہ راست بلیک چینل نہیں جاسکتا تھا' یہ تمام سوچیں دامن گیر رہتی تھیں اور ادھر اہل وطن ستم ظریفی کے باب کھولے ہوئے تھے' وہ سب کچھ کرنے پر تل گئے تھے جس کی واقعی مجھے خواب میں توقع نہیں تھی۔ کون ہیں وہ لوگ آخر کون ہیں جو میرے اپنے ہوکر میرے خلاف اس طرح کمر بستہ ہوگئے ہیں۔ اس کا پس منظر کیا ہے ایک ایسا عقدہ تھا جس کا حل آسانی سے دریافت نہیں ہوسکتا تھا۔ ایک اور دن کی خبر نے رہی سہی کمر توڑ دی۔ یہ خبر بڑی دلدوز اور بڑی سنگین تھی اور اس خبر نے دوسروں کو صحیح معنوں میں اتنا متاثر نہیں کیا تھا جتنا خود مجھے کر دیا تھا۔"

وہ خبر یہ تھی کہ میں نے دانش منصور کی حیثیت سے جتنے رفاہی ادارے قائم کیے

تھے اور جتنی نئی صنعتیں لگائی تھیں ان صنعتوں کو فوری طور پر سرکاری تحویل میں لے لیا گیا اور انھیں بند کر دیا گیا تھا۔ یہ ایک ایسا کاری واری تھا جو براہ راست میرے سینے پر لگایا گیا تھا۔ اس میں تو کھلا کھلا انسانی جرم جھلکتا تھا۔ وہ سب کچھ تو وطن عزیز اور وطن والوں کی بہتری کے لیے تھا۔ صرف اس تصور کے ساتھ کہ وہ دانش منصور کے سرمائے سے قائم ہوا ہے اس کے ساتھ یہ سلوک میرے خیال میں کھلی دشمنی کے مترادف تھا اور اس دن میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

کہ دیکھو وہ نہ کرو جو مجھے پاگل کر دے۔ میرا پاگل پن تمہیں مہنگا پڑے گا۔ میرے جسم پر جتنی ضربیں چاہے لگالو لیکن میری روح پر اگر ضرب لگائی تو شاید میں برداشت نہ کرسکوں کیونکہ میں تو خود تلاش روح میں سرگرداں ہوں۔"

میں نے دوسروں کو اپنی دلی کیفیت کا احساس نہیں ہونے دیا تھا لیکن اب میں نے گھر سے نکل کر کچھ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ میں نے تیاری کی تو دوسرے لوگ حیران ہوگئے۔

"کیا مطلب؟ کیا باہر جانے کی گنجائش ہے۔ جبکہ تمہاری تصویر بھی اخباروں میں چھپ گئی ہے۔"

"جانا ہے الیاس بھائی۔"

"کیوں.......... کہاں؟"

"گوشہ نشینی کے بہت سے دن گزر گئے ہیں۔"

"دماغ خراب ہوا ہے کیا۔" الیاس بھائی جوش کے عالم میں بولے اور پھر جلدی سے شرمندہ ہوکر کہنے لگے۔ "سوری۔"

"بہت دن ہوگئے الیاس بھائی۔ کچھ کرنا تو ہے۔"

"کیا کرو گے؟"

"دولت مال کا جائزہ لوں گا۔"

"لیکن فیصل.......... حالات۔ اگر تمہیں پہچان لیا گیا تو بتاؤ بات اتنے بڑے پیمانے کی ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔"

"میں چہرہ بدل لوں گا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیسے..........؟"

"میک اپ کر کے۔ مجھے آتا ہے۔"

"میک اپ کرلو۔ دیکھ کر اطمینان کرلوں گا تو جانے دوں گا۔" الیاس بھائی بولے اور میں ہنس پڑا۔

"یہ میک اپ رخسار کے بیوٹی بکس سے نہیں ہو سکتا۔"

"تو پھر؟"

"میک اپ کا سامان خریدنا ہوگا۔"

"مجھے بتاؤ۔ میں خرید کرلاؤں گا۔"

"آپ..........؟"

"ہاں۔ کیوں..........؟"

"خطرہ تو آپ کو بھی ہے الیاس بھائی۔ مجھ پر کوئی حملہ ہوا تو میں آسانی سے ان کے قبضے میں نہیں آؤں گا۔ جبکہ آپ کے لیے میں خطرہ مول نہیں لے سکتا۔"

"میری گرفتاری پر پچاس لاکھ روپے کا انعام نہیں ہے۔ مجھ پر کوئی توجہ نہیں دے گا۔"

"اُفوہ۔ آپ دونوں بلاوجہ جھگڑ رہے ہیں۔ یہ کام صرف میں کروں گا۔" آصف نور نے کہا۔ خاصی ردو قدح کے بعد آصف نور کی جیت ہوئی اور میں نے اسے تفصیلات بتا کر روانہ کر دیا' پھر اس کی واپسی تک ہم سسپنس کا شکار رہے تھے' لیکن آصف خیریت سے واپس آگیا اور میرا مطلوبہ سامان لے آیا پھر ان لوگوں نے میرے فن کا کمال دیکھا اور حیران رہ گئے۔ میں نے ایک عام آدمی کی شکل اختیار کی تھی۔ معمولی کپڑے کی شلوار قمیض بے تاثر چہرہ' بہترین میک اپ تھا۔

"یہ جادو گری ہے۔ بخدا۔ چہرے اس طرح بدل جانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

"آپ مطمئن ہیں؟" میں نے آواز بدل کر کہا اور وہ سب ایک دوسرے کی صورتیں دیکھنے لگے' پھر میں باہر نکل آیا تھا۔ اس کے بعد ایک آٹو رکشا لے کر میں چل پڑا۔ اپنے شہر کی سڑکوں پر' آکر میرا دل پھڑ ولنے لگا' یہ سب کچھ مجھے بہت پیارا تھا' اپنی

کوٹھی پر گیا۔ ایک سو گیارہ میں بھی پولیس بھری ہوئی تھی۔ بے شمار گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ یہ سب کچھ چوپٹ ہوگیا تھا۔ باقی تو خیر جو کچھ بھی تھا لیکن میرے لگائے ہوئے درخت جس طرح کاٹے گئے تھے ان کا دکھ تھا۔ ان کے لیے کیا کروں۔ یہ بہت برا کر رہے ہیں وہ لوگ' پھر دل میں ایک خیال آیا۔ ایک تصویر ابھی تھی۔ یہ شاہ نواز کی تصویر تھی۔ شاہ نواز بہت کچھ جانتا تھا۔ اسے وزارت تک پہنچانے میں میرا ہاتھ تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ میرے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اس سے ضرور ملنا چاہیے۔ اس سے ملنا ضروری ہے۔ میں بارہا اس کی کوٹھی پر جاچکا تھا۔ وہ سرکاری کوٹھی نہیں تھی۔ اس لیے اسے وہیں ہونا چاہیے تھا لیکن اس سے ملاقات آسان نہیں تھی' پھر بھی میں نے ہمت نہیں ہاری۔ آٹو رکشا نے مجھے اس کی عالیشان کوٹھی پر اتار دیا۔ گیٹ پر سرکاری گارڈ تو نہیں تھا' لیکن باوردی چوکیدار موجود تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دے کر مجھے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"شاہ نواز صاحب سے ملنا ہے۔"

"چہ کون ہے تم؟"

"ان کا پرانا ڈرائیور خان صاحب۔ ابھی انھوں نے میرے کو فون کر کے بلایا ہے۔"

"بلایا ہے؟" چوکیدار سوچ میں ڈوب گیا۔

"جی خان صاحب' بغیر بلائے اتنا بڑا لوگ کی کوٹھی پر کون آسکتا ہے۔"

"اوہو.......... دیکھو۔ وہ باہر نکلتی ہے۔" چوکیدار نے مستعد ہو کر کہا۔ سامنے کے بڑے دروازے سے شاہ نواز ایک گون میں ملبوس باہر نکلا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی۔ دونوں لان پر پھولوں کے جھنڈ کے طرف جارہے تھے۔

"چہ اپنی تلاشی دے کر ادھر جاؤ۔ سلام کرو۔ اگر وہ بولے گی کہ اس نے تمہیں بلایا ہے تو ام تمہیں چھوڑے گی۔ ورنہ تمہارے کو واپس جانا پڑے گی۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا۔ خان نے میری تلاشی لی پھر مجھے اپنے ساتھ لے کر شاہ نواز کی طرف چل پڑا۔ شاہ نواز جو اپنی بیوی سے پھولوں کے بارے میں باتیں کر رہا تھا۔ ہماری طرف متوجہ ہوگیا۔

"کیا بات ہے خان۔ یہ کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"یہ بولتی ہے آپ نے اس کو بلایا۔ یہ آپ کی پرانی ڈرائیور ہے۔" چوکیدار نے کہا۔

"سلام صاحب۔ آپ نے میرے کو بلایا ہے۔ میں آپ سے نوکری کا بات کرنے آیا ہے۔"

"میں نے کسی کو نہیں بلایا' اور نہ مجھے کسی ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تم نے میرے پاس کب نوکری کی ہے؟"

"آپ بھول رہے ہیں سر۔ رشید ناگی صاحب نے اس وقت مجھے آپ کے ہاں نوکری دلائی تھی جب آپ الیکشن لڑ رہے تھے۔ دانش صاحب کو بھی بھول رہے ہیں آپ' اور کتنے حوالے دوں؟"

"ایں۔" شاہ نواز بھونچکا ہو گیا۔

"جی صاحب۔ میں نے آپ کی بڑی خدمت کی ہے۔ آپ بھی مجھے بھول گئے۔ آپ پر تو بڑا بھروسہ کیا ہے میں نے۔"

"ہاں۔ ہاں سوری۔ بات ذہن سے اتر گئی تھی۔ ہاں ٹھیک ہے چوکیدار تم جاؤ۔ مجھے یاد آگیا ہے۔ اوکے جاؤ۔" شاہ نواز کی آواز میں لرزش پیدا ہو گئی تھی۔ اس نے کہا۔

"زیبا تم......... مالی کو بلا کر یہ پودے یہاں سے اکھڑوا دو......... اور اسے ہدایات دے دو مجھے ایک ضروری کام ہے......... آؤ......... آؤ میرے ساتھ........." آخری الفاظ اس نے مجھ سے کہے تھے' اور پھر آگے بڑھ گیا تھا۔ اس کی آواز کی لرزش اور چال کی لڑکھڑاہٹ بتا رہی تھی کہ وہ اصل بات سمجھ گیا تھا۔

میں اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا' پھر میری طرف مڑ کر ہیجان خیز لہجے میں بولا۔

"آپ......... آپ.........؟"

"ہاں۔ میں دانش منصور ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"شاہ نواز کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ شاید میرے ساتھ اپنے رویے کا فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے کہا۔"

"نہیں شاہ نواز۔ بالکل پریشان نہ ہو۔ میں کسی سے پرانے قرض وصول کرنے

نہیں نکلا ہوں۔ جس کی جو خدمت مجھ سے ہو سکی میں نے کی ہے اگر تمہارے دل میں میرے لیے کوئی برائی نہیں پیدا ہو گئی ہے تو مجھے بس کچھ وقت دے دو۔ تھوڑی سی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" شاہ نواز کے چہرے پر شرمندگی اور افسردگی پھیل گئی۔ اس نے پر ادب لہجے میں کہا۔

"آپ براہ کرم بیٹھے دانش منصور صاحب مجھے اندازہ ہے کہ آپ کو میرا خاندانی پس منظر معلوم نہیں ہے۔ میں خود ہی چند الفاظ میں بتائے دیتا ہوں۔ دادا جان ایک عالم تھے اور دینی امور میں ساری زندگی مصروف رہے۔ والد صاحب نے بدلے ہوئے دور کا ساتھ دیا۔ بہرحال لوگوں کا کہنا ہے کہ اچھا خون کہیں نہ کہیں سے نمایاں ہو جاتا ہے۔ آپ نے یہ الفاظ کہہ کر بہرحال مجھے افسردہ کیا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جو کچھ آپ نے میرے لیے کیا ہے اس کا صلہ دینا تو میرے بس میں نہیں ہے لیکن آپ براہ کرم یہ نہ سوچیے کہ میں آپ کی آمد سے خوفزدہ یا پریشان ہو گیا ہوں بلکہ اس دوران میں خود بھی بہت کچھ سوچتا رہا ہوں۔ یہ تو آپ کو علم ہو گا کہ حکومت بدل جانے کے ساتھ ساتھ میرا عہدہ اور حیثیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ ہمارے ملک میں سب کچھ اقتدار کے ساتھ ہی چلتا ہے اس کے بعد کچھ نہیں رہتا اور اقتدار میں آنے والے یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں خیر۔ میں کسی مسئلے پر بحث نہیں کروں گا دانش منصور صاحب آپ کو تمام باتوں کا علم ہو گیا ہو گا۔ کیا آپ ان حالات کے دوران یہیں موجود تھے؟"

"ایک طرح سے یہ سمجھو کہ نہیں۔"

"میں جانتا تھا۔ آپ یقین کیجیے ناگی صاحبؒ کی موت کا مجھے اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ شاید میں الفاظ میں بیان نہ کر سکوں۔"

"لیکن شاہ نواز یہ سب کچھ ہوا کیسے؟"

"بخدا میرے فرشتے بھی نہیں جانتے۔ جو لوگ برسر اقتدار آئے ہیں میں نے اپنے طور پر ان کے بارے میں بھی چھان بین کی بظاہر کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو خاص طور سے آپ سے دشمنی پر آمادہ ہو۔ یہ سب کچھ کیسے ہوا اور اس کے پس پردہ کون کون ہے میں بالکل نہیں جانتا۔"

"ہوں۔ اصل بات یہی ہے شاہ نواز کے میں صورت حال کو سمجھ نہیں پایا ہوں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تمہیں کچھ ایسا نہیں محسوس ہوتا جیسے میرے خلاف کچھ لوگوں کے دلوں میں ایک خاص نفرت پروان چڑھ رہی ہو اور اب انھیں اس نفرت کے اظہار کا موقع مل گیا ہو۔"

"خدا ہی بہتر جانتا ہے کیوں۔ ایسے کیوں ہوا؟"

"شاہ نواز بہت کچھ ہو سکتا ہے میں بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ میرا وطن ہے۔ اہل وطن دشمنی پر آمادہ ہوئے ہیں۔ وطن دشمن نہیں ہوا ایک چھوٹی سی بات پر جو میری مرضی کے خلاف ہوئی ہے جسے میں نہیں جانتا کہ کیوں ہوئی ہے۔ اپنے وطن کا دشمن نہیں بن سکتا ویسے بہت بڑے بڑے اقدامات کیے گئے ہیں۔ ساری باتیں برداشت کر سکتا تھا لیکن وہ رفاہی ادارے جو بہت سے لوگوں کے لیے خوشیوں کا باعث بنے ہوئے تھے سرکاری تحویل میں لینے کے بعد ان کا نجانے کیا ہوگا۔ مجھے سب سے زیادہ انہی کا دکھ ہے۔" شاہ نواز نے گردن جھکالی تھی۔ وہ درحقیقت بہت افسردہ نظر آرہا تھا میں نے کہا۔

"اوکے شاہ نواز۔ میں تمہیں بالکل پریشان کرنے نہیں آیا۔ بس مجھے صرف یہ کھوج ہے کہ یہ سب کچھ ہوا کیسے؟ اس کے پس پردہ کون کون ہے ایک چین ہے جو چل رہی ہے۔ ہر شخص اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہا ہے لیکن بس یہ اندازہ نہیں ہو پا رہا کہ اشارہ کہاں سے ملا ہے؟ کوئی ایک جگہ ہے بہت سے افراد ہیں۔"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے طور پر فوجی حکام سے رابطہ قائم کروں۔ آپ نے تو سب ہی کے لیے بہت کچھ کیا ہے۔"

"رہنے دو شاہ نواز میرا خیال ہے رہنے دو۔ کچھ عرصہ میں بھی ذرا سکون کی زندگی گزار لوں۔ ایک بات میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ ان تمام چیزوں کا منظر عام پر آنا فطری چیز ہے اور ہمیں یہ سب کچھ پتا چلے گا لیکن اس کے بعد اگر ان میں سے کچھ افراد میرے بیرونی دشمنوں کے آلہ کار نکلے تو شاید میں انھیں معاف نہ کر سکوں۔ اپنے طور پر اگر وطن کے مفاد کے لیے یا کسی بھی شکل میں یہ سب کچھ بہتر سمجھا گیا ہے تو مجھے اعتراض نہیں ہوگا جس کا جو دل چاہے کر لے کوئی حرج نہیں ہے۔"

"سر آپ مجھے کوئی خدمت بتائیے۔"

"بس تمہارا شکریہ۔ تم سے ملنا چاہتا تھا۔"

"سر آپ کے لیے بڑے خطرے پیدا ہو گئے ہیں۔"

"اس سے پہلے اس سے بڑے خطروں سے نمٹتا رہا ہوں شاہ نواز۔ ایسی بات نہیں ہے بس کچھ لوگوں کے بچھڑ جانے کا افسوس ہے۔ مشعل شاہ صاحب کو مار دیا ان لوگوں نے ڈائمنڈ سٹی میں اتنی اعلیٰ اعلیٰ مشینیں موجود تھیں کہ وطن عزیز کے بڑے کام آسکتی تھیں۔ نجانے کیوں انھیں تباہ کر دیا گیا۔ یہ نہیں سوچا گیا کہ وہ وطن کی امانت ہیں۔ بس شاہ نواز اگر ممکن ہو سکے تو اپنے طور پر ہاتھ پاؤں بچا کر اس بارے میں معلومات حاصل کرو کہ ڈور کہاں سے ہلی ہے۔ یہی میری تم سے محبت کا صلہ ہوگا۔"

"میں یہ معلومات حاصل کروں گا سر لیکن آپ.........؟"

"ہاں کہو۔"

"آپ کہاں جائیں گے؟"

"اپنا کچھ ٹھکانہ کرلوں گا کوئی ایسی بات نہیں ہے جن لوگوں نے میرے خلاف یہ کارروائی کی ہے انھیں بھی میرے خلاف کوئی نہ کوئی نقصان پہنچا ہوگا لیکن کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اپنے معاملات میں خود دیکھ لوں گا۔" اس سے زیادہ شاہ نواز سے باتیں کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس نے بہت سی پیشکشیں کی تھیں لیکن ابھی کسی سے کوئی مدد لینے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اپنی ذات میں اتنا آگے بڑھ گیا تھا کہ نجانے کیوں کسی کی مدد قبول کرتے ہوئے ایک شرمندگی کا سا احساس ہوتا تھا۔ اس دوران ایک دوبار کوئن میکوویا کا بھی خیال آیا تھا۔ میری بہترین مددگار بہترین دوست' لاعلم نہیں ہوگی مجھ سے اور ان حالات سے لیکن یہ نہیں جانتی ہوگی کہ میں کہاں ہوں اگر میں اس کا ساتھ حاصل کرلوں تو بہت سے کام بن سکتے ہیں۔ بڑے انکشافات ہو سکتے ہیں لیکن کیا ان برے حالات میں اس کا ساتھ حاصل کیا جائے۔ کیا میں اس سے یہ کہوں کہ میرے اہل وطن نے مجھے بے دست و پا کر دیا ہے اور اب وہ میری کاوشوں کی قیمت ادا کرے۔ انا نے یہ گوارہ نہیں کیا۔ کوئین میکوویا سے بے شک ملاقات کروں گا کبھی نہ کبھی لیکن اس بے بسی اور بے کسی کے عالم میں نہیں۔ میں نے تو اس کے لیے بہت کچھ کیا ہے بیشک وہ بھی میرے لیے جوابی طور پر بہت کچھ کرتی رہتی ہے لیکن یہ ایک سودے بازی ہوئی ہے اور اب جبکہ میں خالی ہاتھ ہوں تو یہ کسی طور مناسب نہیں ہے کہ میں اس کے لیے کچھ کیے بغیر اس سے صلہ مانگوں۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

واپس آگیا الیاس بھائی آصف نور۔ نازاں باجی سب لوگ میرے لیے پوری طرح سینہ کشادہ کیے ہوئے تھے لیکن ان لوگوں کا مسئلہ بھی بڑا ٹیڑھا تھا۔ میری واپسی پر ان لوگوں کو خوشی ہوئی تھی سب کے سب تشویش کا شکار تھے۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"الیاس بھائی بس آپ یہ سمجھ لیجیے کہ میں نے آپ کے لیے اگر زندگی میں کچھ کیا ہے تو آپ کا اور میرا حساب ان حالات میں برابر ہو گیا۔"

"فضول باتوں سے گریز نہیں کرو گے نا۔ کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تمہارے ان الفاظ سے ہمارے دل پر کس طرح کچوکے لگتے ہیں۔"

"اصل میں الیاس بھائی۔ زندگی میں یہ ایک ٹرن بڑا خوبصورت آیا ہے۔ آپ ہی لوگ ہیں جنھیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس کے علاوہ تو اس طرح میرا دلی رازدار کوئی نہیں ہے۔ آپ ذرا غور کیجیے۔ ڈیفنس کی کوٹھی سے نکلا تو مسجد خضریٰ پر بسیں صاف کرنے آگیا۔ وہیں سے پاکستان کوارٹر پہنچا۔ پاکستان کوارٹر سے آگے بڑھا تو پاکستان کے لیے بہت سی خدمات انجام دینے کا ذریعہ بن گیا اور اب ایک بار پھر حالات نے مجھے واپس لوٹایا ہے۔ اصل میں الیاس بھائی آپ یقین کیجیے گا کہ ان حالات میں مجھے لطف آرہا ہے بس چند لوگوں کی موت کا افسوس ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو حالات کو بدلنے کی۔ کوشش کرتے لیکن اب وہ بھی نہیں ہیں تو میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ کچھ عرصہ آرام کر لیا جائے۔"

"تم آرام کرو۔ میں اب ویسے بھی تمہیں جدوجہد نہیں کرنے دوں گا۔"

"لیکن میں تو آپ کے لیے پریشان ہوں الیاس بھائی۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"آپ لوگوں کو میری وجہ سے روپوش ہونا پڑا ہے۔"

"تو تمہارا کیا خیال ہے پاکستان کوارٹر جیسی اور کوئی جگہ نہیں ملے گی ہمیں۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ زندگی کا جتنا دور عیش میں گزرنا تھا گزار لیا۔ زندہ تو اب بھی رہیں گے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم لوگ کسی گرفت میں آجائیں گے تو اطمینان رکھو اتنی زیادہ ذہانت صرف تمہارے اندر نہیں ہم لوگ بھی اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem

"کس طرح؟"

"روپوش ہو جائیں گے۔ دنیا کے سامنے اس طرح نہیں آئیں گے ہمیں میک اپ کرنا تو نہیں آتا لیکن ہم اپنے وجود کو میک اپ کر لیں گے۔" الیاس بھائی نے پرجوش لہجے میں کہا اور میں ہنسنے لگا پھر میں نے کہا۔

"آصف نور۔ تم کیا کہتے ہو؟"

"اس سلسلے میں مجھ سے کوئی سوال نہ کریں آپ۔"

"کیوں؟"

"بس۔ میں تو اس بات پر شرمندہ ہوں کہ لوگ کس طرح اپنے لیے سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں اور جب کسی کو کچھ دینے کا وقت آتا ہے تو دونوں ہاتھ سامنے کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ ان ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

"یار۔ تم سب لوگ بقراط بن رہے ہو۔ دیکھو میں ان حالات سے بالکل گھبرایا ہوا نہیں ہوں بلکہ یقین جانو۔ زندگی میں جس طرح حکمرانی کی ہے اس کے بعد دل چاہتا ہے کہ اب غلامی بھی کی جائے۔ ایک بڑا نمایاں فرق سامنے آجائے گا اور ہر طرح کے فرق میں ایک اپنا الگ مزہ ہے۔"

"تمہارا ارادہ کیا ہے؟"

"ایک بات کھل کر کہنا چاہتا ہوں' الیاس بھائی۔ برا نہ مانئے گا آپ کو اب اپنے اوپر انحصار کرنا ہوگا۔ میں بالکل تہی دست ہو چکا ہوں۔"

"ٹھیک ہے اس میں برا ماننے کی بات نہیں۔ ہم اپنے طور پر زندہ رہ سکتے ہیں۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ اب تمہارا آئندہ پروگرام کیا ہے؟"

"کسی بھی لمحے کسی بھی وقت آپ کی نگاہوں سے اوجھل ہو سکتا ہوں۔ میرے لیے فکر مند نہ ہوں اتنی آسان چیز نہیں ہوں کہ آسانی سے ہڑپ کر لیا جاؤں۔ مجھے اگر کوئی نقصان پہنچا تو آپ اس کے ساتھ ساتھ یہ خبر بھی سن لیں گے کہ نقصان پہنچانے والوں کو کس قدر تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"ہاں الیاس بھائی۔ آپ کے ساتھ نہیں رہوں گا۔"

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا بکواس کر رہے ہو۔" الیاس بھائی نے کہا اور پھر ایک دم بھونچکے ہو کر ایک ایک کی صورت دیکھنے لگے۔ مجھے ہنسی آ گئی تھی۔

"کم از کم مجھ سے میرا یہ مرتبہ تو نہ چھینیں الیاس بھائی۔ آپ یہ الفاظ کہتے ہیں تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے الیاس بھائی اب ذرا تھوڑی سی آوارہ گردی کرنا چاہتا ہوں۔ بیرونی دنیا میں نجانے کہاں کہاں ہنگامہ خیزیاں کر لیں اب تھوڑی سی اپنے وطن کی بھی خبر لی جائے کہاں کیا ہو رہا ہے؟ کیسے ہو رہا ہے؟"

"دیکھو۔ حماقت کی بات مت کرو۔ تم یہاں سے باہر نکلو گے کہیں کسی کی نگاہوں میں چڑھ گئے تو؟"

"اس میک اپ میں۔ آپ کے ذہن میں کیا ہے مجھے پہچان لیا جائے گا۔"

"نہیں یہ تو ٹھیک ہے لیکن پھر بھی۔ کہیں نہ کہیں تو قدم جماؤ گے۔"

"الیاس بھائی۔ کچھ عرصے کے لیے آپ سے دور رہنا چاہتا ہوں میں خاموشی سے بھی یہاں سے نکل جاتا لیکن آپ کے ساتھ کوئی دھوکے بازی مجھے اچھی نہیں لگتی۔" میں نے کہا۔ الیاس بھائی نازاں باجی اور بھابی سوچ میں ڈوب گئے تھے۔ رخسار خاموشی سے ہم سب کی شکل دیکھ رہی تھیں۔ ابھی تک اس نے اس گفتگو میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ الیاس بھائی بے بسی سے بولے۔

"رخسار۔ تم ہی اسے سمجھاؤ۔ ابھی ایک طویل عرصہ گوشہ نشین رہنا ہر حال میں بہتر رہے گا۔"

"اور پھر تم اگر کہیں چلے جاؤ گے تو ہمارا کیا ہوگا۔ کیا ہم تمہارے بغیر سکون سے رہ سکیں گے؟" نازاں باجی بولیں۔

"اخبارات دیکھ رہے ہو۔ کیا کیا لکھ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ناشکری اور ناسپاسی کی اس سے بڑی مثال اور کوئی ہو سکتی ہے۔ خدا کی قسم کمال ہے۔" الیاس بھائی بولے۔ میں ہنسنے لگا تھا۔ پھر میں نے کہا۔

"کوئی ناشکری نہیں۔ کوئی ناسپاسی نہیں۔ اتنی محبتوں سے مالا مال ہوں میں کہ سمیٹنا مشکل ہے۔"

"خاک۔" الیاس بھائی منہ بنا کر بولے۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں آپ کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔"

"بھئی پریشان مت کرو۔ بڑا خوف آتا ہے ان حالات سے۔ سب ساتھ رہ کر ان کا بلہ کریں گے۔"

"میرا ساتھ آپ کے لیے زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔"

"بھگتیں گے۔ مل کر سب کچھ بھگتیں گے۔ بس تم یہ فضول کوشش ہرگز نہیں کرو گے۔" میں خاموش ہو گیا۔ تنہائی میں البتہ میں نے رخسار سے کہا۔

"رخسار تم نے کوئی رائے نہیں دی؟"

"کس بارے میں؟"

"ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔"

"تو نکل چلیں۔"

"تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"مجھے۔" رخسار نے کہا اور ہنس پڑی۔ میں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"بولو رخسار۔"

"مجھ سے یہ سوال کرو گے فیصل۔"

"ہر ایک کا اپنا نظریہ ہوتا ہے۔"

"میرا نظریہ صرف تم ہو۔"

"تھینک یو رخسار۔" ہمیں تکلیفوں سے گزرنا ہوگا اور یہ ایک طویل سلسلہ ہوگا۔" رخسار مسکرا کر پھر بولی۔

"میں نے بھی تمہارے نام پر بہت حکمرانی کی ہے فیصل' دیکھو میری طرف سے ایک بات ذہن میں رکھنا۔ میں اتنا کچھ دیکھ چکی ہوں اس دنیا میں کہ کوئی حسرت میرے دل میں نہیں ہے۔ میرے چہرے پر کبھی خاموشی یا تھکن کی کوئی لکیر پاؤ تو یہ سوچنے مت بیٹھ جانا کہ میں اپنے حالات سے پریشان ہوں بلکہ صرف اتنا سمجھنا کہ تھک گئی ہوں۔ ہم دونوں ایک دوسرے پر اتنا اعتماد کریں گے فیصل کہ دنیا میں ایک مثال قائم ہو جائے یار کیا فرق پڑتا ہے اس مخمل کے بستروں پر سونا' سونے کے برتنوں میں کھانا' حسین لباس پہن کر کاروں میں گھومنا۔ ائرکنڈیشنڈ بنگلے میں رہنا' سبھی کی تقدیر میں یہ سب کچھ نہیں ہے۔ ہم

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے تو پھر بھی اتنا کچھ کرلیا ہے کہ ہر آرزو ختم ہوگئی ہے یہ تو زندگی کا دوسرا رخ ہوگا فیصل۔ تم یقین کرو میں تمہیں بہلا نہیں رہی بلکہ لطف لے رہی ہوں اس خیال سے کہ اب ہم زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔"

"گڈ، ساتھی ہو تو ایسا۔"

"شرمندہ کر رہے ہو۔"

"تمہیں شرمندہ کرنے کا کوئی مقصد ہو سکتا ہے۔

"نہیں۔"

"تو پھر؟"

"بس مجھے خوشی ہے کہ تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔"

اس کے بعد کے حالات جاننے کے لئے
نامور سیریز کا شاہکار
"تلاشِ روح" پڑھیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem